علق نفیس

یعنے شرح قصاید سبعہ معلقہ بزبان اردو

معہ مفصل تاریخی حالات اہل قصاید مذکورہ

مصنفہ

قاضی ظفر الدین صاحب مولوی فاضل و

قاضی فاضل اسسٹنٹ پروفیسر عربی اورنٹیل کالج لاہور

جو

جناب فیض مآب۔ ٹی۔ سی۔ لوئیس صاحب بہادر ایم اے پرنسپل

گورنمنٹ کالج لاہور کے نام نامی پر نامزد کی گئی ہے

مطبع صحافی پریس لاہور میں باہتمام مولوی فضل الدین صاحب مالک مطبع چھپی

دیباچہ

الحمد للہ وحدہ - والسلام علی من لانبی بعدہ - وعلی من اقتفیٰ اثرہ - من آلہ واصحابہ البررۃ اما بعد
چونکہ کتاب سبعہ معلقہ پنجاب یونیورسٹی کے اعلیٰ امتحانات مین داخل تھی - اور اُردو زبان مین
سلیس شرح موجود نہ ہونے سے طالب علمون کو نہایت دقت پیش آتی تھی - خصوصًا
انگریزی خوان طلباء کے لیے تو سخت تکلیف تھی - لہذا نیازمند نے سلک جواہر کی طرز پر
بعہد سعادت عہد قدردان علم وہنر - جناب ٹی - سی - لوئیس صاحب بہادر ایم - اے
اُردو زبان مین اُسکی مفصل شرح لکھی اور بدین خیال کہ یہ شرح تب ہی مرتب ہوئی جب کہ
یہ نیازمند بحکم جناب موصوف بی - اے کلاس کے عربی تعلیم پر مامور تہا - لہذا انہین
کے نام نامی پر نامزد کی گئی - امید ہے کہ جس غرض سے یہ شرح لکھی گئی ہے وہ
اس سے پوری حاصل ہوگی - اور اُن طلباء کے لیے جو عربی مین کافی استعداد
نہین رکھتے بمنزلہ اُستاد کے متصور ہوگی -

شکریہ

فی الحقیقت خاص شکریہ کے مستحق ارکان سنٹ ہین - جنکے خسروانہ مراحم سے دنیا کے پُرانے
علوم کی اشاعت ہوئی - اور یونان کے نامی فلاسفرون اور ہند کے مشہور حکیمون کے کارنامے
حال کے بیدار مغز فاضلون کے نگارنامون کے ساتھہ ایک میز پر دہری گئی - اور ایک ایسے
جلیل القدر عظیم الشان کالج کی بنیاد رکھی گئی جسکے عیسوی اعجاز سے گویا مردون کی زندون سے
ملاقات ہوئی اور بحکم وللارض من کاس الکرام نصیب بہت سی تشنہ فیض فیضیاب ہوکر سیراب ہوئے

التماس چونکہ انسان سراسر نسیان ہے لہذا ناظرین باتمکین سے مرجو ہے کہ اگر اسمین غلطی
پائین تو بعین عنایت اس سے درگذر فرمائین اور مصنف کو اطلاع بخشین تاکہ دوسری
طبع مین اسکی اصلاح ہوجائے فقط -

راقم آثم قاضی ظفر الدین احمد وفقہ اللہ الاحد بن القاضی محمد امام الدین بن القاضی نور محمد غفر اللہ الصمد بن القاضی فیض رحیم اسکنہ اللہ بحبوحۃ النعیم

پہلا قصیدہ امرء القیس کا ہے

اسکا اصلی نام جنادح ہی حجر بن عمر مقصور کا بیٹا ہی۔ اسکی نسب مین مختلف روایتین ہین۔ مگر اسمین کوئی شبہ نہین کہ سب کا
مرجع یہی ہے کہ یہہ شاہزادہ کندہ بن عفیر بن عدی کے اولاد سے ہی جسکا سلسلہ نسب یعرب بن قحطان تک پہنچتا ہی۔ پہر سام بن
نوح تک۔ اسکی مان کا نام فاطمہ تہا اور بعض کے نزدیک تملک۔ اور ایک روایت مین تملک بھی آیا ہی۔ امرء القیس کا شعر ذیل آخر روایت
کی تائید کرتا ہی ؎ الا هل اتاها والحوادث جمة بان امرء القيس بن تملك بيقرا بیقرہ کے معنی عراق مین جانیکے
ہین (اور یہہ ربیعہ بن حرث کی بیٹی کلیب اور مہلہل کی بہن ہے)۔ اسکی کنیت ابو وہب اور ابو الحرث ہی اور ذو القروح بھی اسی کہتے
تہے اسلئی کہ قیصر کے زہرناک پوشاک نے اسی زخمی کردیا تہا جسکی طرف وہ اپنی اس شعر مین اشارہ کرتا ہی ؎ وبدلت قرحا داميا
بعد صحة لعل منايانا تحولن ابؤسا اور ذائد بھی کہتی ہی اسلئی کہ اسنے یہہ شعر کہا ؎ اذود القوافي عني
ذيادا اور ملک ضلیل یعنی گمراہ بادشاہ بھی اسکا نام پڑگیا۔ کیونکہ وہ عورتون کے محبت مین مبتلا تہا۔ اور بعض کا یہہ خیال ہی کہ
چونکہ اسنے اپنے باپ کے شان شاہت کو یون ہی ضایع کردیا تہا لہذا اسکا نام یہی موزون سمجہا گیا۔ قبیلہ بنی اسد مین اسنے تربیت پائی
تہی مشہور شاعر طرفہ بن العبد جسکا قصیدہ آگے آئیگا۔ عبید بن ابرص عمرو بن قمیۃ اسکے ہمعصر تہے امرء القیس اسی لئے
کہتی ہین کہ قیس کے معنی سختی اور شدت کے ہین اور چونکہ یہہ بھی دل چلا اور سخت گیر تہا اسلئی اس نام سے موسوم ہوا۔ اور بعض کا یہہ خیال
ہی کہ قیس ایک بت کا نام ہی یہی وجہ ہی کہ اصمعی امرء القیس کہنے سے نفرت کرتا تہا اور بجای اسکے شعر مین یا امرء الله فانزل
پڑہتا تہا یہہ وہی شخص ہے جسکی نسبت آنحضرت نے فرمایا ہی اشعر الشعراء وقائدهم الى النار یعنی یہہ شخص سب شاعرون سے اچہا شاعر
ہی اور ان سب کو آگ کی طرف لیجانے والا ہے۔ اسکا زمانہ آنحضرت کے زمانہ سے تقریبا چالیس سال پہلے ہی۔ چونکہ بحکم کلام الملوك ملوك
الكلام بادشاہون کے زبان ایک خاص لطف اور مزہ رکہتی ہے لہذا علی العموم یہہ خیال ہی کہ پہلے اسی نے نازک اور لطیف مضمون
شعر مین باندہے اور اسی نے پہلے پہل کہنڈرات کے ذکر اور اجڑی نشانکی حالات پر رونے سے اپنی شعرونکو زینت دی۔ عورتون کو ہرنون
اور بقر وحش اور شتر مرغون کے انڈون سے پہلے اسی نے تشبیہ دی۔ تیز گہوڑون کو عقابون اور لاٹہیون سے اسی نے نسبت دی ہے
سبب اور قصیدہ مین اسی نے پہلے امتیاز کیا ہی۔ چونکہ اس سے پہلے عرب کے بادشاہ شعر کہنے سے بغایت متنفر تہے۔ لہذا جب اسنے شعر کہا
باپ کی طرف سے یہی سزا ملی کہ گہر سے نکالا گیا۔ اور ہر مین شعر کہتے ہی جسکی کنیت ام الحویرث تہی اور اسکی عزیز جورو تہی بہت بدنام
گیا۔ ناچار اسی دربدر پہر کر ایسی آدمی ساتہہ کرنے پڑے جو بالکل کوئی معیشت کی وجہ نہین رکہتی تہے۔ چنانچہ اسنے ان مفلس قلاشون
کیساتہہ جمعیت بہم پہونچا کر عرب مین لوٹ مچادی اور اسطرح سے اپنا پیٹ بہر کر گذارہ کرنا پڑا۔ اسکا باپ بہی جو بنی اسد کا حاکم تہا
نہایت تند مزاج اور سخت طبیعت تہا اسکے ظلم سے تنگ آکر بنی اسد نے اسکے قتل کا ارادہ کیا۔ اور اسمین کامیاب بہی ہوگئے۔
امرء القیس کو اپنی باپ کے مقتول ہونیکی خبر دمون مین پہنچی جو یمن مین ایک مشہور مقام ہی جہان اپنے دوستون کے ساتہہ

یہہ شراب پی رہا تہا اور زمانہ کی حوادث سی بالکل مطمئن تہا سنتی ہی بولا ؎ تطاول اللیل علی دمون دمون فانا معشر یمانون وانا لاهلنا محبون یعنی اب اپنی وطن کی کشش یہان رہنی نہین دیتی پہر کہا ؎ ضیعنی صغیرا وحملنی دمہ کبیرا لاصحو الیوم ولا سکر غدا الیوم خمر وغدا امر پہر سات جام شراب کے پیے پہر جب نشا اترا تو یہہ قسم کہائی کہ جب تک اپنے باپ کا خون بہانہ لیلونگا تب تک مجہہ پر شراب کباب زینت عورت سب کچہ حرام ہی اور بنی بکر بن وایل کی ایک بہاری جماعت کو ساتہہ لیکر بنی اسد پر چڑہائی کی بنی اسد کو بہی خبر ہوگئی راہین میں خبر بہاگ گئی اور بیچاری بنی کنانہ کی شامت آگئی کیونکہ بنی اسد انہین کی پناہ مین تہے اور قتل عام کیا ایک بڑہیا نے لات بت کی قسم کہا کر عرض کیا کہ ہم لوگ بادشاہ کی عتاب کے قابل نہین تہے ہماری جانین ناحق تلف ہوئین بنی اسد تو پہلی ہی چلدئی تہے جسپر امرء القیس نے رحم کہا کر انہین معاف کر دیا ۔ اور کہا ؎ الا یا لهف نفسی اثر قوم هم کانوا الشفاء فلم یصابوا وقاهم جدهم ببنی ابیهم وبالاشقین ماکان العقاب وافلتهن علباء جریضا ولو ادرکنه صفر الوطاب جب امرء القیس کے ہمراہی بنی کنانہ کو ناحق تکلیف دینی سی ناراض ہوگئی ۔ اور بنی بکر اور بنی تغلب دونون نی اسکا ساتہہ چہوڑ دیا ۔ تو انہین چند قلاشون کو ساتہہ لیکر قبیلہ حمیر کے بادشاہ مرثد الخیر سی مدد چاہی ۔ اسنی پانچسو سوار مدد کو لئی ساتہہ کئی ۔ مگر ابہی امرء القیس وہان سی چلا ہی نہین تہا کہ مرثد الخیر مرگیا جسکے بعد اسکا قرابتی تخت پر بیٹہا اور امرء القیس کو علاوہ اور امداد کی زادراہ بہی دیا امرء القیس وہ سارا لشکر لیکر بنی اسد سے خوب لڑا اور فتح حاصل کر کے اپنی قسم سی عہدہ برآ ہوا اس شعر سی امرء القیس اسی امر کیطرف اشارہ کرتا ہی ؎ وکنا اناسا قبل غزوة قرمل ورثنا الغنی والمجد اکبر اکبرا پہر منذر نی امرء القیس کے مقابلہ کے لئی ایک بہاری لشکر بہیجا یہہ دیکہہ کر سب بنی حمیر وغیرہ اس سے علیحدہ ہوگئے امرء القیس نے بہی غنیمت سمجہا کہ اپنی اہل عیال کے سمیت کہین بہاگ جائی رستہ مین حارث بن شہاب یربوعی سی ملاقات ہوئی اور اوسیکی پاس رہنی کی ٹہیری جب منذر کو خبر پونچی تو اسنی حارث کو لکہا کہ یا دشمن میری حوالہ ہو نہین تو آپ کی شامت آئی سمجہے ۔ حارث نی ڈر کر امرء القیس کے آدمیون کو تو حوالہ کر دیا مگر امرء القیس کو بہاگ جانیکی اجازت دی ۔ چنانچہ وہ یزید بن معاویہ بن حرث اور اپنی لڑکی ہند بنت امرء القیس کے ساتہہ زرہون کو لئی ہوئی سعد بن ضباب ایادی کے پاس چلا گیا ۔ یہہ شریف اپنی قوم کا سردار تہا امرء القیس نے اسکی مہمانی کو بہت شعرون مین بیان کیا پہر وہان سی ہٹ کر معلی بن تمیم طائی کے پاس چلا گیا اور اونٹ رکہہ لئی ۔ بنی جدیلہ کے ایک قوم نی جسی بنو زید کہتی تہے وہ اونٹ لوٹ لئی جسپر بنو نبہان نے اپنی طرف سی بکریان دیدین چنانچہ امرء القیس ان احسانکی طرف شعر ذیل مین اشارہ کرتا ہی ؎ اذا ما لم یکن ابل فمعزی کان قرون جلتها العصی پہر وہان سی چلکر عامر بن جوین سی پناہ لی مگر اسنی امرء القیس کے کنبہ اور مال پر ہاتہہ صاف کرنا چاہا امرء القیس بہی تاڑ گیا قبیلہ بنی ثعل کی مشہور شریف حارثہ بن مر سی پناہ جالی ۔ جس سے عامر کو سخت ناراضگی ہوئی ۔ اور حارثہ سی اسکی لڑائی

شروع ہوگئی امرء القیس نے یہہ نامناسب جانا کہ میری خاطر خواہ مخواہ کسی کو تکلیف پونچی لہذا وہ سموئل بن عادیاء
یہودی کی پناہ مین چلا گیا - وہ بڑی مدارات سے پیش آیا اور ہر ایک قسم کی عزت سے جو معزز مہمان کے لئے ضروری ہو
اوسے معزز کیا کچہ مدت کے بعد امرء القیس نے اس سے درخواست کی کہ آپ مجہے حارث بن ابی شمر غسانی کی طرف ایک سفارشی
خط لکہدین جس سے میری قیصر روم تک اسکے ذریعہ سے رسائی ہوجائے سموئل نے اسے منظور کرلیا - امرء القیس نے وہان اپنے
زرہین اور مال و متاع امانتاً چہوڑکر حارث کی معیت مین قیصر کی طرف سفر کیا اور اپنے ساتہہ مین عمرو بن قمیئہ شاعر کو
جو اسکا استاد بہی تہا لے لیا (یہہ شخص قبیلہ بنی قیس سے تہا) مگر چونکہ اسکو اصل حال سے خبر نہ تہی سخت گہبرایا اور اپنے
بوطنی پر بیحت رو دیا اسی موقع پر امرء القیس نے یہہ شعر مناسب حال کہے تہے ؎ بکی صاحبی لما رای الدرب دونہ
وایقن انا لاحقان بقیصرا فقلت لہ لا تبک عینک انما نحاول ملکا او نموت فنعذرا
جس سے اسے کچہ تسلی ہوئی حتیٰ کہ قیصر روم کے دربار مین انہین بار مل گیا - وہان سے ایک اور آفت کا سامنا ہوا - اور وہ
یہہ تہی کہ قیصر روم کی لڑکی اس پر عاشق ہوئی اور یہہ بہی اس پر مبتلا ہوگیا مگر خیر یہہ معاملہ آسانی سے طے ہوگیا یہہ شعر
امرء القیس نے اسکو مخاطب کرکے کہا ہے ؎ فقلت یمین اللہ ابرح قاعدا ولو قطعوا راسی لدیک
واوصالی بنی اسد مین سے ایک شخص طماح نامی کو اس معاملہ پر اطلاع ہوگئی موقع پاکر بادشاہ سے اسنے سارا حال ظاہر
کردیا - بادشاہ کو یہہ امر سخت ناگوار گذرا مگر چونکہ امداد کا وعدہ ہوچکا تہا لہذا بظاہر مصلحت چپ ہو رہا اور
حسب وعدہ اسے لشکر دیکر کمال عزت سے رخصت کیا - بعد مین ایک شخص کو خلعت دیکر بہیجا اور اسے حکم دیا کہ
امرء القیس کو حمام مین جانیکے بعد پہنا دے - یہہ خلعت بالکل زہر ملا تہا جب حمام کے بعد امرء القیس نے پہنا تو
اسکے زہر کا اسقدر برا اثر ہوا کہ سارا بدن پہٹ گیا - گہوڑے پر سوار ہونے کی طاقت نہ رہی بلکہ جب پاؤن چلنے سے
بہی رہ گیا تو اسکے لئے ڈولی کی تجویز ہوئی امرء القیس نے سمجہ لیا کہ یہہ سب طماح کی شرارت ہے مگر اب کیا ہوسکتا تہا -
چنانچہ یہہ شعر جو اسوقت عین اضطراب مین اسنے کہے تہے اس واقعہ کی یادگار ہین ؎ لقد طمح الطماح من بعد ارضہ
لیلبسنی من دائہ ما تلبسا ولو انہا نفس تموت سویتہ ولکنہا نفس تساقط انفسا طماح کی
شکایت کی وجہ یہہ بیان کرتے ہین کہ ایک دفعہ امرء القیس نے اسے زنا کی تہمت لگائی تہی جس سے اسنے بہاگ کر یہان
پناہ لی تہی موقع پاکر اسنے اپنا بدلہ لینا چاہا - اور بعض کا یہہ خیال ہے کہ امرء القیس نے اسکے بہائی کو مار ڈالا تہا
جب امرء القیس بہت بری حالت مین انقرہ پونچا تو اس بیماری سے تنگ آکر خودکشی کی اور عسیب پہاڑ کے متصل
ڈیرا کیا - مرنے سے پہلے اسنے دریافت کیا تہا کہ یہہ قبر جو پہاڑ کے پاس ہے کسکی ہے معلوم ہوا کہ وہ بہی ایسیطرح کسی
دکہیاری شاہزادی کی قبر ہے جسے اجل نے یہین ٹہیرنے کا حکم دیا تہا امرء القیس نے ایک ٹہنڈا سانس لیا اور کہا ؎
اجارتنا ان الخطوب تنوب وانی مقیم ما اقام عسیب اجارتنا انا غریبان ہہنا وکل غریب

فان تصلینی یشتعدی بودتی فان تقطعینی فالغریب غریب اور بہت مرگیا اور اسکی قبر کے ساتھہ اسی بہی قبر مین کیا گیا - آخری کلام امرء القیس کے یہہ بہی شعر - رب طعنۃ مثعنجرۃ وخطبۃ مسحنفرۃ وجفنۃ مندعثرۃ وقصیدہ محبرۃ تبقی غدا بانقرۃ اس قصیدہ مین وہ عنیزہ بنت شرحبل کی اُن حالات کی طرف جو اسکی متعلق تہی اشارہ کرتا ہی یہہ اسکی چچا کی بیٹی تہی اور اسکا ذکر شعر نمبر ا مین تفصیل مذکور ہی اور نیز اپنے گہوریکی شکار کی تعریف کرتا ہی اور ان سب شدائد کی طرف جو سفر مین ہمت والون کو پیش آتی ہین اور انہین نہایت استقلال سے جہیلنی مین اشارہ کرتا ہی جیسی بہوکہی بہیڑیئے کا ملنا - دوستون کے سفر مین خدمت کرنا اندہیری رات مین عین بارش کے وقت سفر کرنا قدرتی چیزون کی تعریف بہی کرتا ہی - مگر نہایت لطافت اور پاکیزگی سے - اور کیونکہ وہ عرب عاربہ سے ہی - یہہ قصیدہ بحر طویل مین ہے یعنی فعولن مفاعیلن فعولن مفاعلن

	قِفَا نَبْكِ مِنْ ذِكْرَىٰ حَبِيبٍ وَمَنْزِلِ بِسِقْطِ اللِّوَىٰ بَيْنَ الدَّخُولِ فَحَوْمَلِ	ا

اللغات قِفَا تثنیہ کا صیغہ ہی باب وقف یقف سے . وقوف مصدر بمعنی ٹہیرنا اس صورتین دو احتمال ہو سکتے ہین پہلی یہہ کہ فی الواقع دو مصاحبون کی طرف خطاب ہو - کیونکہ اپنی آقاؤن کے ساتھہ عموما دو خادم ضرور رہتے ہین ایک اونٹون کا چرانیوالا دوسرا بکریون کا دوم یہہ کہ ایک ہی ہو اور نظر بتاکید تثنیہ مستعمل ہو جیسے خدا تعالے کے اس قول مین رب ارجعون یعنی ارجع ارجع ارجع اور حجاج کے اس قول مین یا حرسی اضربا عنقہ ای اضرب اضرب اور حسب تحقیق رضی اسکو تثنیہ نہین کہنا چاہئے بلکہ تکرار اور بجائے دو دفعہ قف قف کہنے کے صرف ایک ہی پر اختصاراً قناعت ہوئی وکذلک قولہ تعالے اَلْقِیَا فِیْ جَهَنَّمَ کُلَّ کَفَّارٍ عَنِیْدٍ یا مفرد کا صیغہ ہی جسکا نون خفیفہ الف سے بدل گیا ہے اعشی کہتا ہی وذا النصب المنصوب لا تنسکنہ لعاقبۃ واللہ ربک فاعبدا اراد فاعبدن نبک اصل مین نبکی تہا چونکہ جواب امر ہی اسلئے یا کو حذف کیا گیا ذکری بکسر ذال مصدر مونث ہی جسکے معنی دل سے خیال رکہنا اور زبان سے یاد کرنا دونون کے آتے ہین حبیب باب ضرب یا علم سے فعیل بمعنی مفعول ہی مذکر کیلئے آتا ہی بمعنی دوست ویار احبا جمع قیاس تو اس امر کا مقتضی تہا کہ شرفا حلما کی وزن پر اسکی جمع آتی لیکن ایک جنس کے دو حرفون کے اجتماع کو انہون نے مکروہ سمجہ کر افعلا پر جمع کیا کیونکہ قاعدہ ہی کہ فعیل صفتی جب مضاعف نہو تو فعلاء پر جمع کیا جاتا ہی اور مضاعف ہونیکی حالت مین افعلاء پر جیسے اخلاء اطبا وغیرہ منزل بفتح میم وکسرہ زا اسم ظرف بمعنی جیتہ گہر مذکر ہی اور چونکہ بمعنی دار ہی اسلئے مونث کی ضمیر اسطرف راجع ہو سکتی ہی وقد انثوا المذکر علی المعنی فقال الاصمعی قال ابو بکر بن علاء سمعت اعرابیا یمانیا یقول فلان لغوب ای احمق اتتہ کتابی فاحتقرها فقلت لہ اتقول کتابی فقال الیس بصحیفۃ ومن تانیث المذکر علی المعنی تانیث الامثال فی قولہ تعالے

من جاء بالحسنة فلہ عشر امثالہا - لان الامثال فی المعنی حسنات انتہی یا مواضع اسکا مضاف محذوف
ہو یا منزل کی جمع مواضع کی تاویل مین ہے سقط سین کے تینون حرکات اور قاف کی سکون سے ریگ تودہ کی منتہا اور طرف
کو کہتے ہین لوی بروزن الی وہ ریتی کا ٹیلہ جو ایک طرف کو جھک گیا ہو دونون کو دہ پایہ جسمین کجی ہو الوا لویہ جمع
دخول اور حومل دونون جگہین ہین اول بروزن قبول اور دوم بروزن جوہر بین ظرف کی لئی ہے اور عموما
وہ ایسی دو یا زیادہ امرون کے لئے آتا ہے جو ایک دوسری سے علیحدہ اور الگ تھلگ ہون فا حرف عطف ہے اور چونکہ
دخول شاعر کے ذہن مین بسبب تصور مقدم ہے لہذا حومل توضح مقراۃ پر بجای واو کی فالایا المعنی
ای یار دو نو دوست ٹھہرو تاکہ ہم سب ملکر ایک دوست اور اوسکی ایسی منزل کے یاد سے رولین جو کہ ایک ریگ تودہ
پر واقع تھی موضع دخول اور حومل مین - یہان شاعر حسب عادت عرب اپنے دونون دوستون سے خود ہمین اعانت
چاہتا ہے تاکہ کچھ تسکین حاصل کری جیسی قیس بن ملوح کہتا ہے ع خلیلی ان لم تبکیا الی التمس ع خلیلا اذا
انزفت دمعی بکالیا اور چونکہ معشوق کے آثار وغیرہ کی ذکر سے ایک قسم کا التذاذ اور تحسر مقصود ہے لہذا اوسی منزل
کی چارون حدود کو بیان کیا والا صرف دو سکان کا بیان کرنا ہی کافی تھا جیسی ایک اور شاعر کہتا ہے ع فقالہ
اتبکی کل قبر رایتہ لقبر ثوی بین اللوی فالدکادک

۲ فتوضح فالمقراۃ لم یعف رسمہا | لما نسجتہا من جنوب وشمال

اللغات توضح بروزن توعد امرہ اور سواد العین کے بیچ مین ایک موضع ہے جیسی مقراۃ بروزن مرماۃ لم یعف
بصیغہ جحد معلوم عفو سے مشتق ہے جسکے معنی مٹنے کے ہین نسجت واحدہ مونثہ غائبہ نسج مصدر بننا یہان ہواون کی
آمد و رفت سے کنایہ ہے جنوب بفتح وہ ہوا جو دکھنائی ہو شمال بروزن جعفر وہ ہوا جو اتر کی طرف سے چلے رسم
سے مراد وہ نشانات ہین جو زمین سے متصل ہون جیسے راکھ وغیرہ نص علیہ صاحب الکفایہ رسوم ارسم جمع المعنی
اور توضح اور مقراۃ مین بحالیکہ دکھنائی اور اتری ہواون کے مارا ماری اسکی نشان نہین مٹے

الاعراب سقط اللوی منزل کی پہلی صفت ہے اور بین الدخول الی آخرہ دوسری اور جملہ لم یعف رسمہا
تیسری ہے اور لما نسجتہا لم یعف کے متعلق نہین ہے بلکہ منفی کے جسمین لام تعلیلیہ ہے اور ما مصدریہ یا موصولہ ہے
پہلی صورت مین جنوب اور شمال فاعل بزیادتی من یا فاعل مقدر یعنی الریاح کا بیان ہے جیسی اس آیت مین ولقد
جاءک من نباء المرسلین دوسری صورت مین چونکہ ما سے مونث مراد ہے لہذا ضمیر مونث راجع ہو سکتی ہے جیسی
اضافت ما حول مین اور مفعول کی ضمیر نسجت مین منزل کی طرف پہرتی ہے منزل معہ اپنے اوصاف کے
جیسے کے طرح ذکر ہی کا مضاف الیہ ہے اور جار مجرور رسمہا کے متعلق ہے جو جواب امر کا ہو کر کل جملہ انشائیہ ہے

۳ تری بعر الآرام فی عرصاتہا | وقیعانہا کانہ حب فلفل

قال التبریزی ... [illegible] ... بین الدخول وحومل ... ۱۲

۵ وا بادت جا بحکم ولا کانت الکمہ فی ارضی و ارن الضمیر الراجع الی الرکون الخ عبارۃ من ذلک الضمیر ... منتہی ۱۲

اللغات ترٰی اصل ترائی تہا ہمزہ لقاعدہ تسہیل محذوف ہوگیا اور یا کو ما قبل مفتوح ہونیسے الف سے بدلا گیا آرام ریم کی جمع ہی وہ ہرن جسکا رنگ سفید ہو اصل مین اَرْآم تہا بروزن افعال بعد قلب کے آرام بن گیا بعر بفتحتین بیل اونٹ کی مینگنی کو کہتی ہین اور جو سُمدار جانور ہوتی ہین جیسے گہوڑا انکی لید کو بعر نہین کہتے اور عین کا سکون بہی اسمین مروی ہی عرصہ گہر کا صحن — آنگن جسمین عمارت نہو ابن فارس اسکی وجہ تسمیہ مین یہہ فرماتی ہین کہ وہ عرص سے مشتق ہی جسکے معنی کہیلنی کے ہین اور چونکہ گہر کا صحن بہی عموماً بچون کے کام آتا ہی اور وہ اسمین کہیلتی کودتی ہین اسلئے اسی عرصہ کہتے ہین عراص عرصات جمع قیعان جمع قاع ہموار زمین ابن فارس کے نزدیک یہہ بہی شرط ہی کہ پانی گیاہ ہو یہہ حالت اطلاق مین ہی در اضافت کی وقت پہر صحن کے معنون مین ہوجاتا ہی قال الفیومی قاعۃ الدار ساحتہا فلفل بضم ہر دو فا بروزن برثن گول مرچ کو کہتی ہین قال الفیومی قالوا ولا یجوز فیہ الکسر ؞

المعنی تو اسکی آنگنون اور صحنون مین سپید ہرنون کی مینگنیون کو ایسے دیکہتا ہی کہ گویا وہ گول مرچکی دانی ہین —

۴ كَأَنِّي غَدَاةَ الْبَيْنِ يَوْمَ تَحَمَّلُوا		لَدَى سَمُرَاتِ الْحَيِّ نَاقِفُ حَنْظَلِ

اللغات غداۃ چاشت ابن انباری فرماتی ہین کہ اسکی مذکر مسموع نہین ہان اگر ابتدائی نہار کی معنی لیکر مذکر کیا جاوے تو مضائقہ نہین بَیْن فراق وصال اضداد سے ہی — یہان معنی اول مراد ہین یوم اصل مین تو اس وقت سے مراد ہی جو طلوع فجر سے غروب آفتاب تک ہی مگر کبہی مطلق وقت کے معنون مین بہی آجاتا ہی قال الفیومی والعرب قد تطلق الیوم وترید الوقت والحین نہاراً کان اولیلاً اور یہان بہی مطلق کے معنون مین ہی ایام جمع تحملوا بصیغہ ماضی معلوم — تحمل مصدر لادنا کوچ کرنا لدی ظرف مکان بمعنی عند ہی مگر اتنا فرق ہی کہ لدی کا استعمال اسیوقت ہوتا ہی جب کہ شی پاس موجود ہو اور یہہ ایک جامد اسم ہی جسمین بسبب مشابہت حرفی کے کسی قسم کا تغیر نہین ہوسکتا سمرات جمع سمر بروزن رجل کیکر حَیّ عربی قبیلہ احیاء جمع ناقف اسم فاعل نقف مصدر توڑنا حنظل بروزن جعفر اندراین کا پہل —

المعنی گویا جدائی کے دن جب انہون نے کوچ کیا قبیلہ کے کیکرون کے پاس مین اندراین کے پہل کو توڑ رہا تہا یعنی جیسے حنظل توڑنیوالے کی آنسو بے اختیار نکل آتی این ویسے ہی مین بہی بے اختیار آنسو بہاتا تہا —

الاعراب کان حرف شبہ بالفعل انی اسم ہی جو یاء متکلم ہی نون ہی ناقف حنظل خبر ہی جسکے متعلق غداۃ وغیرہ ہین

۵ وُقُوفاً بِهَا صَحْبِي عَلَيَّ مَطِيَّهُمْ		يَقُولُونَ لَا تَهْلِكْ أَسًى وَتَجَمَّلِ

اللغات وقوف واقف کی جمع ہی وقف وقوف مصدر مویشی کا ٹہیرنا ٹہیرانا دونون معنون مین مستعمل ہے اور یہان معنی ثانی مین مستعمل ہے صحب جمع صاحب کے اصل مین اسکا اطلاق اس شخص پر آتا ہی جو کسی کو صحبت ہو بلکہ اسکا ہم نشین اور مصاحب بہی رہا ہو مطی مطیۃ کی جمع ہی اور فعیل بمعنی مفعول ہی یعنی جسپر تعالے

سواری سوار ہون مذکر مونث مین مساوی ہے لا تہلک نہی حاضر از باب ضرب ہلاک ہلاک مہلک مصدر تباہ ہونا اسی علم یعلم سے عاصل مصدر ہے غم - اندوہ تجمل مصدر خوبصورت نیک سیرت بننا -

المعنی مین اندرائن کا پہل توڑنے والا تہا یاد دینو الا تہا جبالیکہ میرے سب دوست اپنی سواریون کو میرے خاطر تہامنے والے تہے یہہ کہتے ہوئی کہ رنج سے تباہ ہو اور اچہا بن یعنی صبر کر اچہے لوگون کا کام نہین ہے

الاعراب وقوفا چونکہ ناقف حنظل کے ضمیر سے حال ہے اسلئے منصوب ہے اور یقولون صحبی یا مطی کے مضاف الیہ سے حال واقع ہے اور صحبی وقوفا کا فاعل ہے اور چونکہ وقوفا جمع بکسر بروزن مفرد ہے - اسلئے بصورت فاعل ظاہر ہونے کی بہی جمع ہی رہا اور ممکن ہے کہ وقوفا یقولون کے فاعل سے حال ہو کیونکہ عامل جب کہ فعل ہو بسبب قوت فعل کے حال کی تقدیم جائز ہے کقولہ تعالی خشعا ابصارہم یخرجون اور جیسے اس شعر مین ؎ فی بعض تطواف ابن طعمۃ امنالاتی حمامہ قال الشارح وانتصب امنا علی الحال من لاتی حمامہ واذا کان العامل متصرفا جاز تقدیم الحال

۵ وَاِنَّ شِفَائِیْ عَبْرَۃٌ مُهَرَاقَۃٌ	فَهَلْ عِنْدَ رَسْمٍ دَارِسٍ مِّنْ مُّعَوَّلِ

اللغات شفاء باب ضرب سے مصدر ہے بمعنی بیماری سے صحت حاصل کرنا عبرہ وہ آنسو جو آنکہہ سے عبور اور درگذر کرکے باہر کی طرف نکل آئی عبور سے مشتق ہے جسکی معنے جاری ہونیکے ہین مہراقۃ اصل مین مراقۃ تہا ھا زیادہ ہے ھل یہان تمنی کے لئے ہے دارس بصیغہ اسم فاعل دروس مصدر باب نصر نشانون کا مٹنا اور نابدید ہونا یہان بمعنے استقبال ہے جیسے انی جاعل فی الارض خلیفہ مین معول وہ شخص جسپر اعتماد کیا جاوے معول کی درخواست تسکین کے لئے ہے جیسے اس شعر مین ؎ اذا لجانب اعیاک فاعمد لجانب فانک لاق فی بلاد معولا یا باب تفعیل سے مصدر ہے بمعنی چلانا کما حققہ الاستاد...

المعنی دوست مجہ ایسا کہتے ہین حالانکہ بہنے والے آنسو میری شفا ہین پس کیا کوئی مٹنے والی نشانون کے پاس معتمد رفیق ہے جو میرے حال پر رحم کہا کر میرے اعانت کرے

۶ کَدَأْبِکَ مِنْ اُمِّ الْحُوَیْرِثِ قَبْلَهَا	وَجَارَتِهَا اُمِّ الرَّبَابِ بِمَأْسَلِ

اللغات داب عادۃ - حال - نصیبہ ام الحویرث حارث بن حصین کلبی کے بیٹی کی کنیت ہے جسکا نام ہر تہا جارۃ مونث جار بمعنی ہمسایہ - و نیز بمعنی سوت کی بہی آتا ہے قال القنوجی سمیت الضرۃ جارۃ استکراہا اللفظۃ پہلے صورام الرباب بنی نبہان سے جو طی کا ایک قبیلہ ہے ماسل بروزن جعفر ایک ریتی کا نام ہے

جاء لے من تیرا معشوقہ کی ساتہہ وہی حال ہے جو پہلا ام حویرث اور اسکی پڑوسن ام الرباب کی ساتہہ ماسل مین تہا -

اضافات کدابک مبتدا محذوف سے خبر ہے ای دابک کدابک اور من ام الحویرث اور قبلہا دونون جار مجرور کے طرح ظرف دابک کے متعلق ہے کیونکہ وہ بمعنی تمتع اور حظ کے ہے نص علیہ الرضیؒ

۷ اِذَا قَامَتَا تَضَوَّعَ الْمِسْكُ مِنْهُمَا	نَسِیْمَ الصَّبَا جَاءَتْ بِرَیَّا الْقَرَنْفُلِ

علو نفیس

اللغات تضوّع بصیغہ ماضی معلوم از باب تفعّل تضوّع مصدر خوشبوئی کا مہکنا مسک کستوری معرب ہے عربی مین اسے مشموم کہتے ہین فرا کے نزدیک تذکیر ہے دیگر اہل علم کے نزدیک مذکر مونث دونون طرح آتا ہے سجستانی کہتا ہے جو اسے مونث کہتا ہے وہ اسے جمع کہتا ہے اور ذہب عسل کیطرح مونث بناتا ہے ابن سکیت کے نزدیک اصل مین بکسر میم ہے مگر سجستانی کے نزدیک بکسر مین اہل کے سوا کوئی نہین بتاتے اگر کسرہ نہین آیا ہے تو ضرورت شعری کے لئے ہے نسیم نرم ہوا صبا وہ ہوا جو مشرق سے چلے ریّا پروا ہی دیا خوشبوئی

المعنی جب اوٹہتی تہین تو کستوری کے لپٹین ایسی ایسی نکلتی تہین جیسے پروا ہوا لونگ کی خوشبو لاوے

ففاضت دموع العین منی صبابۃً | علی النحر حتی بلّ دمعی محملی

اللغات فاضت بصیغہ واحدہ مونثہ غائبہ فیض مصدر باب ضرب پانی کا اپنے بہر آنا صبابۃ عاشق ہونا کسی کیطرف محبت سے ایسے متوجہ ہونا جیسے پانی یکطرف بہہ جائے محمل بروزن منبر تلوار کا پرتلا

المعنی جون ہی اتنے میرے آنسو میرے آنکھون سے محبت کی مارے میری چہاتی پر گرین کہ تلوار کا پرتلا انہون نے

الاعراب منی معہ اپنے متعلق کے دموع سے حال واقع ہے صبابۃ مفعول لہ ہے اور کچہہ ضرورت نہین ہے کہ اسکا فعل اور یہہ فاعل مین ایک ہون نص علیہ الرضی اور حال بتاویل بہی بن سکتا ہی

الا ربّ یوم کان منهن صالح | ولا سیما یوم بدارة جلجل

اللغات الا حرف تنبیہ ہے لا سیما سی بروزن و معنی مثل یقال ہما سیان ای مثلان یا کی تشدید اور تخفیف دونون اسمین جائز ہین یا کا فتحہ اور تشدید ہے ایک لغت مین آیا ہے ابن جنی کہتا ہے کہ لا سیما مین ما زائدہ بہی ہو سکتا ہے اسصورت مین یوم مجرور علی الاضافہ ہوگا اور بمعنی الذی بہی ہو سکتا ہے یعنی لا مثل الیوم الذی ہو یوم بدارة جلجل اسحالتمین یوم مبتدا المحذوف کی خبر ہونیکے باعث مرفوع ہوگا بعض نے نصب سے یوماً مین روایت کیا ہے سخاوی نے ثعلب سے یون روایت کیا ہے کہ بدون لا کے مستعمل نہین تہا فیومی اسکی وجہ یہہ بیان کرتے ہین کہ یہہ مرکب ہوکر ایک کلمہ کیطرح ہو گیا ہے اور اس سے غرض یہہ ہوتی ہے کہ مابعد کو ماقبل پر ترجیح دیجائے ابن فارس فرماتے ہین کہ اس سے وہین کام لیتے ہین جہان تعظیم مقصود ہو اب اگر لا حذف کیا جاوے تو ماقبل کے بعد سے مماثلت ثابت ہوگی جو خلاف مقصود ہو قال البعض الافاضل وتفکہ بقول امرء القیس مضی لنا ایام طیبۃ لیس فیہا مثل یوم دارة جلجل فانہ اطیب من غیرہ وافضل من سائر الایام ولو حذفنا لا بقی المعنی مضت لنا ایام طیبۃ مثل یوم دارة جلجل فلا یبقی فیہ مدح وتعظیم انتہی جلجل بروزن برثن بہاری کام اور امر عظیم کو کہتے ہین دارة جلجل نجد کی دار الضباب مین بنی فزارہ کے مقابل واقع ہے دارة ہر ایک فراخ زمین کو کہتے ہین

المعنی دیکہہ بہت سے اچہے دن تجہے انسے ہاتہہ آئے خاصکر وہ دن جو دارة جلجل مین تہا —

دارۂ جلجل کا قصہ یہہ ہے کہ امرء القیس اپنے چچا شرحبیل کی بیٹی عنیزہ پر عاشق تہا اور ہمیشہ موقع کی تاڑ مین رہتا تہا کہ یوم غدیر آگیا اسدن سبنے کوچ کر لیا عورتون اور غلامون کے سوا کوئی باقی نہ رہا امرء القیس موقع دیکہکر علیحدہ ہوکر ایک کمینگاہ مین چہپ رہا جب عورتین جنمین عنیزہ بہی تہی اسکے پاس سے گذرین اور نہانے کے لئے ایک تالاب مین اترین تو اسنے بیخبری کیحالت مین انکے کپڑے لے لئے اور کہا کہ تمہین کپڑے نہین ملینگے تا آنکہ سب ننگی ہو کر باہر نہ نکلو گی کسی نے نمانا یہانتک کہ چاشت کا وقت آگیا چونکہ منزل کا فکر بہی دامنگیر تہا اسلیئے پہلے ایک عورت جو سب سے بیحیا تہی امرء القیس کے کہنے کے مطابق مادرزاد ننگی نکلی پہر تو بہیڑ چال شروع ہو گئی اور یکے بعد دیگرے نکلتے آئین تا آنکہ عنیزہ کی نوبت آگئی وہ بہی تنگ آکر باہر نکلی اسکے ہاتہہ سے کپڑے لئے پہر انہون نے امرء القیس کو ملامت کرنا شروع کیا کہ ناحق تو نے ہمین بہوکا رکہا اور ننگا کیا اسنے کہا کہ بہوک کا علاج تو ہو سکتا ہے اگر اجازت ہو تو میری اونٹنی حاضر ہے انہون نے اس کے ضیافت کو خوشی سے قبول کیا چنانچہ اسنے جہٹ اونٹنی کو ذبح کر دیا اور غلامونکو ارشاد کیا کہ جلد سے لکڑیون کو جمع کرین یہہ کباب کرتا جاتا اور وہ نہایت اشتیاق سے کہاتی جاتین یہانتک کہ سب سیر ہو گئین بعد مین کسینے پالان اپنی سواری پر لاد لیا کسینے ہودہ صرف ایک امرء القیس باقی رہ گیا وہ عنیزہ کی حصہ آیا بعد اصرار اسنے اونٹ کے کوہان پر اسے سوار کر لیا موقع پاکر ہودہ مین منہہ لیجاتا اور دل کی پیاس بوجہاتا عنیزہ ناراض ہو کر ادہر ادہر ہوتی جب کجاوہ کا ایکطرف رخ ہو جاتا اور اونٹ کو تکلیف پہنچتی تو عنیزہ کہتی میری اونٹ سے اتر جا کہ تیری ناشائستہ حرکات نے اسے زخمی کر دیا ہے چنانچہ اگلے شعر مین اجمالاً اس قصہ کیطرف اشارہ کرتا ہے

۱۱	وَيَوْمَ عَقَرْتُ لِلْعَذَارَى مَطِيَّتِي	فَيَا عَجَبًا مِنْ كُوْرِهَا الْمُتَحَمَّلِ

اللغات عقر کونچین کاٹنا اور نیز بمعنے نحر بہی آتا ہے اور یہی یہان مراد ہے قال الفیومی وربما قیل عقره اذا نحره فهو عقیر انتہی عذاری جمع عذراء بروزن حمراء مفرد عذرہ دبکارت والی عورت کنواری مطیة فعیلة بمعنی مفعولة ہی وہ اونٹنی جسپر سواری کیجائی مذکر مؤنث دونون مین مستعمل ہے قال الفیومی فعیلة بمعنی مفعولة لانه تركب مطاه کور بضم کاف پالان سبا زو سامان کے سمیت کوار کیران جمع متحمل بصیغہ اسم مفعول تحمّل مصدر لادنا عجبی مین دو احتمال ہین پہلے یہہ کہ منادی مضاف ہو اصل مین عجبی تہا چونکہ کسرہ یا سے پہلے ثقیل تہا لہذا بعد تبدیل یا الفتحہ یا کو الف سے بدلا گیا کقوله ؎ وهل جزع ان قلت وا بأباهما دوم یہہ کہ مفرد ہو اور الف امتداد صوت کے لئے زیادہ کیا گیا المعنے اسوقت کو نہ بہولونگا جبکہ مینی کنواریون کے لئے اونٹنی کو ذبح کیا سو اسکی لادہو کے پالان سے جو ایک عجیبی بات ہے الاعراب یوم سے وقت مراد ہے اور یہہ اذکر یا لا انسی کا مفعول ہے اور چونکہ ماضی کیطرف مضاف ہے اسلیئے مبنی ہے اور من کورها عجبی کی متعلق ہے اور یوما مداره پر بہی معطوف ہو سکتا ہے فلا حاجة الى التقدير۔

۱۲	فَظَلَّ الْعَذَارَى يَرْتَمِينَ بِلَحْمِهَا	وَشَحْمٍ كَهُدَّابِ الدِّمَقْسِ الْمُفَتَّلِ

اللغات ظل بصیغہ ماضی معلوم ظلول مصدر باب علم یعلم افعال ناقصہ سے ہے مگر اسکا استعمال صرف انہین اعمال مین ہوتا ہے جو دن مین کیجائین قال الخلیل لا یقول العرب ظل الا لعمل یکون بالنہار یرتمین بصیغہ جمع مونث غائب ارتماء مصدر باب افتعال باہم ایکدوسرے کو مارنا شحم چربی ھداب پہندنا قال الجوہری ودمقس مہدب ای ذو ھداب دمقس بروزن قمطر ریشم مفتل بصیغہ مفعول تفتیل باب تفعیل مصدر بٹنا۔

المعنے پہر وہ کنواریان آپسمین اسکے گوشت کے لتہڑے اور چربی جو بٹے ہوئی ریشم کے پہندنون کیطرح تہے مارنے لگین

۱۳	وَيَوْمَ دَخَلْتُ الْخِدْرَ خِدْرَ عُنَيْزَةٍ	فَقَالَتْ لَكَ الْوَيْلَاتُ إِنَّكَ مُرْجِلِي

اللغات خدر وہ ہودہ جو کپڑون سے ڈہانپا ہوا ہو مگر خدر تب تک ہی کہلائیگا جب تک اسمین عورت ہو۔ ویل ایک کلمہ ہے جو بددعا مین مستعمل ہوتا ہے اور کبہی اسکے آخر مین تا تانیث بہی لاحق ہوجاتی ہے جسکی جمع ویلات ہے مرجل صیغہ اسم فاعل از ارجال بمعنے پیدل کرنا۔

المعنے اور خصوص وہ دن نہین بہولونگا کہ مین عنیزہ کے ہودہ مین گہس گیا پس اسنے تنگ آکر مجہے کہا خدا کرے تجہے ہلاکت ہو تو مجہے پیدل کرنیوالا ہے

الاعراب یوم اذکر فعل محذوف کا مفعول فیہ ہے خدر عنیزۃ الخدر کا بدل کل ہے لک الویلات مین لک خبر مقدم ہے اور ویلات مبتدا موخر ہے جیسے اس شعر مین ؎ لام الدھر ویل ما اجنت + بحیث اضر بالحسن السبیل +

ف: یہہ شعر خداتعالی کی اسقول کے مشابہ ہے لعلی ابلغ الاسباب اسباب السموت و نیز قول ابی ذویب ؎ وان حدیثا منک لو تبذلینہ + جنی النحل فی البان عوذ مطافل + مطافل ابکار حدیث نتاجہا + یشاب بماء مثل ماء المفاصل +

۱۴	تَقُولُ وَقَدْ مَالَ الْغَبِيطُ بِنَا مَعًا	عَقَرْتَ بَعِيرِي يَا امْرَأَ الْقَيْسِ فَانْزِلِ

اللغات غبیط وہ کجاوہ جسپر ہودہ باندہا جاوے جمع غبط عقر پیٹہہ کا چہلنا۔

المعنے جب ہودہ ہم دونون سمیت جہکتا تہا تو وہ کہتی تہی کہ او امرءالقیس تو نے میرے اونٹ کی پیٹہہ کو چہیل ڈالا سو اتر کہڑا ہو

۱۵	فَقُلْتُ لَهَا سِيرِي وَأَرْخِي زِمَامَهُ	وَلَا تُبْعِدِينِي مِنْ جَنَاكِ الْمُعَلَّلِ

اللغات سیری بصیغہ واحدہ مونث حاضر سیر مصدر باب ضرب چلنا یقال سرعلی فرسک بکرۃ وبکرا کما یقال سحرۃ وسحرا صحا اچہی خصلت اختیار کرنا اسانی کرنا قال الشاعر ؎ ماشئت جسمی غیر حبلک + فاھدی عنی وسیری + قال الشارح ای ھونی علیک الامر وقیل فامسکی عنی وسیری فی سیرۃ حسنۃ جنی بروزن جصی وہ تازہ میوہ جو درخت سے توڑا جاوے یہان مراد بوسہ وغیرہ ہے معلل بصیغہ مفعول از باب تفعیل دوبارہ پانی پلایا گیا

المعنے پہر مینے اسی کہا کہ سیدہی چلی چل یا ٹہیرجا اور اونٹ کے ڈور ڈہیلی ڈال اور اپنی دوبارہ پانی پیے ہوئے تازہ میوہ یعنی بوسے سے

۱۶	فَمِثْلِكِ حُبْلَى قَدْ طَرَقْتُ وَمُرْضِعٍ	فَأَلْهَيْتُهَا عَنْ ذِي تَمَائِمَ مُحْوِلِ

اللغات فمثلک مین فاربہ ہے اور اسکے بعد رب مقدر ہے یہہ فا خود بمعنی رب نہین ٹہیری الوالنناس

کے اس شعر کی شرح کی ضمن فرماتی ہیں ونائیۃ الارجاء طامسۃ الصوی انجرت باضما ردب والواو داخلۃ للعطف ولم یصرہ لامن رب بدلالۃ وقوع الفاء العاطفۃ موقعہ فی مثل قولہ فمثلک حبلی قد طرقت ومرضع حبلے صیغہ صفۃ مشبہ از باب علم گابھن یعنی حاملہ نون سے ہو یا حیوانوں سے جبلیات جمع طرقت بصیغہ واحد متکلم طروق مصدر رنر کا مادہ پر جست کرنا مرضع اسم فاعل از باب افعال دودھ پلانیوالی قال الفراء ان قصد حقیقۃ الوصف فمرضع وان قصد مجاز الوصف بمعنی فاعل الارضاع فیما کان وسیکون فبالھاء وعلیہ قولہ تعالیٰ یوم ترونھا تذھل کل مرضعۃ عما ارضعت چونکہ دودھ پلانا ایک ایسا وصف ہے جو مردوں میں پایا نہیں جاتا اسلئے حائض حاسر حالع جامع حازر کی طرح اسمیں بھی ایسی علامت کی ضرورت نہیں ہے جو فعل کے تحقق کے بعد مونث کی فرق کے لئے ضروری ہے الھیت بصیغہ واحد متکلم الہا مصدر بصلہ عن اعراض کرانا روگردان کرنا قال اللہ تعالیٰ لا تلھیکم اموالکم ولا اولادکم عن ذکر اللہ تمائم جمع تمیمہ مفرد جسکی معنی تعویذ کی ہیں بطور تفاول کے سلیم وغیرہ کیطرح تمیمہ کہلاتا ہے گویا وہ پورا کرنیوالا ہے محول بروزن مرضع یکسالہ اسمیں باب افعال کے خواص سے نسبت
المعنیٰ سو تیرے جیسے بہت سی حاملہ اور دودھ پلانیوالیاں تھیں کہ میں انسے لگا اور تعویذ والی یکسالہ عزیز بچے سے میں انہیں الاعراب طرقت کا مفعول بہ ضمیر ہے جو حبلے کیطرف پھرتی ہے۔

۱۷	اِذَا مَا بَکیٰ مِنْ خَلْفِھَا انْصَرَفَتْ لَہٗ		بِشِقٍّ وَتَحْتِیْ شِقُّھَا لَمْ یُحَوَّلِ

اللغات شق بکسر شین و تشدید قاف نصف ومنہ الشقیقۃ جو ایک قسم کا جماع ہے لبشق میں با تعدیہ کی لئے ہے اور لہ کا لام انتفاع کی لئے ہے یا لام بمعنی الیٰ ہے اور با مصاحبت کے لئے لم یحول بصیغہ واحد مونث غائب معلوم ضمیر غائب حبلے کیطرف پھرتی ہے اور ضمیر مفعول محذوف شق کیطرف یا لم یحول بصیغہ واحد مذکر غائب مجہول ہے تحویل مصدر ایک جگہ سے دوسری جگہ لیجانا۔ پھیرنا۔
المعنیٰ جب وہ بچہ اسکے پیچھے رونے لگتا تو اسکے لئے ایک حصہ پھیر دیا اور اسکا دوسرا حصہ میرے نیچے رہا جسے اسنے نہ پھیرا یا اوسکا دوسرا حصہ میری نیچے جوں کا توں رہا۔
الاعراب اذا ما بکی من خلفھا شرط ہے انصرفت اسکی جزا ہے وتحتی شقھا انصرفت کی ضمیر فاعل سے حال ہے اور لم یحول جو اصل میں لم یحولہ تھا شقھا میں جو مضاف ہے اسکا حال ہے انصرفت مع متعلقات جزا شرط ہے کما مر

۱۸	وَیَوْمًا عَلٰی ظَھْرِ الْکَثِیْبِ تَعَذَّرَتْ		عَلَیَّ وَآلَتْ حَلْفَۃً لَمْ تَحَلَّلِ

اللغات کثیب بروزن فعیل ریگ تودہ کثب سے مشتق ہے جسکے معنی جمع کرنیکے ہیں یقال کثبتھم من حلب ضربہا ای جمعتھم ومنہ کثیب الرمل الاجتماعہ تعذر بصیغہ علی دشوار ہونا آلت بصیغہ واحد مونث غائبہ از ایلا قسم کہانا حلفۃ قسم کہانا باب ضرب ایلا کی جگہ لایا گیا جیسے اس شعر میں ہے نقاسمھم اسیافنا شر قسمۃ

ففیتا غواشیا وفیہم حدودھا + قسمۃ مقاسمۃ کی جگہہ ہے لم تحلل بصیغہ واحد مؤنث غائبہ تحلیل مصدر قسم کو
استثنا رکفارہ وغیرہ سے حلال بنانا یا چہارٹری کے کہولنے کیطرح بنانا یعنے جب چاہو کہول لو یا اسکے کہولنے کے
مدت بہہ اندازہ رکہتی ہو قال الفیومی والاول اقرب اقول نفیہ النحی لا وھو نعل الشیء عین الماخذ ومثل
الماخذ فالاول نحو نصرتہ والثانی نحو خیمتہ وھو المطلوب فمعنے التحلیل جعلہ کحل العقال۔

المعنے اور ایک دن ریتے کی پشت پر مجھپر بہت سختی ہے پیش آئے اور ایسی سخت قسم کہائی جسمین اسنے انشاء اللہ نکہا یا توڑکر کفارہ ندیا یا ایسی قسم نہ کہائی جیسے جب چاہے توڑ سکے یا جلدی سے توڑ سکے۔

الاعراب یوماً تعذرت کا مفعول فیہ ہے اور علی ظہر الکثیب اسکی متعلق ہے فعل مع متعلق کے معطوف علیہ ہے جسپر جملہ والت الخ معطوف ہے معطوف مع معطوف علیہ جملہ عاطفہ ہے۔

۱۹	أَفَاطِمُ مَهْلاً بَعْضَ هٰذَا التَّدَلُّلِ	وَإِنْ كُنْتِ قَدْ أَزْمَعْتِ صَرْمِي فَأَجْمِلِي

اللغا فاطم فاطمہ کا مرخم ہے مہلاً امہال سے مصدر ہے قال الفیومی والاسم المہل جو امہلی کے تقدیر کا قرینہ ہے تدلل خلاف نمائی کرنا یعنی ناز کرنا ازمعت بصیغہ واحد مؤنث مخاطبہ ازماع مصدر کسی امر کا پختہ ارادہ کرنا صرم قطع کرنا اجمال بصلہ فی نرمی۔ خوبصورتی سے کوئی کام کرنا۔

المعنے اور میں نے اسی کہا او فاطمہ اس خلاف نمائی کا کچھ حصہ چھوڑدے اور اگر تو نے فراق کا پختہ ارادہ کر لیا ہے تو ذرا خوبصورتی درنرمی سے اس ارادہ کو پورا کرنا دوستوں سے ایسے الگ نہیں ہونا چاہئے کہ پہر متفق ہونیکا موقع ہی نہ رہے

۲۰	أَغَرَّكِ مِنِّي أَنَّ حُبَّكِ قَاتِلِي	وَأَنَّكِ مَهْمَا تَأْمُرِي الْقَلْبَ يَفْعَلِ

اللغا مہما بجائے خود مستقل کلمہ ہے مہ اور ما دو اسمی مرکب نہیں تین معانی میں مستعمل ہوتا ہے (۱) غیر ذوی العقول کے لئے مع تضمن معنے شرط جیسے مہما تاتنا بہ من آیۃ (۲) زمان اور شرط کے لئے جیسے وانک مہما تعط بطنک سولہ + وفرجک نالا منتہی الذم اجمعا + اسحالت میں فعل شرط کی لئے ظرف ہوتا ہی (۳) استفہام میں جیسے مہما لی اللیلۃ مہما لیہ + اودی بنعلی وسربالیہ یہان دوم معنی میں مستعمل ہے اور تامری کا ظرف ہے۔

المعنے کیا تجھے میری حالت سے اس امر نے دہوکا دیدیا ہے کہ تیری محبت مجھے مار ڈالنیوالی ہے اور میرا دل جب تو حکم کریگی بجالائیگا

الاعراب ان حبک قاتلی معہ جملہ وانک مہما تامری القلب یفعل اغر کا فاعل ہے اور اغر میں ہمزہ استفہام انکاری کے لئے ہے اور تقریر کی لئے بہی ہو سکتا ہی نفح میں صرف تقریر کی لئے ہی آتا ہے مگر رضی فرماتی ہیں واذا دخلت الھمزۃ علی النفی فلمحض التقریر اعنے حمل المخاطب علی ان یقر بشیء یعرفہ نحو الم نشرح صدرک والم یجدک و الیس ذلک بقادر وھی فی الحقیقۃ للانکار وانکار النفی اثبات انتہی

۲۱	وَإِنْ تَكُ قَدْ سَاءَتْكِ مِنِّي خَلِيقَةٌ	فَسُلِّي ثِيَابِي مِنْ ثِيَابِكِ تَنْسُلِ

وفاطمہ الخ فاطمہا قبال فاطمہ معہ فاطمہ بنت العبید بن ثعلبہ بن عامر بن عوف بن کنانہ بن عذرہ بن عذرہ وھی التی یقول فیہا وایلہ انیۃ العامری

اللغات تک اصل مین تکن تہا خفت کے لئے نون کا حذف جائز ہے مگر یہہ حکم تا سکون ہے نا حرکت کیوقت پہر لے آتے ہین جیسے لم یکن الرجل یونس کے نزدیک حرکت کیحالت مین بہی محذوف رکہتے ہین جیسے اذالم تک الحاجات من ہمم الفتے + فلیس یغنی عنک عقد الرتائم + ساءت بصیغہ واحد مؤنث غائبہ سوء مصدر غمناک کرنا ملول کرنا خلیقۃ پیدائشی خصلت طبعی خو سلی بصیغہ امر واحدہ مؤنث مخاطبہ سل مصدر سونتنا نکال لینا ثیاب ثوب کے جمع ہے بمعنی کپڑا اور کبہی ثیاب سے اہل ثیاب بہی مراد ہوسکتا ہے جیسے فثیابک فطہر مین ونیز حماسی کے اس شعر مین ہے لاتنکحن عجوزا ان اتیت بہا + واخلع ثیابک منہا ممعنا ہربا + یہان دونون معنے مراد ہوسکتے ہین تنسل بصیغہ واحد مؤنث غائبہ نسول مصدر بصلہ عن کپڑے کا گرنا یقال نسل الثوب عن صاحبہ نسولا اذا سقط من یا
المعنے اور اگر کوئی اپنے خو تجہکو بری لگے تو تو اپنے کپڑے مجہسے علیحدہ کرلے الگ ہوجاوینگے۔

٢٢	وَمَا ذَرَفَتْ عَيْنَاكَ اِلَّا لِتَضْرِبِي	بِسَهْمَيْكِ فِي اَعْشَارِ قَلْبٍ مُقَتَّلِ

اللغات ذرفت بصیغہ واحد مؤنث غائبہ ذرف مصدر آنکہون سے آنسون کا بہنا سہم تیر اعشار عشر کے جمع ہے جیسے اقفال قفل کے دسوان حصہ عرب کا معمول تہا کہ قمار بازی کے وقت اونٹ کے دس حصہ کیا کرتی تہے اور وہ تیر جس سے قمار بازی کیا کرتی دس ہوتے جنمین سے رقیب کے تین حصہ اور معلی کے سات حصہ ہوتے جس بہاگوان کے قسمت مین یہہ دو تیر نکل آتے وہ سارے اونٹ کا مالک ہوجاتا مقتل بصیغہ اسم مفعول تقتیل مصدر ریزہ ریزہ کرنا قتل مین
المعنے تیری آنسو نہین ہے مگر اسلیئے کہ میری سخت پامال اور ریزہ ریزہ دل مین تو اپنے دو تیر رقیب اور معلے مارکر مجہے بیدل کردے اور خود سارے دلکی مالک ہوجائے جیسے بہاگوان جواری کے قبضہ مین اونٹنی کے ساری حصہ آجاتے (ف) قمار بازی کے تیر مع حصص کے یہہ ہین فذ یک حصہ توام دو حصہ رقیب تین حصہ حلس ۴ حصہ نافس ۵ حصہ مسبل ٦ حصہ معلے ٧ حصہ اور سفیح منیح وغد کا کوئی حصہ نہین ہوتا۔

٢٣	وَبَيْضَةِ خِدْرٍ لَا يُرَامُ خِبَاؤُهَا	تَمَتَّعْتُ مِنْ لَهْوٍ بِهَا غَيْرَ مُعْجَلِ

اللغات بیضہ کے معنے انڈے کی ہین اور خدر کی معنے خیمہ کے ہین بیضۃ الخدر سے یا تو خوبصورت عورت مراد ہے یعنے شترمرغ کی انڈے کیطرح شفاف اور سپید چکنی چپڑی ہے یا مستور یعنی خاص جسکے لئے خیمہ کہڑا کیا گیا ہو شاعر کی مراد اس سے سلمہ کنایہ ہے اور عرب کے عادات سے ہے کہ معین چیز کو کثرت کے لفظ سے تعبیر کیا کرتے ہین جیسے اس آیہ مین دکم قصمنا من قریۃ حالانکہ مراد اس سے ایک ہی گانو ہے جسکی طرف حضرت شعیب مبعوث ہوئے خباء وہ خیمہ جو پشم یا بالون یا اونٹوں کے پشم سے بنایا گیا ہو عدد دو یا تین ستون اسکے ہوتی ہین معجل بصیغہ مفعول اعجال مصدر جلدی
المعنے بہت سے مستورات ہین جو شترمرغ کی انڈے کیطرح خوبصورت ہین مین انکے ساتہہ کہیلا کیا بجالیکہ مجہے کسے قسم کا کہٹکا نہین تہا جس سے مین جلدی کرنے پر مستعد اور برانگیختہ کیا جاتا۔

الاعراب اس واو کے بعد رب مضمر ہے جسکا جواب تمتعت سے شروع ہوتا ہے -

۲۴	تَجَاوَزْتُ اَحْرَاسًا اِلَيْهَا وَمَعْشَرًا	عَلَيَّ حِرَاصًا لَوْ يُسِرُّوْنَ مَقْتَلِيْ

اللغات تجاوزتُ بصیغہ واحد متکلم تجاوز مصدر گذر جانا متعدی بنفسہ یقال تجاوزتہ اے تعدیتہ احراس جمع حارس بمعنے حافظ و نگاہبان معشر انسانوں کا گروہ معاشر جمع اور چونکہ معنے جمع ہے اسلیئے صفت بہی یعنے حراصًا جمع ہے لو حرف شرط ہے جو بعض اوقات بمعنی ان مصدریہ کے بہی آجاتا ہے جیسے خداوند کریم کے اس قول میں یودون لو انہم بادون فی الاعراب یہان بہی مصدریہ ہے ای معشر احراصًا علی اسرار قتلی اصمعی لو یشرون مقتلی شین معجمہ سے روایت کرتا ہے من اشررت الشیء اظہرتہ -

المعنے مین محافظون اور ایسے لوگون سے گذر کر جو پوشیدہ میری قتل کرنیکے تمنا رکہتے تہے خاص اس پردہ نشین تک پونچا

الاعراب یہان جملہ لو یسرون مقتلی تاویل مفرد مین ہوکر علی کی یاء متکلم سے بدل اشتمال ہے جیسے آیۃ لم تعلموھم ان تطؤھم قال صاحب المجامع ھو بدل الاشتمال من مفعول لم تعلموھم -

۲۵	اِذَا مَا الثُّرَيَّا فِي السَّمَاءِ تَعَرَّضَتْ	تَعَرُّضَ اَثْنَاءِ الْوِشَاحِ الْمُفَصَّلِ

اللغات اذا ظرف ہے اور ما زائدہ ہے ثریا ہرنیان یا جہمکا اصل مین ثروی کے تصغیر ہے جو ثروت سے مشتق ہے بمعنے کثرت چونکہ ثریا مین بہی ستارون کی کثرت پائی جاتی ہے اسلیئے اسی ثریا کہتے ہین تعرضت بصیغہ واحدہ مونث غائبہ تعرض مصدر یعنی غروب کے لئی کنارہ دکہانا کنارہ پر ہونا بیچ مین نہ رہنا قال الشاعر ؎ اذا ما الثریا فی السماء تعرضت + یراھا حدید العین سبعۃ انجم + قال الشارح فی شرح قولہ ؎ وندمان یزید الکاس طیبا + سقیت اذا تعرضت النجوم + رب ندیم علی ما وصفتہ سقیتہ اذا تعرضت النجوم ای بدت عرضھا للمغیب یقال تعرضت الجبل اذا اخذت یمینا وشمالا فیہ ولم تستقم فی الصعود قال ؎ تعرضی مدارجا فسومی + تعرض الجوزا للنجوم هذا ابو القاسم فاستقیمی وشاح چمڑیکا ہار ہے جسمی موتیون سے جڑاؤ کرلیتے ہین وشح بروزن کتب جمع اور جب موتیون مین چاندی یا سونے کے دانی پرودیتے ہین تو اسی مفصل کہتے ہین ہندی مین بدہی یا مالا بہی کہتے ہین اثنا ثنی کے جمع ہے بروزن حمل بمعنے لڑی

المعنے مین اس پردہ نشین تک ایسے وقت جا پونچا کہ ہرنیان آسمان کے کنارہ پر ایسی ظاہر اور نمایان ہو رہی تہین یا ہرنیان اپنی کنارون کو ایسی دکہلا رہی تہین جیسے ایسی مالا کی لڑین جسکے موتیون مین چاندی یا سونے کے دانون سے فاصلہ کیا جاتا ہے

الاعراب یہہ شعر تجاوزت کا ظرف ہے جو پہلے شعر مین واقع ہے ای تجاوزت فی وقت تعرض الثریا -

۲۶	فَجِئْتُ وَقَدْ نَضَّتْ لِنَوْمٍ ثِيَابَهَا	لَدَى السِّتْرِ اِلَّا لِبْسَةَ الْمُتَفَضِّلِ

اللغات نضت بصیغہ واحد مونث غائبہ نضو مصدر باب نصر ینصر کپڑہ کا اوتارنا وقال صاحب الصحاح

ویجوز عندی نشدیدہ للتکثیر انتہے ستر بکسر سین و سکون تا بمعنے ما یستر بہ کی ہی معنے پردہ لکبتہ ایک قسم کے کپڑے ہین جو پہنی جاتی ہین متفضل بصیغہ اسم فاعل تفضل مصدر رفضلہ پہننے والا فضلہ ایک قسم کا لباس ہے جو سونے کیوقت پہنا جاتا ہے

المعنے پہر مین ایسے حال مین اسکے پاس آیا کہ وہ پردہ کے آڑ مین سونے کے لیے سب کپڑے اوتار چکی تہی سوا اس پوشاک کے جو متفضل کے

۲۷	فَقَالَتْ يَمِيْنَ اللّٰهِ مَا لَكَ حِيْلَةٌ	وَمَا اِنْ اَرٰى عَنْكَ الْغَوَايَةَ تَنْجَلِيْ

اللغات یمین اصل مین داہنے ہاتہ کو کہتے ہین چونکہ عرب کے لوگ داہنے ہاتہ سے قسم کہایا کرتی تہے لہذا اب بمعنی قسم ہوگیا ہے فی الصحاح اذا تحالفوا ضرب کل امرئ منهم یمینه علی یمین صاحبه ؎ فقلت یمین الله ابرح قاعدا + ولو قطعوا راسی لدیك واوصالی غوایت بفتح غین گمراہی تنجلے بصیغہ واحدہ مونث غائبہ انجلا مصدر منکشف ہونا

المعنے پس اسنے کہا خدا کی قسم تیرے لیے کوئی بہانہ نہین اور نہ مین یہہ خیال کرتی ہون کہ تجہسے گمراہی (یعنی عورتونکی محبت) دور ہو

الاعراب یمین کے نون کو اگر مرفوع پڑہا جائے تو مبتدا محذوف کی خبر ہوگا یعنی یمینی یمین الله اور اگر منصوب پڑہا جائے تو احلف محذوف کا مفعول مطلق ہوگا اور مصرعہ ثانی مین غوایت اری کا پہلا مفعول ہے اور جملہ تنجلے دوسرا۔

۲۸	خَرَجْتُ بِهَا تَمْشِيْ تَجُرُّ وَرَائَنَا	عَلٰى اَثَرَيْنَا ذَيْلَ مِرْطٍ مُرَحَّلِ

اللغات تجر بصیغہ واحد مؤنث غائبہ جر مصدر باب نصر کہینچنا وراء بروزن سحاب ایک مؤنث کلمہ ہے جسکے معنے پیچہے اور آگے دونون کے آتی ہین اور اکثر اوقات بمعنی ظرف زمان مستعمل ہوتا ہے کیونکہ ایک وقت کو دو لحاظ سے مقدم مؤخر کہہ سکتے ہین اور کبہی ظرف مکان مین بہی مستعمل ہوجاتا ہے جیسے یہان آثر بفتحتین نشان آثار جمع ذیل اصل مین باب ضرب سے مصدر ہے جسکے یہہ معنے ہین کپڑے کا یہانتک دراز ہونا کہ اسکا پلا زمین پر چہوے بعد مین اس پلہ کو بہی کہنے لگ گئے جو زمین کے قریب ہوجائے گو چہوے نہین لتسمیہ بالمصدر ذیول جمع مثل سیل و سیول مرط اونی یا ریشمی چادر جسے عورت پہنے مروط جمع جیسے حمل و حمول مرحل وہ چادر جسپر کجاوہ کی تصویرین ہون۔

المعنے مین اسے ایسی حالت مین لیے نکلا کہ وہ میرے اور اپنی نشانون پر بوٹے دار ریشمی چادر کا پلا کہینچتی چلی آتے تہے تاکہ کہوجیون کو پتا نہ لگے یا نہایت فخر سے چلتے تہے۔

الاعراب بہا مین با تعدیہ کی لیئے ہے اور تمشے ضمیر مونث سے حال ہے جسکے ضمیر سے جملہ تجر وراءنا حال واقع ہے اس حالت مین یہہ دونون حال متداخلہ ہونگے یا دونون حال مترادف ضمیر ہا سے ہین

۲۹	فَلَمَّا اَجَزْنَا سَاحَةَ الْحَيِّ وَانْتَحٰى	بِنَا بَطْنُ خَبْتٍ ذِيْ حِقَافٍ عَقَنْقَلِ

اللغات اجزنا بصیغہ متکلم مع الغیر اجازت مصدر قطع کرنا انتحی بصیغہ ماضی معلوم انتحاء مصدر چلنے مین بائین طرف اعتماد اور میل کرنا پہر مطلق اعتماد اور میل کے معنو نمین مستعمل ہوگیا ہے خواہ کسی قسم کا ہو اور خواہ کسے

جانب سے ہو نیز معنے گذر نی اور ایکطرف ہو نیکی بہی آیا ہے قال ابو دهیل ؎ ثم انتحی غیر مذموم واعیننا + لما تولے
بدمع سافح سجم + قال التبریزی انتحی اے مر واخذ نا حیہ خبت پست زمین جسمین ریتا ہو نص علیہ صاحب الصحاح
فی الصحاح جمع حقف وہ ریگ تودہ ہے جو ذرا سا ٹہیر ا ہی ہو عقنقل بروزن سفرجل فراخ وادی وہ ریتی کا ٹیلہ جو بہت
بڑا ہو فاذا نقص فہو کثیب فاذا انقص قیل عوکل فاذا نقص قیل سقط فاذا نقص قیل عداب فاذا انقص قیل لبب
المعنے جب ہم قبیلہ کی انگن سے گذر کر ایک ایسی جگہہ بیچا بیچ جا بیٹھے یا کنارہ کیا کہ وہ کچھہ تہوڑ ا سے نیچی بڑی بڑی ٹیلون
الاعراب انتحی بنا کی جگہہ انتحینا بطن خبت چاہئے تہا کیونکہ اعتماد کرنا ایکطرف ہونا انسان کا خاصہ ہے
نہ زمین کا لیکن یہان بطور قلب ہے جیسے شاعر کے شعر مین ؎ فلما ان جری سمن علیہا + کما طینت
بالفدن السیاعا + ای کما طینت الفدن بالسیاع عقنقل خبت کے صفت ہے جیسے ذی حقاف -

۳۰	هَصَرْتُ بِفَوْدَيْ رَأْسِهَا فَتَمَايَلَتْ		عَلَيَّ هَضِيمَ الْكَشْحِ رَيَّا الْمُخَلْخَلِ

اللغات هصرت بصیغہ واحد متکلم هصر هصو مصدر کہینچنا - جہکانا - توڑنا - تازہ شاخ کا موڑنا متعدی
بنفسہ ہے اور بصلہ با بہی مستعمل ہے فود ابن فارس کے نزدیک بالونکا مجموعہ جو کانون کے متصل ہو ابن سکیت کے
نزدیک فودین سے گوندہی ہوئی زلفین مراد ہین اور بارع مین اصمعی سے یہہ روایت ہے کہ فودین سے سر کے دونون جانب
مراد ہین ہر ایک جانب کو فود کہتے ہین افواد جمع ہے جیسے ثوب کے جمع اثواب هضیم الکشح باریک کمر یہہ وصف
مرد ونمین ہو یا عور تونمین اچہا خیال کیا جاتا ہے قال الشاعر ؎ الا قالت الخنساء یوم لقیتہا + عہدت دھرا
طاوی الکشح اهضما وابیضا وحینا حین تمسی الریح باردہ + وادی اشتی وفتیان بہ ہضم + ریا سیراب
ریان کا مونث ہے مراد تازہ مخلخل اسم ظرف کا صیغہ ہے خلخال کے جگہہ یعنے پنڈلی -
المعنے مین نے اسکی زلفین پکڑ کر اپنی طرف کہینچا یا جہکایا تو وہ کہچ آئی یا جہک آئی بحالیکہ وہ کمر کی پتلے اور پنڈلی کی موٹے تازی تہی
الاعراب هصرت کا مفعول بہ وہ ضمیر محذوف ہے جو معشوقہ کیطرف پہرتی ہے اصل مین هصرتہا تہا بفودین با
استعانت کی لئے ہے هضیم الکشح اور ریا المخلخل دونون تمایلت کی ضمیر فاعل سے حال مترادف واقع ہین اور یہہ
سارا جملہ لما کا جواب ہے اور بعض کے نزدیک انتحی جزا شرط ہے اور واو زائدہ اسپر داخل ہے جیسے ان آیات مین حتے اذا
جاء وھا وفتحت ابوابہا - فلما اسلما وتلہ للجبین فلما ذهب عن ابراهیم الروع وجاءتہ البشری کہ ان مین
وفتحت - وتلہ - وجاءتہ سب جزائین ہین جن پر واو زائدہ داخل ہے -

۳۱	مُهَفْهَفَةٌ بَيْضَاءُ غَيْرُ مُفَاضَةٍ		تَرَائِبُهَا مَصْقُولَةٌ كَالسَّجَنْجَلِ

اللغات مهفهفہ باریک کمر اور یہہ عور تونمین وصف ہے قال الشاعر ؎ مهفهفة الکشحین محطوطة المطا +
لهم الفتے فی کل مبدی ومحضر + مفاضہ بڑے پیٹ والی عورت مشتق از افاضہ باب افعال فیض بحر گویا وہ پیٹ

کی طرف بہی بہائی گئی ہے ترائب جمع تریبہ مفرد وہ جگہہ جہان پر زیور معلق کیئے جاتے ہین قال الشارح فی شرح قولہ ؎ سود ذوائبہا بیض ترائبہا ✦ در مراقبہا فی خلقہا عمم جمع تریبۃ وہی معلق الحلی قال فی القاموس الترائب عظام الصدر او ما ولی الترقوتین او ما بین الثدیین او اربع اضلاع من یمنۃ الصدر واربع من یسرتہ او الیدان والرجلان والعینان او موضع القلادۃ سنجنجل بروزن سفرجل رومی زبان کا لفظ ہے بمعنی شیشہ

المعنی پتلی کمر سفید رنگ والی ہے بڑی پیٹ والی نہین ہے – اسکا سینہ شیشہ کی طرح صقل کیا ہوا ہے

الاعراب مہفہفۃ یا تو منصوب ہے اور ہضیم الکشح کیطرح حال ہے یا مرفوع ہے اور مبتدا محذوف یعنی ہی کی خبر ہے

۳۲ كَبِكْرِ الْمُقَانَاةِ الْبَيَاضِ بِصُفْرَةٍ ‖ غَذَاهَا نَمِيرُ الْمَاءِ غَيْرُ مُحَلَّلِ

اللغات بکر کوئی بہی بے نظیر چیز جسکا ہم مثل پہلے موجود نہو مراد اوس سے وہ موتی ہے جو سیپ سے نہ نکالا گیا ہو نص علیہ صاحب الصحاح مقاناۃ بصیغہ اسم مفعول مؤنث مقاناۃ مصدر سے ملانا نمیر پاکیزہ پانی اضافت صفت کی موصوف کیطرف ہے

محلل بصیغہ اسم مفعول تحلیل مصدر اترنا وہ پانی جسپر اونٹون نے گندلا اور مکدر کر دیا ہو –

المعنی ایسی سیپ کے اگلوتی موتی ہی چمکتی ہے جسکی سپیدی زردی سے ملی ہوئی ہے اور پاکیزہ پانی نے اسے تربیت دی ہے جسمین کوئی اترا نہین یعنے وہ سیپ ایسے پانی سے غذا حاصل کر چکا ہے جو نہایت صاف اور پاکیزہ ہے چونکہ وہ سیپ جنمین موتی ہوتے ہین سمندر یال بندری ہوتے ہین اسلیئے ایسا کہا اور عورت کو موتی کے ساتہہ عموماً تشبیہ دیا کرتے ہین کقول الشاعر ؎ کانت کدرۃ بحر غاص غائصہا ✦ فاسلمہا یداہ بعد ما قدرا وقولہ تعالی کانہن الیاقوت والمرجان اور غذاہا کی ضمیر اگر معشوقہ کی طرف پہیر دیجاوے تو بہی ممکن ہے کیونکہ عموماً خوبصورتی اور لطافت مین بہت سا حصہ پانی کا ہی ہوتا ہے یہی وجہ ہے کہ نازک بدن عورت کو وہ ماء یہ کہہ دیتے ہین اور ممکن ہے کہ بکر سے مراد شتر مرغ کا انڈا ہو جو سپید مائل بزردی ہوتا ہے اور عورتون کو شتر مرغون کے انڈون سے بہی تشبیہ دیا کرتے ہین قال اللہ تعالی وعندہم قاصرات الطرف کانہن بیض مکنون اور بیاض کو منصوب بہی پڑہ سکتے ہین مقانات بصیغہ مؤنث بلحاظ اصل موصوف کے ہے کما فی قولہ مفہفۃ الکشحین مخطوطۃ المطا الی آخرہ وقولہ ؎ صعب الکریہۃ لا یرام جنابہ ✦ ماضی العزیمۃ کالحسام المصقل

اور جملہ غذاہا خبر بعد خبر یا حال بتقدیر قد بہی ہو سکتا ہے

۳۳ تَصُدُّ وَتُبْدِي عَنْ أَسِيلٍ وَتَتَّقِي ‖ بِنَاظِرَةٍ مِنْ وَحْشِ وَجْرَةَ مُطْفِلِ

اللغات تصد بصیغہ واحد مؤنث غائبہ صدود مصدر اعراض کرنا تبدی بصیغہ واحد مؤنث غائبہ ابداء مصدر بصلہ عن ظاہر کرنا اسیل نرم وکشیدہ رخسار کی صفت ہے تتقی بصیغہ واحد مؤنث غائبہ اتقاء مصدر بصلہ با دخول بار کو حاجز بنانا ناظرۃ آنکہہ فی الصحاح ویقال للعین الناظرۃ – وجرۃ مکہ اور بصرہ کے درمیان چالیس کوس کا سنسان جنگل ہے جسمین ایک گہر بہی آباد نہین ہے نص علیہ الاصمعی – مطفل چہوٹے بچے والی مرضعہ

المعنی منہ پھیرلیتی ہی اور دراز اور نرم رخسار کو ظاہر کرتی ہی اور آنکھ جو وجرہ کی بچہ دار وحشی کے ہی دیکھنے والے اور انہیں میں حاجز بنالیتی ہے - یعنی جب ان اس کی دیکھتا ہی تو بجائی اسکے وجرہ کی بقر وحشی کی آنکھ کا خیال آجاتا ہے

الاعراب قال الاستاد مدظلہ مطفل یا وحش کی نعت ہی جو معرفہ ہونیکی باعث نکرہ نعت میں نہیں ہو سکتا - یا ناظرہ بمعنی آنکھ کی جبکی طرف مطفل کا ہنا وکرنا قریبا بعید بلکہ سوائی اوزی بلا لبت کر کچہ معنی نہیں رکہتا قال العبد الضعیف اصلح الله حالہ ان الاستاد مدظلہ نظر الی اصل الوضع والا فقد یقال جاءنی غلام زید من غیر اشارۃ الی واحد معین وذلك كما ان ذا اللام فی اصل الوضع لواحد معین ثم قد یستعمل بلا اشارۃ الی معین کما فی قولہ ولقد امر علی اللئیم یسبنی وذلك علی خلاف وضعہ نص علیہ الشیخ الرضی فعلی هذا یجوز وقوع مطفل نعتا لها لانها فی حکم النکرۃ فاغتنم ذلك فانہ من افاداتنا قال الشیخ الرضی واجاز ابن کیسان تنکیر المضاف لذا کان لا مانع فیہ من التعریف لنیۃ الانفصال نحو جاءنی غلام زید ظریف کما یجوز مثل ذلك فی المعرف باللام انتهی باقی رہی یہہ بات کہ وحش جمع ہی اور مطفل مفرد سواسکی نسبت صرف اتنا کہنا کافی ہی کہ وہ بلفظ مفرد ہی کما قال الفیومی الوحش مفرد والجمع وحوش انتہی وقال فی التاج الوحش من حیوان البر کلما لا یستانس مونث انتهی وعلیہ قول الشاعر

ہ لقد ترکتنی احد الوحش ان اری ـ الیقین منها لا یروعها الذعر اور وحش کا مضاف محذوف ہے ای من نواظر

٣٤	وَجِیدٍ کَجِیدِ الرِّئْمِ لَیْسَ بِفَاحِشٍ	اِذَا هِیَ نَصَّتْہُ وَلَا بِمُعَطَّلِ

اللغات جید بکسر جیم وسکون یا گردن اجیاد جمع جیسی حمل کی جمع احمال فاحش بدصورت وقبیح حد سی متجاوز نصت بصیغہ واحد مونث غائبہ نص مصدر راو نچا کرنا معطل بصیغہ اسم مفعول تعطیل مصدر بی زیور کرنا -

المعنی وہ ایسی گردن ظاہر کرتی ہی جو ہرن کی گردن کی طرح دراز ہی اور اٹھانی پر بدصورت نہیں اور نہ بی زیور یہاں شاعر نے معشوقہ کی گردن کو ہرن کی گردن سی مشابہت دی ہے مگر اس نقص سی مبرا ٹہرایا ہی جو وحشی میں پایا جاتا ہے

الاعراب جید اسپر معطوف ہی اور ظرف اذا ای نصتہ فاحش کے متعلق ہے

٣٥	وَفَرْعٍ یَزِیْنُ الْمَتْنَ اَسْوَدَ فَاحِمٍ	اَثِیْثٍ کَقِنْوِ النَّخْلَۃِ الْمُتَعَثْکِلِ

اللغات فرع عورت کی سر کے بال جنہیں ہندی میں چوٹی کہتے ہیں متن پیٹھ فاحم سیاہ ماخوذ از فحم بمعنی تاریکی شب اثیث گہن دار قنو بروزن حمل یا قفل خوشہ قنوان جمع ـــ متعثکل ماخوذ از تعثکل مصدر خوشہ اصل میں متعثکالۃ تہا لیکن ضرورت کی لیے تا کو حذف کیا گیا جیسے ہ الا انہ الشئے کہ انین البنیت حاجا چاہیں یا یہہ کہ منسوبات سی ہی جنہیں تا تانیث ضروری نہیں - ومنہ قولہ تعالی لا فارض ولا بکر - وقول الاعشی ہ عہدی بها فی الحی قد سربلت بیضاء مثل المهاۃ الکشحین مخطوطۃ المطا وغیرہ تعنی وزعمت انك لابن فی الصیف تامر - وقول الاخر ہ ورایته فاحسہ بایشغال فیض مجر وگویا وہ بیٹ

دونون طرح استعمال کرتے ہین سجستانی کے نزدیک بتاذیل جمع موثث ہے فراش بچھاونا - فعال بمعنی مفرد ستعمل ہے جیسے کتاب بمعنی مکتوب - فرش جمع ہے - لم تنتطق بصیغہ واحدہ موثث غائبہ انتطاق مصدر - نطاق پہنا فہو بمعنی لتفعل للتعمل نحو تردّی - اور نطاق کے معنے مین اختلاف ہے بعض تو نطاق سے مراد ازار بند لیتے ہین بعض اس کپڑے سے مراد لیتے ہین جسے عورت اپنے گرد لپیٹ کے بیچ مین سے باندھکر اپنے پلہ ودن کو نچلون پر گرا لیوے جس سے بصورت اس گھگرے کی ہوجائے جسمین ازار بند ڈالکر عموماً عورتین پہنا کرتی ہین عن یہان بمعنی بعد کے ہے جیسے کابرًا عن کابر مین - اور رضی فرماتے ہین کہ اگر عن کو یہان اپنے معنون مین لیا جائے تو بھی مضائقہ نہین یعنی کابرًا متجاوزًا عن کابر بنا برعلیہ یہان عن بھی اپنے معنون مین مستعمل ہوسکتا ہے یعنی لم تنتطق متجاوزۃ عن تفضل - تفضّل بروزن تفعّل مصدر عورت کا گھر مین ایک کپڑے مین رہنا - اور اس کپڑے کو مفضل کہتے ہین - نص علیہ الجوهري -

المعنی - وہ پہرون چڑھے تک سوتی رہتی ہے بحالیکہ مشک کے ریزے اسکی بچھونے پر بکھرے ہوتی ہین اور چاشت مین سونیوالی ہے تفضل کو چھوڑ کر نطاق نہین پہنتی یعنی ایک کپڑے مین رہتی ہے جیسے خوشحال عورتین گھر مین پہنا کرتی ہین نطاق پہننے کی ضرورت ہی نہین پڑتی کیونکہ اسکی لونڈیان اسقدر بکثرت ہین کہ اسے کسی کام کے خود سرانجام دینے کے لئے گھر سے باہر جانیکی ضرورت نہین ہی پڑتی -

الاعراب جملہ فتیت المسک الخ تضحی کے فاعل سے حال واقع ہے - اور نؤوم الضحی مبتدا محذوف سے خبر ہے یعنی ھی اور جملہ لم تنتطق عن تفضل نؤوم کے ضمیر سے حال واقع ہے -

۳۶	وَتَعْطُو بِرَخْصٍ غَيْرِ شَثْنٍ كَأَنَّهُ	أَسَارِيعُ ظَبْيٍ أَوْ مَسَاوِيكُ إِسْحِلِ

اللغات تعطو بصیغہ واحدہ موثث غائبہ عطو مصدر باب نصر پکڑنا - رخص بروزن صعب نازک رخصاۃ مصدر شثن بفتح شین وسکون ثا سخت - وہ عضو جو کام کرنے سے سخت ہوجاوے صفت مشبہ ہے شثن بالتحریک مصدر باب علم - اساریع اسروع کی جمع ہے - ایک قسم کے کرم ہین جنکے سر سرخ اور باقی بدن سپید ہوتا ہے - اور وادی ظبی مین پیدا ہوتے ہین مساویک مسواک کی جمع ہے - ابن درید کے نزدیک سوک سے مشتق ہے جسکے معنے ملنے کے ہین - یقال سُکتُ الشیٔ اسوکہٗ من باب قال اذا دلکتہ - ابن فارس فرماتے ہین لتساوکت الابل سے ماخوذ ہے جسکے معنے ہین اونٹون کا اپنی گردنون کو ہلانا - چونکہ مسواک مین بھی حرکت پائی جاتی ہے - اس لئے مسواک سے موسوم کیا گیا - لیکن ابن درید کے معنی بہت قریب قیاس ہین - اِسْحِل بالکسر ایک درخت ہے جسے پیلو کہتے ہین جسکی مسواک ہوتی ہین

المعنی اور وہ نرم انگلیون سے جو سخت نہین ہین پکڑتی ہے جو نازک ہین گویا وادی ظبی کے کرم یا درخت اسحل کی مسواکین ہین

الاعراب رخص موصوف محذوف یعنی اصابع سے صفت واقع ہے غیر شثن صفت دوم ہے کانّ

حرف مشبہ بالفعل ہے ضمیر اسکا اسم ہے اور اساریع ظبی معہ معطوف نساویک اسحل خبر ہے۔

۴۰ تضیئ الظلام بالعشی کانہا | منارۃ ممسی راہب متبتل

اللغات تضیئ بصیغہ واحدہ مؤنث غائبہ اضاءت مصدر ہے روشن کرنا۔ ظلام بروزن کتاب۔ ابتدائے شب اور تاریکی عشی وہ وقت جو شام سے شروع ہوکر خفتن تک جاتا ہو منارۃ بفتح میم چراغدان۔ قیاس تو اس میں میم کا کسرہ تہا کیونکہ یہ آلہ کا صیغہ ہے لیکن یہہ خلاف قیاس بالفتح آیا ہو اور صحاح میں یہہ ہے کہ منارۃ اسم ظرف ہے مشتق منارۃ سے ہے منا ور منایہ جمع مجنسی بروزن مفعل اسم ظرف ہے اور مراد اس سے گرجا ہے جسمین رات کاٹی جائے نص علیہ الجوہری راہب خدا سے ڈرنیوالا۔ عیسائی عابد جو خدا سے بہت ڈرنیوالا ہو۔ رہبان رہابین جمع متبتل بصیغہ اسم فاعل خدا کی طرف سب علائق چہوڑ کر جانیوالا۔ تبتل مصدر باب تفعل سب علاقون سے الگ ہوکر صرف خدا کی عبادت کیلئے مستعد ہو جانا۔ حضرت فاطمہ رضہ کا لقب بتول اسی لیے پڑا تہا کہ انہون نے سب خواہشون سے جو زاہدون کے خیالات کو پراگندگی مین ڈالتی ہین الگ ہو گئی تہین۔

المعنی عشا کیوقت اپنی چمک دمک سے پہلی رات کو روشن کردیتی ہو گویا وہ خدا سے ڈرنیوالی بالکل اسکی طرف متوجہ ہونیوالی عیسائی زاہد کی چرچ کا چراغ ہی ہو جو دور دور تک روشنی پہیلاتا ہے۔ اس قسم کے عابد کی خصوصیت اس لیئے ہی کہ وہ لوگون کی رہنمائی کیلئے عموماً نیک کام سمجھکر زیادہ چراغ روشن رکہتا ہے۔

۴۱ الی مثلہا یرنو الحلیم صبابۃً | اذا ما اسبکرت بین درع ومجول

اللغات حلیم عقلمند۔ حلم عقل اسبکرت بصیغہ واحدہ مؤنث غائبہ اسبکرار مصدر جوان کا بعین اعتدال مین ہونا مسبکر وہ جوان جسکی جوانی عین اعتدال مین ہو۔ مجول پہوٹا سا کپڑا ہو جسے نابالغ بچیان پہنتی مین اور بڑی کہتی مین۔ درع انگیا مذکر ہے۔ اور جب زرہ کی معنون مین ہو تو اسوقت مؤنث ہوتا ہے۔

المعنی ایسی معشوقہ کی طرف عقلمند محبت سے میل کرتا ہے جب وہ انگیا اور اوڑہنی مین مصداق جوانی کی راتین مراد دن کی دن ہوتی ہو یعنی وہ جب انگیا اور اوڑہنی پہنکر سامنے آتی ہو تو خواہ کیسے ہی دانا ہو خواہ نخواہ مفتون ہو جاتا ہے۔

الاعراب صبابۃ مفعول لہ ہے۔ الی مثلہا یرنو کے متعلق ہے اور جملہ اذا ما اسبکرت بین درع ومجول اسکو ظرف ہے یرنو معہ متعلقات اور مفعول لہ اور ظرف کے جملہ فعلیہ ہوا۔

۴۲ تسلت عمایات الرجال عن الصبی | ولیس فؤادی عن ہواک بمنسل

اللغات تسلی انسلا بمعنی عن دور ہونا۔ فی الصحاح تسلی عن الہم وانسلی انکشف عمایات جمع عمایہ بمعنی گمراہی رجال جمع رجل مرد۔ رجل سے مشتق ہے جسکو معنے چلنے پر قدرت پانیکے ہین یا باب علم یعلم ومنہ ہو ذو رجلۃ ای ذو قوۃ علی المشی صبا بروزن الی نادانی کودکی محبت کرنا۔ فؤاد۔ دل افئدہ جمع مذکر ہو عن الصبا مین جو عن ہے وہ بمعنی

بعد ہے۔ تسلت کا صلہ نہیں ہے

المعنی۔ لڑکپن کے بعد اور مردوں کی گمراہی تو دور ہو گئی ہے لیکن میں ایسا کم بخت ہوں کہ میرا دل تیری محبت سے الگ ہونیوالا

الاعراب تسلت فعل ماضی معروف عمایات الرجال فاعل عن الصبا بمعنی بعد الصبا مفعول فیہ ہے۔ فعل معہ فاعل اور ظرف کے جملہ فعلیہ ہو کر معطوف علیہ ہے۔ لیس فعل ناقص فؤاد مضاف لسوی یای متکلم اسم منسل خبر عن سوالکِ متعلق فعل فعل معہ اسم و خبر جملہ فعلیہ ہو کر معطوف ہوا۔ اور کل جملہ معطوفہ ہوا فائدہ بمنسل میں با زائدہ ہے جس سے ایک عایت درجہ کا مبالغہ حاصل ہوتا ہے یعنی میرے دل کا علیحدہ ہونا کیا علیحدہ ہونیوالی کے ساتھ بھی نہیں ہے کما قال اللہ تعالیٰ وما اللہ بغافل عما

۴۳	الا رب خصم فیک الوی رددتہ		نصیح علی تعذالہ غیر مؤتل

اللغات خصم خصومت کرنیوالا۔ جھگڑالو یا سمع سے صیغہ صفت مشبہ ہے۔ بعض واحد تثنیہ جمع مذکر مونث میں برابر استعمال کرتے ہیں۔ الوی سخت جھگڑنیوالا نصیح۔ خیرخواہ تعذال سخت ملامت کرنا۔ اس قسم کی مصدریں زیادتی مبالغہ کیلئے آتی ہیں۔ مؤتل بصیغہ اسم فاعل ائتلا۔ مصدر قصور کرنا۔

المعنی دیکھ بہت سے تیرے حق میں جھگڑا کرنیوالوں سخت تنازع کرنیوالوں کو جو اپنے اعلیٰ درجہ کی ملامت میں کمی کرنیوالے نہیں تھے رد کر دیا اور انکی بات نہ مانی بلکہ خلاف انکی مرضی کے تیری الفت و محبت کی دام میں پھنسا رہا۔

الاعراب۔ الوی نصیح غیر مؤتل علی تعذالہ سب خصم کی اوصاف میں اور رددتہ رب کا جواب ہے۔

۴۴	ولیل کموج البحر ارخی سدولہ		علیّ بانواع الھموم لیبتلی

اللغات لیل رات۔ اصل میں لیلۃ تھا کیونکہ اسم تصغیر کا لییلۃ آتا ہے۔ لیالی برخلاف قیاس جمع ہے۔ موج ماج یموج سے تسمیہ بالمصدر کے طور پر ہے۔ اصل میں اس کے معنے ہیں دریا کا لہرانا۔ موجات جمع۔ بحر اصل میں بمعنی وسعت ہے یقال فرس بحر اذا کان واسع الجری۔ اور چونکہ سمندر میں بھی وسعت پائی جاتی ہے۔ اس لئے اسی کو بحر کہتے ہیں بعض علیہ الفیوضی بحور بحار جمع۔ سدول جمع سدل جمع سدل بالکسر مفرد فعل بمعنی مفعول ہے وہ پردہ جو ہودج پر ادیزان کیا جاوے ھموم جمع ہم مفرد آئندہ امر کا غم۔ لیبتلی میں لام بمعنی کی ہے یبتلی باب افتعال سے بصیغہ فعل مضارع معلوم ہے ابتلاء مصدر۔ آزمانا۔ امتحان کرنا۔

المعنی بہت سی راتیں جنہوں نے اپنی تاریکی کے پردے سمندر کی موجوں کی طرح مجھ پر ڈالے ہیں طرح طرح کے غموں کے ساتھ میری آزمایش کیلئے آویزاں کئے تاکہ مجھے آزمائیں کہ میں مصیبتوں میں ایک ممتاز بہادر ہوں یا ڈرپوک بزدل جو تھوڑی سی مصیبت سے گھبرا جاتا ہے۔

الاعراب ولیل کی واو بمعنی رب ہے اور کموج البحر کائن محذوف کے متعلق ہو کر لیل کی صفت ہے اور جملہ ارخی سدولہ جواب میں واقع ہے ارخی کا فاعل ضمیر ہے جو لیل کی طرف پھرتی ہے لان اللیل یذکر و یؤنث فی استعمال [illegible]

البحر

النساء ولہ مفعول بہ ہی اور علیّ اور بانواع الہموم اور لیبتلی سب ارخی کے متعلق ہین اور لیبتلی مین لام کی کے بعد ان مقدر ہے کیونکہ لام جارہ فعل پر داخل نہین ہو سکتا اور ان کے داخل ہونیسے وہ اسم یعنی مصدر کی تاویل مین ہوجاتا ہی جس سے معنے لابتلائی کے ہوکر ان معانی کے فائدہ دینے مین بالکل کوتاہی نہین کرتا ہی جو لام سے کے لئے بمنزلہ غایت مطلوبہ کے ہین ـ

۴۵	فقلت لہ لما تمطّی بصلبہٖ		وأردف أعجازاً وناء بکلکل

اللغات تمطّی بصیغہ ماضی مذکر معلوم تمطّی مصدر باب تفعل رات وغیرہ کا دراز ہونا انگڑائی لینا دراز ہونا اصل مین تمطّط تہا ملط سے ماخوذ ہے وہ گاڑہا پانی جو حوض کے تہ مین جمکر سکڑ جائی بصلبہٖ مین با تعدیہ کے لئے ہے اردف بصیغہ واحد مذکر غائب ارداف مصدر ایک چیز کو دوسری چیز کے پیچھے لانا اور ردیف اور تابع بنانا اعجاز عجز بروزن رجل کی جمع ہی اور یہی لغت فصیح ہے اور بضم عین وجیم اور بضم عین وسکون جیم اور بفتح عین وسکون جیم بھی بعض لغات مین آیا ہی جو غیر فصیح سمجھنا چاہی بمعنی چوتڑ و سرین ناء نوء سے مشتق ہے جسکے معنی دور ہونیکے بھی آتے ہین فی الصحاح ناء الرجل لغة فی نای ای ذا بعد قال الشاعر ھ من ان رای غنیاً لاعجابہ وان رالہ فقیرا ناء فاعترا اور اگر نوء اپنے اصلی معنی مین رہے تو بہی کچھ مضایقہ نہین یعنے مدخول بار کو مشقت سے اٹھانا کلکل کلکال سینہ اصل مین تو بروزن جعفر ہی لیکن کبھی تشدید بھی اسمین بنظر ضرورت شعر پڑھ لیتے ہین جیسے اس شعر مین ـ

کان مہواھا علی الکلکل موضع کفی راھب یصلی

المعنی جب اس نے پشت کو دراز اور چوتڑون کو درازی مین پشت کا تابع کرکے سینہ کو دور کیا یا مشقت سے اٹھائی رکھا جیسے کہ انگڑائی کے وقت کیا کرتے ہین تو مین نے اس رات سے کہا یعنی جب رات خوب طرح سے پہیل گئی

الاعراب فقلت فعل با فاعل ہے اور اسکا مقولہ آیندہ شعر ہی اور لما یہان بمعنی ظرف ہی کیونکہ جب ایک ایسے فعل کے بعد آئی جو مدخول لما کی باعث و انتج ہوا ہو تو ایسی حالت مین یہہ اس معنی کے لئے ظرف ہوجاتا ہی نص علیہ الفیومی وقال الجوہری وقد یتغیر معناہ عن معنی لم فیکون جوابا وسببا لما یقع ولما لم یقع تقول ضربتہ لما ذہب ولما لم یذھب اولی

۴۶	ألا أیّہا اللیل الطویل ألا انجلی		بصبحٍ وما الإصباح منک بأمثل

اللغات الا تنبیہ کا حرف ہی جیسے اما جملہ خصوصا ندائیہ پر داخل ہوتا اور ابتدائی کلام مین آتا ہی اسکا خاصہ ہی جس سے مضمون جملہ کی تاکید مقصود ہوتی ہے اصل مین یہہ ہمزہ انکاری اور حرف نفی سے مرکب ہے جو بحکم نفی النفی اثبات ان کے معنون مین ہوگیا ہے ایہا مین ای ایک مبہم اسم ہی جسے معرف باللام کے ندا کے لئے لایا کرتے ہین اور ہا تنبیہ کے لئے ہے کیونکہ اصل حرف ندا مین تو یہی ہے کہ خاص منادی پر داخل ہو لیکن جب ای کو فاصلہ بنایا گیا تو اس اتصال کے عوض ہا کو زائد کیا گیا اور لیل کو ای کے لئے ضروری صفت سمجھنا چاہئے جسکے سبب سے کہ حقیقت مین یہی منادی ہی کبہی چھوڑ نہین سکتے اور مرفوع ہی پڑھتے ہین تاکہ اسکا رفع اس ہا کی ضمہ کی عوض ہوجائی جو حقیقت مین اسپر آنا چاہی تہا یہی وجہ ہی کہ اسپر نصب نہین آتا مگر مازنی کے نزدیک جو ایک ضعیف مذہب قابل اعتبار نہین ہے انجلی بصیغہ امر انجلاء مصدر باب انفعال ظاہر ہونا بالصبح سے متعدی ہوگیا ہی صبح فجر ابتدائی روز

اصباح صبح کردینا امثل افضل بہلائی کی طرف قریب ہونیوالا فی الصحاح فلان امثل بنی فلان ای ادناہم الی الخیر
المعنی مین نے کہا ای لنبی رات صبح کردی (مگر افسوس) کہ تیرا صبح کردینا بھی میری حق مین تجہسے بہتر نہین ہے —

۴۷	فیالک من لیل کان نجومہ		بامراس کتان الی صم جندل

اللغات فیالک ایک مرکب کلمہ ہی جو معنی تعجب کے بخشتا ہی فی الصحاح وقول الراجز فیالک من تنزم فہی کلمۃ تعجب انتہی اور صاحب قاموس فرماتی ہین کہ تمام ایسی صورتون مین جہان یا کا مابعد منادی نہ بن سکی مثلاً جبکہ فعل جیسی الا یا اسجدوا یا حرف جیسی یا لیتنی کنت معہم یا یا رب کاسیۃ فی الدنیا عاریۃ فی الاخرۃ یا جملہ اسمیہ مثلاً یا لعنۃ اللہ والاقوام کلہم والصالحین علی سمعان من جار یا کا منادی محذوف سمجھنا چاہئے یا اسے حرف تنبیہ کے لئے سمجھا جاتا ہے یا یہہ قرار دینا چاہی کہ اگر دعا یا امر پر داخل ہے تو اس حالت مین منادی محذوف ہی نہین تو تنبیہ کے لئی ہے بہرحال یہان تو معنی تعجب نجوم جمع نجم مفرد جیسی فلوس وفلس اصل مین یہہ مصدر بمعنی ظاہر ہونیکی ہی امراس جمع مرس رسی کتان السی ابن درید فرماتی ہین کہ یہہ عربی لفظ ہی مشتق از کتن جسکے معنی سیاہ ہونیکی ہین چونکہ السی بہی تہ بتہ رکہنی سی سیاہ ہوجاتی ہے اسلئے اسی بہی کتان کہہ لیتی ہین صم جمع اصم ٹہوس پتہر موصوف کی طرف مضاف ہی جیسی اس شعر مین سہ وصحصحن فی صم الصفا ثفناتہ
المعنی مجہی ای رات تجہہ پر تعجب آتا ہی کہ اسقدر لنبی کسطرح ہوگئی کہ گویا تیری ستارے اپنی جگہہ سے ملتی تہین مین السی کی رسیون کے ساتہہ ٹہوس پتہرون سی باندہی گئی ہین — یہہ مضمون جنیج بن جنیج مری نی بہی باندہا ہی چنانچہ وہ کہتا ہی سے لیل
تحیرہا تخطی فی جبتہ کانہ فوق متن الارض مشکول
الاعراب من لیل مین من کاف مخاطب کے بیان کیلئے نجومہ مین صنعت التفات ہی اصل مین نجومک چاہی تہا اور بامراس کتان اور الی صم جندل مشدودۃ محذوف کے متعلق ہین جسپر سیاق عبارت دال ہے

۴۸	وقربۃ اقوام جعلت عصامہا		علی کاہل منی ذلول مرحل

اللغات قربۃ دودہ والا مشکیزہ اور کبہی اسمین پانی بہی ڈال لیتی ہین شاید یہہ محاورہ قلح قربان سی ماخوذ ہی جسکے معنی ہین وہ پیالہ جو قریب پر ہونیکی ہو اقوام جمع قوم مفرد مردون کا گروہ چونکہ کارگذاری اور سرانجام امور مین قائم ہوتی ہین اسلئے انہین قوم سی نامزد کردیتی ہین عصام مشک کا وہ تسمہ جس سے اسی کاندہی پر اٹہایا کرتے ہین عصم بروزن کتب جمع اصل مین الصیغہ ہی جو عصمت سی ماخوذ ہی بمعنی حفاظت کرنا کاہل پیٹہہ کا وہ بالائی حصہ جو گردن کے متصل ہو اور پشت کی جہہ مہرے اسمین پائی جائین ابوزید کی نزدیک کاہل کا لفظ صرف انسان کے ساتہہ مختص ہے اگرکہین کسی اور حیوان کے لئی مستعمل ہوا ہی تو مجازاً ہی اصمعی کے نزدیک جہانسے گردن شروع ہوتی ہی کاہل کہلاتا ہی ذلول بروزن رسول بمعنی نرم ومنقاد وذلک بروزن رسل جمع مرحل بروزن معظم پالان ڈالا گیا —
المعنی بہت سی اپنی لوگون کے مشکین تہین جنکی دوال میں نے اپنے نرم پالان ڈالے گئی کاندہی پر ڈالی یعنی بذات خود

یعنی اپنی لوگوں کی خدمت کی یہی مرتبہا جسنی عرب کو ایک اولوالعزم ہمدرد خیرخواہ قوم مین شمار کیا جلیسی حدیث شریف
مین بہی آیا ہے سَیّدُ القَومِ خَادِمُہُم

الاعراب جعلت عصامہا جواب ربّ ہے اور ضمی اور ذلول اور مرحل کاھل کے اوصاف ہین جو مجرور ہو کر

۴۹	وَوَادٍ کَجَوفِ العَیرِ قَفرٍ قَطَعتُہُ		بِہِ الذِّئبُ یَعوِی کَالخَلِیعِ المُعَیَّلِ

اللغات وادی وہ جگہ جو پہاڑون یا اونچی ٹیلون کے درمیان پانی بہنی کی ہو محاورہ ودَی الشّیءُ سے ماخوذ ہے جسکے معنے
ہین کسی چیز کا پتلا ہو کر بہہ جانا اودیہ جمع نص علیہ الفیومی جَوف عَیر وہ جگہہ جسمین کچھہ بہتری نہو گویا وہ گورخر کے پیٹ کی
طرح ہے جسمین کوئی مفید چیز نہین ہے یا یہہ اُنکے قول سے ماخوذ ہے اخلی من جوف حمار اور حمار اُس شخص کا نام ہے جو عاد کے قبیلے
تہا بیچون کے مرنے سے یکدفعہ کافر ہو گیا کوئی اس کی زمین سے گذرتا نہین تہا الا آنکہ یا اسے اپنا ہمخیال بنالیتا یا مار ڈالتا غیرت
ایزدی نے جوش مارا اسکی وادی کو جو پہلے بہشت کا نمونہ تہی دوزخ کا قرینہ بنا دیا۔ بالکل ویران اور سنسان جنگل رہگئی۔ ولله
الامر من قبل ومن بعد جَوف ایک وادی کا نام جو عاد کی زمینون سے نہایت سرسبز اور خوشگوار پانی والی تہی حمار نامی ایک شخص نے
تہا اسے اپنے قبضہ مین رکہا ہوا تہا خداوندتعالی نے اسکے بیٹون کو ہلاک کر دیا۔ جاہلیت نے اسپر غلبہ کیا خدا سے ناراض ہو کر کافر ہو گیا
اور پہلے سب احسان جو خداوندکریم نے اسپر فرمائی تہی بہول گیا جو خداپرست وہان سے گذرتا مار ڈالتا۔ قدرت ایزدی سے اسی
وادی سے جس سے چشمے نکلتے اور ندیان بہتی تہین ایک مہلک آگ نکلی جس نے نکلتے ہی اس پر اور اسکے سارے سامان نخوت
اسباب شوکت کو جلا دیا پانی سب خشک ہو گئے۔ اور وہ جگہہ جو مصدر رحمت و مورد رافت تہی یکایک موقع غضب جبار اور
قہر قہار ہو گئی ابتک اکفر من حمار وادٍ کجوف الحمار وواد کجوف العیر واخرب من جوف حمار زبان زد خلائق ہوئین کذا فی الصحاح
رأیتہ بعینی ونقلتہ بعینہ اور قاموس مین یہہ لکہا ہے کہ وہ پہلے چالیس برس تک ایک خاص خداپرست مسلمان تہا۔ اسکے
دس بیٹے شکار کو گئے جو سب کے سب مر گئے اس امر سے نہایت ناراض ہوا اور کہنے لگا کہ مین ایسے خدا کی پرستش سے باز آیا جسنے
میرے بیٹون کے ساتھہ ایسا کیا باقی قصہ بدستور ہے قفر چٹیل میدان جسمین پانی سبزی نہو۔ قفار جمع۔ ذئب اصل مین اسکے معنے
ہر ایک جانب سے آنیکے ہین۔ قال الشاعر ؎ وانت علی الاقصی صبا غیر قرۃ + تذاءب منہا مزرع ومسیل۔ قال التبریزی
سمی الذئب ذئبا لانہ اذا طرد من وجہ جاء من وجہ اخر۔ چونکہ بہیڑیا بہی ایک جانب سے دفع کر نیسے دوسری جانب سے آجاتا ہے اور انسان
کا پیچہا نہین چہوڑتا اس لیے اسی ذئب کہتے ہین۔ یا یہہ کہ ذئب کے معنے دفع کرنیکے آئے ہین اور چونکہ بہیڑیا بہی دفع
کیا جاتا ہے اس لیے اسی ذئب کہہ لیتے ہین فعل بکسر اول وسکون ثانی بمعنی مفعول ہے۔ خلیع وہ جواری جو ہمیشہ ہارتا ہے
معیل عیالدار یا وہ شخص جسے اسکے وارثون نے چہوڑ دیا ہو ومنہ المعیل وہ گہوڑا جو چراگاہ مین چہوڑا جاے من عیّل
المعنی بہت سی ایسی وادی قطع کین جو حمار بن مالک ملقب بعیر کی وادی جوف کی طرح گہاس پانی سے خالی تہین
اور وہان ایک بہیڑیا ماری ہوئی جوا ہارے یا ان بچون والے کی طرح چلاتا تہا یا اس شخص کیطرح جسے اسکے وارثون نے فارغخطی دیدی ہو

الاعراب وواد مین واو بمعنی رب ہی۔ قفرہ بہ الذئب یعوی کالخلیع المعیل سب واو کی صفات ہین اور قطعتہ

۵۰	فقلت لہ لما عوی ان شاننا	قلیل الغنی ان کنت لما تمول

اللغات۔ شان بمعنی حال مہموز العین ہے۔ قلیل صیغہ صفت باب ضرب سے ہی۔ قلت سے ماخوذ جسکے معنی کمی کے آتے ہین اور کبھی مطلق عدم کے معنے مین بھی مستعمل ہوتا ہی مثلا کہتے ہین فلان قلیل الخیر ای لایکاد یفعلہ نص علیہ الفیومی۔ غنی بروزن الی تونگری کذا فی الصحاح لما اصل مین بہہ لم جازمہ ہی تہا جسپر ما زائد کیا گیا جیسے اینما وغیرہ مین مگر چونکہ زیادۃ الفاظ زیادت معنی پر دال ہی اس لیے اس کے معنون مین بہ نسبت لم کی استغراق زیادہ ہے یعنی وہ نفی ابتدا تحقق سے متکلم کے کلام کرنے تک باقی ہی۔ مثلا انتکلم فیہ مین تمول کی نفی شاعر کے شعر کہنے تک باقی ہی۔ تمول مضارع کا صیغہ ہی اصل مین تتمول تہا پہلے تا کو حسب قاعدہ حذف کیا گیا باقی تمول بسکون لام رہا اور چونکہ ضرورت شعری کے لیے لام کو حرکت دینا تہا اس لیے بحکم الساکن اذا حرک حرک بالکسرہ دیکر اشباع کیا گیا۔ تمول مصدر سے ماخوذ ہی جس کے معنی ہین مالدار ہونا۔ اور بادیہ نشین صرف مویشیون کو مال کہتے تہے نص علیہ الفیومی۔

المعنی جب وہ بہیڑیا چیخا تو مینے اُس سے یہہ کہا کہ ہمارا حال بہی ایک ہی اگر تو مالدار نہین ہوا یعنی اس جہلک بیاری مین ہم دونون مساوی ہین۔ اگر تو مفلس ہے تو مین بہی تو نگر نہین ہون۔ تو جیسے تجہے مالدار بننے کی خواہش ہی ویسے ہی

الاعراب۔ چونکہ قول عوی سے متعلق ہے اس لیے لما قلت کی ظرف ہی۔

۵۱	کلانا اذا ما نال شیئا افاتہ	ومن یحترث حرثی وحرثک یہزل

اللغات۔ کلا ایک لفظ ہی جو تثنیہ کی تاکید مین ویسے ہی آتا ہی جیسے کل جمع کے لیے۔ اور یہہ ایک مفرد لفظ ہی جسے تثنیہ کہنا خلاف تحقیق ہی جب اسکے بعد مظہر اسم ہو تو اسحالت مین تینون صورتون مین الف مقصورہ سے ہی پڑہا جیسے رایت کلا الرجلین و مررت بکلا الرجلین وجاءنی کلا الرجلان اور جب ضمیر سے متصل ہوتا ہی تو نصبی جری حالت مین یا سے بدلجاتا ہی اور رفعی مین اپنی حالت پر رہتا ہی۔ فرا کے نزدیک تثنیہ ہی جو اصل مین کل تہا بعد مین مخفف کرکے تثنیہ کا الف بڑہا گیا۔ اسکا واحد اسکا غیر مستعمل ہے اگر کبہی مستعمل ہوتا تو کل ہوتا۔ فرا کا استدلال شاعر کے اس قول سے ہے

فی کلت رجلیہا سلامی واحدۃ + کلتاہما مقرونۃ بزائدۃ۔ جسمین کلت واحد کے معنون مین مستعمل ہی یعنی احدی رجلیہا۔ نزدیک فرا کا یہہ قول قابل حجت نہین ہے کیونکہ اگر یہہ تثنیہ ہوتا تو اسم ظاہر کی طرف مضاف ہونے کی حالت مین بہی وہ حالت رکہتا جو تثنیہ کیلیے مختص ہی حالانکہ وہ خود قائل ہی کہ اس صورت مین اس مین کچہہ تغیر نہین آتا۔ نیز کل کے معنون اور کلا کے معنون مین کچہہ مناسبت نہین ہی۔ کل ہین احاطہ کے معنی پائے جاتے ہین اور کلا ایک خاص مفہوم پر دلالت کرتا ہی لہذا شاعر نے کلت کا لفظ جو باندہا ہی تو مفرد کلتا کا سمجہکر نہین لایا بلکہ ضرورت شعری کیلیے آخر سے الف حذف کیا ہی اور صحت کلام مین اسے کچہہ دخل نہین بلکہ بطور زیادت ہی تو جیسے معا کا لفظ ایک خاص معنون کے لیے آتا ہی ویسے ہی کلا کو سمجہنا چاہیے

ہانڈی کا ابلنا۔ وہ گھوڑا جو ایڑی مارنیکے وقت جوش میں آجاوے اهتزام حاصل مصدر باب افتعال کا۔ ہانڈیکی وہ آواز جو اسکے جلنے کیوقت اسکے سینے سے نکلے فی الصحاح واهتزام الفرس صوت جوفه یعنی گھوڑے کا گرم ہونا اور سینہ لانا۔ غلی ہانڈی کا ابلنا مرجل تانبے کی ہانڈی دیگچہ اور کبھی مطلق ہانڈی کے معنوں پر بھی اطلاق پالیتا ہے خواہ کسی قسم کی ہو۔

المعنی وہ باوجود چھریرا بدن ہونیکے ایڑی مارنیکے ساتھ جوش میں آنیوالا ہے گویا اس کی آواز جبکہ اسمیں گرمی جوش مارتی ہے

الاعراب جیاش علی الذبل مبتدا محذوف یعنی ھو سے خبر ہے اور ثانی مصرع میں غلی مرجل کان سے خبر ہے اور اهتزام اسم اور اذا جاش فیہ حمیہ سارا جملہ بتاویل مفرد ہو کر اهتزام کا ظرف ہے۔ ای کان اهتزامہ وقت غلیان حمیہ

۵۱	مِسَحٍّ اِذَا مَا السَّابِحَاتُ عَلَی الْوَنَا		اَثَرْنَ الْغُبَارَ بِالْکَدِیْدِ الْمُرَکَّلِ

اللغات مسح بروزن مکرّ وہ گھوڑا جو نہایت تیز چلنیوالا ہو مشتق از سح پانی کا اوپر سے گرنا۔ گویا وہ گھوڑا بھی تیز رفتاری میں ایسا بہتا ہے جیسے پانی اوپر سے نیچے کو گرتا ہوا آنیوالا ہو۔ فی الصحاح وفرس مسح کانہ یصب الجری صبا۔ سابحات سابحۃ کی جمع ہے وہ گھوڑے جو بسبب عمدہ رفتار ہونیکے ایسے معلوم ہوں کہ گویا تیر رہا ہے۔ قال الشاعر بل لیت شعری متی اغدو تعارضنی جرداء سابحۃ او سابح قدم۔ قال الشارح سابحۃ کانھا تسبح فی جریھا۔ ونا ضعیف ہوجانا تھک جانا سست ہوجانا۔ غبار معروف ہے۔ کدید وہ زمین جو گھوڑوں کے سموں سے روندی ہوئی ہو۔ مرکل بروزن معظم وہ زمین جو گھوڑوں کے سموں سے روندی جاتی ہے۔ رکل سے ماخوذ ہے جسکے معنی ایڑی لگانیکے ہیں ومنہ المراکل وہ جگہ جہاں ایڑی لگاتے ہیں یعنی گھوڑوں کے دونوں پہلو۔

المعنی ایسے گھوڑے کے ساتھ کہ جب ایسے گھوڑے جو بحالت ماندگی بھی تیز چلنے والے ہیں۔ ماندہ ہو کر غبار اڑاتے ہیں تو یہ اسوقت خوب تیز رفتار اور بہنے والا ہے۔ غرض یہ کہ عمدہ سے عمدہ گھوڑوں میں سے ہے۔

الاعراب مسح بکسر دو حا منجرد کا وصف ہے۔ اور السابحات مع متعلق علی الونا مبتدا ہے اور اثرن الغبار بالکدید المرکل خبر اور کل جملہ بتاویل مفرد اذا کا مضاف الیہ ہے۔ اذا اپنے مضاف الیہ کے سمیت مسح کا ظرف ہے۔ جو منجرد کی وصف ہے۔ کما تقدم بیانہ من قبل ویجوز فیہ الرفع علی انہ خبر مبتدا محذوف والنصب علی المدح ای اعنی مسحا

۵۷	یُزِلُّ الْغُلَامَ الْخِفَّ عَنْ صَهَوَاتِهٖ		وَیُلْوِیْ بِاَثْوَابِ الْعَنِیْفِ الْمُثَقَّلِ

اللغات غلام بچہ۔ مرد کو بھی مجازاً غلام کہتے ہیں اور یہ باعتبار ماکان کے ہے جیسے شیخ باعتبار مایؤل کے اور غلامۃ لڑکی کو کہتے ہیں جیسے اس شعر میں ع یہان بہا الغلامۃ والغلام۔ زہری فرماتے ہیں کہ عرب لڑکے کو جبکہ وہ پیدا ہوتا ہے غلام کہتے ہیں۔ اور میں نے انکے کانوں سے سنا ہے کہ ادھیڑ کو بھی غلام کہتے ہیں۔ اور یہ استعمال انکے مابین عام اور متعارف ہے۔ کاتب الحروف کے نزدیک غلام سے یہاں بچہ مراد نہیں ورنہ الاخف کی قید لگانیکی کیا ضرورت تھی خف بکسر خا ہلکا پھلکا۔ صہوۃ گھوڑے کی زین کی جگہ۔ یلوی بصیغہ مضارع معلوم

تازہ وحشیوں کیلئے زنجیر ہو - یہاں شاعر اپنی صبح خیزی اور گھوڑی کی تعریف کرتا ہی جیسے حمید الارقط کہتا ہے

سنہ وقد اغتدی والصبح محمر الطرۃ والیل علیہ طیاشیر السحر وفی حوالیہ نجوم کالشرر بسحق المیعۃ میال العذر آہ

الاعراب اغتدی فعل با فاعل ہی اور اسکا فاعل ذوالحال ہی اور جملہ والطیر فی وکناتہا حال ہی اور بمنجرد متعلق اول اور قید الاوابد ہیکل کے اغتدی سے متعلق ہے کل جملہ فعلیہ ہے

٥٣	مِفَرٍّ مِكَرٍّ مُقْبِلٍ مُدْبِرٍ مَعًا	كَجُلْمُودِ صَخْرٍ حَطَّهُ السَّيْلُ مِنْ عَلِ

اللغات مفر بکسر میم وتشدید رای مبالغہ کا صیغہ ہی بہت بھاگنے والا - مکر بہت حملہ کرنیوالا مقبل مونہہ کرنیوالا مدبر پیٹھہ کرنیوالا بروزن عصفور گول پتھر اور اسمین میم زائدہ ہی - سیل بمعنی رو - اصل مین یہ سال یسیل کے مصدر ہی جسکے معنی ہین پانی کا بہنا علِ صفۃ مشبہ ہے بروزن ند بمعنی عالی یقال اتیتہ من علِ الدار ای من عالٍ - من عینیہ سے

المعنی وہ بہت بھاگنے والا - وہ بہت لوٹنے والا - آگے بڑھنے والا پیچھے ہٹنے والا ہی جیسے کوئی بھاری پتھر جسے رو کی صدمہ نے اوپر سے نیچے کو گرایا

٥٤	كُمَيْتٍ يَزِلُّ اللِّبْدُ عَنْ حَالِ مَتْنِهِ	كَمَا زَلَّتِ الصَّفْوَاءُ بِالْمُتَنَزَّلِ

اللغات کمیت بروزن جمیل وہ گھوڑا جسکا رنگ سیاہی سرخی کے درمیان ہو - ابو عبیدہ فرماتی ہین کہ اشقر اور کمیت مین صرف دم کا فرق ہی اگر وہ دونون سرخ ہون تو گھوڑا اشقر کہلاتا ہی اور اگر سیاہ ہون تو کمیت اور یہ اصل مین الکمت کا تصغیر ہی یزل بصیغہ واحد مضارع غائب از باب افعال ازلال مصدر پھسلانا - یا از باب ضرب زلل مصدر پھسلنا پہلی صورت مین لبد منصوب ہوگا دوسری مین مرفوع لبد بروزن حمل وہ نمدہ جو پشم وغیرہ سے جما کر بنایا جاتا ہی ماخوذ از لبد باب علم یعلم جسکے معنی چمٹنے کے ہین حال وہ جگہہ جسپر نمدہ ہو - اور گھوڑے کی پیٹھہ کے عین وسط مین ہو اور متن پشت مین دو ہوتی ہین - اور وہ خط پشت کے دائین بائین کی دو اطراف ہین جو گوشت اور پٹھون سے مرکب ہوتے ہین مذکر مونث دونو طرح آتا ہی نص علیہ صاحب الصحاح وفی المصباح وھو عند ابن فارس صفواء وہ صاف پتھر جسپر بسبب صفائی کے پانی نہ ٹھہر سکے المتنزل بصیغہ اسم فاعل مطر محذوف کی صفت ہی - اور باء جو متنزل پر داخل ہے وہ تعدیہ کے لئے ہے - یا بصیغہ مفعول ظرف ہی -

المعنی وہ رنگت کا کمیت ہے اور پیٹھہ اسکی ایسی صاف ہی کہ نمدہ اپنی پشت کی وسط سے ایسے پھسلاتا ہی جیسے صاف پتھر بارش کو پھسلا دیتا ہی یا نمدہ اس کی پشت سے ایسے پھسلتا ہی جیسے صاف پتھر اپنے اترنے کی جگہہ سے پھسلکر

الاعراب کمیت بکسر تا منجرد کی صفت ہی -

٥٥	عَلَى الذَّبْلِ جَيَّاشٍ كَأَنَّ اهْتِزَامَهُ	إِذَا جَاشَ فِيهِ حَمْيُهُ غَلْيُ مِرْجَلِ

اللغات علی یہان بمعنی مع ہی جیسے اس مثال مین فلان علی جلالتہ یقول کذا ای مع جلالتہ ذبل گھوڑے کا پتلے بدن والا ہونا یعنی نہ بہت فربہ ہونا اور نہ بہت لاغر اور یہ گھوڑے مین صفت ہی جیاش بصیغہ مبالغہ مشتق از جیش باب ضرب

ہندی پنڈلی - اصل مین یہہ ماضی ہے جیسے ال نال حال وغیرہ مشتق از سوق بمعنی ہانکنا - بعدہ معنی اسمی مین مستعمل ہوگیا - نعامۃ - شترمرغ - تیز رفتاری وغیرہ مین اکثر شترمرغ کو ذکر کیا کرتے ہین کیونکہ یہہ کبھی ایسی حالت مین نہین پایا جاتا جس مین انسان سے نفرت نکرے اور بہاگ نجائے - جتنے وحشی دنیا مین پائے جاتے ہین انمین یہہ خاصہ ہے کہ اگر انہون نے کسی شکاری کو نہین دیکہا تو وہ انسان سے ڈرتے بہی نہین مگر نعامہ وہ جانور ہے کہ خواہ اوسنے انسان کبہی دیکہا بہی نہو لیکن وہ خواہ نخواہ اس سے بہاگتا ہے - یہی وجہ ہے کہ نفرت کے مقام مین یہہ مثلین لیتے ہین خود دالۃ خفّت نعامتہ - شالت نعامتہ وغیرھا - مگر باقی وحشیون کا یہہ حال نہین ہے وہ انسان سے تب تک نہین بہاگین گے جبتک انسان انہین تکلیف نہ پہونچائے یہی وجہ ہے کہ ذو الرمہ کہتا ہے ؎ وکل اسم المقلتین کانہ اخو الانس من طول الخلاء المغفل ارخاء - ایک قسم کی دوڑ ہے ابو عبیدہ فرماتے ہین کہ ارخا کا مطلب یہہ ہے کہ گہوڑے کو اسکی مرضی پر چہوڑا جائے جتنا اسکا جی چاہے دوڑے کسی قسم کی تکلیف اسے نہ پہنچائے یہہ معنے ارخا کے لغوی معنے کے بالکل مطابق ہے کیونکہ لغت مین ارخا کے معنے ڈہیلا چہوڑنے کے ہین - سرحان - بروزن فعلان سیبویہ کے نزدیک نون اس مین زائد ہے سرح سے مشتق ہے جسکے معنے دوڑنے کے ہین ومنہ ناقۃ سرح وخیل سراح ومنسرحۃ ای سریعۃ - تقریب کے اصل معنے تو نزدیک کرنیکے ہین - چونکہ تقریب مین جو ایک قسم کی دوڑ ہے دونون پانون کو معاً اٹہایا جاتا ہے اور معاً رکہا جاتا ہے اس لئے اس نام سے نامزد کیا گیا اور یہہ دوڑ حضر دوڑ سے کم ہے تتفل - لونبڑی - مذکر مونث اسمین مساوی ہین اصل مین یہہ مضارع کا صیغہ تہا - جو منقول ہوکر اب اسمی معنون مین مستعمل ہوگیا جیسے - تغلب یشکر وغیرہ جنکے لغوی معنی ہین - تہو کتی ہے - اسی مناسبت سے تتفل کہنے لگ گئے -

المعنی اسکیلئے ہرن کی کوکہین اور شترمرغ کی ٹانگین اور بہیڑئیے کی دوڑ اور لونبڑی کا پویہ ہے -

الاعراب لہ خبر مقدم ہے - اور ایطلا ظبی مبتدا ہے جسپر ساقا نعامۃ وغیرہ معطوف ہین -

٦٠	ضَلِیعٍ اِذَا اسْتَدْبَرْتَہٗ سَدَّ فَرْجَہٗ		بِضَافٍ فُوَیْقَ الْاَرْضِ لَیْسَ بِاَعْزَلِ

اللغات ضلیع - سخت پسلیون والا غضبناک گہوڑا - ضلاعت سے ماخوذ ہے جسکے معنی قوت کے ہین استدبار - پیچہے سے آنا - استقبال کی ضد ہے - مثل ہے لو استقبلت من امری ما استدبرت - سدّ - بصیغہ ماضی معلوم - سد یسد باب نصر ینصر - رخنہ بند کرنا - فرج - رانون کا بیچ ضاف - بروزن قاض بہت بالون والا - بڑی دم والا ضفوت سے مشتق ہے جسکے معنے کامل اور لنبا اور زیادہ ہونیکے ہین یقال ثوب ضاف ای کامل بشر کہتا ہے ؎ لیالی لا اطاوع من نہانی + ویضفو تحت کعبی الازار + ورجل ضافی الرأس ای کثیر شعر الرأس فُوَیق - فوق کا تصغیر ہے - اعزل وہ گہوڑا جسکی دم سیدہی نہو بلکہ ایک جانب کو کنارہ کش رہے عیب ہے مگر یہہ اس کے نیچر مین داخل نہین بلکہ ایک

المعنی - خوب توانا مضبوط پسلیون والے کے ساتہہ کہ جب تو اس کے پیچہے سے آوے تو وہ اپنی رانون کے

اِلوا۔ مصدر۔ باب افعال جانا بصیغہ بالیجانا۔ یُقر الوی بحقی ای ذہبت بہ۔ وَاَلوَت بہ عنقاءُ مغرب ای ذہبت بہ
اثواب جمع ثوب۔ وہ لباس جسکو انسان پہنے اسی سے ہو یا ریشم یا پوستین وغیرہ سے یہاں اثواب سے مراد کپڑے یا ہتھیار ہیں یا خود کپڑوں ہی کے لئے جیسے اس آیت میں وثیابک فطہر۔ لیکن پہلے معنے زیادہ موزون معلوم ہوتے ہیں
عنیف۔ وہ شخص جو سوار ہونے میں خوب مشق نہ کرے۔ جمع عنیف۔ فی الصحاح العنیف ھو الذی لیس لہ رفق برکوب الخیل والجمع عُنُف۔ مُثقّل بروزن مُعظّم وہ شخص جو بہت بوجہل اور بھاری ہو۔

المعنی ہلکے پہلکے نوجوان کو تو اپنی پیٹھ سے پہسلا دیتا ہے۔ اور کڑی بوجہل کے کپڑوں کو لیجاتا ہے۔ یا خود کڑی بوجہل کو گرا دیتا ہے یعنی وہ کسی کا مطیع ہونے والا نہیں ہے۔

الاعراب یزل۔ فعل مضارع معلوم از باب افعال ضمیر جو کمیت یا منجرد کی طرف پہرتی ہے فاعل الغلام الخف مفعول عن صہوا تہ متعلق۔ جملہ فعلیہ معطوف علیہ اور جملہ یلوی باثواب العنیف المثقل معطوف کل جملہ معطوفہ ہوا۔

٥٨	دَرِيرٍ كَخُذْرُوفِ الْوَلِيدِ أَمَرَّهُ		تَتَابُعُ كَفَّيْهِ بِخَيْطٍ مُوَصَّلِ

اللغات۔ دریر۔ بروزن کریم تیز رو گہوڑا۔ کذا فی الصحاح۔ خذروف بروزن عصفور پہنبری و پہرکی وتفسیرہ علی ما فی الصحاح شیئ یدیرہ الصبی بخیط فی یدیہ فتسمع لہ دوی خذاریف جمع۔ ولید۔ بچہ بچی فعیل معنی مفعول ہے یستوی فیہا المذکر والمؤنث ولدان جمع۔ امرّہ بصیغہ ماضی معلوم از باب افعال امرار مصدر سخت بٹنا
تتابع۔ پے در پے آنا کف ہتہیلی مؤنث ہے۔ ابن انباری فرماتے ہیں کہ بعض اہل علم نے جنکی سند معتبر نہیں ہے اسی کو مذکر بتاتا ہے مگر باعتبار اہل علم سے سنا نہیں گیا۔ کفوف اکف فلوس افلس کی طرح جمع ہے۔ ازہری فرماتے ہیں کہ کف سے صرف ہتہیلی ہی مراد نہیں بلکہ انگلیاں بہی اسکے مفہوم میں داخل ہیں۔ اور چونکہ پنجہ کے ذریعہ انسان اپنے بدن کو ضرر سے روکتا ہے اس لئے اسی کو کف کہتے ہیں۔ خیط۔ اصل میں مصدر بمعنی سینے کے ہے بعد میں من باب التسمیۃ بالمصدر ہوکر دہاگے کے معنوں میں مستعمل ہوگیا۔ موصّل۔ بروزن معظم وہ دہاگا جسکی لڑیاں خوب ملائی گئی ہوں ہندی میں اسی کو بجورا کہتے ہیں۔

المعنی ایسے گہوڑے کے ساتھ جو بہت تیز جاتا ہے۔ اور چلنے سے ایسی تیز آواز اس میں سے آتی ہے جیسے بچہ کی پہرکی میں جسے اس کے دونوں ہاتھوں کے پے در پے آنے نے مضبوط دوہرے دہاگے سے بٹا ہوا اور پہرایا ہو تشبیہ سرعت اور آواز میں ہے۔

الاعراب امرّہ تتابع کفیہ الی آخر البیت یا تو ولید کی صفت واقع ہے جیسے ولقد امر علی اللئیم یسبنی میں یا حال ہے۔ اور قد اس میں مضمر ہے۔

٥٩	لَهُ أَيْطَلَا ظَبْيٍ وَسَاقَا نَعَامَةٍ		وَإِرْخَاءُ سِرْحَانٍ وَتَقْرِيبُ تَتْفُلِ

اللغات۔ ایطل اِطل پہلو۔ ایاطل آطال جمع۔ ظبی۔ ہرن۔ اور یہہ نام اسکا کہا جاتا ہے جب اسکے دو دانت نکل آویں اور دو دانت اسکی اخیر زندگی تک رہتے ہیں کبہی تین نہیں ہوتے۔ ساق۔ مابین الرکبۃ

ہندی پنڈلی۔ اصل مین یہہ ہانکنے ہے جیسے ہال ہال حال وغیرہ مشتق از سوق بمعنی ہانکنا۔ بعدہ معنی آمی مین مستعمل ہوگیا۔ نعامۃ۔ شتر مرغ۔ تیز رفتاری وغیرہ مین اکثر شتر مرغ کو ذکر کیا کرتے ہین کیونکہ یہہ کبھی ایسی حالت مین نہین پایا جاتا جس مین انسان سے نفرت نکرے اور بہاگ نجائے۔ جتنے وحشی دنیا مین پائے جاتے ہین انمین یہہ خاصہ ہے کہ اگر انہون نے کسی شکاری کو نہین دیکہا تو وہ انسان سے ڈرتے بہی نہین مگر نعامہ وہ جانور ہے کہ خواہ اوسنے انسان کبھی دیکہا بہی نہو لیکن وہ خواہ نخواہ اس سے بہاگتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ نفرت کے مقام مین یہہ مثلین لاتے ہین خفّت نعامۃ۔ شالت نعامتہ وغیرہا۔ مگر باقی وحشیون کا یہہ حال نہین ہے وہ انسان سے تب تک نہین بہاگین گے جب تک انسان انہین تکلیف نہ پہونچائے یہی وجہ ہے کہ ذو الرمہ کہتا ہے ؎ فکل احم المقلتین کانہ اخو الانس من طول الخلاء المغفل ارخاء۔ ایک قسم کی دوڑ ہے ابو عبیدہ فرماتے ہین کہ ارخا کا مطلب یہہ ہے کہ گھوڑے کو اسکی مرضی پر چھوڑ دیا جائے جتنا اسکا جی چاہے دوڑے کسی قسم کی تکلیف اسی نہ دیجائے یہہ معنے ارخا کے لغوی معنے کو بالکل مطابق ہے کیونکہ لغت مین ارخا کے معنے ڈہیلا چہوڑنے کے ہین۔ سرحان۔ بروزن فعلان سیبویہ کے نزدیک نون اس مین زائدہ ہے سرح سے مشتق ہے جسکے معنے دوڑنے کے ہین ومنہ ناقۃ سرح وخیل سرح ومنہ اسرحہ ای ہربیۃ۔ تقریب کے اصل معنے تو نزدیک کرنیکے ہین۔ چونکہ تقریب مین جو ایک قسم کی دوڑ ہے دونون پانون کو معاً اٹھایا جاتا ہے اور معاً رکہا جاتا ہے اس لیے اس نام سے نامزد کیا گیا اور یہہ دوڑ حضر دوڑ سے کم ہے تتفل۔ لونبڑی۔ مذکر مونث سب اس مین مساوی ہین اصل مین یہہ مضارع کا صیغہ تہا جو منقول ہو کر اب اسی معنون مین مستعمل ہوگیا جیسے تغلب یشکر وغیرہ جنکے لغوی معنی ہین تہو کتی ہے۔ اسی مناسبت سے تتفل کہنے لگے۔

المعنی اسکی کوکہین ہرن کی کوکہین اور شتر مرغ کی ٹانگین اور بہیڑیے کی دوڑ اور لونبڑی کا پویہ ہے۔

الاعراب لہ خبر مقدم ہے۔ اور ایطلا ظبی مبتدا ہے جسپر ساقا نعامۃ وغیرہ معطوف ہین۔

۶۵	ضَلِيعٍ إِذَا اسْتَدْبَرْتَهُ سَدَّ فَرْجَهُ		بِضَافٍ فُوَيْقَ الْأَرْضِ لَيْسَ بِأَعْزَلِ

اللغات ضلیع سخت پسلیون والا غضبناک گہوڑا۔ ضلاعت سے ماخوذ ہے جسکے معنی قوت کے ہین استدبار۔ پیچھے سے آنا استقبال کی ضد ہے یہہ شل ہے لو استقبلت من امری ما استدبرت۔ سدّ۔ بصیغہ ماضی معلوم۔ تشدید باب نصر ینصر رخنہ بند کرنا۔ فرجہ رانون کا بیچ ضاف بروزن قاض بہت بالون والا۔ بڑی دم والا ضفو سے مشتق ہے جسکے معنے کامل اور لنبا اور زیادہ ہونیکے ہین یقال ثوب ضاف ای کامل لبشر کہتا ہے ؎ لیالی لا اطاوع من نهانی + ویضفو تحت کعبیّ الازار + ورجل ضافی الرأس ای کثیر شعر الرأس فُوَيق۔ فوق کا تصغیر ہے۔ اعزل وہ گہوڑا جسکی دم سیدہی نہو بلکہ ایک جانب کو کنارہ کش رہے عیب ہے مگر یہہ اس کے نیچر مین داخل نہین بلکہ ایک

المعنی۔ خوب توانا مضبوط پسلیون والے کے ساتھ کہ جب تو اس کے پیچھے سے آوے تو وہ اپنے رانون کے

بیچ کو ایک نسبۃً بہت بالوں والی دم سے بند کرے۔ جو زمین سے کچھہ تھوڑے ہی اٹھی رہتی ہے اور اسمیں یہہ بھی عیب نہیں کہ دم کو دائیں یا بائیں جانب جھکائے بلکہ سیدھی رکھتا ہے۔ گھوڑے میں یہہ کمال وصف ہے کہ اسکے دم کے بال بہت ہوں اور چھوٹی بھی نہوں اور نہ ایسی لنبی کہ زمین کے ساتھہ چھوتے رہیں اور دم کا سیدھا رکھنا ایک جانب۔ قال المتنبی؎ طوال السبیب قصار العسب

الاعراب فضلیع منجرد کا وصف ہے اور جملہ اذا استدبرتہ مع انکی جزا سد فرجہ کی دوسرا وصف ہے اور بضاف جار مجرور متعلق سد کے ہے اور فویق الارض اور لیس باعزل ضاف کی وصف ہیں

۶۱	کَاَنَّ سَرَاتَہٗ لَدٰی الْبَیْتِ قَائِمًا		مَدَاکُ عَرُوْسٍ اَوْ صَلَایَۃُ حَنْظَلِ

اللغات کَاَنَّ میں دو قول ہیں ایک تو یہہ کہ مرکب نہیں ہے دوم یہہ کہ مرکب ہے اور یہہ خلیل کا مذہب ہے اس میں اسکا یہہ خیال ہے کہ اصل میں ان سراتہ لدی البیت قائما کمداک عروس او کصلایۃ حنظل تھا حرف تشبیہ اس لئے مقدم کیا گیا تاکہ پہلے ہی معلوم ہو جائے کہ یہاں تشبیہ مقصود ہے اور چونکہ کاف ہمیشہ مفرد پر داخل ہوا کرتا ہے اسلئے لفظی رعایت کرلی بجائے مکسورہ کے اَنّ مفتوحہ پڑہتے ہیں باقی معنوی لحاظ سے تو وہی اِنّ مکسورہ ہے کوئی مصدر حرف نہیں اور اَنّ کے ساتھہ ملکر ایک کلمہ بن گیا ہے کچھہ ضرورت نہیں کہ ہم اسکے لئے کوئی متعلق نکالیں جیسے پہلی حالت میں نکالا کرتی تھی بلکہ اسے یہہ حرف کی جز سمجھنا چاہئے جارہ نہیں رہا جیسے کذا کابن میں جارہ کی متعلق کی کوئی ضرورت نہیں سراۃ ہر ایک چیز کی پشت اور وسط کو کہتے ہیں سروات جمع فی الحدیث لیس للنساء سروات الطریق ای ظہرہ ووسطہ صحاح میں بیت سکن شب باشی کی جگہہ اصل میں یہہ مصدر ہے جسکے معنے رات کاٹنے کے ہیں مداک رسل دولت سے ظرف کا صیغہ ہے جسکے معنے خوشبو پیسنے کے ہیں فی الصحاح داک الطیب یدوکہ دوکا و مداکا ای سحقہ والمداک حجر یسحق علیہ والمدوک علے وزن منبر حجر یسحق بہ اور درشتی اور رگت اور صاف ہونیمیں اسکی تشبیہ دیا کرتی ہیں ایک شاعر کہتا ہے؎ فی جوجو کمداک الطیب مخضوب عروس دلہا دلہن دونوں میں مساوی ہے البتہ جمع میں فرق پڑجاتا ہے بمعنے دلہا کی جمع عرس آتی ہے جیسے رسول کی جمع رسل اور بمعنی دلہن کے عرائس جیسے عجوز کی جمع عجائز عرس کے معنی جماع سے تنگ آنے اور رہ جانیکے ہیں یقال عرس الرجل من باب تعب کل وعیی اور نیز حیثیت کے معنوں میں بھی آتا ہے یقال عرس بالشی اذا لزمہ قال الفیومی ویقال العروس من ہذین انتہی صلایۃ سل جس سے خوشبوئی پیستے ہیں قال امیۃ فی وصف السماء؎ سراۃ صلایۃ خلقا اضیعت تزل الشمس لیس لہا ایاب وانما قال امرء القیس مداک عروس وصلایۃ

المعنی جب وہ گھوڑا گھر کے پاس کھڑا ہوتا ہے تو اسکے پیٹھ ایسی معلوم ہوتی ہے جیسے دلہن کے سہاگ پوڑی کے سل یا جس سے کبھی اندرائن کا پھل توڑتی ہیں یعنے اسکی پشت نہایت صاف اور ٹھوس ہے

۶۲	کَاَنَّ دِمَاءَ الْہَادِیَاتِ بِنَحْرِہٖ		عُصَارَۃُ حِنَّاءٍ بِشَیْبٍ مُرَجَّلِ

اللغات دماء بروزن ظباء دم کی جمع ہے جو اصل مین دمی تہا بروزن ظبی مبرد کی نزدیک مفرد کا وزن دما بروزن عصا ہے اور یہہ جمع خلاف قیاس ہے چنانچہ ایک شاعر نے شعر مین ما بہی بلحاظ اصل باندہا ہے ٭ فلسنا علی الاعقاب تدمی کلومنا ٭ ولکن علی اقدامنا تقطر الدما ٭ ہادیات ہادیہ کی جمع ہے بقر وحش کا وہ گروہ جو سب سے آگے چلے نحر ہار ڈالنے کی جگہہ اور کبہی نحر کا اطلاق سینہ پر بہی آجاتا ہے عصارہ نچوڑ عصر سے مشتق ہے جسکے معنی نچوڑنے کے ہین حنا مہندی خیاں جمع شیب بفتح اول اصل مین بمعنی بالون کی سپید ہونیکے ہے مگر یہان مراد سپید بال ہین مرجّل بروزن معظم سلجہا ہوا بال ترجیل سے مشتق ہے جسکے معنی ہین بالون کو سلجہانا

المعنی آگی آگی چلنے والی گائیون کا خون جو اسکی چہاتی پر پڑتا ہے ایسا معلوم ہوتا ہے گویا مہندی کا نچوڑ ہے جو سپید کہچڑی ہوئی بالون کے ساتہہ لگایا جائی یعنی وہ گہوڑا ایسا تیز رو ہے کہ شکار کے وقت سب سے آگی دوڑنیوالی بقر وحشون کو جا مارتا ہے اور انکا خون جو بہالونکی مار سے نکلتا ہے اسکے سینہ کی سپید بالون پر ایسا معلوم ہوتا ہے جیسے مہندی کا نچوڑ جو سلجہائے ہوئی بالون

الاعراب کأن حرف مشبہ بالفعل ہے جسکا اسم دماء الہادیات بنحرہ ہے اور بنحرہ اسمین دما کا وصف ہے یا حال اور عصارہ حنا موصوف اور بشیب مرجل مع اپنے محذوف متعلق کے وصف ہے اور کل صفت مع موصوف کأنّ کے خبر ہے

عذارى دوارٍ في مُلاءٍ مذيّلِ		فعنّ لنا سِربٌ كأنّ نِعاجه	۳۱

اللغات عنّ بصیغہ ماضی مشتق از عنن جسکے معنی ظاہر ہونی اور پیش آنی کے ہین ومنہ العنان بمعنی السحاب لانہ تعترض فی افق السماء ـــــــ والعنان بمعنی اللجام لانہ یعترض فی الحلق سرب ریوڑ سرب سے ماخوذ ہے جسکے معنے ہین جہان چاہنا چلے جانا ومنہ السارب ای الذاہب والسروب کذلک والسرب بالفتح للابل وما رعی من المال والمسرب ای المرعی والتسریب ای الارسال سرباً سرباً نعاج نعجہ کی جمع ہے سورا گائی دوار بضم اول اور کبہی فتح بہی پڑہ لیتی ہین ایک بت کا نام تہا جسکے اردگرد ایام جاہلیت مین خانہ کعبہ کیطرح پہرا کرتے تہی ملاء ملاءۃ کی جمع ہے جیسے تمر وتمرۃ یعنی چادر مذیل دامن دراز صحاح مین ہے وملاء مذیل ای طویل الذیل

المعنی سو ایک ریوڑ وحشیونکا ہمارے سامنے آیا جسکے گائیان خوبصورت ہین گویا دوار کی وہ کنواریان ہین جو دراز دامن چادر

الاعراب مذیل ملاء کا وصف ہے جو ان جموع سے ہے جنمین واحد اور جمع مین تا ہی کا فرق ہے اور ایسے جمع عموماً مذکر لاتی ہین اور عذاری کے اضافت دوار کیطرف بادنے ملابست ہے

بجِيدٍ مُعَمٍّ في العشيرةِ مُخْوَلِ		فأدبرنَ كالجزعِ المفصّلِ بينه	۳۲

اللغات ادبرن بصیغہ جمع مونث غایب ادبار مصدر باب افعال پیٹہ دینا پیچہے کو لوٹنا اقبال کا ضد ہے جزع بفتح جیم جزعۃ کا جمع ہے یعنے مہرہ جو سیاہ سفید ہوا کرتا ہے ہندی مین اسکو کلیتر اور فارسی مین شبہ کہتی ہین مفصل بروزن معظم بمعنی فاصلہ ڈالا گیا بینہ قایمقام مفعول مالم یسم فاعلہ کی ہے جید بکسرہ جیم گردن جیاد جمع اجیاد لمبی گردن

جیداء لمکرد فی معم بصیغہ اسم فاعل باب افعال و مخول کذلک بہت چہوٹی اور ماموں والا یا شریف چچوں و ماموں
المعنی وہ ہمیں دیکھتی ہے پیچھے کو لوٹین اور حال انکا یہہ تہا کہ سپیدی و سیاہی مین وہ اُن یمنی مہرون کے مشابہ تہین
جنمین سونے یا چاندی کے منکوں سے فاصلہ ڈالا گیا ہو ایسی گردن کے ساتھ جو ایک شریف بہت چچوں ماموں والی کی ہوتی ہے
یعنے ایسی ناز پروردہ کی گردن کے مانند انکی گردنیں ابہری ہوئی اور خوبصورت تہین
الاعراب کالجزع المفصل بینہ کائنۃ کے متعلق ہوکر ادبرن کی فاعل سے حال ہے اور معم فی العشیرۃ مخول
کی جید کا مضاف الیہ ہوکر ادبرن کے متعلق ہے

۶۵	فالحقنا بالهاديات ودونه	جواحرها في صرّة لم تزيّل

اللغات دون یہاں ظرف مکان ہے جواحر وہ ریوڑ جو پیچھے رہ جاوے جاحر کی جمع ہے جسکے معنی پیچھے رہنے والیکے ہیں
صرۃ جماعت سختی شور قال صاحب الصحاح وقول امرء القیس یحتمل هذه الوجوه الثلثۃ انتہی لم تزیل اصل مین
لم تتزیل تہا تا کو حسب قاعدہ حذف کیا گیا تزیل سے مشتق ہے جسکے معنی ہین بکہر جانا تزییل کا مطاوع ہے معنی متفرق کرنا
المعنی پس اس گہوڑی نے ہمکو اگلی گائیوں تک پونچا دیا اور ادہر اسکے پاس پچھلی گایاں ایک ایسی جماعت یا سختی
یا شور مین تہین جو اسکے گہسنے سے ابہی تک متفرق نہیں ہوئی تہیں یا پچھلے گایان سختی یا شور مین تہین بحالیکہ متفرق نہین
ہوئی تہین یہاں گہوڑی کی تیزی کا بیان کرتا ہے وہ بجلی کیطرح اتنی جلدی گائیوں کو جا مارتا تہا کہ ابہی انمین سے جو
پیچھے رہتی تہین متفرق ہونے پاتی تہین کہ پہر انہیں بہے آ مارتا تہا

۶۶	فعادى عداء بين ثور ونعجة	دراكا ولم ينضح بماء فيغسل

اللغات عادی بصیغہ ماضی معلوم از باب مفاعلہ عداء مصدر ایک دوڑ مین دو شکار یکے بعد دیگرے کرنا اور یہی
معنے یہاں مراد ہین نص علیہ صاحب الصحاح ثور بیل ثیران اثوار ثیرۃ جمع لم ینضح بصیغہ جحد معلوم مشتق از نضح
گہوڑی کا پسینہ لانا قال الفیومی نضح الفرس عرق انتہی
المعنی اس گہوڑی نے ایک دوڑ مین ایک بیل اور ایک گائے کو جا مارا اور پے درپے انکو شکار کیا اور باوصف اسکے
بہت پسینا بہی نہ بہا چنانچہ وہ نہایا ہو ماء سے یہاں پسینہ مراد ہے
الاعراب فیغسل مین فا عطف کیلئے ہے اور یہہ عطف منفی ہے نہ نفی پر

۶۷	فظلّ طهاة اللحم من بين منضج	صفيف شواء او قدير معجّل

اللغات طہاۃ طاہی کی جمع ہے طہو مصدر گوشت پکانا فی الحدیث فما طہوی اذا صفیف وہ گوشت
جو کباب کرنیکے لئے سیخ یا روٹی پر صف بنا کر رکہا جاوے ومنہ ہذا القول نص علیہ صاحب الصحاح ومنہ الصفوف وہ اونٹنی
جو بسبب کثرت دودہ کی پیالوں کا پرا باندہے قدیر وہ گوشت جو ہانڈی مین پکایا جاوے معجل بروزن معظم وہ گوشت [illegible]

جو جلدی پکایا جاوی فی الصحاح عجلت اللحم طبختہ علی عجلۃ

المعنی گوشت پکانے والی دو فریق ہو گئے ایک تو صف بستہ کباب کے پکانے والی دوم وہ جو ہانڈی مین جلدی پکائی گئے

الاعراب او یہان شک کی لئے نہین بلکہ بمعنی منع خلو کے ہے جس سے احد الامرین علی سبیل التعاقب ہے مراد اجتماع کی منافی نہین کیونکہ اصل مین یہہ اباحت کی لئے ہے جیسے کسی شخص سے پوچھا جاتا ہے ماکان طعامک فی بلاد فیقول الحنطۃ

والمعنی احد ھذین علی ان یکون کل واحد منہما بدلا عن صاحبہ او الجمیع - قال قطری بن فجاءۃ ← حتی خضبت لما تحدر من دمی اکناف سرجی او عنان لجامی قد یر نا دکی جرسی صفیف پر عطف ہے اور جر اسلیے ہے کہ وقت شاعر نے منضج کی تنوین سے قطع نظر کر لیا ہے اور منوی اضافت کو بمنزلہ واقعی اضافت کی خیال کر کے صفیف کو مجرور سمجھ کر باوجود معطوف علیہ کے منصوب ہونیکے اسے بھی مجرور کیا - جیسے سوار بن مضرب نے شعر ← یا ھیا القلب ھل تنہاک موعظۃ او یحدثن لک طول الدھر نسیانا یحدثن کو نون خفیفہ کے ساتھ ذکر کیا ہے اس تو ہم پر کہ تنہاک مین وہ نون خفیفہ ذکر آیا ہے قال التبریزی وسلغ ذلک لانہم الفوا زیادۃ احدی النونین فیما لیس بواجب من الافعال فکانہ قدر ان الاول حصل فیہ النون فزاد فی الثانیۃ سوھم مثلہ فی الاول واستمرار

متی ما ترق العین فیہ تسہل	و رحنا یکاد الطرف یقصر دونہ	۶۸

اللغات رُحنا بروزن قلنا رواح مصدر شام کیوقت واپس انا طرف العین نظر کرنا باب ضرب سے مصدر ہے یقصر بصیغہ مضارع معلوم قصور مصدر عاجز ہونا ومنہ قصر السہم عن الھدف اذا لم یبلغہ وقصرت بنا النفقۃ اذا لم یبلغ بنا مقصدنا ترق اصل مین تترقی تہا ترقی سے ماخوذ ہے جسکے معنی اوپر کیطرف چڑہنے کے ہے رقی اسکے مجرد ہے یقال رقی فی السلم رقیا مثل فلس من باب تعب ترقیت انتہی تسہل اصل مین تتسہل تہا تا کو حسب قاعدہ محذوف کیا گیا تسہل سے مشتق ہے جسکے معنی ہین نرم زمین اترنا نیچی کے طرف آنا

المعنی ہم شام کو شکار سے فراغت پاکر واپس لوٹی بحالیکہ نظر اس سے عاجز ہوتی تہے اور ٹہہر نہ سکتے تہے وہ گہورا وہ جو ہمارے ساتھ تہا اسمین کسطرح کا کلال نہین آیا تہا تا کہ اسکے چمک دمک کی دوری ہوسے نظر ٹہیر سکے بلکہ جب نظر اسمین ترقی کرتی تہی اور اوپر کو جاتی تہے نیچی کو آجاتی تہے اس شعر کا مضمون اعشی کے اس شعر مین بھی پایا جاتا ہے ← واجرد من فحول الخیل طرف کان علی شواکلہ دھانا یعنی وہ گہوڑا اس سبب چمک دمک کے ایسی معلوم ہوتا تہا کہ گویا اس پر روغن مل گیا ہے رویہ کہتا ہے ← کنفض بان ھودہ تدعرع کان وردا من دھان یمرع فی الصحاح یقول کان لونہ یطلی بالدھن لصفائہ وما احسن ما قال اللہ تبارک وتعالی فی قولہ فارجع البصر کرتین ینقلب

الاعراب یکاد فعل مقاربہ طرف اسم اور جملہ یقصر دونہ خبر کل جملہ رحنا کی فاعل سے حال واقع ہے اور متی ما ترق منہ العین شرط ھی تسہل جزا یہ جملہ شرطیہ ہے

۴۹	فبات علیہ سرجہ ولجامہ	وبات بعینی قائما غیر مرسل

اللغات بات دو معنوں میں مستعمل ہے (١) یہہ کہ اسکا استعمال صرف انہیں کاموں میں ہو جو رات میں کیے جاتے ہیں جب بات یفعل کذا بولتے ہیں تو اس سے یہہ مراد ہوتی ہے کہ فعل رات میں واقع ہوا وعلیہ قولہ تعالی و الذین یبیتون لربھم سجدا وقیاما ازہری فراء سے یون روایت کرتے ہیں کہ بات اللیل تب ہی بولتے ہیں جب ساری رات بیداری میں کاٹی نیک کام ہو یا بد لیث فرماتے ہیں کہ جو بات بمعنی نام لیتا ہے وہ سخت غلطی کہا تا ہے کیونکہ وہ بولتے بات یراعی النجوم یعنی اسنے تارے تارے ہی ہوئی رات کاٹی پہلا سویا ہو یا بھی یہہ کام کرسکتا ہے آپ تو طبہ اور سر قسطی ہے بھی کہتے ہیں بات یفعل کذا بمعنی نام نہیں آتا (٢) یہہ کہ صار کے معنوں میں ہو ایسی حالت میں دن رات کی کچھ خصوصیت نہیں رہتی حدیث میں جو آیا ہے فانہ لا یدری این باتت یدہ وہ بمعنی صارت کے ہے بات عند امراتہ لیلۃ بھی انہیں معنوں میں صحیح ہے یعنے صار عندھا سواء حصل عندہ نوم ام لا یہہ دو معنی جو ہم نے ذکر کیے بلحاظ اسکے ناقص ہونیکے ہیں اور کبھی تامہ بھی ہوتا ہے جسکے معنی ہیں رات کاٹی قال الشیخ وقد تجیء تامۃ بمعنی اقام لیلا سواء نام اولم ینم یہان تامہ یا ناقصہ دونوں کا احتمال ہوسکتا ہے سرج زین سروج جمع بروزن فلوس جمع لجام

المعنے سو صبح ساری رات کاٹی گذرین ولگام اسپر تہا اور میری آنکہوں کے سامنے کہڑا رہا چراگاہ کیطرف چہوڑا نہیں گیا تہا کیونکہ عزیز گہوڑوں کو گلہ کے ساتہہ نہیں چہوڑتے بلکہ انکی علیحدہ خدمت کرتے ہیں

الاعراب بات کو اگر تامہ سمجہا جاوے تو جملہ علیہ سرجہ ولجامہ بات کی ضمیر فاعل سے حال واقع ہوگا والا خبر ہے دوسرے بات میں قیاس کرلینا چاہئے اگر تامہ ہو تو دونوں قائما بعینی اور غیر مرسل مترادف یا متداخل حال بات کی فاعل سے ہونگے یا دونوں خبرین ہونگی اگر ناقصہ سمجہا جاوے

۵٠	اصاح تری برقا اریک ومیضہ	کلمع الیدین فی حبی مکلل

اللغات صاح صاحب کا مرخم ہے اور ہمزہ ابتدائیہ ندا کے لیے ہے برق بجلی بروق جمع ومیض بجلی کا تہوڑا سا چمکنا نہ اتنا کہ بادل کے اطراف پر چہا جائے لیکن اگر عریض ہو جاوے تو اسے خفو کہتے ہیں اور اگر لمبی ہو جاوے بدون اسکے کہ دائیں بائیں ہو کہ بادل کو چیر کر نکل آوے تو اسے عقیقہ کہتے ہیں چونکہ پہلی حالت توجہ دلانے کے قابل ہوتی ہے اسواسطے ومیض کا ذکر کیا لمع چمکنا حبی وہ بادل جو پہاڑ کے طرح آدہے آسمان پر چہائی لگے جب پورا ڈہانپ لے تو اسے حبی نہیں کہتے وسمی بذلک لدنوہ الی الارض کذا فی الصحاح مکلل وہ بادل جسمیں بجلی چمکتی ہو اور بعض ایسے مراد وہ بادل لیتے ہیں جسکے اردگرد اور بہت بادل ہوں اور یہہ بادل انکا تاج بنے ہوئی ہو

المعنے ای میری دوست دیکہہ یا تو دیکہتا ہے اس چمکتی بجلی کو جسکے چمک میں تجھے سخت آگے بادل میں دکہاتا ہوں جو معشوقہ

الاعراب تری یا جملہ خبریہ ہے جو امر کے معنی دیتا ہے کیونکہ ایسے موقعوں میں جہاں مامور کے انکار کے توقع ہو گویا ایسے سمجہا جاتا ہے

کہ وہ اس کام کو اگے ہی کر رہا ہی یا زیادہ ترغیب دلانی کی غرض سے خبر کے لباس میں اس لیئے ذکر کر دیتے ہین کہ مخاطب متکلم کی تکذیب کو
ناجائز سمجھ کر ضرور ہی اس کام کے کرنے پر آمادہ ہو جاوے یا یہہ جملہ استفہامیہ ہے جسکے ابتدا میں ہمزہ استفہام مقدر ہی اور ریئے فی
حبی مکلل و میض کی متعلق ہے جیسی لمع الیدین اور کل جملہ جواب ندا ہو کر ندائیہ بنا

۷۱	یضیئ سناہ او مصابیح راہب	اہان السلیط بالذبال المفتل

اللغات یضیئ بصیغہ واحد مذکر غائب مضارع معلوم اضاءت مصدر باب افعال روشن ہونا سنا بالکسر روشنی اور بمد بمعنی بلندی مصابیح جمع مصباح بمعنی چراغ اصل مین یہہ آلہ کا صیغہ ہی یعنے وہ چیز جس سے صبح حاصل کیجاے سلیط روغن زیت اور بمعنی روغن کنجد کو کہتے ہین ذبال جمع ذبالہ بمعنی فتیلہ ذبول سے ماخوذ ہی جسکے معنی دبلا ہونیکی ہین اسمین لام عوض مضاف الیہ ہی ای ذبالتہ المفتل مفتل بروزن معظم سخت بٹی ہوئی

المعنی اس بجلی کی چمک چمکتی ہے یا کسی راہب کے چراغ جلتے ہین جنکی اگنے خوب بٹی ہوئی بتیون کیطرف روغن زیت یا روغن کنجد جھکایا ہی یہان شاعر تجاہل عارفانہ کر کے کہتا ہی کہ اس بجلی کی چمک مجھی شبہ مین ڈالتی ہے کہ وہ بجلی ہی ہے

الاعراب ذبال چونکہ ان جموع سے ہی جنکے واحد تا سے ممیز ہوتی ہین لہذا مفتل جو واحد مذکر کے لئے موضوع ہے اسکا وصف بن سکتا ہی اور جملہ اہان السلیط الخ راہب کا وصف ہی اور چونکہ اہال مین ضمیر جو راہب کیطرف پھرتی ہی موجود ہی لہذا یہہ جملہ وصف واقع ہو سکتا ہی اور موصوف مصابیح کا مضاف الیہ ہو کر یضیئ کا فاعل ہے اور چونکہ عطف مین تذکیر تانیث مین پہلی نسبت ملحوظ ہوتی ہے لہذا یضیئ کا باوجود اسکے مذکر ہونیکے مصابیح فاعل بن سکتا ہی

۷۲	قعدت لہ وصحبتی بین ضارج	وبین العذیب بعد ما متامل

اللغات صحبتہ بضم صاد جمع صاحب جیسے فرہہ فارۃ کے لئے ضارج ایک جگہہ کا نام ہی عذیب عذب سے تصغیر ہے جسکے معنی میٹھے پانی کے ہین یہہ بنی تمیم کے ایک چشمہ کا نام ہی متامل بصیغہ اسم مفعول بمعنی منظور الیہ یا بدل یا مصدر یعنے تامل کرنا کسی چیز کے طرف حصول کے امید پر دیکہنا امل اسکا مجرد ہی جسکے معنی آرزو اور امید کے ہین اور بعد اصل مین بعد تہا چونکہ فتح سے جو خفیف ہی ضمہ کیطرف جانا مکروہ تہا لہذا ضمہ تخفیفا محذوف ہوا قال الشیخ الرضی وبمثل قوافی کرم الرجل کرم انتہی ثم قال فی موضع آخر کقولہ تعددت لہ وصحبتی الخ جیسا کہ کہتا ہی ؂ تلتہم الوسق مشد ودا اشطنتہ ؞ کانما وجہا قد طلی بالقار طلی اصل مین طلی تہا ۔ اور ظرف کو لغو بھی بن سکتا ہی اسصورت مین یہہ زائد ہو گا جیسا کہ اس شعر مین ؂ ایا طعنۃ ما شیخ کبیر یفن بال

المعنی مین اور میری ساتہی عذیب اور ضارج کے بیچا بیچ اس بجلی کے چمک دمک کے مارے بہت سوچ بچار کے بیچ بیٹھے یا مین اور ہم نشین عذیب اور ضارج کے بیچا بیچ اس بجلی کی چمک دمک کے مارے بیٹھی لیکن وہ بادل جسکی ہم سوچ بچار کر رہے تہے بہت دور تہا یہان اپنی دور سے دیکھ لینے پر تعجب ظاہر کرتا ہی کہ باوجود اس قدر مسافت کے اسکو ہمنے دیکھ لیا —

الاعراب وصحبتی یہان مفعول معہ ہی عطف بھی جایز کیونکہ لہ فاصلہ ہے

۳ے	عَلٰی قَطَنٍ بِالشَّیْمِ اَیْمَنُ صَوْبِہٖ	وَاَیْسَرُہٗ عَلَی السِّتَارِ فَیَذْبُلِ

اللغات قطن بفتحتین تبی اسکے ایک پہاڑ کا نام ہے شیم بادل کو اسغرض سے دیکھنا کہ کہان برستا ہی ایمن داہنی جانب شمال کے ضد ہی فی الصحاح وقول الشاعر یاتی لھا من ایمن واشمل ای من ناحیۃ الیمین وناحیۃ الشمال انتہی صوب بارش کا برسنا ایسر ایمن کی ضد ہے ستار یذبل دو پہاڑ ہین

المعنی وہ گہرا بادل داہنی بائین برستا تہا چنانچہ دیکھنے مین قطن پہاڑ پر داہنی جانب جسکے برسنے کی تہی اور اسکی بائین

الاعراب علی قطن خبر مقدم ہی اور ایمن صوبہ مبتدا موخر اور بالشیم معہ اپنی مقدر کے حال ہے

۴ے	فَاَضْحٰی یَسُحُّ الْمَاءَ فَوْقَ کُتَیْفَۃٍ	یَکُبُّ عَلَی الْاَذْقَانِ دَوْحَ الْکَنَہْبَلِ

اللغات اضحی یہان فعل ناقصہ ہے یسح بصیغہ مضارع معلوم سح مصدر پانی کا بہانا متعدی بھی آتا ہی کتیفہ بروزن جہینۃ بنی ہالہ کی شہرون مین ایک جگہ کا نام ہے یکب بصیغہ واحد غایب مضارع معلوم از باب نصر کب مصدر منہہ کے بل گرانا اکباب اسکا مطاوع ہی اور وہ لازم ہے فی الصحاح وھذا من النوادر ان یقال افعلت انا وفعلت غیری یقال کب اللہ عدو المسلمین ولا تقل اکب دوح دوحۃ کی جمع ہی بڑا درخت کوئی ہو کنہبل بروزن سفرجل اور با کا ضمہ بھی مروی ہی ایک قسم کا درخت ہی نون اسکا زایدہی اذقان ذقن ٹہوڑی اذقان جمع

المعنی سو یہہ حالت ہوئی کہ وہ بادل کتیفہ پر پانی بہانی لگا اور کنہبل کے درختون کو منہ کے بل گرانی لگا

الاعراب اضحی فعل ناقصہ اسکی ضمیر جو بادل کیطرف راجع ہی اسکا اسم ہی اور جملہ یسح الماء فوق کتیفہ خبر اور یسح کے ضمیر فاعل ذو الحال ہے اور جملہ یکب علی الاذقان دوح الکنہبل اسکا حال ہے یا یہہ جملہ اضحی کے لئے دوسری خبر ہے یا بدل ہے دوح کی اضافت کنہبل کے طرف اضافت عام کی خاص کیطرف ہے جیسے شجر الاراک مدینۃ بغداد وغیرہ

۵ے	وَمَرَّ عَلَی الْقَنَانِ مِنْ نَفَیَانِہٖ	فَاَنْزَلَ مِنْہُ الْعُصْمَ مِنْ کُلِّ مَنْزِلِ

اللغات مر بصیغہ واحد مذکر غایب ماضی معلوم مرور مصدر باب نصر ینصر بصلہ باء وعلی گذرنا قنان بروزن سحاب بنی اسد کا پہاڑ ہی نفیان نفی سے مشتق ہے جسکے معنی دور کرنیکے ہین مراد اس سے وہ بارش ہی جسے بادل برساکر اپنی سے علیحدہ کری ومنہ النفی المطر علی وزن فعل ما ینفیہ ویرشہ ونفی الریح ما یبقی فی اصول الشجر من التراب۔ صحاح من عینہ عصم اعصم کی جمع ہے وہ ہرن یا پہاڑی بکرا جسکے دونون بازوئن سپیدی ہو اور باقی سیاہ نص علیہ الاصمعی ابو عبیدہ کے نزدیک اعصم اسی کہتے ہین جسکے ایک بازو مین سپیدی ہو اور باقی سیاہ ہو

المعنی اور قنان پہاڑ پر اسکے بارش پڑی سو اس پہاڑ سے اسنے ہر ایک جگہ کی ہرنون یا پہاڑی بکرون کو اتار دیا

۶ے	وَتَیْمَاءَ لَمْ یَتْرُکْ بِہَا جِذْعَ نَخْلَۃٍ	وَلَا اُطُمًا اِلَّا مَشِیْدًا بِجَنْدَلِ

اللغات تیماء بروزن سیناء بتقدیم فوقانی بر تحتانی ایک جگہ ہے غیر منصرف ہے جذع بکسرہ جیم کھجور کے بورے تنہ کو کہتے ہیں اور شہتیر کو بھی جذع کہتے ہیں نخلۃ کھجور کا درخت تاء اسمین وحدت کی ہے تانیث کی نہیں اطم واحد آطام مدینہ میں چند قلعے تھے صحاح مشید بروزن مبیع گچ کیا ہوا واحد کی لئے آتا ہے جیسے خداتعالیٰ فرماتا ہے قصر مشید اور جمع کی وصف لاتا ہو تو مشیدہ لاتے ہیں قال تعالیٰ فی بروج مشیدۃ نص علیہ الکسائی

المعنی اور تیماء پر بھی پری جس میں اسنے کوئی کھجور کا تنہ یا قلعہ نہ چھوڑا مگر وہ جو پتھر ون سے گچ کیا ہوا تھا

الاعراب تیماء کا عطف قنان پر ہے اور جملہ لم یترک بہا آہ اس سے حال واقع ہے اور علیحدہ جملہ بھی ہو سکتا ہے یعنی تھا

۷۷	كَأَنَّ ثَبِيرًا فِي عَرَانِينِ وَبْلِهِ	كَبِيرُ أُنَاسٍ فِي بِجَادٍ مُزَمَّلِ

اللغات ثبیر مکہ میں ایک پہاڑ ہے جسکے نسبت کہتے ہیں اشرق ثبیر کیما نغیر کذا فی الصحاح عرانین عرنین سے جمع ہے بمعنی ابتدا ہر چیز و اول آن وبل سخت بارش کا برسنا باب نصر ینصر سے مصدر ہے بجاد دہاریان دار کملی جسے عموماً بادیہ نشین پہنا کرتے ہیں صحاح من عینہ و منہ ذو البجادین واسمہ عبداللہ مزمل بصیغہ اسم مفعول بروزن معظم

المعنی گویا کہ ثبیر اسکے پہلی دہارون میں کسی گانو کا چودھری ہے جو دہاریون دار کملی پہنایا گیا ہے

الاعراب فی عرانین وبلہ کا ئن محذوف کے متعلق ہو کر ثبیر کا حال ہے جو کان کا اسم ہے اور کبیر اناس مع ما فی بجاد اسکے خبر ہے مزمل اصل میں تو مرفوع تھا کیونکہ کبیر کے نعت ہے لیکن ضرورت شعری یا جوار کے لحاظ سے مجرور کر دیا

۷۸	كَأَنَّ ذُرَى رَأْسِ الْمُجَيْمِرِ غُدْوَةً	مِنَ السَّيْلِ وَالْغُثَّاءِ فَلْكَةُ مِغْزَلِ

اللغات ذری ذروۃ بروزن غرفہ یا ذروۃ بکسرہ ذال کے جمع ہے جو ہر ایک چیز کے بلندی کو کہتے ہیں مجیمر بروزن مضیرب ایک پہاڑ ہے کذا فی الصحاح غدوہ صبح سے لیکر آفتاب کے طلوع تک جو وقت ہے غدوہ کہلاتا ہے چونکہ یہہ ایک خاص وقت کا نام ہے اور تاء تانیث اسمین پائی گئی ہے اسلئے غیر منصرف ہے اور ضرورت کی لئے منصرف کیا گیا ہے غدے بروزن مدے جمع ہے غثاء بروزن زناء پہاگ گہاس پتے جو پانی کے اوپر آجاتے ہیں مغزل آلہ کا صیغہ ہے یعنے جس سے کاتا

المعنی گویا صبح کیوقت مجیمر پہاڑ کی چوٹی کی اونچائیان رو کی پانی اور ادہر ادہر کے گہاس تنون سے ایسی نظر آتی ہیں

۷۹	وَأَلْقَى بِصَحْرَاءِ الْغَبِيطِ بَعَاعَهُ	نُزُولَ الْيَمَانِي ذِي الْعِيَابِ الْمُحَمَّلِ

اللغات غبیط ایک وادی کا نام ہے ومنہ صحراء الغبیط کذا فی الصحاح بعاع بادل کا بوجہ جو پانی کی بہت سے ہو اور محاورہ القی السحاب علیہ بعاعہ کے معنے یہہ ہیں کہ اسمین جتنا پانی تھا سب کا سب اسنے ڈال دیا یعے سے ماخوذ ہے جسکے معنے بادل کا ایک جگہ برابر برستے رہنا باب ضرب یمانی یا مخفف سے یمن کیطرف نسبت ہے اصل میں یمنی یاء مشدد سے تھا ایک یاء کو حذف کر کے اسکے عوض میں الف زاید کیا گیا ہے یہی وجہ ہے کہ الف کے ہوتے یاء مشدد نہیں پڑہتے سیبویہ سے منقول ہے کہ مشدد بھی آجاتا ہے قال الشاعر ع یمانیا یظل یشد کیرا — وینفخ دائما لھب الشواظ عیاب عیبۃ

کی جمع ہی جامد وان مجسمتہ اسم فاعل و اسم مفعول دونون طرح بن سکتا ہے پہلی صورت مین اسکے معنے لادنیوالے کی ہوتے
جو تاجر کی تیسری صفت قرار دیا جاویگا دوسری صورت مین عیاب کی صفت ہوگا اور چونکہ مفرد کے وزن پر ہے اسواسطے لفظی لحاظ
المعنی اس بادل نے اپنا سارے کا سارا پانی وادی غبیط کی صحرا مین ڈال دیا جیسے یمن کا کوئی سوداگر بڑی بھاری
گٹھڑیون کو لادنیوالا ڈالتا ہے یا بھاری گٹھڑیون والا ڈالتا ہے

الاعراب چونکہ پہلا مصرع متضمن معنے نزل کے ہے اسلیے نزول الیمانی اسکا مفعول مطلق بن سکتا ہے یا نزع خافض کے
خافض ہو اور یمانی ذی العیاب اور محمل یا تشبیہ کے لیے صیغہ اسم فاعل ہو سبب تاجر محذوف کے وصفین مین

۸۵	كَأَنَّ مَكَاكِيَّ الْجِوَاءِ غُدَيَّةً	صُبِحْنَ سُلَافًا مِنْ رَحِيقٍ مُفَلْفَلِ

اللغات مکاکی مکا کی جمع ہے سپید جانور ہوتا ہے جو چھپا رہتا ہے جب سبزہ زار کی ہوا ہین اور جگہ بولی بولتا ہے
قحا کی ہے ذکرہ المخدوم جواء بروزن کتاب صحان مین ایک جگہ ہے نص علیہ صاحب الصحاح غدیۃ غدوۃ کی تصغیر
ہے صبح از باب منع صبوحی شراب پلایا یہان مجہول ہے سلاف انگور کا وہ شیرہ جو نچوڑنے سے پہلے بہہ جائے اور شراب
کو بھی کہہ لیتے ہین رحیق صاف شراب مفلفل وہ تیز شراب جو گلے کو ایسی لگے جیسے مرچین نص علیہ صاحب الصحاح
المعنی صبح کیوقت وادی جواء کی مکا جانورون کے خوشی سے ایسی حالت تھی کہ گویا وہ تیز شراب از قسم سلاف
پلائی گئی ہین یا بسبب بارش کے وہ اڑنے سے رہ گئی تھے جیسے وہ شخص جو شراب مین شور ہو چل نہین سکتا

۸۶	كَأَنَّ السِّبَاعَ فِيهِ غَرْقَى عَشِيَّةً	بِأَرْجَائِهِ الْقُصْوَى أَنَابِيشُ عُنْصُلِ

اللغات سباع جمع سبع بروزن رجل مفرد ہے ایک درندہ حیوان جو پنجہ سے شکار کرے بھیڑیا چیتا شیر اسمین داخل ہے
اور ایک لغت مین سبع بسکون باء بھی آیا ہے جمعہ اسبع جیسے افلس وغیرہ غرقی جمع غریق مفرد جیسے قتلی وقتیل عشیۃ کی تعریف
مین اختلاف ہے بعض تو اسوقت کو کہتے ہین جو زوال آفتاب غروب تک ہے اور بعض دن کے آخری حصہ کو کہتے ہین جو زوال سے شروع
ہو کر صبح کو ختم ہوتا ہے۔ ابن انباری اسے مؤنث کہتا ہے مگر بعض جگہ مذکر بھی مستعمل ہوا ہے اسکی جمع بعض کے نزدیک عشی ہے جیسے
مطیہ اور مطی اور اکثر کے نزدیک عشایا جیسے خطیہ کی خطایا ارجاء جمع رجو مفرد بمعنی کنارہ قصوی اقصی کی مؤنث
ہے انابیش جمع انبوش مفرد پیاز دشتی وغیرہ کی جڑ جو اکھاڑنے کے نبش سے ماخوذ ہے جسکے معنے سبزی وغیرہ کی کھودنے
کے ہین یقال نبشت البقل صحاح عنصل پیاز دشتی
المعنی وادی جواء کی درندے جو شام کیوقت اسکے دور دور کنارون مین ڈوبے پڑے تھے دشتی پیاز کے جڑ مین معلوم ہوتے
الاعراب عشیۃ بارجائہ القصوی سباع سے حال ہے اور انابیش عنصل کان کی خبر ہے فیہ اور ارجاء کی
دونون ضمیر جواء کیطرف پھرتی ہین کیونکہ جواء مین ہمزہ تانیث کا نہین بلکہ یاء سے مبدل ہے اسکا اصل وزن فعال

قد تمت بروزن کتاب هذا ما هدانی الله الیه وهو خیر الهادین القصیدة الاولی

دوسرا قصیدہ طرفہ بن عبد کا ہے جو بنی بکر سے ہے

اسکا اصلی نام عمرو ہے امرء القیس کا ہم عصر ہے طرفہ اسلئے لقب ملا کہ ایک شعر مین مطرف کا لفظ لایا ہے یہہ عرب عاربہ
کا نہین بلکہ مستعربہ ہے چنانچہ اسکے نسب نامہ سے معلوم ہوتا ہے طرفہ بن العبد بن سفیان بن سعد بن مالک بن ضبیعہ بن قیس
بن ثعلبہ بن عکابہ بن صعب بن علی بن بکر بن وائل بن قاسط بن ہنب بن اقصی بن دعمی بن جدیلہ بن اسد
بن ربیعہ بن نزار بن معد بن عدنان بن اد بن زید بن ہمیسع بن سلامان بن نبت بن حمیل بن قیدار بن
اسمٰعیل علیہ السلام آہ بلحاظ قوم بلحاظ شرافت اپنے وقت مین مشہور تہا پوری درجہ کی آزادی اسکے مزاج مین تہی
جب کوئی مضمون ذہن مین آیا تو جہٹ اسکا اظہار کردیا یہہ خیال نہین ہوا کہ مصلحت بہی ہے یا نہین ۔ عبد عمرو
بن بشر بن عمرو بن مرثد بن سعد بن مالک بن ضبیعہ بن قیس اسکا بہنوئی تہا شاہنشاہ وقت عمرو بن ہند کے
دربار مین اسکا بہت رسوخ تہا اور عزت کی نگاہ سے دیکہا جاتا تہا طرفہ کی بہن نے ایک دفعہ عبد عمرو سے ناراض
ہوکر طرفہ سے شکایت کی اور اسکے بدسلوکی کا اظہار کیا طرفہ سے اور تو کچہ نہ ہوسکا جہٹ ان شعرون مین ہجو لکہ ماری

؎ ولا خیر فیہ غیر ان لہ الغنی وان لہ کشحا اذا قام اهضما تظل النساء الحی یعکفن حولہ یقلن عسیب
من سراۃ ملہما

جس سے ان دونون مین سخت عداوت ہوگئی رفتہ رفتہ یہہ شعر عمرو بن ہند کے کانون تک بہی جا پہونچے
ایک دفعہ عمرو بن ہند شکار کو گیا اور عبد عمرو بہی ساتہ تہا ایک گورخر بادشاہ نے شکار کیا عمرو کو ذبح کرنے کا حکم دیا مگر
اس کم ہمت سے کچہ بہی نہوسکا لہذا بادشاہ نے اتر کر اسکی معاونت کے اور وہ ذبح کیا گیا بعد مین بادشاہ نے ہنسکر کہا
کہ واقعی طرفہ نے سچ کہا ہے کہ آپ سوا ان ڈیل ڈول کے اور کچہ نہین عبد عمرو کو سخت ندامت ہوئی موقع پاکر عرض کیا
کہ جو کچہ اسنے آپکی نسبت کہا ہے وہ اس سے بدرجہا سخت تر ہے اور طرفہ کے یہہ شعر جو بادشاہ کی ہجو مین اسنے کہے تہے سنا دیئے

؎ فلیت لنا مکان الملک عمرو رغوثا حول قبتنا تخور لعمرک ان قابوس بن ہند لیخلط ملکہ نوک
کثیر قسمت الدہر فی زمن رخی کذلک الحکم یقصد او یجور

بادشاہ سخت طیش مین آگیا اور کہا
کہ چہوٹا منہ اور بڑی بات کیا اس قابل بہی ہوگیا ہے کہ ایسے ایسے شعر بادشاہون کی شان مین کہے ۔ بنی عبد قیس مین سے ایک شخص
کی طرف جو بحرین مین تہا اور اسکا نام معلے تہا اسکے قتل کے لئے لکہا ایک مصاحب نے عرض کیا اگر آپ اس ناتجربہ کار بچے کو جسکے
عمر ابہی بیس برس سے بڑہی نہین مروا ڈالینگے تو متلمس سے پیچہا چہوڑانا مشکل ہوگا کیونکہ وہ بہت بڑا شاعر ہے اور رشتہ
مین طرفہ کا ماموں ہے مناسب یہی ہے کہ دونون کو مروا ڈالا جائے بادشاہ کو یہہ مشورہ پسند آیا اور دونون کو
بلاکر شاہی خلعت سے ممتاز فرمایا بعد مین شاہی فرمان جو علیحدہ علیحدہ لفافون مین بند تہے انہیں دیکر بحرین کیطرف روانہ
کیا جسکا مضمون یہہ تہا کہ بمجرد پہونچنے کے انہین قتل کیا جاوے اور زبانی انسے یہہ کہا کہ تمہارے لئے مین نے عامل کیطرف
معقول سفارش کی ہے تم اسیوقت بحرین کیطرف روانہ ہوجاؤ جب حیرہ کے قریب پہونچے تو متلمس نے طرفہ سے کہا کہ بادشاہ

انہی مہربانی کی کوئی وجہ معلوم نہین ہوتی اور ایسی تحریرون پر جنکا مطلب معلوم نہو بہروسا کرنا کمال حماقت ہی بہر بھی
تو بہی ہم ان خطون کو کہولا چاہی اگر فایدہ کی بات ہو تو چلین نہین تو واپس ہون طرفہ نے کہا کہ تم تو ناحق بدظن ہوتے
ہو ایسی بات ہی کیا ہی کہ خط کہولنے جائین بحرین کو جانا ضروری سمجھنا چاہی اگر جو کچھ وہ وعدہ کرتا ہی اسمین ہوا تو
فایدہ کی بات ہی ورنہ الا ہم خالی واپس ہونگی بادشاہون کی خطونکو کہولنا مناسب معلوم نہین ہوتا کہلا خط لیتی سے شاید
عامل بہی انکار کری ہر چند متلمس نے کہلنے کو کہا مگر طرفہ ایک بہی نہ مانی آخرش متلمس نے اپنا لفافہ کہول دیا اور حیرہ کی ایک بچہ
سے پڑہنے کے لئی کہا اسنے دیکہہ کر کہا کہ اگر تیرا نام متلمس ہے تو جہٹ یہانسے رفوچکر ہو جا اسمین بادشاہ نے بحرین کے عامل کے نام
تیرے قتل کا حکم لکہا ہی متلمس نے جہٹ وہ کاغذ چیر پہاڑ کر حیرہ مین ڈال دیا اور یہہ شعر کہی ؎ والقیتہا بالثنی من جنب کافر
کذلک یلقی کل قط مضلل رضیت لہا بالماء لما رایتہا یجول بہا التیار فی کل جدول بعد متلمس نے
طرفہ سے کہا کہ تیرے خط کا مضمون بہی یہی معلوم ہوتا ہے اب یہی مناسب معلوم ہوتا ہی کہ تو بہی کہولکر دکہلا لی مگر طرفہ نے کہا کہ تیرے
ساتہہ ایسا سلوک کرنیسے لازم نہین آتا کہ میرے ساتہہ بہی ایسا ہی ہو بلکہ ممکن ہے کہ میرے لئے کچہ اور لکہا ہو اگر ایک مضمون
ہوتا تو علیحدہ علیحدہ خط لکہہ کر دینے سے کیا فایدہ تہا الحاصل متلمس تو جہٹ شام کو آ پونچا اور یہہ شعر فی البدیہہ کہی ؎
من مبلغ الشعراء عن اخویہم انی تصدقہم بذالک الانفس اودی الذی علق الصحیفۃ منہما ونجا حذار
حیاتہ المتلمس القی صحیفتہ ونجت کورہ وجناء مجمرۃ المناسم عرمس عیرانۃ طبخ الہواجر لحمہا فکان نقبتہا
ادیم املس اور ہر طرفہ بحرین مین عامل کی خدمت مین جا حاضر ہوا عامل نے کہا کہ ایک مشہور شریف ہی اور مجہی تیری خاندان
سے خاص محبت ہی اور قدیمی حقوق باہم مدت سے مرتبط ہین مجہی تیری مارڈالنی کا حکم ہوا ہی مناسب ہے معلوم ہوتا ہی کہ یہہ خط
لیکر ابہی سے جلدی اور خط کو دکہلانی کا نام نہ لی اور اگر لفافہ کا کہولنا ہی ضرور ہی تو یاد رہی کہ پہر مجہی کسی قسم کی بہانہ کا اختیار
نہین ہوگا شاہی فرمان کی تعمیل ضروری ہوگی طرفہ نے کہا کہ مجہی قتل ہونا ہی منظور ہی جب خط کہولا گیا اور شاہی فرمان
عامل نے آنکہون سے پڑہا تو طرفہ سے کہا کہ کیا مجہی یہہ مین کہتا نہین تہا کہ کہولنا اچہا نہین ہے طرفہ نے عذر کیا اور کہا کہ
خدا کی مرضی یہی تہی اب مجہی اچہی طرح سے مارنا عامل نے کہا جیسے ارشاد ہو کہنے لگا کہ پہلی مجہی خوب شراب پلا لینی جب مست
ہو جاؤن تو سر رگ کا فصد لی لینا خون نکلتے نکلتے دم بہی نکل جاویگا چنانچہ بہت سی شراب اسی پلائی گئی اور اوسکی
وصیت کے مطابق عمل کرنے سے اوسکی جان نکل گئی نشہ مین اسنے یہہ قصیدہ کہا جس سے پورا پورا جوش جوانی ظاہر ہوتا
اور جلبی نے اسکے قتل کی وجہ یہہ بیان کی ہے کہ ایک روز وہ عمرو بن ہند کی ساتہہ شراب پی رہا تہا جسمین عمرو بن
ہند کی بہن نے جہانکا جب جام مین عکس پڑا تو اسنے یہہ شعر کہا ؎ الا یا ثانی الظبی الذی یبرق شنفاہ
ولولا الملک القاعد قد البثنی فاہ عمر کو سخت ناگوار گذرا اسی سے اسکے قتل کے درپی ہوا بحرین مین اسکی قبر ہے

اللغات حدوج حدج کی جمع ہے وہ ہودہ جو عورتون سے خاص ہو قال الشارح تحت قولہ سہ اثر الحدوج الغوادی وهو معقول الحدج مرکب من مراکب النساء خلایا خلیہ کی جمع ہے جیسے مطایا مطیہ کے یعنے بڑی کشتی سفین فعیل بمعنے فاعل ہے یعنی پانی کو تراشنے والی کیونکہ سفن کے معنے تراشنے کے بہی آئی ہین قال امرؤ القیس سہ وجاء خفیا یسفن الارض بطنہ تری الترب منہ لازقا کل ملزق اور یہ سفینہ کی جمع خلاف قیاس ہے اسلئے کہ اس طرح کی جمع مخلوقات باری سے مختص ہے تو اصفا اصفہ کی جمع ہے پانی بہنے کی جگہ دبارا دد ایک جگہ کا نام ہے نص علیہ صاحب الصحاح

المعنی صبح کے وقت خولہ مالکیہ کے کجاوے ایسے دکہائی دیتی تہی کہ گویا وہ ددکی دہاردن مین بڑی بڑی کشتیان ہین

الاعراب حدوج کی اضافت مالکیہ کی طرف ادنی ملابست سے ہے وہ تو ایک ہی کجاوہ مین سوار تہی مگر چونکہ دوسرے کجاوے اسکے ہمراہی بندون اور متعلقین کے تہے لہذا انکو شاعر نے اسی کی منسوب کیا اور خلایا سفین مین خاص عام کیطرف مضاف ہے اور غدوۃ مین تنوین عوض مضاف الیہ کی ہے یعنے غدوۃ الرحیل

۴	عَدُولِيَّةٍ اَوْ مِنْ سَفِيْنِ ابْنِ يَامِنٍ	يَجُوْرُ بِهَا الْمَلَّاحُ طَوْرًا وَّيَهْتَدِيْ

اللغات عدولیہ عدولی کیطرف منسوب ہے یہہ بحرین مین ایک گانو ہے جہان کی کشتیان مشہور ہین قالت زینت بنت الطثریہ سہ تری جاذبیہ بزعدان وناده علیہا عدولی الهشیم وصلاہ وفی الصحاح وفی شعر طرفہ سفینۃ منسوبۃ الی قریۃ بالبحرین یقال لہا عدولی اور یہہ مفرد لفظ ہے جمع عدولی کی جیسے سطیۃ ومطی ووحشیۃ ووحشی وغیرہ ابن یامن ہجر کا باشندہ تہا جو یمن مین ایک مشہور شہر تہا بڑی بڑی کشتیان رکہتا تہا یجور بصیغہ واحد مذکر غائب مضارع از نصر ینصر جور مصدر میلان کرنا جہکنا یہتدی بصیغہ واحد مذکر غائب مضارع باب افتعال سیدہی جانا یہہ دونون فعل باء سے متعدی ہو گئے ہین

المعنی وہ عدولی گانون کی کشتیان یا ابن یامن کے بیڑون سے ہین جنہین ملاح کبہی سیدہی چلاتا ہے اور کبہی ٹیڑہا یا ایک حال مین تو سیدہی چلاتا ہے اور دوسرے حال مین ٹیڑہا یعنے وہ کجاوے موجون کے ادہر ادہر چلنے سے ایسے معلوم ہوتی تہی کہ گویا وہ

الاعراب عدولیہ بکسرہ تا سفین کا وصف ہے جو پہلے شعر مین مذکور ہے اور جملہ یجور بہا الملاح یہتدی سفین مجرور سے حال واقع ہے اور طورا اس جملہ مین مفعول فیہ ہے جسکا عامل یجور اور اسکا معطوف ہے قال الشارح و اشتقاقہ من قولہم لا اطورہ (فی الصحاح لا اطور بہ ای لا اقربہ) او من طوار الدار جیسے اس شعر مین سہ ماذا یہلفک الرجاء الدجا البر طورا وطورا ترکب البحر طور کے معنی حال کے بہی آئی ہین یقال الناس اطوار ای احوال شتی سہ یعنی طورا تعرقان من البکا فاعشے وطورا تحسران فانجلی اور نوبت کے بہی آتی ہین جیسے سہ لعمری وما عمری علی ہین لقد ساء فی طورین فی شعر حاتم طورین

٥ يَشُقُّ حَبَابَ الْمَاءِ حَيْزُومُهَا بِهَا ۔ كَمَا قَسَمَ التُّرْبَ الْمُفَائِلُ بِالْيَدِ

اللغات حباب الماء وہ جگہ جہان پانی بہت عمیق ہو نیز موجین جنہین بعا لیل بہی کہتی ہین کذا فی الصحاح حیزوم مویشی کا سینہ بیچا بیچ جہان حزام یعنی تنگ ڈالتے ہین حیازیم جمع مفائل وہ شخص جو فیال کہیل کہیلے اور یہہ ایک قسم کا کہیل ہے کہ مٹی مین کچہ چہپا دیتی ہین پہر اسکے دو حصہ کرکے پوچہتی ہین کہ وہ چیز کس حصہ مین ہے اور یہہ ہندوستان مین بہی ہے

المعنی ان کشتیون کے سینے پانی کے موجون یا گہراؤ کو یون چیرتے ہین جیسے کوڑی زمند کہیلنے والے ہاتہہ سے مٹی کو دو حصہ کر دیتا ہے

الاعراب یشق فعل معروف حیزومہا فاعل حباب الماء مفعول بہ بہا مین با ظرفیت کے معنے دیتی ہے اور ضمیر مجرور نواصف کی طرف پہرتی ہے اور بالید قسم کے متعلق ہے

٦ وَفِي الْحَيِّ أَحْوَى يَنْفُضُ الْمَرْدَ شَادِنٌ ۔ مُظَاهِرُ سِمْطَيْ لُؤْلُؤٍ وَزَبَرْجَدِ

اللغات احوی حوۃ سے مشتق ہے جسکے معنے ہین گندم گون لب حواء مونث کے لئے ہے مرد تازہ پیلو شادن قوی بچہ ہرن کا شدون سے مشتق ہے جسکے معنے ہین بچہ کا خوب قوی اور مضبوط ہونا اور سینگ کا نکالنا نفض درخت کو اس لئے ہلانا کہ اسکا پہل گر پڑے مظاہر مظاہرہ سے مشتق ہے جسکے معنی ہین دو کپڑون کو اسطور پر پہننا کہ ایک کی پشت دوسرے کی پشت کے ساتہہ متصل ہو یعنے ایک دوسرے پر ہون جیسا کہ عموماً دوہری کپڑے پہنے جاتے ہین سمط دہاگا جب تک مہرے نہین ہوا اور اگر مہرون مین ہو تو اسے سلک کہتے ہین لولو لوء لولو کی جمع ہے موتی زبرجد بروزن سفرجل

المعنی اور قبیلہ مین ایک نوجوان گندم گون لب ہے جو پیلو کا پہل جہاڑتی ہے اور موتیون اور زمرد کی لڑیون کو ایکدوسرے پر پہننے والی ہے چونکہ پیلو کہانے کے وقت ہرن کی گردن مین ایک قسم کی خوبصورتی آجاتی ہے اور دو ہارون کا پہننا انمین قابل تعریف سمجہا جاتا تہا لہذا ان دونون امرون کو بیان کیا

الاعراب الحی مین الف لام عہد ذہنی ہے اور فی الحی خبر مقدم ہے اور احوی موصوف ینفض المرد شادن مظاہر سمطی لولو و زبرجد تینون صفتین ہین موصوف معہ ہر سہ اوصاف کے مبتدا مؤخر ہے کل جملہ اسمیہ ہے اور مظاہر

٧ خَذُولٌ تُرَاعِي رَبْرَبًا بِخَمِيلَةٍ ۔ تَنَاوَلُ أَطْرَافَ الْبَرِيرِ وَتَرْتَدِي

اللغات خذول اپنے ریوڑ سے پیچہے رہنے والی ہرنی قال الاصمعی اذا تخلف الظبی عن القطیع قیل خذل تراعی بصیغہ واحد مونث غائبہ مراعاۃ مصدر باب مفاعلہ محاورہ الحمار تراعی الحمر ای ترعی معہا سے ماخوذ ہے یعنی باہم چرنا اپنے ریوڑ کے ساتہہ مینی یہہ ایک شاعر کا حال ہے جو کہتا ہے قال ابو ذؤیب سہ من وحش حوضی یراعی الصید منتبذا کانہ کوکب بالجو منفرد ربرب بروزن جعفر جنگلی گائون کا ریوڑ خمیلہ نہایت گنجان درخت اصمعی کہتا ہے خمیلہ اس ریتی کو کہتے ہین جو بہت درخت اگائے تناول بصیغہ واحد مونث غائبہ مضارع از باب تفاعل ایک تاء محذوف تناول مصدر پکڑنا بریر بریرہ کی جمع پیلو کو کہتے ہین ترتدی بصیغہ واحدہ مونث غائبہ ارتداء مصدر چادر پہننا

المعنی وہ ایک ایسی ہرنی ہے کہ اپنی ریوڑ سے پیچھے رہ گئی ہے اور ایک جنگلی گائیوں کے ریوڑ میں کہستانی زمین میں جو بہت درخت اگانیوالی ہے چرتی ہے اور پیلوں کے اطراف کہاتی ہے اور انکی چادر پہنتی ہے یعنی انمین چھپ جاتی ہے

۸	وتبسم عن المی کان منورا	تخلل حر الرمل دعص لہ ندی

اللغات المی سرخ چمکتی دانت گندم گون لب منور اسم فاعل از تنویر درخت کا کلیانا یہاں منور سے بابونہ مراد ہے جس سے دانتوں کو عموما تشبیہ دیا کرتے ہین قال الشاعر ے کانما تبسم عن لؤلؤ منضد او برد او اقاح تخلل بصیغہ ماضی معلوم مصدر باب تفعل بیچ مین آنا نافذ ہونا حر الرمل یعنی ریتی کا بیچا بیچ یقال حر الرمل وحر الدار ای وسطہا دعص ریتی کا گول ٹکڑہ ندی صفت مشبہ ہے از باب علم العلم یعنی تر - دہبنگا ہوا

المعنی وہ ایسے چمکتے ہونٹوں دانتوں سے مسکراتی ہے گویا بابونہ جسکا گیلا ٹیلا ریتی کے بیچا بیچ گہسا اسکے دانت ہین

الاعراب منور موصوف ہے تخلل فعل دعص فاعل موصوف لہ پہلا وصف حر الرمل مفعول تخلل اپنے فاعل اور مفعول کے ملکر جملہ فعلیہ ہوکر منور کا وصف بنا اور وہ اپنی وصف کے ساتھ ملکر کان کا اسم ہے اور ثغرہا - یا بہ

۹	سقتہ ایاۃ الشمس الا لثاتہ	اسف ولم تکدم علیہ باثمد

اللغات ایاۃ الشمس بکسرہ ہمزہ وفتح آن آفتاب کی روشنی اور زینت لثات مسوڑہی لثہ کی جمع ہے اصل مین لثی بروزن عنب تہا لام کلمہ حذف کرکے اسکے عوض مین تا کو لائی وھذا الجمع علی لفظ المفرد نص علیہ الفیومی اسف بصیغہ واحدہ مونث غائبہ از باب افعال اسفاف مصدر محاورہ ہے سف وجہہ النور سے ماخوذ ہے یعنی اسکے چہرہ پر دودہ لگایا گیا جبالی بن حرث برجمی بسل کے تعریف مین کہتا ہے ے شد ید بریق الحاجبین کانما اسف علی نار نا صیہ الکلا حدیث مین ہے کانما اسف وجہہ یعنی چہرہ متغیر ہوگیا گویا اسپر کچہ دہولا گیا ہے لم یکدم صیغہ جحد معلوم کدم مصدر گلے دانتوں سے کاٹنا کسی سخت چیز سے صدمہ پونچانا وعلیہ قول الشاعر کذا فی الصحاح اثمد بکسرہ ہمزہ ومیم سیاہ سرمہ مع

المعنی آفتاب کے آبتاب نے اسکو اچھی طرح سیراب کیا تہا مگر اسکے مسوڑہی جن پر سرمہ اصفہانی لگا یا گیا اور نہین سخت چیز سے صدمہ نہین پونچایا تہا یعنی کوئی چیز سرمہ کے بعد نہین کہائی تہی جس سے اسکے سرمہ مین کسی طرح

الاعراب سقتہ کے ضمیر مفعول المی کے طرف پہرتی ہے اور علیہ سے اثمد کیطرف

۱۰	ووجہ کان الشمس القت رداءہا	علیہ نقی اللون لم یتخدد

اللغات شمس آفتاب مونث سماعی ہے اصل مین شمس کے معنی سرکشی اور امتناع کی ہین وصنہ شماس الدابۃ یعنی لگام دینے کا لپونہ آنا قال الشاعر ے فان تقبلوا بالود نقبل بمثلہ ولا فانا نحن ابی واشمو ومنہ الشماس اسم رجل چونکہ آفتاب بہی منیع اور ابی ہوتا ہے لہذا اسی باعث شمس کہتی ہین رداء چادر ہے

ہمزہ یا سے منقلب ہے لم ینخذ بصیغہ مجد معلوم تحذ و بمعصدر رخسارہ کا جہر لون ذرالاہونا

المعنی اور ایسے چہرے سے گویا سورج نے اپنی نورانی چادر اس پر ڈالی ہوئی ہے اور وہ صاف رنگ والا ہے جہر لون الاہا نہیں

الاعراب نقی اللون اور لم ینخذ دا اور جملہ کان الشمس القت رداہا علیہ وجہ کی اوصاف سے ہیں اور نکرہ کے چند اوصاف ہونیکی حالت میں عموماً مفرد وصف کو مقدم لایا کرتے ہیں بنا بر علیہ چاہیے تہا کہ لم ینخذ کی طرح جملہ کان الشمس آہ نقی اللون سے پہلے ہوتا لکن قال الرضی ولیس ذلک بواجب لقولہ تعالی کتب انزلنہ مبارک وقول النابغۃ ولیل اقاسیہ بطی الکواکب اقاسیہ اور بطی الکواکب لیل کے اوصاف سے ہیں جملہ مقدم ہے انزلناہ اور مبارک دونوں کتاب کے اوصاف سے ہیں جملہ مقدم ہے

۱۱	وَاِنِّیْ لَاُمْضِی الْهَمَّ عِنْدَ احْتِضَارِهٖ		بِعَوْجَاءَ مِرْقَالٍ تَرُوْحُ وَتَغْتَدِیْ

اللغات ہم کسی اندوہ امر کا کہنا ایک شاعر کہتا ہے ۔ اذا ہم لم تردع عزیمۃ ہمہ ولم یات ما یاتی من الامر ہا ما عوجاء وہ اونٹنی جو کثرت مسافت سے دبلی ہو کر لنگڑی ہو جاوے عورتوں کی وصف میں بھی آجاتا ہے جیسے ایک شاعر کہتا ہے ۔ محصنرۃ لا یجعل الستر دونہا اذا المرضع العوجاء جال بریمہا مرقال وہ اونٹنی جو ارقال والی ہو (ارقال اونٹنی کی چالوں سے ایک چال ہے) تروح بصیغہ واحد مونث غائبہ رواح سے مشتق ہے جو صباح کی نقیض ہے اور مراد اس سے وہ وقت ہے جو زوال آفتاب سے غروب تک ہے تغتدی بصیغہ واحد مونث غائبہ از

المعنی اور میں اپنے مہم کو جب پیش آتی ہے ایک ایسی سانڈنی کے ساتھ بسر کرتا ہوں جو کثرت مسافت سے

الاعراب مرقال مع جملہ تروح اور تغتدی عوجاء کی اوصاف سے ہے اور حسب قاعدہ مفرد جملہ پر مقدم ہے

۱۲	اَمُوْنٍ کَاَلْوَاحِ الْاِرَانِ نَصَأْتُهَا		عَلٰی لَاحِبٍ کَاَنَّهٗ ظَهْرُ بُرْجُدِ

اللغات امون بروزن فعول مشتق از امن وہ اونٹنی جسکے نہایت قوی ہونیسے اسکے ضعف کا فکر ہو بلکہ ضعف سے بالکل بے خوف ہو جائے اران تابوت جسمیں میت کو رکہا کرتے ہیں نصات بروزن منعت بصیغہ واحد متکلم از نصا پیشانی کے بالوں سے پکڑ کر ہانکنا اور دہکیلنا لاحب فاعل بمعنے مفعول ہے مشتق از لحب باب ضرب بمعنے پامال کرنا وہ صاف سیدہا رستہ جو بسبب کثرت آمد و رفت کی خوب صاف اور واضح ہوگیا ہو برجد گاڑھی کمل

المعنی جو دبلی پتلی تابوت کی تختوں کیسی مضبوط جیسی ہیں نے سدا ایسے رستے پر چلایا جو گاڑھی کمل کا سا

الاعراب امون عوجاء کا وصف ہے

۱۳	جُمَالِیَّةٍ وَجْنَاءَ تَرْدِیْ کَاَنَّهَا		سَفَنَّجَةٌ تَبْرِیْ لِاَزْعَرَ اَرْبَدِ

اللغات جمالیۃ وہ اونٹنی جو قوت میں اونٹ جیسی مضبوط ہو وجناء مضبوط قوی اونٹنی وجین سے ماخوذ ہے جو سخت ابہری ہوئی زمین کو کہتے ہیں اور بعض کا یہ خیال ہے کہ بڑے رخسارہ والے اونٹنی کو کہتے ہیں تردی بصیغہ

کرکے اسی پر تثنیہ کردیا گیا۔ جیسے زہیر کے اس شعر مین لمن طلل من عام من زمن + لالا اسماء بالقفین
فالرکن + نص علیہ صاحب الصحاح یہی وجہ ہے کہ سیبنے بلفظ مثنی ایک خاص جگہ کا نام سمجھ کر بحرین کیطرح
ذکر نہین کیا۔ شول بروزن صحب شائلۃ کی جمع یا اسم جمع ہے۔ شول سے مشتق ہے جسکے معنی ہین
حاملہ اونٹنی کا دم کو اٹھانا۔ شوال مہینہ کا وجہ تسمیہ ابن فارس کے نزدیک یہ ہے کہ نام رکھنے کے
وقت اتفاقاً واضع نے اونٹنیون کو ایسی حالت مین پایا۔ وہ اونٹنی جسکا دودہ کم ہوجائے اور اسکے
حمل یا وضع کو سات یا آٹھ مہینے گذر گئے ہون۔ ایسی حالت مین عموماً دم اٹھائے رکھتے ہین لہذا انکو
شائلہ کہتے ہین۔ ترتعی بصیغہ واحد مؤنث غائبہ۔ ارتعا مصدر باب افتعال۔ چرنا۔ حدائق حدیقہ
کی جمع ہے۔ فعیلہ بمعنے مفعول ہے مرغزار جسپر احاطہ کیا گیا ہو۔ اور چرنے کی لئے مخصوص کیا گیا ہو
ہر ایک کو اسمین دخل نہو۔ پھر مجازاً ہر ایک مرغزار کو کہہ لیتے ہین خواہ اسپر دیوار سے احاطہ کیا گیا ہو
یا نہین۔ فیومی مولی بروزن مرمی وہ قطعہ زمین کا جسپر ولی بارش برس گئے ہو۔ ولی کے
لغوی معنی متصل ہونیکی ہین چونکہ وسمی کے بعد ہوتی ہے اسلیئے اسی ولی سے نامزد کرتے ہین آسرۃ
سرّ کی جمع ہے جیسی اقنہ قن کی وادی کا وہ قطعہ جو منتخب اور عمدہ ہو اغید وہ زمین جسمین بہت سبزی
ہو۔ غید سی مشتق ہے بلحاظ اصلی معنون کے صرف گردن اور انگور سے وصف بن سکتا ہے۔ کیونکہ
غید کی معنے ہین۔ نازکی مع درازی اور جھکاؤ کے۔ بطریق مجاز مکان کو بھی کہہ لیتے ہین وھذا
کثیر شائع من تسمیۃ المظروف باسم الظرف کالخاطر بمعنے القلب

المعنی اساڑہ کی دلون مین وادی ثقت پر ایسی اونٹنیون مین چرتی رہی ہے جنکا دودہ مدت حمل یا وضع
کو سات یا آٹھ مہینے گذرنی سے سوک گیا ہے۔ اور جو ایسی زمین کے مرغزارون مین چرتی ہین جسکے اچھے
اچھے قطعات پر ولی بارش پڑی ہوئی تھی اور وہ خوب بہت سبزی مائل تھے

الاعراب ترتعت فعل ضمیر اسکی فاعل ثقتین مفعول بہ فی الشول متعلق فعل اور جملہ ترتعی فعل حدائق
مفعول بہ اور مولی الاسرۃ جو باعتبار متعلق ارض محذوف کے وصف واقع ہین حدائق کا مضاف الیہ
ہے اور اغید وصف) فعلیۃ شول سے حال واقع ہے شول مع اپنی حال کے ترتعت کی متعلق ہے فعل مع
فاعل و مفعول جملہ فعلیہ ہوا۔ یا دوسرا جملہ بحذف حرف عطف پہلے جملے پر معطوف ہے

بِذِي خُصَلٍ رَوْعَاتِ أَكْلَفَ مُلْبِدِ	تَرِيعُ إِلَى صَوْتِ الْمُهِيبِ وَتَتَّقِي	١٦

اللغات تریع بصیغہ واحد مؤنث غائبہ ریع مصدر باب ضرب۔ واپس آنا اور یہ اونٹنی کا وصف ہے
کہ بمجرد بلانے کے واپس آجاتی ہے ومنہ ناقۃ مریاع بروزن محراب وہ اونٹنی جو چراگاہ مین خود ہی جا اور خود

ہی چرکر واپس آجائے مُہیب بروزن مُقیم اہابۃ مصدر باب افعال محاورہ ہاب الابل سے ماخوذ ہے یعنی اونٹون کو بلانے والا۔ مراد چرواہا تتقی بصیغہ واحد مؤنث غائبہ اتقاء مصدر باب افتعال بچنا متعدی بنفسہ ہے یقال اتقیتہ اذا احذرتہ خُصَل خُصلہ کی جمع ہے جیسے غُرَف غرفہ کی بالون کا مجموعہ روعات روعہ کی جمع ہے جسکے معنی ڈرانے کے ہین مگر یہان مراد اس سے وہ حملے ہین جو نر مادہ پر کرتا ہے کیونکہ وہ ڈرانے کا سبب ٹھیرتے ہین من قبیل ذکر المسبب وارادۃ السبب اکلف وہ اونٹ جسکا رنگ بدرجۂ غایت سرخ ہونے سے مائل بسیاہی ہوگیا ہو۔ کلفا مؤنث کی لئے ہے مُلبِد بصیغہ اسم فاعل وہ اونٹ جو نر ہو پر پیشاب مینگنی کرنیکے وقت شدت شہوت سے دم مارے جس سے پیشاب اور گوبر کی لگنے سے اسکے چوتڑون کی پشم جمکر ایسی ہوجائے جیسے نمدہ

المعنی چرواہے کی آواز کیطرف پھرتی ہے یعنی ایسے کم تیز اور بہت گھاس کھانیوالی نہین ہے کہ گھاس کے شغل سے بلانے والیکا آواز نہ پہچانے اور بہت بالون والی دم کی وجہ سے ایسی جوان اونٹ کی حملون سے بچتی ہے جو سرخ رنگ مائل بسیاہی ہے اور بہت دم مارنے سے اسکے چوتڑون کے بال نمدہ کیطرح جمگئے ہین یعنی سخت اونٹ شہوتی سے چونکہ ایسی گھنے بالون سے جو ایک عمدہ وصف ہے بچتی ہے اسلیئے بسبب نیا بیاہی جانے کے وہ ضعیف بھی نہین ہوتی

الاعراب جملہ تریع الی صوت المہیب معطوف علیہ اور تتقی فعل ضمیر اسکی جو ناقہ کیطرف پھرتی ہے فاعل۔ اور روعات مضاف اکلف مضاف الیہ موصوف ملبد وصف موصوف مع اپنی وصف کے روعات کا مضاف الیہ ہے اور روعات تتقی کا مفعول ہے اور بذی خصل تتقی کے متعلق ہے فعل مع فاعل اور مفعول اور متعلق کے جملہ فعلیہ ہوکر معطوف۔ پہلا جملہ معطوف علیہ ہے

۱۷	كَأَنَّ جَنَاحَيْ مَضْرَحِيٍّ تَكَنَّفَا	حِفَافَيْهِ شُكَّا فِي الْعَسِيبِ بِمِسْرَدِ

اللغات جناح بروزن سحاب جانور کا بازو جنح سے مشتق ہے جسکی معنے میل کرنیکے ہین چونکہ پرندہ کی بازو بھی عموماً جھکے رہتے ہین لہذا انہین جناح کی نام سے نامزد کرتے ہین۔ اجنحہ جمع مَضرَحی وہ چرغ یا کرگس جسکے بازو دراز ہون تکنفا بصیغہ تثنیہ مذکر از باب تفعل۔ تکنف مصدر۔ احاطہ کرنا۔ حفاف کنارہ حف سے مشتق ہے جسکے معنے احاطہ کرنیکے ہین والجانب للشیء ایضاً یحاط بہ الشیء فکانہ فعال بمعنی ما یفعل بہ کالنطاق بمعنی ما ینطق بہ شُکّا بصیغہ تثنیہ مذکر مجہول شک مصدر باب نصر ایک چیز کو دوسری چیز سے ملا دینا یقال شککتہ بالرمح ای طعنتہ وشاک القوم بیوتہم ای جعلوہا مصطفۃ متقاربۃ ومنہ شککت الارحام اذا اتصلت وکل شیء ضممتہ فقد شککتہ فہو شک جو

جو یقین کے برخلاف ہے وہ بھی اسی سے ماخوذ ہے کیونکہ وہ بھی دراصل دو امرون کو ایک حکم مین ملا دینا ہوتا ہے کیسیکو ترجیح نہین ہوتی عسبب بوجہ کی ہڈی عُسُب جمع فعیل بمعنی مفعول ہے مشتق از عسب کا مادہ کو جا لگنا باب ضرب فکانما مطرق مسرد بکسر میم آلہ کا صیغہ ہے سیتالی مشتق از سرد باب ضرب سینا سوراخ کرنا۔

المعنے اسکی دم ایسی جوڑی ہے کہ گویا کسی بڑے بازون والی چیز کی دو بازو دم ہڈی کے دو کنارون مین دائین بائین موچی کے سینتالی سے ملای گئی اور سیدی ہین

الاعراب جملہ شکا فی العسیب بمسرد بتقدیر قد حال ہے یا تکنفا حفافیہ سے بدل ہے یا جملہ تکنفا حفافیہ مضرحی کے لیے صفت کاشفہ ہو اور جملہ شکا فی العسیب بمسرد کانّ کی خبر ہو اور بیت میں لام

١٨	فَطَوْرًا بِهٖ خَلْفَ الزَّمِیْلِ وَتَارَةً	عَلٰی حَشَفٍ کَالشَّنِّ ذَاوٍ مُجَدَّدِ

اللغات زمیل ردیف زمل سے مشتق ہے جسکے معنی اٹھانیکے ہین فعیل بمعنی مفعول ہے بمعنی اٹھایا گیا ومنہ الزاملہ اونٹ کیونکہ مسافر کا بوجھ اٹھاتا ہے والیاء للمبالغۃ حشفت پرانی خشک ہوئی ہوی تھن۔ شاید یہہ تشبیہا کہتے ہین اصل مین اس ردی کھجور کو کہتے ہین جو بغیر پکنے کے خشک ہوجاے اور اسپر گوشت پوست ہو شنّ پرانی مشک تسمیۃ بالمصدر ہے اصل مین شن کے معنے پانی چھڑکنے کی ہین چونکہ پرانی مشک سے بھی پانی بہتا رہتا ہے اسلئے اسی ہے شن کہنے لگ گئی۔ نابغہ کہتا ہے کانک من جمال بنی اقیش + یقعقع خلف رجلیھا بشنّ + ذاوٍ بروزن رام کملانی والی مجدّد وہ تھن جسکا دودہ سوک جاے اسم مفعول کا صیغہ ہے باب تفعیل

المعنے سو کبھی اس دم کو ردیف کی پیچھے مارتی ہے اور کبھی ایسی تھنون پر جو پرانی مشک کیطرح کملای ہوئے اور سوکے ہوئے ہین

الاعراب بہ کی ضمیر مجرور دم کیطرف پھرتی ہے اور طورًا اس فعل سے مفعول فیہ ہے جو بہ کا متعلق ہے یعنی تمرّ یا تضرب

١٩	لَھَا فَخِذَانِ اُکْمِلَ النَّحْضُ فِیْھِمَا	کَاَنَّھُمَا بَابَا مُنِیْفٍ مُمَرَّدِ

اللغات فخذ بفتح فا و کسرہ فا جو تڑ نحض نحضۃ مفرد نحاض جمع گوشت کا ٹکڑا و اللحم اقنیف بروزن مقیم نوف سے ماخوذ ہے جسکے معنی زیادہ ہونے کے ہین بمعنی اونچی کے ممرد بروزن معظم بصیغہ اسم مفعول تمرید البناء سے ماخوذ ہے جسکے معنی ہین عمارت کو گچ کرنا

المعنی اسکی دو رانین جنمین گوشت اچھی طرح سے بھر گیا ہے ایسی ہین گویا وہ ایک اونچی گچ کیئے ہوئے محل کے دروازے ہین۔

الاعراب فخذان مع اپنی وصف اکمل النحض فیہما کی مبتدا مؤخر ہی اور لہا خبر مقدم اور ربا سے مراد یہان کولہین

۲۰	وَطَيٌّ مَحَالٍ كَالحَنِيِّ خُلُوفُهُ	وَأَجْرِنَةٌ لُزَّتْ بِدَأْيٍ مُنَضَّدِ

اللغات طیّ لپیٹنا۔ موڑنا۔ باب ضرب سے مصدر ہے محال بضم میم محالۃ کی جمع ہے۔ پیٹہہ کے مہرے حنیّ حنیۃ کی جمع ہے جیسے مطیّ مطیّۃ کی کمان فعیل بمعنے مفعول ہے من حنیت العصا ای عطفتہ چونکہ کمان بھی مڑی ہوتی ہی اسلیئے اسی حنیّ کہدیتے ہین خلوف خلف کی جمع ہے۔ پہلو کی چھوٹی پسلیان اجرنۃ جران کی جمع ہے جیسے حمار کی احمرہ۔ اونٹ کی گردن مین مذبح سے منحر تک جران کہلاتا ہے جمع باعتبار اجزا کی ہے لزّت بصیغہ واحد مؤنث غائبہ مجہول لز مصدر چمٹنا دأی دأیۃ کی جمع ہے گردن اور پیٹہہ کے مہرے۔ اور چونکہ مفرد کی وزن پر ہے اور اسکی واحد مین اسمین تا سے تمیز ہوتی ہے اسلیئے اسکے طرف واحد کی ضمیر پہر سکتی ہے اور واحد مذکر اسکی وصف مین آسکتا ہی منضّد بصیغہ اسم مفعول از باب تفعیل۔ تنضید مصدر۔ تہ بتہ رکہنا

المعنی اور کنگر وڑا اسکا خوب پیچیدہ ہے جسکی چھوٹی پسلیان کمانون کے مانند ہین اور اسکی گردن کا اگاڑی گردن کے تہ بتہ مہرون سے لگا لپٹا ہے

الاعراب طیّ مصدر اپنی موصوف کیطرف مضاف ہے اور کالحنیّ خلوفہ محال کا وصف اور اجرنۃ طیّ کیطرح فخذان پر معطوف ہے

۲۱	كَأَنَّ كِنَاسَيْ ضَالَةٍ يَكْنُفَانِهَا	وَأَطْرَ قِسِيٍّ تَحْتَ صُلْبٍ مُؤَيَّدِ

اللغات کناس بکسر سین ہرن کی کہوہ جسمین وہ چھپتا ہے کنس سے ماخوذ ہے جسکے معنے چھپنے کے ہین ومنہ الکنّس للکواکب قال ابو عبیدۃ لانہا تکنس فی المغیب ای تستتر ضالۃ جنگلی بیری ضال جمع ہے اطر کمان کا نیڑہا کرنا یقال اطرت القوس آطرہا اطرا اذا حنیتہا قسیّ قوس کی جمع ہے اصل مین قووس تہا قلب مکانی کے بعد قسوو ہوگیا بعدہ یا کی پر طرف واقع ہونیسے قسوی بن گیا ہے پہلے واو کو یا کرکے یا مین ادغام کیا گیا سین کو یا کی مناسبت سے اور قاف کو سین کے مناسبت سے کسرہ دیا گیا صلب بروزن قفل ہر ایک مضبوط مہرے والی پیٹہہ اور کبھی صاد کی اتباع سے لام کو بھی ضمہ دیدیتے ہین مؤیّد بروزن معظّم ماخوذ از اید مجرد تائید کیا گیا۔ قوی اور مضبوط کیا گیا

المعنی گویا اونٹنی کے دائین بائین پہلو ہرن کے دو کہوہ ہین جو جہڑ بیری کے گرد واقع ہین اور اسکی پسلیان گویا موڑی ہوئی کمانین ہین جو مضبوط قوی پیٹہہ کے نیچے رکہی گئی ہین

الاعراب کأنّ حرف مشبہ بالفعل ہے کناسی ضالۃ اسکا اسم اور یکنفانہا خبر ہی اور اطر کی اضافت قسیّ کیطرف

اضافت صفت کی موصوف کیطرف ہے اصل مین گوبا وقیا معطوفۃ تہا اور کان ہ کے اسم پر معطوف ہے

۲۳	لَهَا مِرْفَقَانِ أَفْتَلَانِ كَأَنَّمَا	تَمُرُّ بِسَلْمَي دَالِجٍ مُتَشَدِّدِ

اللغات مرفق بفتح میم وکسرہ فا و بالعکس کہنی ماخوذ از رفق بمعنی نفع اٹہانا قال القبوی المرفق ما ارتفقت به وانتفعت به منه مرفق الانسان افتل فتل بالتحریک سے ماخوذ ہی جسکے معنی ہین کہنیون کا اونٹ کے دونون پہلوؤن سے دور رہنا یقال مرفق افتل بین الفتل وقوم فتل الایادی وفی القاموس والنعت افتل فتلاء تمر بصیغہ واحد مؤنث غائبہ مضارع مرور مصدر باب نصر ینصر بصلہ با وعلی گذرنا سلم وہ ڈول جسکے لئی ایک ہی دستہ ہو جیسے سقون کا ہوتا ہی دالج وہ شخص جو کنوئین سے ڈول لیکر حوض مین گرانے کے لیے جائے متشدد بمعنی بخیل اور بمعنی قوی بھی ہوسکتا ہے

المعنے اسکی دونون کہنیان پسلیون سے ایسی الگ تہلگ ہین کہ گویا وہ سانڈنی کسی بخیل ڈول گرانیوالے کے ڈولون کو اٹہائی جاتی ہی جو مارے بخل کے بازؤن کو ذرا بھی بدن کے نزدیک نہین آنے دیتا اس خوف سے کہ مبادا بدن سے لگکر اسکا پانی

الاعراب مرفقان مع اپنی صفت فتلان کی مبتدا ہی اور لہا خبر مقدم اور کانما کی جگہ بعض روایتون مین کانہا آیا ہی اس صورت مین ضمیر راجع سوئے ناقہ کان کا اسم ہوگا اور جملہ تمر بسلی دالج متشدد خبر

۲۴	كَقَنْطَرَةِ الرُّومِيِّ أَقْسَمَ رَبُّهَا	لَتُكْتَنَفَنْ حَتَّى تُشَادَ بِقَرْمَدِ

اللغات قنطرۃ پل وزن اسکا فنعلۃ ہی قطرسے ماخوذ ہی رومی مفرد باشندہ روم روم جمع جیسے زنجی اور زنج اقسم بصیغہ واحد مذکر غائب ماضی از باب افعال اقسام مصدر قسم کہانا رب سے مراد یہان مالک ہے لتکتنفن بصیغہ واحد مؤنث امر غائب ماخوذ از اکتناف بمعنی احاطہ کرنا تشاد صیغہ واحد مؤنث غائبہ ماخوذ از شید گچ کرنا قرمد ایک قسم کے پتھر ہین جنہین جلاکر چونا بناتے ہیں جو اینٹون کو گچ کرنے مین ہندی قلعی چونہ و نیز پختہ اینٹون کو بھی کہتے ہین ومنہ بناء مقرمد وہ عمارت جو پتہرون سے گچ کی گئی ہو

المعنے وہ ایسی سخت مضبوط ہی جیسی وہ بڑا پل جسکو رومی معمار نے بنایا ہو رومی کی تخصیص اسلیئے ہی کہ اسوقت رومیون کو صنعت مین عرب ایسا ہی فائق سمجہتے تہے جیسے آج ہندوستانی انگریزون کو چنانچہ ہر ایک عمدہ چیز کو انگریزی کہا کرتے ہین) اور اسکی مالک نے قسم کہائی ہو کہ وہ اینٹون پتہرون سے احاطہ کیا جاوے یہان تک کہ قلعی

الاعراب کقنطرۃ پر جو کاف ہے وہ اسمیہ ہے کیونکہ یہ مبتدا محذوف کے خبر ہی اور جملہ اقسم ربہا قنطرۃ کا وصف ہے کما حققنا فی وحش وجرۃ و نظیرہ ولقد امر علی اللئیم یسبنی اور جملہ لتکتنفن جواب قسم ہے اور بقرمد اگر تکتنفن کے متعلق ہی تو اس حالت مین قرمد سے مراد اینٹین وغیرہ ہونگی اور اگر تشاد کی متعلق تو اس حالت مین قلعی چونہ وغیرہ جس سے لپائی ہوسکے اور جملہ اقسم ربہا قنطرہ کا حال بتقدیر قد ہے

۲۴	صُهَابِيَّةُ الْعُثْنُونِ مُوْجَدَةُ الْقَرَا	بَعِيْدَةُ وَخْدِ الرِّجْلِ مَوَّارَةُ الْيَدِ

اللغات صہابیۃ صہابی کی جمع تانیث ہے وہ اونٹنی جسکا رنگ بھورا ہو عثنون کیطرف مضاف ہے جسکی معنے وہ چند لمبی بال ہین جو اونٹنی کے ٹھوڑی کی نیچے ہوتی ہین اور اسکا بھورا ہونا نجابت کے علامت ہے موجدۃ بروزن مکرمۃ مضبوط قوی اونٹنی اونٹ کی وصف مین نہین آتا یعنی موجدۃ القرا ای موثقۃ الظہر قری پیٹھ وخد اونٹ کا پاؤن کو یون زمین پر چلنے مین مارنا جیسے شترمرغ مارتا ہے۔ دوڑنا واخد وخاد وخود نعت منہ یا فراخ گام ہونا باب ضرب موارۃ الید تیز رو گویا اسکے ہاتھہ پاؤن کثرت سے آمدرفت کرتی ہین مور سے مشتق ہے جسکے معنے آمدرفت کرنیکے ہین

المعنے اسکی ٹھوڑی کی نیچے کے بال بھورے ہین (جو اسبات کو ثابت کرتی ہین کہ وہ نسل کے سچی اور اصل کے پوری ہے) اور اسکی پیٹھہ سخت اور اسکی پاؤن کے گام فراخ اور اسکے ہاتھہ بہت چلتی ہین جو تھکتے نہین

الاعراب صہابیۃ العثنون موجدۃ القرا بعیدۃ وخد الرجل موارۃ الید یہہ سب مبتدا محذوف سے متعلق برموصوف یعنی ناقہ جسکے لئے باعتبار متعلق کے وصف ہین خبر واقع ہین

۲۵	أُمِرَّتْ يَدَاهَا فَتْلَ شَزْرٍ وَأُجْنِحَتْ	لَهَا عَضُدَاهَا فِي سَقِيفٍ مُسَنَّدِ

اللغات أمرت بصیغہ واحد مؤنث غائبہ مجہول از باب افعال امرار مصدر سخت بٹنا یقال امررت الحبل فہو ممر اذا فتلتہ شدیدا شزر رسی کے دور کی خلاف بٹنا یعنی بائین طرف سے بٹنا۔ اور فتل کی اضافت عام کی خاص کیطرف ہے أجنحت بصیغہ واحد مؤنث غائبہ مجہول از باب افعال اجناح مصدر جھکانا سقیف چھت ڈالا گیا بیت کی وصف ہے فعیل بمعنے مفعول ہے مسند بروزن معظم وہ سقف جو دوہرا ہو اور مضبوط ہو گویا اسکی سطحین ایک دوسری سے تکیہ لگائی گئے ہین

المعنے دونو ہاتھہ اسکی الٹا بٹنا بٹی ہوئے ہین اور اسکے دونو بازو گویا ایک مضبوط سقف ڈالی گئی گھر مین لگائی گئی ہین

الاعراب فتل شزر امرت کا مفعول مطلق ہے جو نوع کی لئے ہے اور جملہ واجنحت مع اپنی متعلق کے جملہ امرت پر معطوف ہے

۲۶	جَنُوحٌ دِفَاقٌ عَنْدَلٌ ثُمَّ أُفْرِعَتْ	لَهَا كَتِفَاهَا فِي مُعَالًى مُصَعَّدِ

اللغات جنوح بروزن فعول جانح کا مبالغہ ہے جنوح سی مشتق ہے جسکی معنی جھکنے ہین ومنہ جنوح اللیل ای اقبالہ سخت دوڑنے مین مقدم موخر جھکا ہوا ہوتا ہے اجتنا لہ بھی اسی سے ماخوذ معلوم ہوتا ہے فی القاموس وفی الناقۃ الاسراع او ان یکون موخرہا یسندلی مقدمہا لشدۃ اندفاعہا اب جنوح کی معنے خواہ سخت دوڑنی والی کئے جائین جو لازم معنی ہین یا آگی کیطرف جھکنے والی جو اسکی حقیقی معنی ہین دفاق بروزن کتاب وغراب وہ اونٹنی جو تیز چلنے والی ہو اور اپنی رفتار مین کودتی والی ہو عندل

بڑے سر والی۔ مذکر مؤنث مین برابر ہے چونکہ سر کا بڑا ہونا دماغ و اعصاب کے تقویت پر دال ہوتا ہے لہذا یہہ تعریف فقط سر کی نہین سمجھنی چاہیئے بلکہ اونٹنی کے سب اعضا کی اقرعت بصیغہ واحد مؤنث غائبہ افراع مصدر باب افعال چڑہانا معالی بصیغہ اسم مفعول باب مفاعلہ علو مجرد اونچا کیا گیا مصعّد بروزن معظم

المعنی بہت دوڑنی والی آگے کو جھکنے والی کوذنی بڑے سر کی ہے اور اسکی دونون مونڈہی ایک بڑی اونچی بلند محل مین لگائی گئے ہین یعنے اسکا اگلا دہڑ اتنا اونچا ہے کہ گویا کوئی محل ہے

۲۷	كَأَنَّ عُلُوبَ النِّسْعِ فِي دَأَيَاتِهَا	مَوَارِدُ مِنْ خَلْقَاءَ فِي ظَهْرِ قَرْدَدِ

اللغات علوب علب کے جمع ہے جسکی معنے نشان کے ہین تقول منہ علبتہ اعلبہ بالضم اذا وسمتہ او خدشتہ نسع تنگ جس سے کجاوہ باندہتے ہین دای سی مراد یہان پسلیان ہین موارد مورد کی جمع ہے بمعنی نالے خلقاء صاف ٹہوس پتہر قردد اونچی اور غلیظ زمین قرادد جمع

المعنی گویا تنگ کے گہری نشان اسکی پسلیان پر سپاٹ پتہر کی نالیان ہین جو اونچی زمین پر بنائے گئے ہین

الاعراب فی دأیاتہا کائنۃ مقدر کے متعلق ہوکر علوب النسع سے حال واقع ہے جو کان کا اسم ہے اور موارد من خلقاء فی ظہر

۲۸	تَلَاقَى وَأَحْيَانًا تَبِينُ كَأَنَّهَا	بَنَائِقُ غُرٍّ فِي قَمِيصٍ مُقَدَّدِ

اللغات تلاقی بصیغہ واحد مؤنث غائبہ مضارع باب تفاعل اصل مین تتلاقی تہا۔ تلاقی مصدر ملجانا تبین بصیغہ واحد مؤنث غائبہ مضارع بینونۃ مصدر باب ضرب جدا ہوجانا الگ ہوجانا بنائق بنیقہ کی جمع ہے۔ کلی ترریز جو لغلا کی معنے ٹہیک نہین ہین کیونکہ وہ بغل کے نیچے ہوتا ہے متنبی کا یہہ شعر بحملنی والنصل ذو السفائق + یقطر فی کمی علے البنائق پہلے معنو کے تائید کرتا ہے غرّ اغر کی جمع ہے بمعنی سپید قمیص معروف ہے قمصان اقمصہ جمع مقدّد پرانا کپڑا

المعنی وہ نشان کبہی آپسمین ملتے ہین اور کبہی ایک دوسری سی الگ ہوتی ہین جیسے پرانی پہٹی کرتی کی کلیان ہوا کی جہوکی سے باہم ملتے ہین اور پہر الگ ہوجاتے ہین

۲۹	وَأَتْلَعُ نَهَّاضٌ إِذَا صَعَّدَتْ بِهِ	كَسُكَّانِ بُوصِيٍّ بِدِجْلَةَ مُصْعِدِ

اللغات اتلع لانبی گردن تلع سی ماخوذ ہے باب شرف نہاض مبالغہ کا صیغہ ہے نہوض سے جسکے معنی اٹہنے کی ہین صعدت بصیغہ واحد مؤنث غائبہ تصعید مصدر چڑہنا یا سی متعدی ہوگیا ہے سکان دم کشتی ہندی پتوار بوصی معرب بوزی ایک قسم کی کشتی ہے دجلہ بغداد کی نہر کا نام ہے علمیت اور تانیث کے لیے غیر منصرف ہے الف لام اسپر داخل نہین ہوتا۔ ابن درید فرماتی ہین کل شیء غطیتہ فقد جللتہ دجلہ شاید اسی لیئے کہلاتی ہے کہ وہ زمین کو ڈہانپ لیتی ہے والدجال مشتق من ھذا لانہ یغطی الارض بالجمع

مصعد بصیغہ اسم فاعل اصعاد سے مشتق ہے جسکے معنی بصلہ فی چلنے کی ہین یقال اصعد فی الارض اذا ذھب فیھا لہذا بدجلہ کی با بمعنے فی ہے

المعنی اور اسکی لیئے ایک لانبی گردن بہت بلند اٹھتی ہوئی ہے چنانچہ جب اسی اونچا کرتی ہے تو ایسی معلوم ہوتی ہے جیسے دجلہ نہر مین چلتے بیڑی لوزی کا پتوار

الاعراب تلع تخذان پر معطوف ہے اور اذا صعد بہ نہاض سے ظرف واقع ہے اور کسکان بوصی بدجلۃ نہاض کے متعلق ہے مصعد بوصی کا وصف ہے اور بدجلۃ مصعد کے متعلق ہے نہاض اتلع کا وصف ہے اگر بتدا معطوف بنا

٣٠	وَجُمْجُمَةٍ مِثْلُ الْعَلَاةِ كَاَنَّمَا	وَعَی الْمُلْتَقٰی مِنْهَا اِلٰی حَرْفِ مِبْرَدِ

اللغات جمجمہ سر کی ہڈی جو دماغ کا سرپوش ہے ہندی کھوپری جماجم جمع علاۃ اہرن علا جمع ہے خود اونٹنی کو بھی اس سے تشبیہ دیا کرتے ہین ویقال للناقۃ علاۃ تشبیہا فی صلابتہا املا ہڈی کا ٹوٹنے کے بعد جڑنا ملتقی بصیغہ اسم مفعول باب افتعال سے ظرف ہے یعنی ملنے کی جگہ حرف کنارہ اونٹنی کو جو حرف کہتی ہین وہ حرف الجبل سے ماخوذ ہے یعنی پہاڑ کے کنارہ کی طرح دبلی پتلی ہے مبرد آلہ کا صیغہ برد کی معنی سوہان سے گھسانے کے ہین

المعنے اسکی کھوپری اہرن کیطرح مضبوط ہے گویا اسکے ملنے کے جگہ سوہان کے کنارہ سے جڑی ہوئی ہین یا گویا اسکی جوڑون کی جگہ فی اسکی بعض ٹکڑون اپنے بعض سے جوڑا ہے جو سوہن کیطرح مضبوط ہین

الاعراب مثل العلاۃ مین چونکہ لفظی اضافت ہے لہذا نکرہ کی تعریف بن سکتا ہے جمجمہ مع اپنی وصف کے تخذان پر معطوف ہے وعی کے معنی اگر ملانی کے لی جائین تو اس حالت مین اسکا مفعول بہ محذوف ہوگا ای بعضا منہا یا من تبعیضیہ خود مفعول ہے اور اگر لازم معنی ہون تو اس حالت مین منہا ملتقی سے حال واقع ہوگا

٣١	وَخَدٌّ كَقِرْطَاسِ الشَّآمِي وَمِشْفَرٌ	كَسِبْتِ الْيَمَانِي قَدُّہٗ لَمْ يُجَرَّدِ

اللغات خد رخسارہ ہندی گال قرطاس بکسرہ قاف وضم آن کاغذ رباعی مزید فیہ ہے شامی منسوب بسوے شام جو ایک خاص ملک کا نام ہے مذکر مؤنث دونو طرح آیا ہے الف اسمین عوض اس یا محذوف کے ہے جو شامی مین بلحاظ تشدید موجود تھی شام سے ماخوذ ہے جسکے معنی بایان جانب ہونیکی ہین چونکہ یہ ملک مکہ سے بائین جانب تھا لہذا اس نام سے موسوم ہوگیا جیسی یمانی جو منسوب بسوی یمن ہے چونکہ یمن مکہ سے دائین جانب ہے لہذا اسی یمن کہتے ہین کیونکہ یمن کے معنے دائین کے ہین مشفر بروزن منبر اونٹ کا ہونٹ سبت بکسر سین وسکون با اس رنگین دہوڑی کو کہتے ہین جسپر بال نہون فعیل بمعنے مفعول ہے سبت سے ماخوذ ہے جسکے معنی بال مونڈنی کے ہین قال الفیومی ویقال للنعال سبتیۃ لا شعر علیہا وسبت اسہ حلقہ

قدّ طول مین قطع کرنا مصدر قطّ لم یجرّد بصیغہ مجد مجہول از باب تفعیل تجرید مصدر محراب کیطرح ٹیڑہا کرنا ومنہ بیت مجرد وجبل مجرد

المعنی اور اسکی گال شامی قلم جرکی کاغذ کیطرح نرم نازک ہی اور ایک ایسے شہر مین نا جرکے دیمور کیطرح جسکی کاٹ ٹیڑہی نہو

الاعراب خد موصوف ہے اور کقرطاس الشامی مع اپنی متعلق کے نعت ہے موصوف مع اپنی وصف کے مبتدا موخر ہی اور مجہہ پر معطوف ہے اسپاہے منفرم اپنی وصف کسبت الیمانی کی اور جملہ قدہ مبتدا لم یجرد خبر سیت عطف ہے

۲۳	وعینان کالماویتین استکنتا	بکہفی حجاجی صخرۃ قلت مورد

اللغات ماویۃ شیشہ گویا وہ بسبب صفائی کی پانی سی بنا ہوا ہے ما کیطرف منسوب ہے تا تانیث کی ہی
استکنتا بصیغہ تثنیہ سنکنان مصدر چہپنا کہف وہ غار جو پہاڑ مین کہدی ہوئی کہین کیطرح ہو
کہوف جمع حجاج بفتح حا و کسرہ آن وہ ہڈی جسپر ابرو کی بال اگتے ہین احجۃ جمع عیر بنیر بمعنے جانب و کنارہ
کی بہی آیا ہی صخرۃ بڑا پتہر جو سخت ہو صخر صخور جمع قلت پہاڑ کا وہ گڑہا جسمین پانی جمع ہو قلات جمع نیز
آنکہہ کا گہر مورد گہاٹ - خود پانی سے بہی مراد لے سکتے ہین

المعنی اسکی دونون آنکہین دو شیشی ہین جو ان دو غارون مین ہین جو پتہر کی ابرو کی ہڈیون کے نیچے ہین
اور ہر ایک آنکہہ اسکی پانی کی گہاٹ کی مثل ہے جو پانی سی بہر ہوئی ہو یا ان دو غار ویمین ہین جن سے پتہر کے
الاعراب جملہ استکنتا الخ ماویتان سی حال واقع ہی یا وصف ہی اور الف لام ماویتین پر عہد ذہنی کے لئی
ہے اور کہفی کے اضافت حجاجی کیطرف بمعنی فی ہے اور حجاجی کے صخرۃ کیطرف بمعنی من حقیقتہ ہی گر
حجاجی سی مراد دو جانب پتہر کی ہون والا اوعاء اگر ابرو کی ہڈی کے معنی ہین اور قلت مورد
یا صخرہ کا بدل ہے یا مبتدا محذوف سے خبر واقع ہی اصل مین گویا کل منہما قلت مورد تہا پہلی صورت مین قلت
مجرور ہوگا دوسری صورت مین مرفوع

۲۴	طحوران عوّار القذی فتراہما	کمکحولتی مذعورۃ ام فرقد

اللغات طحور بصیغہ مبالغہ طحر سی مشتق ہی باب نصر - آنکہہ کا خس و خاشاک کو جو اسمین پڑے دور کرنا عوّار
بضم عین و تشدید واو وہ تنکہ وغیرہ جو آنکہہ مین پڑ جائی قذی کیطرف صرف لفظی اختلاف کے لئی مضاف ہے
کیونکہ قذی بہی عوار کی معنو نہین ہے کما قال کعب بن زہیر سہ من خادر من لیوث الاسد مسکنہ
مکحولۃ وہ آنکہہ جسمین سرمہ ڈالا جائی - مراد اس سے وہ آنکہہ ہی جسمین قدرتی طور پر سیاہی ہو مذعورۃ
ڈرائی گئی - ذعر مصدر ڈرانا باب منع یمنع ام فرقد جنگلی گائی فرقد بروزن جعفر جنگلی گائی کے بچے کو کہتی ہین
المعنی وہ آنکہین تنکون وغیرہ خس خاشاک کو جو انمین پڑتے ہین دور کرنیوالیان ہین سوا نہین تو ایسا پاتا ہے

جیسے اس سچی والی گائی کے سہمیلے آنکھیں جیسے شکاریون نے ڈرایا ہو

الاعراب طحوران عینان کی لیئے وصف ہے تری افعال قلوب سے ہی دوسرا مفعول کاف اسمیہ ہے اور ام فرقد

۳۴	وصادِقتا سمعِ التوجّسِ للسُّرے	لِھجسٍ خفیٍّ او لِصوتٍ مُنَدّدِ

اللغات صادقتا اصل مین صادقتان تھا۔ نون اضافت کے لیئے محذوف ہوا صدق سے اخوذ ہی جسکی معنے پختگی اور مضبوطی اور سختی کے ہین صدق بہی مضبوطی کی لیئے کہتے ہین سانچ کو آنچ نہین جہوٹہ کو نہین کہہ سکتے ومنہ نظر الیہ نظرۃ صدقۃ ای صلبۃ ومنہ صدقوھم القتال ای صلبوا فیہ واشتدوا۔ ومنہ تمر صادق الحلاوۃ ای شدیدہا قال المساور بن ہند ولنا قناۃ من ردینہ صدقۃ توجس بروزن تفعل مصدر کا ناہوسی کیطرف کان لگانا۔ ذوالرمہ ایک شکاری کی تعریف مین کہتا ہی اذا توجس رکزا من سنابکھا وکان صاحب ارض او بہ الموم سری رات کیوقت چلنا لام سیر توقیت کا ہی ھجس آہٹ وہ آواز جو سمجہ مین آوے کیسی ہے مندد بصیغہ اسم مفعول وہ آواز جو سنائی جائے بعیدیا مستقل ہے یقال ندد یہ اذا اسمع بہ شہر

المعنی اور رات مین چلتی ہوئی اسکے کان کا کانا ہوسی کیطرف کان لگانیمین خوب درست اور ٹہیک ہین خواہ وہ کان لگانا ایسے آہٹ اور آواز کیطرف ہو جو سمجہ مین نہین آتے یا ایسی آواز کی طرف جو سمجہ مین آجاتی ہی اور ظاہر ہے

الاعراب صادقتا کی اضافت سمع کیطرف لفظی ہے اور سمع کی اضافت توجس کیطرف اضافت عام کی خاص کیطرف ہے لان التوجس التسمع الی الصوت الخفی علی ما ذکرہ صاحب الصحاح والسمع والتسمع بمعنی واحد علی ما ذکرہ الفیومی فکان التوجس خاصا فاضافت السمع الیہ علی ما ذکرنا اور لھجس اور لصوت مندد سمع کے متعلق ہین فان السمع صلتہ اللام قال الفیومی سمعتہ وسمعت لہ سمعا واستمعت وتسمعت کلہا بمعنی واحد متعد بنفسہ وبالحرف انتہی

۳۵	مُؤَلَّلَتانِ تَعرِفُ العِتقَ فِیہِما	کَسامِعَتَی شاۃٍ بِحَومَلَ مُفرَدِ

اللغات مؤللۃ بصیغہ واحدہ مؤنثہ اسم مفعول تالیل مصدر تیز کرنا نکیلا بنانا۔ کانون مین تیزی اور انتصاب یعنی سیدہی کہڑی ہونا وصف ہے شاۃ جنگلی بیل

المعنی اسکے کان نکیلی سیدہے ہین کہ انکی شرافت سچی ہولی ہوئی ہاین جو ان کے اکیلے جنگلی بیل کے کانون کیطرح مارے ڈر کی کان کہڑی ہوئے ہین ہذا کما قال ابو ذویب من وحش حوضے یراعی الصید منتبذا کانہ کوکب بالجو منفرد

۳۶	واروعُ نَبّاضٌ اَحَذُّ مُلَملَمٌ	کَمِرداۃِ صَخرٍ فی صَفیحٍ مُصَمَّدِ

اللغات اروع چوکنا۔ ڈرنی والا نباض بصیغہ مبالغہ بروزن علام بہت ہلنے والا مشتق ازنبض

جسکے معنی ملنے کی ہین احذ از حذ ذ وصل ہین یعنے سبک دم ہونیکی ہین عموماً ایکا پہلکا اس سے مراد لی لیتے
ہین فیقال رجل احذ اذا کان خفیفا ململم بصیغہ اسم مفعول بروزن مدحرج ہر ایک ایسی چیز جو جڑا ہوا
اور گول ہو ثلاثی مزید ملحق لم سی ماخوذ ہی جسکے معنی جمع کرنیکے ہین صفیح صفیحۃ کی جمع ہی جسکے معنے
چوڑی پتھر کے ہین قال الشاعر یطیان علیہ بالصفیح ویکلس مصمّد بروزن مفعول مشتق از تصمید ہر ایک
المعنے اسکا دل جو کہنا بہت ہلنی والا سبک حرکات والا اور گول محل پتھر ہے جو چوڑی چکلی سخت سلون سے
مرداۃ پتھر کیطرح پڑا ہی یعنے اسکی پسلیان بھی پتھر کیطرح سخت ہین اور اسکا دل ہے سخت پتھر کیطرح جس سے
دوسر پتھر توڑتے ہین سخت ہی جسپر غم نہین ٹھیرتا
الاعراب مرداۃ کی اضافت صخر کیطرف اضافت خاص عام کیطرف ہے

۳۷	وَاَعلَمُ مَخرُوتٌ مِنَ الاَنفِ مَارِنٌ	عَتِیقٌ مَتٰی تَرجُم بِہِ الاَرضَ تَزدَدِ

اللغات اعلم وہ شخص جسکا اوپر کا ہونٹ چرا ہوا ہو ۔ ہندی کہتڈا ۔ اور نیز خود چری ہوئی ہونٹ کو بھی
کہہ لیتے ہین مخروت مشقوق الشفۃ یعنی جسکا ہونٹ چرا ہوا ہو کذا فی الصحاح اور خود چری ہوئی ہو نتھنہ کو بھی
مارن نرم و نازک عتیق نجیب شریف ترجم بصیغہ واحد مونث غائبہ مشتق از رجم معنی پتھر مارنا
متی کے باعث مجزوم ہے تزدد کذلک از باب افتعال جواب شرط ہونیکی مجزوم ہی اور بحکم الساکن اذا
حرک حرک بالکسر ضرورت شعری کیلیے مکسور بالاشباع پڑھا جاتا ہے
المعنی اور اسکا ایک ہونٹ ناک سی چرا ہوا نازک نجابت والا ہے سمدہ ہے کہ جب وہ اونٹنی اسی ہین پیر مارتے
ہی تو چلنے مین بڑھتی ہے زمین پر مارتی ہے یہہ بتلانا مقصود ہی کہ وہ اونٹنی اعلی درجہ کی ہی جو سب اونٹون
سے آگی چلتی ہے اور بسبب تجربہ کاری کی زمین کو سونگھتی ہے تاکہ مسافت کا بعد وغیرہ معلوم کرکے
جسطرف آبادی یا پانی نزدیک جاتی اسیطرف ارادہ کری امرء القیس کہتا ہی علی ظہر عادی یحار بہ
القطا + اذا سافہ العود الدیافی جرجرا
الاعراب اعلم ماسبق پر معطوف ہے اور موصوف ہے مخروت مع اپنی متعلق من الانف کی اور مارن اور عتیق
اور جملہ شرطیہ صفات ہی اور یہہ بھی ہوسکتا ہی کہ مخروت من الانف سی بحذف عطف اونٹنی کے ناک
کی تعریف ہو یعنی اسکا بالائی ہونٹ چرا ہوا ہے اور اسکی ناک سپید ہی اور کری اسکی نرم ہے جب لیسے زمین پر

۳۸	وَاِن شِئتُ لَم تُرقِل وَاِن شِئتُ اَرقَلَت	مَخَافَۃَ مَلوِیٍّ مِنَ القَدِّ مُحصَدِ

اللغات لم ترقل بصیغہ جحد مونث غائبہ معلوم ارقال مصدر باب افعال یو یہ دوڑنا ماضی بروزن
مرمی از باب لوی یلوی ۔ لی مصدر رسی کا بٹنا قد بکسر قاف بتسمہ فعیل معنے مفعول ہے یعنی وہ چمڑا

جو سید یا طول مین کاٹا جائے مشتق از قدّ۔ طول مین قطع کرنا ضد قط اور بالفتح کوڑا۔ اگر بکسر پڑہا جاوے تو اس حالت مین قد سے جنس مراد ہوگی جیسے بعض نے شعر فبانت تعد النجم فی مستحیرۃ مین نجم سے جنس مراد لی ہے اور جیسے بولتی ہین قل اللہ دہم والدینار اور مراد ایک نہین لیتے بلکہ جنس اس حالت مین ترکیب خاتم من فضۃ سے ہو جائیگی اور حبب بالفتح پڑہا جاوے تو اس حالت مین فاجتنبوا الرجس من الاوثان کی سے محصد بصیغہ اسم مفعول از باب افعال احصاد مصدر رسی کا بٹنا

المعنے اگر تو چاہے تو وہ پوپون نکلے اور اگر تو چاہے تو پوپون چلے ایک کوڑی کی ڈر سے جو تسموں سے بنا اور بٹا ہوا ہے یا ایک کوڑے کی ڈر سے

الاعراب من القد لوی کا بیان ہے اور چونکہ ارقلت کا فاعل اور مخافۃ کا ایک ہے اور زمانہ بھی ایک ہے لہذا مخافۃ مفعول لہ بن سکتا ہے

۳۹	وَاِنْ شِئْتَ سَامَی وَاسِطَ الْکُورِ رَأْسُہَا	وَعَامَتْ بِضَبْعَیْہَا نَجَاءَ الْخَفَیْدَدِ

اللغا سامی بصیغہ ماضی معلوم از باب مفاعلہ مساماۃ مصدر بلندی مین مقابلہ کرنا واسطۃ الکور واسطۃ الکور بمعنی مقدم پالان کور بضم کاف پالان کذا فی القاموس عامت بصیغہ واحد مؤنثہ غائبہ عوم مصدر تیرنا۔ نصر ینصر ضبع بروزن فلس بازو نجاء بروزن سحاب دوڑنا و منہ ناقۃ ناجیۃ ......

ہاتھ خفید بروزن سفرجل بخار معجمہ بہت دوڑنے والا شترمرغ خفد سے ماخوذ ہے جسکے معنے تیز چلنے کے ہین فے القاموس خفد کتضرا اسرع فی مشیتہ

المعنے اگر تو چاہے تو سر ابہار کر پالان کے اگاڑی کا مقابلہ کرے اور اپنے دونوں بازو سے تیز دوڑنے والے شترمرغ کے دوڑنے کے دوڑ

الاعراب نجاء الخفیدد عامت سے مفعول مطلق من غیر لفظہ ہے

۴۰	عَلٰی مِثْلِہَا اَمْضِیْ اِذَا قَالَ صَاحِبِیْ	اَلَا لَیْتَنِیْ اَفْدِیْکَ مِنْہَا وَاَفْتَدِیْ

اللغا امضی بصیغہ واحد متکلم از باب ضرب مضی مضاء مصدر جانا قال القیومی مضی الشیء یمضی اذا ذہب و فی موضع آخر ذہب فی الارض ذہابا و ذہوبا و مذہبا مضے انتہی افدی بصیغہ واحد متکلم از باب ضرب قدی مقصورا مفتوحا و مکسور الصلہ من مدخول من سے چھڑانا یقال فداہ من الاسر اذا استنقذہ بمال۔ افتداء خود چھوٹنا

المعنے مین ایسی اونٹنی پر ایسے وقت مین سفر کرتا ہون کہ میرا ساتھی گھبرا کر یہہ بول اٹھے دیکھو کاشکے مین تجھے اس مصیبت سے چھڑا دیکر

الاعراب امضی فعل با فاعل علی مثلہا متعلق اور جملہ اذا قال صاحبی مع اپنی مقولہ کی الا لیتنی افدیک منہا وافتدی جو جملہ اسمیہ ہے امضی کا ظرف ہے فعل مع فاعل و متعلق اور ظرف کے جملہ فعلیہ ہوا اور علی مثلہا کی تقدیم حصر کی غرض سے ہے اور مثلہا کی ضمیر ناقہ کیطرف راجع ہے

۴۱	وَجَاشَتْ اِلَیْہِ النَّفْسُ خَوْفًا وَخَالَہٗ	مُصَابًا وَلَوْ اَمْسٰی عَلٰی غَیْرِ مَرْصَدِ

اللغات جاشت بصیغہ واحد مؤنث غائبہ جیش مصدر رابلنا مراد جان کا اوپر کو آنا جیسے ہانڈی کا ابلنے ابلکر اوپر کو آتا ہی قال الشاعر وجاشت الی النفس اول مرۃ + فردوت الی مکروھہا فاستقرت - قال الشارح جاشت النفس حمیت من الفزع وارتفعت مثل القدر تجیش فیرتفع ما فیہا انتہی خال بصیغہ واحد مذکر غائب ماضی خیل مخیلہ خیلان مصدر باب علم یعلم خیال کرنا - گمان کرنا افعال قلوب میں سے ہونیکی بیہ دو مفعول چاہتا ہے مصابا بصیغہ اسم مفعول باب افعال اصابۃ مصدر مصیبت زدہ ولو یہان بیہ فعل کے اطلاق کی لیئے ہی جس سے مراد یہ ہی کہ اپنی آپ کو اسکا مصاب سمجھنا اپنی اطلاق پر ہی خواہ ولو کا مابعد کسے حالت مین ہو جب بولتی ہین اکرم زیدا ولو قعد تو یہان اکرم کو مطلق سمجھنا چاہیئے یعنے اگر اکرم زیدا بلا ولو فی حال قعودہ ہوتا تو اطلاق تقیید دونون امرونکا احتمال ہو سکتا تہا یعنی زید کا اکرام کسے خاص حالت پر منحصر ہے ہو سکتا تہا اور مطلق بہی ہو سکتا تہا یعنی کسی حالت کا لحاظ اسکی اکرام مین نہ کیا جاتا ہر حالت اسکا اکرام واجب ہوتا مگر ولو فی حال قعودہ سی تقیید کا احتمال جاتا رہا ابے اسکا اکرام ہر حالت مین ضروری ہوا امسی فعل ناقصہ کان کے معنے مین ہے مرصد گہات یقال قعد فلان بالمرصد وزان جعفر وبالمرصاد وبالمرتصد ایضا بطریق الارتقاب والانتظار ومنہ وان ربک لبالمرصاد ای براقبک فلا یخفی علیہ شیء فیومی من عینہ

المعنی اور جبکہ میرا ساتہی گہبرا جاتا ہے اور اسکی جان ابلکر اسکی طرف آتی ہی اور آپکو مصیبت زدہ سمجھے گو وہ دشمنون کی گہات پر نہو یعنی بہر حال اپنی آپ کو مصیبت زدہ سمجھے خواہ دشمنون کے گہات پر ہو یا نہو

الاعراب جاشت الیہ النفس مع اپنی مفعول لہ خوفا کی معطوف علیہ ہی اور خالہ مصابا مع اپنی حال ولو امسی علی غیر مرصد کی معطوف ہے اور کل معطوف جملہ قال پر معطوف ہوکر امضی کا ظرف ہے الیہ خالہ امسے

۴۲	اِذَا الْقَوْمُ قَالُوْا مَنْ فَتًی خِلْتُ اَنَّنِیْ	عُنِیْتُ فَلَمْ اَکْسَلْ وَلَمْ اَتَبَلَّدِ

اللغات قوم مردون کا گروہ لقیامہم بالمہمات وعظائم الامور فتی بروزن عصا نوجوان فلم اکسل بصیغہ واحد مضارع متکلم کسل مصدر باب علم یعلم سست ہونا لم اتبلد بصیغہ واحد مضارع متکلم تبلد مصدر جم جانا - جیسے چالاک نہونا ومنہ البلید

المعنی جب لوگ مصیبت کے وقت کہتے ہین کہ کوئی نوجوان ہو رہا ہی خیال کرتا ہون کہ اس کلمہ سے میں ہی مراد رکہا گیا ہون اور مجہی ہی بلاتے ہین سو جہٹ پٹ مین حاضر ہو جاتا ہون اور نہ سستی کرتا ہون اور نہ بزدلون کیطرح اپنی ایک ہی جگہ پر جم رہتا ہون چنانچہ ایک شاعر کہتا ہی لو کان فی الالف منا واحد فدعوا من فارس

الاعراب اذ شرط کی لئی ہے القوم مبتدا مع اپنی خبر قالوا من فتی کی جملہ اسمیہ ہوکر شرط ہے بل نص الرضی علی مجی الاسمیۃ الحالیۃ عن الفعل شذ وذا بعدھا کقولہ اذا الخصم ابزی مائل الراس انکب اور خلت انی عُنیت سارا جملہ فعلیہ جزا ہے اور لم اکسل و لم اتبلد دونوں جملے ایک معطوفہ ہیں کر جملہ خلت پر معطوف ہیں

۴۳	اَحَلْتُ عَلَیْھَا بِالْقَطِیْعِ فَاَجْذَمَتْ	وَقَدْ خَبَّ اٰلُ الْاَمْعَزِ الْمُتَوَقَّدِ

اللغات احال علیہ بالسوط کی معنی ہیں کوڑا کسے پر اٹھانا ای اقبل قال الشاعر فی الصحاح وکنت کذیب السوء لما رأی دما بصاحبہ یوما احال علی الدم ای اقبل علیہ قطیع وہ کوڑا جسکے نوک کٹی ہوئی ہو وکذلک فی القاموس الجذمۃ القطعۃ من الشئ انقطع طرفہ ویبقی اصلہ والسوط والقطیع السوط المنقطع طرفہ اجذمت بصیغہ واحد مونث غائبہ اجذام مصدر باب افعال سخت دوڑنا خبّ بصیغہ واحد مذکر غائب ماضی ماخوذ از محاورہ خب البحر اذا اضطرب آل وہ ریتا جو دن کی ابتدا یا آخر میں ایسی نظر آوے کہ گویا ان چیزوں کو جو اسمیں ہیں اٹھاتا ہے سراب نہیں ہے قال الشاعر ہ حتی لحقناھم تعدی فوارسنا کاننا رعن قف ترفع الالا + امعز بروزن احمر بحروف مہملہ وہ چٹیل میدان جسمیں انگوری وغیرہ نہو معز سی ماخوذ ہے جسکے معنے ہیں بالونکا جھڑ جانا معز وہ شخص جسکے بال جھڑ گئے ہوں اور یہاں معنے وہ سنگلاخ مکان جسمیں انگوری وغیرہ نہو متوقد جلنے والا

المعنی یعنی اسپر کوڑا اٹھایا چنانچہ وہ خوب دوڑی بحالیکہ سنگلاخ زمین کا جلتا ہوا ریتا دریا کیطرح لہریں مار رہا تھا یہاں اپنی عالی ہمتی پر فخر کرتا ہے کہ شدت گرما بھی اسکے ارادوں کو روک نہیں سکتے

الاعراب جملہ وقد خب ال الامعز متوقد اجذمت کے فاعل سے حال واقع ہے اور اجذمت مع اپنی فاعل کے جملہ فعلیہ ہوکر احلت علیہا بالقطیع پر جو اسکا سبب ہے معطوف ہے اور یہہ جملہ (یعنی احلت) مستقل کلام ہے یا فلم اکسل و لم اتبلد کا بیان ہے دوسری صورت میں معنے مضارع ہوگا

۴۴	فَذَالَتْ کَمَا ذَالَتْ وَلِیْدَۃُ مَجْلِسٍ	تُرِیْ رَبَّھَا اَذْیَالَ سَحْلٍ مُمَدَّدِ

اللغات ذالت بصیغہ واحد مونث غائبہ ذیل مصدر باب ضرب مٹک کے چلنے میں کپڑا زمین پر گھسیٹنا یقال ذالت المراۃ ای جرت ذیلہا علی الارض و تبخترت ولیدۃ لونڈی ولاید جمع مجلس بصیغہ ظرف بیٹھنے کی جگہ اور کبھی اہل مجلس کو بھی کہہ لیتے ہیں اور اضافت ولیدہ کی مجلس کیطرف بادنی ملابست ہے اذیال ذیل کی جمع ہی جو اصل میں ذال الثوب کا مصدر ہے یعنی طال حتی مس الارض لعد میں عرف میں ایک چادر کے کنارہ کو کہہ لیتے ہیں جو زمین کے قریب ہو گو زمین کو چھوئے نہیں تسمیۃ بالمصدر نص علیہ الفیومی سحل بمہملتین بروزن فلس روئی کی سپید چادر سحل جمع جیسی سقف سقف ممدد بروزن معظم بہت

المعنے سو وہ ایسی مٹک کرچلے جیسی محفل کے پنجی گاین لونڈی اپنی مالک کو دراز پشواز کی آنچل دکھا کر مٹک کر چلتی ہے

الاعراب فذالت پر فاء عاطفہ ہے اور راجعت پر عطف ہے اور کما ذالت ولیدۃ مجلس تاویل مصدریت ہو کر اسکے متعلق ہے اور تری فعل مضارع واحد غائبہ از باب فعال اراءۃ مصدر سے ہے فاعل اسکا وہ ضمیر ہے جو ولیدۃ کیطرف راجع ہے اور رب ہا پہلا مفعول اور اذیال سحل ممدد دوسرا مفعول ہے اور یہ کل جملہ ولیدۃ

٤٥	وَلَسْتُ بِحَلَّالِ التِّلَاعِ مَخَافَةً	وَلٰكِنْ مَتٰى يَسْتَرْفِدِ الْقَوْمُ اَرْفِدِ

اللغات حلّال بصیغہ مبالغہ حلول سے مشتق ہے جسکے معنے اترنے کے ہیں باب نصر ینصر تلاع تلعہ کی جمع ہے بروزن کلبۃ وہ اونچی جگہ جس سے پانی بہ کر وادی میں پڑا کرے اور پست زمین کو بھی کہہ لیتے ہیں یسترفد بصیغہ واحد مذکر غائب از باب استفعال استرفاد مصدر مدد مانگنا۔ رفد سے ماخوذ ہے جسکے معنی اعانت کے ہیں۔ ارفد بصیغہ واحد متکلم از باب ضرب مدد دینا

المعنی اور میں ڈر کی مارے اونچی زمینوں میں جا کر بسنے والا نہیں ہوں لیکن جب میری لوگ مجھسے اعانت چاہتے ہیں تو میں انہیں مدد دیتا ہوں (فت) بظاہر یہ شعر مدح کو ظاہر نہیں کرتا کیونکہ اس سے اصل فعل کے نفی ثابت نہیں ہوتی بلکہ اسکی زیادتی کی لان نفی المقید یرفع القید لا ذاتہ مگر چونکہ یہ مدح کا مقام ہے اسلیئے بلحاظ انکی محاورہ کی عموماً ایسی مقاموں میں اصل فعل کے نفی کے لیئے مبالغہ کا صیغہ استعمال کر لیتے ہیں جیسے خدا تعالی فرماتا ہے وما ربك بظلام للعبید سے ہی ظلم کی نفی مراد ہے نہ اسکی بہتایت کے اور نیز اس شعر میں ولست بہیاب بمن لا یہابنی + ولا مرتع من خشیۃ الموت سلما اصل ہیبت کے نفی ہے نہ کثرت

٤٦	وَاِنْ تَبْغِنِیْ فِیْ حَلْقَةِ الْقَوْمِ تَلْقَنِیْ	وَاِنْ تَقْتَنِصْنِیْ فِی الْحَوَانِیْتِ تَصْطَدِ

اللغات تبغنی بصیغہ واحد مذکر مخاطب مجزوم بان نون اسمیں وقایۃ کا اور یا متکلم مفعول کے لیئے ہے بغے مصدر از باب ضرب ڈھونڈھنا حلقۃ القوم وہ لوگ جو دائرہ بنا کر بیٹھیں قال القیومی وحلقۃ القوم الذین یجتمعون مستدیرین مراد اس سے وہ لوگ ہیں جو بغرض مشورہ باہم بیٹھیں تقتنصنی بصیغہ واحد مذکر مخاطب معلوم مجزوم بان نون یا اسمیں ہے تبغنی کیطرح ہیں اقتناص مصدر باب افتعال شکار کرنا مراد اس سے تلاش کرنا حوانیت حانوت کی جمع ہے جو اصل میں حانوۃ بروزن ترقوۃ تھا جب واو ساکن ہوئی تار تانیث کو تا سے بدلا گیا۔ اب جمع کیحالت میں رباعی کیطرف اسلیئے رد نہیں کیا گیا کہ جو تہا جگہ حرف علت ہے اگر یہ امر نہوتا تو حسب قاعدہ رباعی کیطرف رد کر لیتے مذکر مؤنث دونوں طرح مستعمل ہے

المعنی اگر تو مجھے ان لوگوں میں ڈھونڈے جو مشورہ کی لیئے دائرہ بنا کر بیٹھے ہیں تو وہیں پائے اور اگر مجھے کلالوں کی دکانوں میں تلاش کرے تو تو مجھے وہیں شکار کرے یعنے دانشمندوں اور سخیوں کے

کہتا ہی الی النفر البیض الاء کانہم + صفائح یوم الروع اخلصہا الصقل + نجوم نجم کی جمع ہے
بمعنی ستارہ عرب شریفوں کو ستاروں سے تشبیہ دیا کرتی ہیں قال رسول اللہ صلے اللہ علیہ والہ وسلم
اصحابی کالنجوم بایہم اقتدیتم اہتدیتم قینہ کنیز۔ لونڈی۔ ابو عبیدہ فرماتی ہیں کہ سپید رنگ والی
کو کہتی ہیں گائن ہو یا نہو اور بعض کے نزدیک قینہ اسے لونڈی کو کہہ سکتے ہیں جو گاین ہو تروح بصیغہ
واحد مؤنث غایبہ بروزن تقول رواح مصدر۔ ازہری کی نزدیک مطلق چلنے کی معنو میں ہے
وقت کی کچھ تخصیص نہیں ہے ومنہ قولہ علیہ السلام من راح الی الجمعۃ فی اول النہار فلہ کذا ای ذہب من
ہاں جب یہہ فعل اونٹوں کیطرف منسوب ہو تو اس حالت میں شام کیوقت جانے کی معنوں میں ہوجاتا ہے
برد دہاریاں دار چادر مجسد بروزن مکرم وہ کپڑا جو جساد بروزن کتاب کسیر وغیرہ سرخ یا زرد
رنگ سی رنگا گیا ہو قال ابن فارس ثوب مجسد صبغ بالجساد وقد یکسر المیم فیوے
المعنی میری یار شریف اور چمکتے تاروں کیطرح ہیں اور گائن لونڈی جو دہاریوں دار چادر اور
زعفرانی جوڑا پہنکر ہمارے جلسہ میں آتی ہے
الاعراب ندامای مبتدا او ربیض کالنجوم خبر معطوف علیہ اور قینۃ مع اپنی وصف جملہ تروح الینا
بین برد ومجسد کی معطوف کل جملہ اسمیہ ہے

٥٠	رحیب قطاب الجیب منہا رقیقۃ	بجس الندامی بضۃ المتجرد

اللغات رحیب بروزن کریم صفۃ مشبہ ہے مشتق از رحب بمعنی فراخی قطاب الجیب جیب کا چاک قطب
سی ماخوذ ہے جسکے معنی قطع کی ہیں رقیقۃ نازک نرم جس مصدر باب ضرب شٹولنا بضہ وہ عورت
جو گندم گون یا گوری رنگ کی ہو بض ذکر کی گئی ہے اصمعی کے نزدیک بضہ نازک بدن کو کہتے ہیں رنگ کا
کچھ خیال نہیں علم تعلیم سی صیغہ صفت ہی متجرد مصدر میمی ہے بمعنی ننگا ہونیکی یقال فلان حسن المجردۃ
والمجرد والمتجرد کقولک حسن العریۃ والمعرے کذا فی الصحاح اب بضۃ المتجرد کی معنی یہ ہیں کہ ننگا ہونیکی
وقت
المعنی یاروں کی توڑا مرور سی سکا جیب فراخ ہی اور چھونے میں وہ نرم ہے اور ننگا ہونیکی وقت نازک بدن دکھائی دیتی ہے
الاعراب رحیب قطاب الجیب۔ رقیقۃ بجس الندامی۔ بضۃ المتجرد مرفوع ہیں کیونکہ قینہ کی وصف ہیں

٥١	اذا نحن قلنا اسمعینا انبرت لنا	علی رسلہا مطروقۃ لم تشدد

اللغات نحن انا کی جمع ہی من غیر لفظہ اور اسکا اخیر مضموم اسلیے ہے کہ واو جمع پر دلالت کری اسمعینا بصیغہ
واحد مؤنث امر حاضر معلوم نا ضمیر مفعول اسماع مصدر باب افعال گانا سنانا انبرت بصیغہ واحد مؤنث
غائبہ باب انفعال انبرا مصدر آگی آنا رسل آہستگی مطروقۃ حال وہ عورت جو غیر مردوں کیطرف دیکھنے

اصل میں ابن عم طرفہ (margin note, partially legible)

رہی اور اپنی خاوند کیطرف نہ دیکھی حطیئہ کا قول من مطروفۃ الود طامح بہی یہی معنی رکہتا ہے ابو عمر فرماتے ہین کہ مطروف العین بفلان کے معنے یہہ ہین کہ اسکے سوا کسی اور کو نہ دیکھی یہان مطروفہ کا صلہ مذکور نہین ہے اصل مین تہا مطروفۃ بنا لم تشدد اصل مین لم تتشدد تہا ایک تا حسب قاعدہ محذوف ہے تشدد مصدر سختی کرنا

المعنی وہ ایسی فرمانبردار ہے کہ جب ہم اسی گانا سنانے کے لئے کہین تو کہنے کے ساتہہ آہستہ آہستہ آ گئی ہو حالانکہ وہ ہمارے سوا کسی کو نہ دیکہنے والی ہو اور نہ تیزی تندی برتنے والی

الاعراب مطروفۃ اور لم تشدد انبرت کے فاعل سے حال مترادف یا متداخل ہین اور یہہ جملہ پہلے جملہ کی جزا ہے

٥٢ | إِذَا رَجَّعَتْ فِي صَوْتِهَا خِلْتَ صَوْتَهَا | تَجَاوُبَ أَظْآرٍ عَلَى رُبَعٍ رَدِ

اللغات رجّعت بصیغہ واحد مؤنث غائبہ ترجیع مصدر آواز گلے مین پہرانا صوت سے مراد گانا ہے تجاوب بروزن تفاعل جواب مجرد باہم جواب دینا اظآر جمع ظئر مفرد حیوانات مین سے جو اپنے بچہ کے سوا کسی دوسری کی بچہ پر مہربان ہوا اور اسی دودہ پلائی صرف دایہ کو ہی نہین کہتے ربع بروزن صرد وہ بچہ جو ربیع مین پیدا ہوا اور عموماً مضبوط اور قوی ہوتا ہے ردٍ بروزن نذٍ ردی سے ماخوذ ہے جسکی معنی ہلاک ہے

المعنی جب وہ اپنی آواز کو گلے مین پہراتی ہے تو اسکے درد انگیز آواز کو نرم دل اونٹنیون کا رونی یا باہم جواب دینا خیال کرتا ہے جو وہ ایک ایسی بچے پر کر رہی ہین جو ربیع مین پیدا ہوا تہا اور بعد مین مر گیا سعد

٥٣ | وَمَا زَالَ تَشْرَابِي الْخُمُورَ وَلَذَّتِي | وَبَيْعِي وَإِنْفَاقِي طَرِيفِي وَمُتْلَدِي

اللغات تشراب بروزن تفعال مصدر مجرد ہے جو مبالغہ کی لئے آتا ہے باب علم یعلم بہت پینا خمور خمر کے جمع ہے لانہ یخمر العقل طریف نیا مال متلد پرانا مال

المعنی مین ہمیشہ قسم قسم کی شرابین پیتا رہا اور لذتین اڑاتا رہا اور نئی پرانی مال کو بیچتا رہا اور خرچ کرتا رہا

٥٤ | إِلَى أَنْ تَحَامَتْنِي الْعَشِيرَةُ كُلُّهَا | وَأُفْرِدْتُ إِفْرَادَ الْبَعِيرِ الْمُعَبَّدِ

اللغات تحامت بصیغہ واحد مؤنث غائبہ تحامی مصدر باب تفاعل بچنا۔ الگ ہونا۔ پہلو تہی کرنا متعدی بنفسہ ہے یقال تحاماہ الناس اذا توقوہ واجتنبوہ عشیرۃ جدی رشتہ دار جو قریبی ہون بعیر اونٹ انسان کیطرح مذکر مؤنث مین برابر ہے معبّد بروزن معظم وہ اونٹ جسپر رال ملے گئی ہو اور بخوف دوسرے اونٹون کی خارش پڑنے کے اسی الگ کر دین کیونکہ خارش بہت متعدی بیماریون سے ہے

المعنی یہانتک کے میری سارے قریبی جدی رشتہ دارون نے مجہسے بچنا چاہا اور کنارہ کیا اور اس خارشی اونٹ کیطرح مین اکیلا چہوڑ گیا جسپر رال ملے گئی ہو

الاعراب ان مصدریہ ہے اور جملہ و افردت افراد البعیر المعبد ہی تحامتنی پر معطوف ہوکر تاویل مصدر مین ہے یعنی الی افرادی افراد البعیر المعبد افراد البعیر مین مصدر مجہول ہے الی مع اپنی مجرور کے ما زال کے متعلق ہے

۵۵	رَأَیْتُ بَنِیْ غَبْرَاءَ لَا یُنْکِرُوْنَنِیْ	وَلَا اَهْلُ هٰذَاكَ الطِّرَافِ الْمُمَدَّدِ

اللغات غبراء بروزن صحراء زمین بنی غبراء فقیر مسکین یا گمنام مسافر جو بلا تعارف ایک جگہ ملکر شراب پیتے ہین ینکرون بصیغہ جمع مذکر غائب از نکرہ کفرح اذا جھلہ طراف بروزن کتاب ڈہوڑی کا خیمہ جو عموماً دولتمندون اور اہل وسعت کی پاس ہوتا ہی ممدد بروزن معظم وہ خیمہ جو طنابون سے خوب کہچا ہوا ہو یقال طراف ممدد ای ممدود بالاطناب شدد للمبالغۃ کذا فی الصحاح

المعنی مین جانتا ہون کہ غریب گمنام مجہسی واقف ہین اور نہ اس کہچی ہوی ڈہوڑ کے خیمہ والے یعنی مین گمنام نہین بلکہ ایک مشہور و معروف آدمی جسے ہر کوئی جانتا ہے چونکہ ضدین کا ذکر موجب استیعاب ہوتا ہے لہذا اسے

۵۶	اَلَا اَیُّهٰذَا اللَّائِمِیْ اَحْضُرَ الْوَغٰی	وَاَنْ اَشْهَدَ اللَّذَّاتِ هَلْ اَنْتَ مُخْلِدِیْ

اللغات وغی بالقصر شور و منہ وغی الحرب یعنی لڑائی کا شور ابن جنی فرماتی ہین بعین مہملہ شور اور آواز کی معنو مین ہے اور بغین معجمہ لڑائی کے معنو مین والعلم عند اللہ لذۃ مزہ باب علم یعلم سے حاصل مصدر ہے مخلد ہمیشہ رکہنے والا من اخلدہ اللہ ای ابقاہ دوسرا مصرع بعینہ قول خدا کریم کی مطابق ہے ویل لکل ھمزۃ لمزۃ الذی جمع مالا وعددہ یحسب ان مالہ اخلدہ

المعنی دیکہو او میری ملامت کرنیوالے اس امر پر کہ مین لڑائیون اور رزم کے جلسون مین حاضر ہوتا ہون کیا تو دنیا مین مجہے ہمیشہ رکہہ سکتا ہے

الاعراب احضر الوغی مین ان محذوف ہے اور ایسی صورت مین جیسا تصریح صاحب صحاح رفع اولی ہے گو نصب بہی جائز ہے جیسے خدا تعالے فرماتا ہے قل افغیر اللہ تامرونی اعبد ایہا الجاہلون اور صاحب صحاح نے بجای اللائمی کے الزاجری روایت کیا ہے

۵۷	فَاِنْ کُنْتَ لَا تَسْطِیْعُ دَفْعَ مَنِیَّتِیْ	فَدَعْنِیْ اُبَادِرْهَا بِمَا مَلَکَتْ یَدِیْ

اللغات لا تسطیع اصل مین لا تستطیع تہا چونکہ اجتماع تا و طا ثقیل ہین لہذا تا کو کبہی تخفیفا حذف کر لیتے ہین قال الشاعر فعنایک الایام حتی اذا انت + تریدک لم تسطع لنا عنک مدفعا + منیۃ موت فعیلہ بمعنے مفعول ہے بمعنی مقدر شدہ من مناہ اللہ یمینہ قدرہ

المعنی اگر تو میری موت کو ٹلا نہین سکتا تو مجہکو چہوڑ تا کہ اپنے مال و متاع سے اسے حاصل کرون یعنی جب آنے ٹلنی نہین ہے تو پہر مال و متاع کی حفاظت کی لیئے کیون مجہے بار بار ملامت کرتا ہے

الاعراب ان حرف شرط ہے کنت فعل ناقص مع اسم جملہ فعلیہ لا تستطیع دفع منیتی خبر ہے۔ کان مع اسم و خبر کے شرط ہے۔ فا جزا کے لیئے ہے دعنی امر ہے ابادرھا بما ملکت یدی جو اصل مین ابادرھا بما ملکتہ یدی تہا

جواب امر ہی امر مع اپنے جواب کے جزا شرط ہے کا جملہ شرطیہ ہے

٥٨ | وَدَرْنِی اُرَوِّھَا مِنّی فِی حَیَاتِھَا | مَخَافَۃَ شُرْبٍ فِی الْمَمَاتِ مُصَرَّدِ

اللغۃ ذرنی بصیغہ امر از باب منع یمنع - مع نون وقایہ و یاء متکلم مفعول تذر سی ماخوذ ہے ماضی مستعمل نہیں کیونکہ ترک وہی معنی دیدیتا ہے ھامۃ کہوپری شرب بمعنی مشروب ہے یعنی پانی مصرد بروزن معظم شرب کا وصف ہے بولتی ہین شراب مصرد جبکہ فی نفسہ تہوڑا ہو - یا تہوڑا پلایا جاوے - یا تہوڑا

المعنی چہوڑ کہ مین اپنی کہوپری کو بخوف اس کم پانی کی جو مرنے کی بعد مجہی ہاتہ لگے یا بخوف اس پانی کے جو مجہی موت کے وقت تہوڑا تہوڑا پلایا جاوے یا دیا جاوے جیتے جی تازہ کرتا چونکہ مرنی کیوقت اکثر موںہہ مین تہوڑا تہوڑا پانی ڈالا کرتے ہین اسلیئے ایسا کہا ہے یا اسلیئے کہ مرنی کی بعد بہی وہ پانی سی مدد پہونچنی کو غلبہ جاتی ہے چنانچہ یہہ شعر اسی امر کی تائید کرتے ہین ؎ سقامتوالک غادی الغوادی + نظیر نوال کفک فی نوال + لساحیہ علی الاحداث حقش + کابدی الخیل ابصرت المخالی + وکقول لبید ؎ سقی قومی بنی مجد واسقی + نمیرا والقبائل من ہلال + وکقول مطیع ؎ قلت لحنانۃ دلوح + تسح من وابل سحوح + امی الصریح الذی اسمی + ثم استہلی علی الضریح + لیس من العدل ان تشحی + علی فتی لیس بالشحیح +

الاعراب مخافۃ - ادوّ کا مفعول لہ ہے

٥٩ | فَلَوْلَا ثَلَاثٌ ھُنَّ مِنْ لَذَّۃِ الْفَتٰی | وَجَدِّکَ لَمْ اَحْفِلْ مَتٰی قَامَ عُوَّدِیْ

اللغۃ لم احفل نہ پرواہ کرتا حفلت بفلان سی ماخوذ ہے اذا قمت بامرہ - ولا تحتفل بہ ای لا تبالہ ولا تھتم عوّد عائد کی جمع ہے بیمار پرسی کرنیوالا عیادت مصدر باب نصر ینصر جد دادا عظمت و منہ جد فی عیونہم من باب ضرب اذا عظم

المعنی اگر یہ تین چیزین نہوتین جو نوجوان کے مزون سے سمجھی جاتی ہین تو تیری دادا جان یا نصیب بزرگ کی قسم ہے کہ کچھ بہی پروا نکرتا جبکہ میری عیادت کرنیوالی کہڑے ہوجاتے یعنی میرے مرنیکا وقت قریب آجاتا

٦٠ | فَمِنْھُنَّ سَبْقِی الْعَاذِلَاتِ بِشَرْبَۃٍ | کُمَیْتٍ مَتٰی مَا تُعْلَ بِالْمَاءِ تُزْبِدِ

اللغۃ شربۃ بمعنی شراب کمیت تصغیر کمت ماخوذ از کمتۃ وہ رنگ جو سرخ مائل بسیاہی ہو سیبویہ نی خلیل سی تصغیر کی وجہ دریافت کی تو انہون نے جواب مین فرمایا - چونکہ پورا پورا سرخ یا سیاہ نہین بلکہ دونون کے مابین اور دونون رنگون کے قریب قریب ہے لہذا اس مفہوم کی ادا کرنیکے لیئے تصغیر کردی ہین اگر اسم مکبر رہتا تو یہہ مطلب ادا نہوتا تعل مضارع مجہول اصل مین تعلی تہا یا متی کی لیئے محذوف ہے

اغلا سے ماخوذ ہی جسکے معنی جوش دینے کی ہین تزبد بصیغہ واحد مؤنث غائبہ مضارع معلوم ماخوذ ہے ازبد لازم سے بمعنے
المعنی ان تین باتون سے ایک یہ ہے کہ ملامت کرنیوالیون سے پہلے وہ سرخ سیاہی مائل پرانی شراب پیتا ہون کہ جب وہ
پانی سے جوش دیجاتی ہے یعنی اسمین پانی ڈالا جاتا ہی تو سوڈا کیطرح بسبب اپنی تیزی کے جہاگ لاتی ہے
مرنے کے بعد یہ بات کہان حافظ فرماتے ہین ؎ بدہ ساقی مئی باقی کہ در جنت نخواہی یافت + کنار آب
رکنا باد گلگشت مصلا را + عاذلات کا لانا اسلیئے ہی کہ عورتون کی مزاج مین بخل بہت ہوتا ہی اسلیئے
ہر ایک فضول خرچی پر پہلے ہی ملامت کرتے ہین

۶۱	وَكَرِّي إِذَا نَادَى الْمُضَافُ مُحَنَّبًا	كَسِيدِ الْغَضَا نَبَّهْتَهُ الْمُتَوَرِّدِ

اللغات کر لوٹنا ـ لوٹانا متعدی ولا متعدی کذا فی الصحاح مضاف بصیغہ اسم مفعول وہ شخص جو لڑائی مین
دشمن کے احاطہ مین آجائی من اضفتہ الی کذا الجاتہ محنّب بروزن معظم وہ گہوڑا جسکے اگلی پاؤن
اور پیٹھہ مین کچھہ تہوڑی کجی ہووے اور اگر دو چیز ہو تو اسی مجنب جیم سی کہتے ہین سید بکسرہ سین بہیڑیا
غضا غضاۃ کی جمع ہے اور بہیڑیا غضا درختون کے نیچے رہنے والا ہوتا ہے اور چالاک و غضبناک ہوتا ہے
یقال ذئب غضا متورد پانی کا دیکھنے والا ـ گہاٹ کا طالب یعنی پیاسا
المعنی اور انمین سے ایک دوسری بات یہ ہی کہ جب کوئی نرغہ مین آیا ہوا گھبرا کر پکارے میری ایسی گہوڑے
کو اسکی طرف لوٹا کر لیجانا جسکے اگلی پاؤن اور پیٹھہ کچھہ تہوڑی سی ٹیڑہی ہے اور غضا درخت کی
بہیڑیئے کیطرح دوڑی جسکو تونی للکارا ہوا اور وہ پانی پر پیاسا جاتا ہو ـ یا پانی کو اسنے دیکھہ لیا ـ خود
بہیڑیا ہی بڑا تیز ہوتا ہی جیسے پہلے وارد ہو چکا ہے اور جب غضا کا بہیڑیا ہوا اور پھر ساتہہ اسکی اسے
للکارا بہی جائے اور علاوہ اسکے پیاسا ہوا اور پانی کی تلاش ہے تو اسحالت مین تو نہایت درجہ تیز ہوتا ہی
الاعراب محنّبا کر کا مفعول ہے اور جملہ اذا نادی المضاف کر کا ظرف ہے سید الغضا موصوف ہے
اور متورد اسکا وصف ہی اور جملہ نبہتہ سید سی حال واقع ہی اور سید الغضا مع اپنی جار کی کر کے
متعلق ہی اور کر سبق پر معطوف ہے جو مبتدا ہے اور منہن خبر مقدم

۶۲	وَتَقْصِيرُ يَوْمِ الدَّجْنِ وَالدَّجْنُ مُعْجِبٌ	بِبَهْكَنَةٍ تَحْتَ الْخِبَاءِ الْمُعَمَّدِ

اللغات تقصیر کوتاہ کرنا قصر کا متعدی ہے قال الفیومی وقصر الشئ بالضم قصرا وزان عنب خلاف
طال فہو قصیر ویتعدی بالتضعیف فیقال قصرتہ وعلیہ قولہ تعالی محلقین رؤسکم ومقصرین
دن کا کوتاہ کرنا کنایت کمال خوشی سی ہے کیونکہ خوشی کی دن چھوٹی ہوتی ہین ومنہ وکذلک ایام السرور
فضاء مجنون کہتا ہی ویوم کظل الرمح قصرت طولہ + بلیلی فلہانی وما کنت لاہیا دجن بروزن

ضرس بمعنے بینہ اور ابو زید فرماتی ہین کہ دجن کالی گہٹا کو کہتے ہین جسمین مینہ نہو یقال یوم دجن و یوم دجنہ بالتشدید وکذلک اللیلۃ علی الوجہین بالوصف والاضافۃ انتہی معجب خوش کرنیوالا یقال اعجبنی ہذا الشئ لحسنہ بہکنۃ گدگدی بدن کی نازنین عورت خباء وہ خیمہ جو اون یا بہیڑون کی پشم سی بنایا جاوے اور کبہی بالون سے بہی بنالیتی ہین دو یا تین اسکے ستون ہوتے ہین اور اگر اس سے زیادہ ہون تو اسی خباء نہین کہتے بلکہ اسوقت بیت کہا جاتا ہی معمد بروزن معظم ستون دیا گیا

المعنی اور انمین سے تیسری بات یہہ ہے کہ خوشنما اور کالی گہٹا والی دن کو ایک نازنین گدگدی بدن کی عورت سے خیمہ کے نیچے جسے ستون دیئے گئے ہین۔ کاٹنا

۶۳	کَاَنَّ الْبُرِیْنَ وَالدَّمَالِجَ عُلِّقَتْ		عَلٰی عُشَرٍ اَوْ خِرْوَعٍ لَمْ یُخَضَّدِ

اللغات برین برۃ کی جمع ہے ہر ایک حلقہ دار زیور جو تانبی وغیرہ سی بنایا گیا ہو۔ بالیون خلخال کنگن وغیرہ کو شامل ہے قال الشاعر وقعقعن الخلاخل والبرینا عشر بروزن صرد آکہہ عشرہ کی جمع ہے وفی الصحاح شجر لہ صمغ وہو من العضاۃ وثمرتہ تفاحۃ کتفاحۃ القنا دالاصبغ عوام اسی اکون اور مدار بہی کہتے ہین نازکی مین ضرب المثل ہے معشوقون کو اس سے تشبیہ دیا کرتے ہین کان البرے والعاج عجت متونہ + علی عشر نہی بہ السیل ابطح خروع بکسر خا و سکون را مہملہ و فتح واو بید انجیر سپید اور سرخ رنگ کی ہوتی ہے ہندی مین اسے ارنڈ کہتے ہین لم یخضد بصیغہ جحد مجہول از باب تفعیل تخضید مصدر کاٹنا دمالج دملوج کی جمع ہے بازوبند یقال القی علیہ دمالیجہ

المعنی وہ ایسی نازک ہی کہ گویا اسکے حلقہ دار زیور یا بلین کنگن بالیان وغیرہ اور بازوبند ایک یا ایسی بید انجیر پر لٹکائی گئے ہین کہ وہ ابہی کاٹا نہین گیا بید قید اسلیئے لگائی گئی کہ کاٹنی کی بعد درخت ویسا نازک نہین رہتا

الاعراب کان حرف مشبہ بالفعل ہے برین مع معطوف دمالج کی اسکا اسم ہی اور جملہ علقت علی عشر اور خروع لم یخضد خبر ہے

۶۴	کَرِیْمٌ یُرَوِّیْ نَفْسَہٗ فِیْ حَیٰوتِہٖ		سَتَعْلَمُ اِنْ مُتْنَا غَدًا اَیُّنَا الصَّدِیْ

اللغات کریم معزز اور نفیس چیز حیوانات سے ہو یا غیر حیوانات سے منہ کرائم الاموال غدا ظرف ہے فتنا کی لیئے اصل مین تو کل کو کہتے ہین مگر مجازا اس دن کو بہی کہہ لیتے ہین جو بہت دور رہو اور آنے کی امید ہو جیسے

المعنی مین وہ کریم ہون جو جیتی جی اپنی جان کو سیراب کی ہو قریب ہے جان لیگا اگر ہم کل مرگئی کہ ہم مین سے کون پیاسا ہے

الاعراب کریم مبتدا محذوف سے خبر واقع ہی یعنی انا۔ اور یروی نفسہ فی حیاتہ کریم کا وصف ہی

۶۵	اَرٰی قَبْرَ نَحَّامٍ بَخِیْلٍ بِمَالِہٖ		کَقَبْرِ غَوِیٍّ فِی الْبَطَالَۃِ مُفْسِدِ

اللغات اری یہان افعال قلوب سے نہین ہے قبر اصل مین قبرت المیت قبرا من باب ضرب و نصر کا مصدر ہے

بمعنے دفن کرنا۔ اب لتسمیۃ بالمصدر کے لحاظ سی اس گڑھی کو بہی کہہ لیتے ہین جسمین میت دفن کیجائی نحام نحمہ سی ماخوذ ہو جسکے معنی کہانسنے کے ہین اس کنجوس کو کہتے ہین جو مانگنے کیوقت بہت کہانسی اور یون ہی ٹال دی بخیل بخل سے ماخوذ ہی جو زائد عن الحاجت نہ دینے کو کہتے ہین اصل ترکیب مین تو معنی جمع کے پائی جاتے ہین جسمین ضرر کا مفہوم ہے ملحوظ ہی دیکہو خلب جسکی معنی قطع کرنیکے ہین جو بدون جمع کے نہین مخلب وہ بادل جو اپنی بارش سے فائدہ نہ پہونچائے بلکہ پانی جمع رکہے لخب طمانچہ مارنا یعنی اپنا ہاتہ دوسرے سے ملانا۔ عورت سی ہمبستر ہونا جمع ہونا بلخ تکبر کرنا بزرگون سی اپنے آپ کو ملانا تبخ مارنا قتل کرنا لبخ ایک درخت ہی جسکے دو لوح اگر ملائے جائی تو ایک لوح ہو جاتی ہے۔ بخل قطع کرنا۔ روکنا ان سب ترکیبون مین دو چیزون کا آپسمین ملانا ثابت ہوتا ہی مگر اس قسم کا ملاپ جسمین کچھ ضرر بہی پایا جاتا ہی بخیل ہے چونکہ زاید عن الحاجت کو الگ نہین کرتا بلکہ ضروریات مین ضروری سمجہکر ملا دیتا ہے لہذا اسی بخیل کہتے ہین بمالہ بخیل کے متعلق ہے کیونکہ بخل کا صلہ با ہی غوی گمراہ سخت جاہل غی سے ماخوذ ہی ضد رشید بطالۃ بفتح با مزدور کا بیکار رہنا فیومی اور بعض نے بکسر روایت کیا ہی اور اسی کو فصیح سمجہا ہی اور بضم بہی کہہ لیتے ہین کیونکہ عمالۃ کا ضد ہو جسکے معنی ہین مزدور کا کام مین لگنا مفسد فساد کرنیوالا

المعنی بڑی کنجوس کی قبر جو سائل کے سوال کیوقت آل ٹال کے لئی کہانسی لگ جاتا ہی اور اپنے مال کو خرچ نہین کرتا ہین ویسے ہی دیکہتا ہون جیسے گمراہ بیکار فسادی کی قبر

الاعراب ادی فعل با فاعل قبر نحام بخیل بمالہ مفعول بہ اور کقبر غوی کائن فی البطالۃ مفسد متعلق دی ہے اور جیسے بخیل بمالہ نحام کا وصف ہو ویسی ہی فی البطالۃ مع مفسد کی غوی کا

۶۶	تَرَی جُثْوَتَیْنِ مِنْ تُرَابٍ عَلَیْہِمَا	صَفَائِحُ صُمٌّ فِی صَفِیحٍ مُنَضَّدِ

لغات جثوہ بضم جیم وسکون ثا پتہرون کا ڈہیر۔ اکٹھی کی ہوئی مٹی۔ چونکہ قبر بہی مٹی کا ڈہیر ہوتا ہے لہذا اسی بہی جثوہ کہہ لیتے ہین۔ جثا جمع قال الشاعر ۔ اصب علی قبریکما من مدامۃ + فالا تنالاہا فوق جثاکما + فعیلہ بمعنی مفعولہ ہی کیونکہ جثو کی معنی جمع کرنیکے ہین صفائح صفیحۃ کی جمع ہی ۔ چوڑی پتہر جو قبر پر رکہا کرتے ہین تو بہ کہتا ہی ولو ان لیلی الاخیلیۃ سلمت + علی ودونی تربۃ وصفائح صم اصم کی جمع ہے سخت پتہر صفیح صفیحۃ کا جمع ہی وہ پتہر جو چوڑی چکلے ہون چونکہ یہ جمع ان جموع سی ہے جو اپنی واحد سی صرف تا سی ممیز ہوتی ہین اور مفرد کی وزن پر ہے لہذا منضد بروزن معظم اسکا وصف پڑسکتا ہی اور منضد کی معنی تہ بتہ کئی گئے کی ہین

معنی تو ان دونون گورون کو مٹی کی ایسے دو ڈہیر دیکہتا ہی جنپر سخت چوڑی چکلے پتہر تہ بتہ رکہے ہوئے ہین

الاعراب من صفیح منضد - صفائح کا بیان ہے اور من تراب جثوتین کا وصف اول ہے اور علیہما صفائح صم من صفیح منضد دوسرا وصف ہے اور تری کا پہلا مفعول محذوف ہے ای تراہما جثوتین

۶۷	اری الموت یعتام الکرام ویصطفی	عقیلۃ مال الفاحش المتشدد

اللغات یعتام بصیغہ واحد مذکر غائب از باب افتعال اعتیام مصدر بمعنی عیمہ پسندیدہ مال فعلۃ بمعنی مفعولۃ ہے .... عیم سے جسکے معنی چاہنے کے ہین یعنی وہ مال جسکی خواہش کیجائے اور عمدہ ہونیکے باعث اسکا ہر ایک خواہان ہوم لینا آپ تجرید کی صرف لی لئیکے معنی لیے گئے عقیلہ فعیلہ بمعنی مفعول ہے بمعنے عمدہ وشریف عقائل جمع یا بلفظہ تصغیر ہی مضبوط سچی اصل والی اونٹ قال الفیومی والابل العقیلۃ علی لفظ التصغیر من ابل نجد صلاب کرام نفیسۃ انتہی مال ہر ایک مملوک چیز کو کہہ لیتے ہین اور عموما انکی عرف مین اسکا اطلاق اونٹون پر آتا ہی فاحش حد سے گذرنے والا متشدد بخیل

المعنی مین دیکھتا ہون کہ موت اچھے لوگون کو چن لیتی ہے اور حد سے بڑہ کر کنجوس کا عمدہ مال ہمیں چھوڑتی جب یہہ حالت ہی تو پھر بخل کا کیا فائدہ

الاعراب موت اری کا پہلا مفعول ہے اور جملہ یعتام الکرام مع اپنے معطوف جملہ ویصطفی عقیلۃ مال الفاحش المتشدد مفعول ثانی ہے

۶۸	اری العیش کنزا ناقصا کل لیلۃ	وما تنقص الایام والدہر ینفد

اللغات عیش باب ضرب سے حاصل مصدر ہے بمعنے زندگی کنز معرب گنج تنقص بصیغہ واحد مونث غائبہ مضارع معلوم از باب نصر ینصر نقص مصدر بمعنی گھٹانا - لازم بھی آجاتا ہی مفعول اسکا ضمیر محذوف ہے جو ما کیطرف پھرتی ہی آیام یوم کی جمع ہی اصل مین ایوام تہا واو کو یا کی اجتماع سی یا کرکے یا مین ادغام کیا گیا ایام رہ گیا - صبح صادق سی لیکر آفتاب کے غروب تک اسکی حد ہے یہی وجہ ہی کہ اگر رات کبوقت اس فعل کے نسبت جو دن مین کیا گیا ہو استفسار کیا جاوے یہہ جواب دینا پڑتا ہی فعلت امس یا فعلت امس الاقرب کیونکہ وہ دن اب گذر چکا ہی دھر بروزن فلس زمانہ - ازہری فرماتے ہین کہ عرب کے استعمال مین دہر کا اطلاق زمانہ پر ایک موسم پر موسم سی کم مدت پر - دنیا کی ساری مدت پر آگیا ہی ینفد بصیغہ واحد مذکر غائب مضارع معلوم باب علم یعلم مجزوم ہی اور بضرورت شعری بعد کسرہ اشباع کیا گیا نفد مصدر پورا ہوجانا - منقطع ہوجانا

المعنی مین دیکھتا ہون زندگی ایک خزانہ ہی جو ہر رات کم ہوتا رہتا ہے اور جسے دن اور زمانہ گھٹاتا ہے وہ ایک ایکدن پورا ہوجائیگا

الاعراب اری افعال قلوب سے ہی عیش مفعول اول ہے اور کنز مع اپنی وصف ناقصا کی دوسرا مفعول

اور کل لیلۃ ناقص کا ظرف ہی اور ما موصولہ ہی ینقص فعل ایام فاعل معطوف علیہ ینقصہ میں جو ضمیر ما کے طرف راجع ہی اسکا مفعول بہ دھر معطوف بر ایام فعل مع اپنی فاعل اور مفعول بہ کے صلہ ہی موصول کا موصول مع اپنی صلہ کی بمبتدا ہی ینفد فعل ضمیر اسمین جو ما کی طرف راجع ہی فاعل جملہ فعلیہ ہو کر مبتدا کی خبر ہے مبتدا مع اپنی خبر کے جملہ اسمیہ ہوا

۶۹	لَعَمْرُكَ اِنَّ الْمَوْتَ مَا اَخْطَأَ الْفَتٰى	لَكَالطِّوَلِ الْمُرْخٰى وَثِنْيَاهُ بِالْيَدِ

اللغات لعمرك پر لام قسمیہ ہے کلتنا لہ القیوم اور لام ابتدائیہ بھی کہتے ہین اور یہ حروف غیر عاملہ سی ہے عمر عین کے فتح وضم اور میم کی سکون سی مصدر ہے لیکن لام کی بعد مفتوح ہی مستعمل ہے کیونکہ قسم ایک ایسا مقام ہی جو کثرت استعمال کے لئی خفت کا محتاج ہے اور جب اسپر لام داخل ہوتا ہی تو یہ ابتدا ہونے کی باعث مرفوع ہو جاتا ہی اور خبر محذوف اصل مین قسمی تہا قاعدہ ہر ایک مبتدا جو قسمیہ جملہ مین قسم کے لئے متعین ہو جیسے لعمرك لایمن اللہ وغیرہ ایسی مبتدا کی خبر کو عموماً حذف کر دیا کرتی ہین اسلیئے کہ یہی تعین ہے قرینہ ہو سکتا ہی اور جواب قسم قائم مقام خبر کی ہے اور ما اخطأ الفتی مین ما مصدریہ ہے قال صاحب الصحاح ما اخطأ الفتی ای اخطائہ انتہی طول بروزن عنب وہ لنبی سی رسی جو مویشی کے چرنی کے لئی ڈہیلی کیجاتی ضرورت شعری کی لیئے لام مشدد بہی آگیا ہے جیسے فعرضت لی المکان حل تعرض المہرۃ فی الطول ـ ثنی لڑی

المعنی مجہی تیری زندگی کی قسم ہی کہ موت جو کتی ہین البتہ ایک لنبی رسی کیطرح ہی جو ڈہیلی چہوڑ دیجائے اور اسکی دو لڑیان ہاتہ مین ہون یعنی موت ہمیشہ گہات مین ہے اگر چند روز آدمی زندہ رہے تو اس سے یہ خیال نہین کرنا چاہیئے کہ اب وہ چوک گئی بلکہ وہ ایک رسی کی طرح ہے جس مویشی کو چرنے کی لیئے چہوڑا جائی اور جب چاہین اس رسی سے اسی دہر گہسیٹ سکتی ہین

الاعراب عمرك مبتدا ہی قسمی خبر کل جملہ قسم ہی ان حرف مشبہ بالفعل الموت اسم لام خبر ان پر داخل ہے کاف اسمیہ ہے بمعنی مثل جیسی ویضحکن عن کالبرد المنہم مین اے عن مثل البرد طول موصوف ذو الحال مرخی وصف وثنیاہ بالید حال طول مع حال ور وصف کے خبر ان ہے جو جملہ اسمیہ ہو کر جواب قسم ہی کل جملہ قسمیہ ہے

۷۰	فَمَالِيْ اَرَانِيْ وَابْنَ عَمِّيْ مَالِكًا	مَتٰى اَدْنُ مِنْهُ يَنْأَ عَنِّيْ وَيَبْعُدِ

اللغات متی ظروف بنیہ سی ہے یہان بمعنی شرط ہی جیسے متی اضع العمامۃ تعرفونی مین ادن بصیغہ واحد متکلم مضارع معلوم از باب دعا یدعو دنو مصدر بمعنی مستعمل ہے قریب ہونا ینأ اصل مین ینای تہا بصیغہ واحد مذکر غائب مضارع از باب منع یمنع بسبب جزم کی حرف علت گر گیا نأی سی مشتق

ہے بدون صلہ وبصلہ عن مستعمل ہے یقال نأنہ وعنہ بعدت

المعنی کیا ہی کہ میں اپنے آپ کو اور اپنی چچیری بہائی مالک کو یون دیکھتا ہون کہ جون جون میں سے قریب ہوتا ہون وون وون وہ مجہسی دور ہوتا ہے اور الگ رہتا ہے

الاعراب ادی افعال قلوب سے ہی یا متکلم مع اپنی معطوف (ابن عم معطوف علیہ یا مالک معطوف بعطف بیان) کی مفعول اول ہے متی حرف شرط ادن فعل با فاعل منہ متعلق فعل فعل مع فاعل شرط بنا فعل ضمیر راجع بسوی ابن عم فاعل جملہ فعلیہ معطوف علیہ یبعد کذلک معطوف کل جملہ معطوفہ جزا اور کل جملہ شرطیہ اری کا دوسرا مفعول ہے

۷۱	يَلُومُ وَمَا اَدْرِي عَلَى مَا يَلُومُنِي	كَمَا لَامَنِي فِي الْحَيِّ قُرْطُ ابْنُ عَبْدِ

المعنی مجہی برا بہلا کہتا ہی جیسی قرط بن اعبد نے مجہے میری لوگون مین برا بہلا کہا اور مین نہین جانتا کہ وہ کس بات پر مجہ کو

الاعراب کما لامنی فی الحی قرط بن عبد یلوم کے متعلق ہے اور ما مصدریہ ہے ای کلوم قرط بن عبد نفسی فی الحی

۷۲	وَاَيْاَسَنِي مِنْ كُلِّ خَيْرٍ طَلَبْتُهُ	كَاَنَّا وَضَعْنَاهُ اِلَى رَمْسِ مُلْحَدِ

اللغات ایئسنی اصل مین آیاسنی بروزن اکرمنی تہا قال الفیومی وآیاسہ اللہ ایاسا وزان کتاب وبہ سمی اصلہ السکون فی الیاء ومد الہمزۃ وزان ایمان انتہی بعد قلب ائیسنی بن گیا ہمزہ ساکن ما قبل مفتوح ہونیسی الف سی بدل گیا آیسنی رہ گیا۔ یاس مجرد سی ماخوذ ہی جسمین قلب جائز نہین ہے بمعنی ناامید ہے خیر بہلائی۔ مال رمس اصل مین رمست المیت رمسا من باب قتل ای دفنتہ کا مصدر ہے بمعنی دفن کرنا بعد مین تسمیۃ بالمصدر کے لحاظ سی خود قبر کو بہی کہنے لگ گئی رموس جمع نقل علیہ الفیومی ملحد بصیغہ اسم مفعول باب افعال سے الحاد مصدر لحد مین کرنا اور لحد قبر کی ایک جانب کو کہتے ہین اور لحد کی اصلی معنے میلان کرنیکے ہین چونکہ لحد بہی ایک جانب کو مائل ہوتا ہی لہذا اسی لحد کہتے ہین

المعنی اور مجہی اسنی ہر ایک مال یا بہلائی سی جو اس سے مین چاہی محروم رکہا اب ہمارے لئے وہ ایسا ہو گیا کہ گویا ہمنے اسی کسی مدفون کے قبر مین رکہدیا ہی اس مدفون سے خود ہی مالک مراد ہی جیسے اس شعر مین
ع بذي الذم عن حسبي بمالي + وزبونات اشوس تيحان + یعنی جیسے اس شعر مین بجای وزبونات کی زبونات اشوس جو وضع مظہر موضع مضمر ہے ویسا ہی یہان بغرض زیادتی تحقیر اور مبالغہ کی بجای الی رمسہ الی رمس ملحد کہا گیا

۷۳	عَلَى غَيْرِ شَيْءٍ قُلْتُهُ غَيْرَ اَنَّنِي	نَشَدْتُ فَلَمْ اُغْفِلْ حَمُولَةَ مَعْبَدِ

اللغات نشدت بصیغہ واحد متکلم ماضی از باب نصر ینصر نشد مصدر گم شدہ کو ڈہونڈہنا نشدۃ نشدان

حاصل مصدر بمعنی جستجو حمولہ فعولہ بمعنے مفعولہ ہے لادو اونٹ گدہا۔ خچر یا کوئی اور مویشی ہو معید طرفہ کے بہائی کا نام ہے

المعنے بغیر کسی بات کے کہ مینے اسی کہی ہو سوائے اسکے کہ مین اپنے عزیز بہائی معبد کے لادو اونٹ کے تلاش کیے اور اسکو یون نہین چہوڑا

۷۴	وَقَرَّبْتُ بِالْقُرْبٰی وَجَدِّكَ اِنَّهٗ	مَتٰی یَكُ اَمْرٌ لِلنَّكِيْثَةِ اَشْهَدِ

اللغات قربت بصیغہ واحد متکلم ماضی از تقریب مصدر باب تفعیل نزدیک کرنا۔ بطریق عزت کسی کو مقرب بنانا و علیہ قول الشاعر وان مسیری فی البلاد و منزلی + لبا لمنزل الاقصی اذا لم اقرب + ولست وان قربت یوما ببائع + خلاقی ولا دینی ابتغاء التحبب + قال الشارح قولہ اقرب بمعنے اکرم واو فی علی سبیل الاعظام۔ بالقربی یا بحذف مضاف یعنی بذوی القربی اسکا مفعول ہے اور باء تاکید تعدیہ کی لئی ہے یعنی قریبون کو مینے عزت دی۔ یا قریبون کو مینے نزدیک کیا۔ یا مفعول اسکا محذوف ہے اور با سببیہ ہے یعنی قربتہم الی بسبب القرابۃ او اکرمتہا یک اصل مین یکن تہا نون بحالت جزم تخفیفا بسبب کثرت استعمال کے حذف کردیتے ہین جیسے اس شعر مین ۔ ولم یک صعلوکا اذا ما تمولا بحالت تحریک پہر لے آتی ہین اور بعض نہین لاتے ولہ تحقیق فی سلک جواہر نکیثۃ وہ سختی مصیبت جسمین عہد شکنی کا لحاظ نہ ہے آشہد اصل مین مجزوم تہا بضرورت شعری کسرہ دیکر اشباع کیا گیا

المعنے یعنی بسبب قرابت کے بہائی بندون کی عزت کی یا انہین قریب کیا یا مینے بہائی بندون کی عزت کی یا قریب کیا اور تیری دادا جان یا نصیبہ یا بزرگی کی قسم ہے کہ جب کسی بڑی حادثہ کی لیے جسمین عہد ہے توڑے جاتے ہین کہل بلچ مچ جاتی ہے تو مین اس کہل بلے مین حاضر ہوتا ہون

الاعراب اشہد اصل مین اشہدہ تہا ضمیر مفعول اسکی جو امر کیطرف راجع ہے محذوف ہے یک یہان تامہ ہے امر اسکا فاعل ہے اور للنکیثۃ پر لام تعلیلیہ ہے اور یہ یک کے متعلق ہے

۷۵	وَاِنْ اُدْعَ فِی الْجُلّٰی اَكُنْ مِّنْ حُمَاتِهَا	وَاِنْ یَّاْتِكَ الْاَعْدَاءُ بِالْجُهْدِ اَجْهَدِ

اللغات ادع بصیغہ واحد متکلم مضارع مجہول حرف علت بسبب جزم کے محذوف ہے جلی بروزن فعلی تانیث اجل ہے قال الشارح و بالالف واللام تانیث الاجل کالاکبر والکبری ولا تحذف الالف واللام منہ حینئذ بڑا حادثہ جلالت سے مشتق ہے جسکی معنے بزرگی اور بڑائی کے ہین حماۃ حامی کی جمع ہے جیسے قضاۃ قاضی کی روکنے والا اعداء عدو کی جمع ہے بمعنی حدسے تجاوز کرنیوالا تعدی وغیرہ الفاظ اسی سے مشتق ہین جہد حجازیون کے نزدیک جیم کی فتح سے اور دیگر عربیون کے نزدیک پیش سے بمعنے طاقت و مقدور اور بعض کا یہ خیال ہے کہ بالضم بمعنے طاقت ہے اور بالفتح بمعنی مشقت ہے

اور جہد کے وصلہ ق کے معنی غایت کوشش کے ہین یعنے مدخول فے کو بغایت تلاش کرنا
المعنی جب کسی بہاری حادثہ پر بلایا جاتا ہون تو مین اسمین روک تہام کرنیوالون سے ہوتا ہون اگر
تجہہ پر تعدی کرنیوالے بڑی کوشش سے آپڑتے ہین تو مین ہے بغایت کوشش تیری حمایت کرتا ہون
الاعراب وان ادع للجلے شرط ہے اکن من حماتہا جزا ہے کل جملہ شرطیہ ہے وان یاتک الاعداء بالجہد
شرط ہے اجہد جزا یہ جملہ شرطیہ پہلے جملہ شرطیہ پر معطوف ہے اور حماتہا مین اضافت لفظی نہین ہے
کیونکہ مصیبت کے حمایت نہین کیجاتی بلکہ چونکہ حمایت بسبب اس حادثہ کی وقوع مین آئی ہے لہذا
اسی حادثہ کیطرف مضاف کردیا جیسے مصارع مصر وغیرہ مین

٧٦	وَاِنْ يَّقْذِفُوْا بِالْقَذْعِ عِرْضَكَ اَسْقِهِمْ	بِكَاسِ حِيَاضِ الْمَوْتِ قَبْلَ التَّهَدُّدِ

اللغات قذف پہینکنا باب ضرب سے مصدر ہے نیز متہم کرنا یقال قذف المحصنۃ اذا رماہا بالفاحشۃ
قذع قذیعہ بمعنی فحش اور گالی گلوچ کے ہین قال الا ہجرہ ثم ینقضی عبر الہجرات ولم اقل قذعا عرض نفس
حسب کذا قالہ الفیومی یقال اعرضت عنہ عرضی ای نفسی وفلان نقی العرض ای بری من ان
ایشتم اوبقال عرض الرجل حسبہ شریف فعل بمعنے مفعول ہے یا نی حیاض حوض کی جمع ہے جو محاورہ
حاضت المرأۃ یا حضت الماء حوضا اذا جمعتہ سی ماخوذ ہی یعنی اصل مین حوض کے معنی بہنے کی
ہین یا پانی جمع کرنیکے چونکہ حوض مین یہہ دونون مناسبتین متحقق ہین اسیئے بلحاظ اول یا ثانی معنے
کے اسی حوض کہہ لیتے ہین ھدد دہمکی دینا
المعنی اور جب وہ گالی گلوچ سی تیری حسب آبرو اتارنا چاہین یا تجہے خود ذلیل کرین تو مین
انہین دہمکانی سے پہلے موت کا پیالا پلا دون

٧٧	بِلَا حَدَثٍ اَحْدَثْتُہٗ وَكَمُحْدِثٍ	هِجَائِىْ وَقَذْفِىْ بِالشَّكَاةِ وَمُطْرَدِىْ

اللغات حدث حدث حدثان ایک معنی مین ہے یعنے نیا امر احداث نیا امر پیدا کرنا ھجاء بروزن کتاب
شعرون مین گالی دینا شکاۃ بدسلوکی کے خبر دینا مطرد بروزن مکرم مصدر میمی ہے بمعنے ہانکنا
المعنی بغیر کسی نئی امر کے ہجو گر اسکا جیسے شعرون مین برا بہلا کہنا اور لوگون کے سامنی میری بدسلوکی
کا بیان کرنا اور مجہی اپنی سامنی سے دور کرنا ایسا ہی ہے جیسے مینی کوئی نیا امر کیا ہی جیسے نیا امر سرزد ہوا ہے
الاعراب ھجاء۔ قذف۔ مطرد تینون مصدر ہین مفعول کیطرف مضاف ہین اور ترکیب مین
مبتدا ہین جنکے خبر مقدم ہے یعنی کمحدث اور کمحدث بحذف مضاف ہے اصل مین کھجاء محدث تہا

٧٨	فَلَوْ كَانَ مَوْلَایَ اِمْرَأً هُوَ غَيْرُهٗ	لَفَرَّجَ كَرْبِىْ اَوْ لَاَنْظَرَنِىْ غَدِىْ

اللغات لو ایک حرف ہے جو اس غرض سے ماضی میں مستعمل ہوتا ہے کہ وہ جملہ جو اسکی متصل ہے بسبب اس جملہ کی جو اسکے بعد آتا ہے ممتنع ہوجائے مولی چچیرا بھائی کرب اصل میں اس سخت غم کو کہتے ہیں جو تنگ کردی کرب سے ماخوذ ہے جو اصل میں بمعنے تنگ کرنی کی ہے آنظار مہلت دینا یقال انظرت الدین اخرته نظرہ بروزن کلمہ مہلت اسیا کی حاصل مصدر ہے قال اللہ تعالی فنظرۃ الی میسرۃ

المعنی اگر میرا چچیرا بھائی اسکے سوای کوئی اور مرد ہوتا تو وہ میرے سخت رنج کو دور کرتا یا آیندہ تک مجھے مہلت دور کرنے

الاعراب لو حرف شرط ہے کان فعل ناقص مولای اسم امرء ہو غیرہ موصوف وصفت ملکر خبر کل شرط ہے لفرج کربی مع معطوف جملہ لانظرنی غدی کے جزا ہے غدی اصل میں الی غدی ہے

۷۹	ولکن مولای امرء ھو خانقی	علی الشکر والتسال او انا مفتد

اللغات امرء اس حالت میں بولتی ہیں جبکہ اسپر الف لام نہو اور جب الف لام داخل ہوتا ہے تو اس حالت میں المرء بولتے ہیں اور ابتدا میں ہمزہ نہیں لاتے خانق باب نصر ینصر سے بصیغہ اسم فاعل ہے خنق بروزن کتف مصدر ہے بمعنے ایسا گلا گھونٹنا کہ آدمی مر ہی جائے تسال سوال میں مبالغہ ہے مفتدی کچھہ دیکر چھوٹنے والا

المعنی لیکن میرا چچیرا بھائی ایک ایسا مرد ہے کہ باوجود اسکے کہ میں اسکا شکریہ ادا کروں یا اس سے کچھہ مانگوں یا کچھہ دیکر چھوٹوں ہر حال وہ مجھے پہانسی دینی والا ہے یعنی سخت تکلیف دینی والا

الاعراب لکن حرف مشبہ بالفعل ہے مولای اسکا اسم ہے جملہ ھو خانقی خبر علی جار شکر مجرور معطوف علیہ تسال معطوف اور معطوف علیہ جملہ انا مفتدی معطوف معطوف علیہ سے ملکر الی آخر السلسلہ مجرور ہوکر

۸۰	وظلم ذوی القربی اشد مضاضۃ	علی المرء من وقع الحسام المھند

اللغات ظلم کی اصلی معنے یہ ہیں کہ کسی کے مرتبہ کی نگاہداشت نکرنا بولتی ہیں من استرعی الذئب فقد ظلم یعنی جو شخص بھیڑیے کو راعی بناتا ہے وہ اس امر کا جسکا بھیڑیا لائق نہ تھا لحاظ نہیں کرتا مضاضۃ بروزن کرامت بہوڑی کا سخت درد کرنا مصیبت کا سخت دردناک کرنا حسام بروزن شجاع شمشیر بران حسم سے ماخوذ ہے جسکے معنی کاٹنے کے ہیں ومنہ قولھم حسما اللیالی ای قطعا مھند بصیغہ اسم مفعول از باب تفعیل وہ تلوار جو ہندی لوہے سے بنائی گئی ہو ومنہ السیوف الھندوانیۃ اور بعض کا یہہ خیال ہے کہ مھند کی معنے تیز تلوار کے ہیں من ھندت السیف اذا حددتہ اور مغنی کے نسبت یہہ خیال رکھنا چاہیے کہ یہہ معنے بلحاظ تشبیہ کے نکالی گئے ہیں یعنی ہندی تلوار کیطرح بنا دینا

المعنی درد دینی میں مرد پر خویشوں کا ظلم ہندی تلوار کی وار سے بھی بہت سخت ہے

کو مہلت دینا

کا طوق کے متعلق ہوا

الاعراب ظلم ذوی القربی مبتدا ہے اشدّ من وقع الحسام المہند خبر علی المرء اشد کی متعلق ہے کیونکہ شدت کا صلہ علی آتا ہے یقال ھذا الامر یشد علیہ و مضاضۃ تمیز ہے جو شدت کا ابہام رفع کرنیکے لئے ہے

٨١	فَدَنَّ رَبِّي وَخَلَاقِي اِنِّي لَكَ شَاكِرٌ	وَلَوْ حَلَّ بَيْتِي نَائِيًا عِنْدَ ضَرْغَدِ

اللغات خلق بضمتین طبعی خو اخلاق جمع ضرغد بروزن جعفر ایک پہاڑ کا نام ہے جو بنی غطفان کی ملک مین واقع ہے اور شاعر کی ملک سے دور ہے فلا تبغینکم قنا و عوارضا + ولاقبلن الخیل لابۃ ضرغد المعنی سو تو مجکو میرے اخلاق کے رستے دین بہرحال تیرا شکریہ ادا کرتا ہون گا گو میرا گھر دور ہوکر ضرغد پہاڑ کی پڑوس مین ہو الاعراب وخلقی پر واو بمعنی مع ہے اور جملہ ولو حل بیتی نائیا عند ضرغد شاکر کی فاعل سے حال واقع ہے

٨٢	فَلَوْ شَاءَ رَبِّي كُنْتُ قَيْسَ بْنَ عَاصِمٍ	وَلَوْ شَاءَ رَبِّي كُنْتُ عَمْرَو بْنَ مَرْثَدِ

اللغات قیس بن خالد شیبانی ربیعہ کا سردار تہا بسطام کا دادا جان ہے ان العصا قرعت لذی الحلم سی اشارہ اسی طرف ہی کہتے ہین کہ جب وہ بوڑہا ہوگیا تہا اور اسکے اوسان خطا کرنی لگے تو اسنی حکم دے رکہا کہ جب مین کسی بات مین چوک جاؤن تو تم مجھے زمین پر لاٹہی مار کر متنبہ کر دیا کرنا عمرو بن مرثد سے مراد عمرو بن مرثد بن سعد بن مالک بن ضبیعہ بن قیس بن ثعلبہ بکری ہے جو بڑا دولتمند تہا المعنی اگر میرا خدا چاہتا تو مین قیس بن خالد ہو جاتا اور اگر وہ چاہتا تو مین عمرو بن مرثد ہو جاتا یعنی ان دو مشہور سردارون کیطرح مین بہی معزز ہو جاتا

٨٣	فَأَصْبَحْتُ ذَا مَالٍ كَثِيرٍ وَزَارَنِي	بَنُونَ كِرَامٌ سَادَةٌ لِمُسَوَّدِ

اللغات اصبحت بمعنی صرت ہی ذو ایک ایسا کلمہ ہے جو اسم جنس کیطرف مضاف ہونیکی سو استعمال ہوتا ہو لتی ہین ذو علم و ذو مال زار بصیغہ ماضی معلوم ماخوذ از زیارت جسکی اصلی معنے سینی کا سینی سے مقابل کرنیکے ہین از زور بمعنی سینہ کا بیچا بیچ بنون ابن کا جمع ہے جو اصل مین بنو تہا کیونکہ بنین جمع ہے اور چونکہ جمع سلامت مین تغیر نہین ہوتا لہذا معلوم ہوا کہ مفرد بہی ویسا ہی ہوگا جیسے جمع کی حالت مین ہے اور بعض کا یہ خیال ہے کہ اصل مین بنو با کی کسرہ سے ہی کیونکہ اسکا مؤنث بنت با کی کسرہ سے آتا ہے اور چونکہ مذکر اور اسکے مؤنث مین جو بالتاء ہو کوئی اور تغیر نہین ہوتا لہذا معلوم ہوا کہ اصل مین بنو ہی ہوگا سادۃ سید کی جمع ہے جسکے اصل مین اختلاف ہے بعض کے نزدیک سوید بروزن کریم ہے واو پر کسرہ ثقیل ہونی سے گرا یا گیا بعدہ واو کو یا سے بدل کر ادغام کیا گیا اور کسرہ دیا گیا اور چونکہ فعیل کے جمع فعلۃ کی وزن پر آجاتی ہے جیسے شریف شرفۃ ـ مرید مردۃ لہذا سادۃ جو اصل مین سودۃ تہا اسی امر کا مؤید ہے اور بعض کا یہ خیال ہے کہ اصل مین سیود بروزن فیعل یا کی سکون

ورعلیہ قول الشاعر

اور عین کے کسرہ سی تہا۔ اور یہی بصریون کا مذہب ہے اور بعض عین کے فتح کی قائل ہین اور یہ کوفیو نکا مذہب ہے انکا یہہ خیال ہے کہ معتل صحیح پر متفرع ہی اور صحیح اوزان ہین عین کی کسرہ سی کوئی وزن نہین پایا جاتا مگر صیقل جو شاذ اور قابل قیاس نہین اسلیئے یہہ بالفتح ہی ہے بہرحال واو یا کی ابتاع سی یا سی مبدل ہوکر یا ہین مدغم ہوئی مسئی دبروزن معظم وہ شخص جو سردار کیا جائے مراد اس سے شاعر
المعنے پہر مین بہت مال و اولاد والا ہوجاتا اور میری زیارت کے لیئی ایسی سردار کریم بیٹہتے جو ایک بڑے سردار کی نسب سے ہوتی یعنے میری بیٹے ہوتے
الاعراب فاصبحت پر فا عطف کی لیئے ہی اور یہہ جملہ کنت پر معطوف ہے اور زادنی فعل جو مع نون وقایتہ اور یا متکلم مفعول کی ہے اصبحت پر معطوف ہے اور بنوت اسکا فاعل ہے جسکے اوصاف کرام سادۃ لمسود ہین اور مسود کی تنکیر زیادتی تعظیم کی لیئی ہے

۸۴	اَنَا الرَّجُلُ الضَّرْبُ الَّذِیْ تَعْرِفُوْنَہٗ	خَشَاشٌ کَرَاْسِ الْحَیَّۃِ الْمُتَوَقِّدِ

اللغات ضرب ہلکا پہلکا خشاش بروزن جبان مشکل کامونمین گہسنے والا محاورہ خششت فی الشیء سی ماخوذ ہی جسکی معنی کسی چیز مین گہسنے کی ہین ومنہ المخش حیۃ سینی مؤنث کی لیئی حیوت بروزن تنوّر سانپ مذکر کی لیئے اصل مین حیہ کی معنی زندہ کی ہین چونکہ سانپ ہے بدون کسی عارضہ کی نہین مرتا لہذا اسی حیۃ کہہ لیتے ہین متوقد راس کا وصف ہی معنی خوب روشن و چمکنے والا
المعنی مین وہ ہلکا پہلکا جوان ہون جسی تم خوب جانتی پہچانتی ہو مشکل کامون مین ایسی گہس جاتا ہون جیسے اس سینی کا سر جو خوب روشن اور چمکنے والا ہے
الاعراب انا مبتدا ہی الرجل الضرب الذی تعرفونہ خبر ہی خشاش مع اپنی متعلق کراس الحیۃ المتوقد خبر بعد خبر

۸۵	وَاٰلَیْتُ لَا یَنْفَکُّ کَشْحِیْ بِطَانَۃً	لِعَضْبٍ رَقِیْقِ الشَّفْرَتَیْنِ مُھَنَّدِ

اللغات ایلاء قسم کہانا بطانۃ آستر خاص دوست فی الصحاح ابطنت السیف کشحی اذا جعلتہ بطانۃ لہ
المعنے پہر مینی قسم کہائی ہی کہ میری پہلو ہمیشہ ایک ایسی تلوار کا آستر یا سچا مخلص ہیگی جو پتلی بارٹون والی اور ہندی یا سان پر چڑہی ہوئی ہے
الاعراب الیت فعل با فاعل لا ینفک فعل ناقص کشحی اسم بطانۃ خبر اور لعضب رقیق الشفرتین مہند بطانۃ کا وصف ہی کل جملہ الیت سی بدل ہے یا بیان ہے اور رقیق الشفرتین گو معرفہ کیطرف مضاف ہے مگر لفظی اضافت ہونیکی لیئے نکرہ یعنی عضب کا وصف بن سکتا ہے

اہل زبان کی اصطلاح میں

۸۶	اَخِی ثِقَةٍ لَا یَنْثَنِی عَنْ ضَرِیْبَةٍ	اِذَا قِیْلَ مَهْلًا قَالَ حَاجِزُهُ قَدِیْ

اللغات اخی بمعنے ملازم ومصاحب یقال اخو الصدق ای ملازم له واخو الغنی ای ذو الغنے ثقة بہروسہ کرنا وبہروسے اہل اعتماد یقال ہو وہی وہم ثقة لانہ فی الاصل مصدر ویقال القوم ثقة ای واحد منہم اب اخی ثقة کے معنی تینون مین سے ایک ہوسکتے ہین یعنی ملازم وصاحب خواہ خود معتمد یعنی ایک معتمد علیہم مین سے لا ینثنی بصیغہ مضارع معلوم انثناء مصدر لوٹنا ضریبة جسم مین وہ جگہ جسپر تلوار ماری جاے باعتبار ما یؤل کے اسی ضربیہ کہہ لیتے ہین انثناء عن الضریبة کی معنے یہ ہین کہ تلوار زخم کاری نہ پہونچائی بلکہ یون ہی بے اثر مڑ جائے قال الشاعر انا السیف الا ان للسیف نبوة ولا تنبو علیک مضاربہ مہلا اصمعی فرماتی ہین کہ اصل مین مہ اور اسی مرکب ہے مہ ایک زجر کا کلمہ ہے جسپر لا اس غرض سے زیادہ کردیتے ہین کہ پورا کلمہ بن جائی مصدر نہین ہے اور جہان کہین اسکا مابعد منصوب ہوتا ہی تو وہ بباعث ایک مقدر فعل کے جسپر یہہ دال ہے منصوب ہوتا ہے نہ خود اس سے مثلا اداریم مہلا بعض ہذا واجملے + ففی الیاس ناہ والعزاء جمیل + کانہ قال رفقا کف بعض ما تاتیہ حاجز روکنی والا حجاز بہی اسی مناسبت سے کہتے ہین کہ وہ نجد اور تہامہ یا نجد اور سراة مین حد فاصل ہے مراد اس سے مخالف تلوار والا ہی یا جسپر وار کیا جاے قدی قدنی اسم فعل ہے بمعنی کافی

المعنی بہروسے والی ہے یا ان چیزون مین سے ہے جنپر بہروسا کیا جاتا ہی جو نشانہ سے نہین مڑتی جب روکنے کیوقت اسکے مالک سے کہا جاتا ہے کہ بہائی ٹہیرو ذرا ہی ٹہرو تمام تو اس تلوار کا روکنے والا جہٹ یعنی مالک یا مخالف جہٹ کہہ اٹہی کہ بس کافی ہوگئی ۔ اب منع کرنیکی کچہہ ضرورت نہین ہے

الاعراب اخی ثقة عضب کا وصف ہی جیسے لا ینثنے عن ضریبة اور جملہ شرطیہ اذا قیل مہلا الی اخرہ

۸۷	حُسَامٌ اِذَا مَا قُمْتُ مُنْتَصِرًا بِهِ	کَفَی الْعَوْدَ مِنْهُ الْبَدْءُ لَیْسَ بِمِعْضَدِ

اللغات انتصار بصلہ من بدلہ لینا یقال انتصرت من زید انتقمت منہ ۔ یہ مین باکی لی گئی ہے ۔ معضد معضاد وہ بقدر تلوار جس سے درختون کے کاٹنے کا کام بہی لیا جاوے قال الجوہری سیف یمتہن فی قطع الشجر

المعنی وہ ایسی کاٹ کی پوری ہے کہ جب دشمنون سے بدلہ لینے کے لیئے اسے اٹہا کر کہڑا ہوون تو اسکا پہلا وار دوسری وار سے کافی ہوجاتا ہی اور وہ درختون کے کاٹنے چہانٹنے والی نہین ہے یعنی وہ ایسی بقدر نہین ہے کہ اس سے درختون کے کاٹنے کا کام لیا جاوے جیسے میری تلوار سے لے لیتے ہین

الاعراب حسام عضب کا وصف ہی اور جملہ شرطیہ حسام کا پہلا وصف ہے اور لیس بمعضد دوسرا اور

باستعانت کے لئی ہے اگر منتصر اکی متعلق ہے اور لتعدیہ کے لئی ہا ہے اگر وہ قمت کے متعلق ہے اور دمنہ العود سی حال واقع ہے لئی کفے العود کائنا منہا البدء سے ای کفی العود البدء کائنا منہ

۸۸ اِذَا ابْتَدَرَ الْقَوْمُ السِّلَاحَ وَجَدْتَنِي ‖ مَنِيعًا اِذَا بَلَّتْ بِقَائِمِهٖ يَدِي

اللغات ابتدار دوڑنا یقال ابتدروا السلاح ای تسارعوا الی اخذہ صحاح سلاح ہر ایک ہتہیار جو لڑائی میں کام آوی مذکر مونث دونو طرح مستعمل ہے مگر پہلا استعمال زیادہ ہا ہے پہلے لحاظ سی اسلحۃ پر جمع کیا جاتا ہی جیسی حمار واحمرۃ دوسری تقدیر پر سلاحات پر منیع یا تو فعیل بمعنی مفعول ہی بمعنی ممنوع یعنی محفوظ کہ جسپر کسی کا ہاتہہ نہ پونچہ سکے یا مناعتہ سی ماخوذ ہی جسکے معنی عزت اور رفعت کے ہین بل بصلہ یا بدخول ہا کا قبضہ مین آجانا باب علم یقال لئن بلت بک یدی لا تفارعنی و توفی حقی وقال ابن احمر ویلی ان بللت با دیحی من الفتیان لا یفحی بطیبا کذا فی الصحاح قائم تلوار

المعنے جب لوگ ہتہیار پکڑنے کیلئیے کیطرف دوڑین تو مجکو معزز پاویگا یا ایسی حالت مین پاویگا کہ کسی کا ہاتہہ مجہہ تک نہ پونچ سکے گا بشرطیکہ میرے ہاتہہ مین اسکا قبضہ آجاوے

الاعراب اذا ابتدر والقوم السلاح شرط ہی وجدتنی منیعا جزا اور جملہ اذا بلت بقائمہ یدی وجدتنی سی ظرف واقع

۸۹ وَبَرْكٍ هُجُوْدٍ قَدْ اَثَارَتْ مَخَافَتِيْ ‖ بَوَادِيَهَا اَمْشِيْ بِعَضْبٍ مُجَرَّدِ

اللغات برک بارک کی جمع ہی جیسی صحب صاحب کے لئی وہ اونٹ جو سینہ کی بل بیٹہین یقال برک البعیر بروکا وقع علی برکتہ وھو صدرہ ھجود ہاجد کی لئی جمع ہے جیسی راقد رقود کی لئی ہے تہجود سی ماخوذ ہی جسکے معنی رات مین سونے کے ہین باب نصر ینصر اثارۃ نتر بتر کردینا بوادی بادیۃ مفرد۔ اونٹنیوں کی وہ صفین جو سب سے آگی ہونیکی باعث کہائی دین مجرد ننگی تلوار

المعنے بہت سے ایسی اونٹ جو سینہ کی بل بیٹہے آرام سی سوتی تہی کہ میری خوف نے انکی اگلی صفون کو نتر بتر کردیا بحالیکہ مین ننگی کاٹنی والی تلوار ہاتہہ مین لیئے چلتا تہا

الاعراب مخافت مصدر فشی کیسوئی مفعول ہے ای مخافتہا ایای اور جملہ امشی بعضب مجرد ضمیر متکلم سے حال واقع ہی اور کل جملہ قد اثارت مخافتی بوادیہا الخ جواب رب ہے

۹۰ فَمَرَّتْ كَهَاةٌ ذَاتُ خَيْفٍ جُلَالَةٌ ‖ عَقِيْلَةُ شَيْخٍ كَالْوَبِيْلِ يَلَنْدَدِ

اللغات کہاۃ بڑی جسیم اونٹنی یا وہ اونٹنی جسکے تہنون کا چمڑا فراخ ہو ایسی اونٹنی انکے ہان نہایت معزز ہوتی تہی اسکے گوشت کو خشک کرکے ذخیرہ کرلیا کرتی تہے مگر دینا منظور نہوتا تہا۔ چنانچہ ایک شاعر کہتا ہے

واذا عرضت منہا کہاۃ سمینۃ + فلا تہد منہا واتشق وتجبب +

خیف بیستانون کا چمڑا اتنوین اسمیں تعظیم کی لئیے ہی جلالۃ بضم جیم بڑی بہاری اونٹنی عقیلۃ بروزن کریمہ ہر ایک اچھی چیز کو بولتے ہین عقیلۃ ربرب عقیلۃ درّ - وعقیلۃ نساء جبکہ اچھی گائی یا اچھا موتی یا خوبصورت عورت شیخ کیطرف باضافت تملیکی مضاف ہے وبیل لکڑیون کا گٹھا فالجوہری ومنہ قول طرفۃ لاسلے یلندد بروزن سفرجل سخت جہگڑالو

المعنی پہر اسمین سی ایک اونٹنی مجہہ پر گذری جو موٹی تازی اور پستانونکے بڑی چمڑی والی تہی اور بہت بڑی اور ایسی ہڈیہی کی اچھی مال سی تہی جو لکڑیون کے گٹھی یا لاٹھی کیطرح سبب کبر سن یا فربہی بن رہا سخت تہا اور ف عرب مین یہہ دستور تہا کہ جو شخص انمین بڑا سخی اور بہادر شمار ہوتا تہا وہ شراب پیکر کسی اور شخص کے اونٹنیون مین سے ذبح کرتا غرض اس سے یہہ ملحوظ ہوتی کہ قیمت زیادہ دینی پڑی اور جو کچہہ وہ مانگی وہی دیا جاوے جو کمال فراخ دلی پر دال ہے بلکہ کچہہ تاوان بہی دینا پڑتا مگر یہہ تاوان ایک مال غنیمت سمجہا جاتا اور اسکی بداخلاقی پر صبر کرتا اور جو کچہہ مانگے وہ دیدینا ایک اعلی شرافت کا شمار کیا جاتا - دیکہو برج بن مسہر طائی کے شعرون مین یہہ انکا دستور پورا پورا درج ہے

فلما ان تنشی قام خرق + من الفتیان مختلق ھضوم + الی وجناء ناویۃ فکاست ھا قدمے العرقوب منہا والصمیم + کہاۃ شارف کانت لشیخ + لہ خلق یحاذرہ الغریم + الی آخر الابیات

شیخ کہتا ہی کہ لہ خلق یحاذرہ الغریم یعنی وہ ایسا خلق رکہتا ہی کہ تاوان دہندہ اس سے ڈرتا ہی کہ کہین مجہسے اس بدسلوکی کی برداشت نہو سکی اور شریفون کے دفتر سی میرا نام نکٹ جاوے اور چونکہ بلحاظ انکے خیال کے جسقدر تاوان اور بدسلوکی کی برداشت زیادہ ہوتی اسیقدر شرافت مین نمبر زیادہ ملتی تہی اسلیئے ان دو امور کا زیادہ ہونا وہ بہت چاہتی تہی چنانچہ پہلے امر کے زیادہ ہونے کی لیئے یہہ ضروری ہے کہ وہ بخیل ہو - وہ اونٹنی اچھی ہو - دوسری کی لئیے یہ ضروری ہے کہ مالک جہگڑالو ہو فی نفسہ بدخلق ہو چنانچہ انہین دو امرون کی بیان مین طرفہ اور برج نی کوتاہی نہین کی شیخ یعنی بوڑہا ہونا بحکم ؎ چون پیر شوی حرص جوان میگردد بخل کا بہاری سبب ہے کیونکہ بوڑہا بسبب ہاتہہ پاؤن رہجانی کے آمدنی سی ناامید ہو جاتا ہی لہذا خرچ بہی نہین کرتا یلند دسی طرفہ نی اور لہ خلق یحاذرہ الغریم سے برج نی اسکی بدسلوکی کو بیان کیا مگر طرفہ نی جو کالوبیل کا لفظ ڈالا ہی اس سے اسکا شعر بہت فائق ہو گیا ہی و فی التبریزی تحت قولہ لہ خلق - کان الکریم منہم اذا تحرفے الشرب عند السکر یفعل ذلک فی غیر ملکہ لیستام مالک الجزور فیغرمہ ویعد ذلک الغرم غنما والصبر علی سوء خلقہ کرما

الاعراب ھرت فعل کہاۃ فاعل موصوف ذات خیف جلالۃ - عقیلۃ شیخ کالوبیل یلندد تینون اسکے

وصفین ہیں اور تیسرے وصف ہیں کالو بیل اور ریلند شیخ کی اوصاف ہے

۹۱	يقول وقد ترّا لوظيف وساقها	الست ترى ان قد اتيت بمؤيد

اللغات ترّ ہڈی کا کٹنا جانا وظیف ٹخنی سے لیکر پنڈلی تک اور بعض وظیف پنڈلی کی مقدم جانب کو کہہ لیتے ہیں وظفہ بروزن زعفہ جمع مؤید بروزن بومن ہیان بمعنے بڑا کام و مصیبت

المعنے وہ بڈہا کہنے لگا بحالیکہ اونٹنی کا وظیف اور پنڈلی کٹ گئی تہی کہ کیا تو نہیں سمجہتا کہ تو بہت بڑے

الاعراب یقول فعل ضمیر راجع بسوئی شیخ فاعل ذوالحال جملہ وقد ترالوظیف وساقہا حال اور جملہ الست تران قد اتیت بمؤید مقولہ یقول مع اپنی فاعل اور مقولہ کے جملہ فعلیہ ہوا

۹۲	وقال الا ماذا ترون بشارب	شديد علينا بغيه متعمد

اللغات شارب بصیغہ اسم فاعل از باب علم یعلم۔ پرندوں اور غیر پرندوں پر اسکا اطلاق ہوتا ہے علینا شدید کا صلہ بہی ہوسکتا ہی اور بغی کا بہی مگر بہر حال بغیہ شدید کا فاعل ہی رہیگا متعمد بصیغہ اسم فاعل از باب تفعل جان بوجہہ کر کام کرنے والا

المعنی پہر لستی کہا کہ ایسی شرابی کے حق میں جستی جان بوجہہ کر ہمپر ظلم کیا ہی کیا رای دیتے ہو

الاعراب قال فعل ضمیر جو شیخ کیطرف پہرتی ہی فاعل۔ ماذا بمعنے ای شئی ترون کا پہلا مفعول مقدم ترون فعل با فاعل بفعل فعل محذوف جسکی متعلق بشارب ہے جملہ فعلیہ ہوکر دوسرا مفعول ترون کا ہے ترون مع اپنی دونوں مفعول کے جملہ فعلیہ ہوکر قال کا مقولہ ہوا شدید علینا بغیہ متعمد دونوں بشارب کے

۹۳	وقال ذروه انما نفعها له	والا تكفوا قاصي البرك يزدد

اللغات الا اصل میں ان لا تہا نون لام میں بعد ابدال کے بسبب قرب مخرج کی ادغام کیا گیا جیسے اسدی کی اس شعر میں سے اصبت علی قیر بکیا من مدامتی + فالا تنالاہا تزوجتا کما لھا فان لا قاصی دور قصے عند سی ماخوذ ہی یعنی مجر و عنسی دور رہتا

المعنے جب کوئی نہ بولا تو کہنے لگا کہ چلو چہوڑ دو اس اونٹنی کا نفع اب اسی کے لئی ہی موزون ہے کیونکہ اب اسی ہلاک کرچکا ہمارے کام کی تو اب ہی نہیں م مگر دور کی اونٹوں کو اس سے بچاؤ ورنہ وہ اپنی سرکشی میں بڑہیگا اور اوروں کو بہی لے مریگا

الاعراب قاصی البرک میں اضافت وصف کی موصوف کی طرف ہے اصل میں تہا ولا تکفوا عنہ البرک القاصی

۹۴	فظل الاماء يمتللن حوارها	وتسعى علينا بالسديف المسرهد

اللغات اماء جمع امۃ مفرد اصل میں اموۃ لام محذوف ہی یہی وجہ ہے کہ تصغیر امیہ ہے ام بروزن

قاضی اموان بروزن اسلام امات بروزن سنوات اسکی جمعین آتی ہین امتلال گوشت کا ملہ یعنی گرم راکہہ مین ڈالنا ملیل مملول وہ گوشت جو گرم راکہہ مین پکایا جاوے ابو عبید فرماتی ہین کہ ملہ کی معنے آگ کا گڑہا ہین اسصورت مین امتلال کے معنی آگ کے گڑہے مین ڈالنی کے ہین قیل منہ ملل الشئ اذا دخلہ کالکرۃ + کانما ضیفہ فی ملۃ النار + حوار بروزن شجاع بوتا جبتک کہ وہ دودہ پیتا رہتا ہی اور جب اسکا دودہ چہڑا لیتے ہین تو پھر اسی فصیل کہتے ہین ومنہ اسیغال شداد علینا + وھل یرعی لشداد فصیل + حور سے ماخوذ ہی بمعنی لوٹنی کے چونکہ وہ ابہی ماکیطرف پہر آجاتا ہی لہذا اسی نام سی موسوم کر دیتی ہین سدیف کوہان کی چربی قال الشاعر وعدت ضرس الصنیف فینا اذا اشتا + سدیف السنام تستر بہ اصابعہ اور خود کوہان کو بہی کہہ لیتے ہین اور یہی معنی یہان مراد ہین قال الشاعر نزکناہ واختزنا السدیف المسرھد نقض علیصاحبہ الصحاح مسرھد بروزن مدحرج چربی والی سعی بصیلہ علی لوگون کے لئے کسی کام کرنی پر مامور ہونا فی الصحاح کل من ولی شیئا علی قوم فھو ساع علیھم انتہی

المعنے پہر باندیان اونٹنی کو انگارون پر یا آگ کے گڑہی مین ڈالکر بہوننے لگین اور اسکی چربیلی کوہان کا ٹکڑے ہوئی کو ہماری لیئے لانی لگین یا اسکے بہت چربی ہمارے لیئے لانے لگین

الاعراب اگر سدیف کی معنی چربی کے کئی جائین تو اس حالت مین مسرھد اسکی وصف مین السے واقع ہوگا جیسی لیل لیل کے وصف مین جبکہ مسرہد کی معنی چربیلے کی لیئے جائین اور اگر خود کوہان کے معنی لئے جائین تو اس حالت مین مسرہد کی معنی چربیلے کی ہونگی اور ٹکڑے ٹکڑے کئی ہوئی کے بہی ہو سکتی ہین کیفا سنام مسرھد اے مقطع ظل فعل اماء اسم بمتلن جوارھا مع معطوفہ جملہ ولتسعی علینا بالسدیف المسرھد خبر اور تسعی مفرد کی ضمیر اماء جمع مؤنث کیطرف راجع ہو سکتی ہے

فَاِنْ مُتُّ فَانْعِيْنِيْ بِمَا اَنَا اَهْلُهٗ	وَشُقِّيْ عَلَيَّ الْجَيْبَ يَا ابْنَةَ مَعْبَدِ	۹۵

اللغات فانعینی بصیغہ واحد مؤنث امر حاضر معلوم نعی مصدر از باب منع یمنع موت کی خبر دینا یقال نعی المیت نعیا من باب نفع اخبرت بموتہ فہو منعی اھل یہان بمعنے لائق اور مستحق کی ہے یقال فلان اھل للاکرام ای مستحق لہ اِن کا استعمال عموما ان امور مین ہوتا ہی جنکے وقوع کا احتمال تو ہو مگر یقین نہو ان جاء راس الشہر سیوطی نہین بولتی کہ مہینے کا آنا یقینی ہے اور ان جاء زید کی استعمال کی یہی وجہ ہے کہ زید کا آنا محتمل ہے چاہی آوی چاہی نہ آوے

المعنے ای میری بہائی معبد کی بیٹے اگر مین جاؤن تو میری مرنی کی خبر لوگون کو اس قسم کی دینا جسکا کہ مین بسبب اپنی ذات کے مستحق ہون اور گریبان مجہہ پر پہاڑنا چونکہ عرب مین شریفون کے مرنے پر سخت ماتم کیا جاتا تہا جبر

دوسروں سے ممتاز ہوتی تھے لہذا یہہ وصیت کرتا ہے

الاعراب ان مت شرط فانعینی بما انا اھلہ معطوف علیہ جز اوشقی علی الجیب معطوف کل جملہ جواب نداہی اور یا ابنۃ معبد ندا ہے کل جملہ ندائیہ ہے

۹۶	وَلَا تَجْعَلِینِی کَامْرِیءٍ لَیْسَ ھَمُّہٗ	ھَمِّی وَلَا یُغْنِی غَنَائِی وَمَشْھَدِی

اللغات جعل کے معنی بہت سے آتی ہین جنمین سے یہان بمعنی ظن کرنیکی آیا ہی یقال جعلتہ عبدًا فستمترائ ظننتہ عبدا فتستمتر غناء بروزن کلام کافی ہوجانا لایغنی غنائی کے معنی یہہ ہین کہ میری جیسا مہماین کفایت نہین کرتا یا میرے بعد میرا قائمقام نہین ہوسکتا قال الشاعر ؎ اغنی غناء الذاھبین اعد للاعداء عدّ امشہد مصدر میمی ہے بمعنی حاضر ہونا ومنہ المشہد بمعنی بزم

المعنی اور مجھی ایسے آدمی کیطرح خیال نکرنا جسکی ہمت میری ہمت سے ہوا ور میری جیسا مہمات مین کافی نہوا ور نہ میری جیسا بزم مین حاضر آدمی

الاعراب کامرءٍ مین کاف اسمیہ ہے ای مثل امرءٍ کاف کے لانیکی سواہی معنی ہوا ہوسکتی ہے یعنی لا تظنینی امرءً مگر کاف سے اسقدر مبالغہ ہوگیاہی کہ جس سے شعر کا مضمون دوبالا بڑہ گیاہی یعنی خود وہ مرد خیال کرنا توکجا اُس جیسا ہے خیال نکرنا جیسے خداتعالے کے اس قول مین وما اللہ بغافل عما تعملون خود غافل ہونا کجا غافل کے ساتھہ بھی نہین ہے مشہدی فعل مقدر سے منصوب ہے یعنی لایشہد مشہدی ہے لاتجعلی فعل با فاعل نے پہلا مفعول کامرءٍ دوسرا مفعول اور تینون جملے لیس ھمہ ھمی - ولا یغنی غنائی - ولا یشہد مشہدی ایک دوسری پر معطوف ہوکر امرء کا وصف ہین

۹۷	بَطِیءٍ عَنِ الْجُلّٰی سَرِیْعٍ اِلَی الْخَنَا	ذَلُوْلٍ بِاَجْمَاعِ الرِّجَالِ مُلَھَّدِ

اللغات بطوء سستی بہہا جلے بروزن کبری بڑی مصیبت جلل بروزن کبر جمع خناء رضی مرضی سے خاصل مصدر ہے فحش ومنہ خنی فحش کلام خنیۃ فحش کلمہ صخر کہتا ہی ؎ ومالی واھداء الخنا ثم مالیا اجماع جمع جُمع مفرد مُکّا - فعل بمعنے مفعول ہے یعنی جمع کیا ہوا ہاتہہ ملہد بروزن معظم وہ شخص جو بسبب ذلیل ہونیکے دہکیلا جاوے مجرد اسکا لہد ہی جسکے معنے وہی ہین جو اسکے ہین تفعیل امین لانا صرف تکثیر کے لئی ہے یعنی بہت ہی دہکیلا گیا

المعنے ایسا جو بڑی کاموں سے ہٹنی والا - فحش کیطرف دوڑنیوالا مردونکی مکون سے مجلس سے دہکیلکر نکالا گیا ہے

الاعراب بطیٍ سریعٍ ذلیلٍ ملہدٍ چارون امرء کی صفتین ہین اور عن الجلی بطی سے اور الی الخنا سریع سے اور باجماع الرجال ذلیل سے متعلق ہین

٩٨	فَلَوْكُنْتُ وَغْلاً فِي الرِّجَالِ لَضَرَّنِي	عَدَاوَةُ ذِي الْأَصْحَابِ وَالْمُتَوَحِّدِ

اللغات وغل ضعیف کمینہ ۔ کم ہمت متوحد اکیلا

المعنے اگر مین مردون مین کم ہمت اور ضعیف ہوتا تو مجھے ساتھیون والی اور اکیلے کی دشمنی سخت ضرر پونہچاتی یعنے ہر ایک شخص سے مجھے تکلیف پونہچا سکتا

الاعراب لوکنت وغلاً فی الرجال شرط ہے اور فی الرجال کنت کے متعلق ہے لضرنی عداوۃ ذی الاصحاب والمتوحد جزا ہے

٩٩	وَلٰكِنْ نَفٰى عَنِّي الرِّجَالَ جَرَاءَتِي	عَلَيْهِمْ وَإِقْدَامِي وَصِدْقِي وَمَحْتِدِي

اللغات جراءۃ بروزن کراہت بمعنی شجاعت بصلہ علی مستعمل ہے صداق بروزن حمل بمعنے پختگی محتد اصل حتد سے ماخوذ ہے جسکے معنی ٹھہرنے اور اقامت کرنیکے ہین چونکہ ہر ایک چیز کے اصل اسکے ٹھہرنے کی جگہہ ہوتی ہے لہذا اصل کو محتد کہہ لیتے ہین

المعنے لیکن میری شجاعت اور آگے بڑہنی اور پختگی یعنی استقلال مزاجی اور اصل نے لوگون کو مجھسے دور کردیا ہے

الاعراب لاکن یہان حرف ابتدا ہے جو حرف استدراک کی غرض سے ذکر کیا گیا ہے عامل نہین ہے کیونکہ جب جملہ کی پہلے مذکور ہوا اور مثقلہ سے مخفف ہو تو ایسی صورت مین محض افادہ استدراک کی لئے آتا ہے اخفش اور یونس اسوقت بہی اسی عامل مانتی ہین اسحالت مین اسکا اسم ضمیر شان ہے جو محذوف ہے اور نفی فعل ہے جراءۃ مع اپنی معطوفات اقدامی ۔صدقی ۔محتدی کی فاعل ہے الرجال مفعول بہ ہے عنی متعلق فعل ہے کل جملہ فعلیہ ہے اور اخفش و یونس کے نزدیک لاکن سی خبر واقع ہے اور اسکا اسم ضمیر شان محذوف ہے اسلیئے جملہ اسمیہ ہے

١٠٠	لَعَمْرُكَ مَا أَمْرِي عَلَيَّ بِغُمَّةٍ	نَهَارِي وَلَا لَيْلِي عَلَيَّ بِسَرْمَدِ

اللغات غمۃ فعلہ بمعنی مفعولہ ہے بمعنی ڈہانپا گیا ۔ باب نصر ینصر ۔غم سی ماخوذ ہے جسکے معنی ڈہانپنے کے ہین غمام بمعنی بادل ہے اسی سی ماخوذ ہے کیونکہ وہ آسمان کو ڈہانپتا ہے غم خوشی کا برخلاف ہے اسی سی ہے قال القیومی ومنہ قیل للحزن غم لانہ یغطی السرور ۔ امر غمۃ کی یہی معنی ہین کہ وہ کام ایسا ہو کہ اسکے تدبیر نہ سوجہی قال اللہ تعالےٰ ثم لا یکن امرکم علیکم غمۃ کذا فی الصحاح سرمد بروزن جعفر بمعنی ہمیشہ ودائم لا بلیلے علی سرمد بعینہ مثل مجنون ابن کے قول کے ہے ہ ولیلے اذا ماجنہ اللیل طول

المعنے مجھی تیری جان کی قسم ہے کہ میرا کام دن مین مجھپر چھپا ہوا نہین (کہ مجھی اسکے تدبیر نہ سوجھی جس سے مین اسکی سرانجام کرنیسی عاجز ہو جاؤن) اور نہ میری رات مجھپر ہمیشہ رہتی ہے یعنی میری رات بسبب خوشی کے جلدی کٹ جاتی ہے یہہ نہین کہ بسبب مصیبتون کی اجتماع کے امرءالقیس کیطرح یہ پڑے رہنے لگ جاوے

الا ایا اللیل الطویل الا انجلی + بصبح وما الاصباح منك بامثل اسکی درایت دونوں جواب کے بحر درایت

الاعراب نہار غمہ سی مفعول فیہ ہی اور جملہ ولا لیلی علی بسرہ ں۔ ما امری علی بغمۃ پر معطوف ہوکر جواب قسم ہے اور بسرہ میں با زائدہ ہے جیسے بغمۃ میں اور علی غمۃ کا صلہ ہے

۱۰۱	ویوم حبست النفس عند عراكها	حفاظا على عوراته والتهدد

اللغا ویوم پر واو رب کا ہی اور اسکی بعد رب مضمر ہوتا ہی اور یہہ خود رب کا قائمقام نہیں ہوتی اسلیے کہ کبھی فا عاطفہ بھی بعوض واو کی آجاتی ہی جیسے فمثلك حبلی فطرقت ومرضع اور کبھی بل جیسے وبل بلد جس سے معلوم ہوتا ہی کہ واو اپنی اصلی معنو نہیں ہے اور رب اسکے بعد مضمر ہوتا ہی نہ خود معنی رب کے ہی اور جملہ حبست النفس عند عراكها الخ یوم کی لیئے نعت ہے جواب رب کہنا مستبعد معلوم ہوتا ہے اور ابو علی کے نزدیک جواب محذوف ہے جیسی اس شعر میں ہے ورب قد هرقت ذلك الیوم + واسرے من معشر اقیال + عراك بمعنی ازدحام گھمسان عورات جمع عورۃ بمعنی رخنہ وهی موضع المخافۃ قال اللہ تعالی فی الحکایۃ عن المنافقین ان بیوتنا عورۃ ای واهیۃ نخیب سترها ونخصنها بالرجال

المعنی ایسی بہت دن ہیں جنمیں میں نے اپنی نفس کو اسکی ازدحام کیوقت انکے رخنوں اور دشمنوں کے دہمکی

الاعراب ویوم پر واو عاطفہ ہی اور اسکی بعد رب مقدر ہے اور یوم اسکا مجرور ہے حبست فعل با فاعل النفس مفعول بہ عند عراكها فیہ ظرف حفاظا مفعول لہ علی عوراتہ والتهدد متعلق حبست فعل مع فاعل اور مفعول بہ اور ظرف اور مفعول لہ اور متعلق کے جملہ فعلیہ ہوکر یوم کا وصف پڑا رب مع اپنی مجرور یعنی یوم کی مبتدا ہی را، اب حسب تحقیق شارح رضی یہہ ایسا مبتدا ہی جسکو خبر کی ضرورت نہیں کیونکہ مجرور رب ایک ایسی وصف سی موصوف ہی جو معنی جملے کی دیدیتا ہی حیث قال ورب مبتداء علی ما اخترنا لا خبر له لافادة صفة مجروره معنی الجملة وفی موضع آخر وعندی یقوی مذهب الاخفش والکوفیین اعنی کونها اسما فرب مضاف الی النکرة فمعنی رب رجل فی اصل الوضع - قلیل من هذا الجنس کما ان معنی کم رجل کثیر من هذا الجنس واعرابه رفع ابدا علی انه مبتدئ لا خبر له بصریون کا یہہ مذہب ہے کہ رب یہاں مبتدا نہیں ہے بلکہ حرف ہے اور فعل محذوف کے متعلق ہے یعنی حصل حبس سے بجای جملہ اسمیہ کے اس صورت میں جملہ فعلیہ ہوجائیگا اور ہوسکتا ہی کہ ویوم مبتدا ہو اور جملہ حبست النفس الخ خبر ہو جیسی اس شعر میں ہے ان یقتلوك فان قتلك لم یكن + عارا علیك ورب قتل عار + کہ یہاں رب قتل مبتدا ہی اور عار خبر۔ گو اس جگہہ بھی عار اصل سمجھکر نکرہ کا وصف بنا سکتے ہیں اور ایک ایسا مبتدا نکال سکتے ہیں جسکو خبر کی ضرورت نہو

۱۰۲	علی موطن یخشی الفتی عندہ الردی	متی تعترک فیہ الفرائص ترعد

اللغا موطن لڑائی کا ہیبت قال الفیومی والموطن ایضا مشہد من مشاہد الحرب فی الصحاح قال الله تعالی لقد نصرکم الله فی مواطن کثیرۃ ومنہ قول طرفۃ انتہی اعتراک رگڑ کھانا۔ گھمسان ہونا فرائص جمع فریصہ مفرد پہلو اور کاندہی کے درمیان گوشت ہوتا ہی جو بوقت خوف کی کانپنی لگ جاتا ہے قال الاصمعی الفریصۃ اللحمۃ بین الجنب والکتف التی لا تزال ترعد من الدابۃ ترعد بصیغہ مجہول اور مجہول ہے مستعمل ہوتا ہے۔ کانپنا

المعنے لڑائی کے ایسی ہیبت ہین کہ جہان نوجوان اپنی مرنی سی ڈرے جب کہ ندہی آپسمین رگڑ کھائین تو کانپنے لگ جائین اور ہو سکتا ہی کہ پہلے فرائص سے اہل فرائض مراد ہون اور ترعد کی ضمیر سے خود فرائص بطریق صنعت استخدام یعنی جب آپسکا گھمسان ہوا نکے شانین کانپنے لگین

الاعراب علی موطن علی عوائد سی بدل ہے اور جملہ یخشی الفتی عندہ الردی موطن کا پہلا وصف ہے اور جملہ شرطیہ متی تعترک فیہ الفرائص ترعد دوسرا وصف

۱۰۳	اری الموت اعداد النفوس ولا اری	بعیدا غدا ما اقرب الیوم من غد

اللغا موت انسان کا مرنا نصر ینصر اور علم یعلم دونون باب پر آتا ہی جیسے نفق دواب کا مرنا۔ اور نتل اونٹ کا مرنا اعداد عد کی جمع ہی جو بمعنی معدود ہی جیسے قبض بمعنے مقبوض اور حسب بمعنے محسوب یقال ہم عدید الحصے والثری ای فی الکثرۃ صحاح یا اعداد بصیغہ مصدر باب افعال سے ہی بمعنی مفعول یعنی شمار

المعنے مین موتون کو بقدر جانون کے خیال کرتا ہون اور مین کل کو دور نہین سمجھتا آج کا دن کل سے کیسا قریب ہے

الاعراب اعداد النفوس اری کا دوسرا مفعول ہے پہلے مفعول سی مطابقت اسلیئے نہین ہے کہ یہ مشتق نہین یہہ جملہ معطوف علیہ ہے اور لا اری کا پہلا مفعول غدا ہی اور دوسرا بعیدا یہہ جملہ فعلیہ پہلے پر معطوف ہے ما اقرب فعل تعجب ہے اور ترکیب یون ہے کہ ما یہان باوجود نکرہ ہونیکی مبتدا ہی بلکہ یہان نکرہ ہونا ہی ضروری ہے اسلیئے کہ تعجب انہین اشیا مین ہوتا ہی جنکے حقیقت معلوم نہو اگر معرفہ ہو تو اس حالت مین تعجب باقی نہین رہیگا فانہ اذا ظہر السبب بطل العجب جسکی معنی شیء من الاشیاء لا اعرفہ کی ہین اقرب الیوم من غد جملہ فعلیہ خبر ہی جسمین اقرب کا فاعل ضمیر راجع بسوئے ما ہی الیوم مفعول بہ ہے من غد متعلق فعل جسکے لفظی معنی یہہ ہین کہ آج کو کل سے کسی نے نزدیک کر دیا اصلی معنون کی لحاظ سی صرف انہین امور پر اسکا اطلاق آتا ہی جو مجہول ہو سکین اور تحت قدرت ہون مگر اب عموماً ہر ایک امر پر یہ صیغہ اطلاق پاتا ہے خواہ وہ تحت قدرت ہون یا نہون۔

عام اردو نفیس

۱۰۴	واصفر مضبوح نظرت حواره	علی النار واستودع عند کف مجمد

اللغات مضبوح وہ تیر جو آگ سے سینکا جائے اور اسکا رنگ بدل جائے من ضبحته النار ای غیرته ولم تبالغ
فیہ حوار بروزن کتاب بمعنی جواب استیداع ودیعت رکھنا دو مفعول چاہتا ہے قال الشاعر استودع
العلم قرطاسا فضیّعه + فبئس مستودع العلم القراطیس مجمد بروزن محسن بخیل
اور اصمعی فرماتے ہیں کہ مجمد سے مراد وہ شخص ہے جو جاڑوں کے مہینہ میں داخل ہو نیوالا ہو اور اسوقت مہینہ نہایت
سرد تھا فی الصحاح المجمد الذی ربما افاض بالقداح لاجل الایسار وقوله حواره ای صوته علی النار حین رفعته وعلمته کالمحاورة
المعنی بہت سے جوے کے تیر جو آگ کہائے ہوئے اور پیلے تھے یعنی آگ پر انکی آواز کی انتظار کی یعنی سیدہا کرنے
اور نشان لگانیکی وقت جو آواز آتی ہے اسکا منتظر رہا۔ بعد میں نے ہمیں ایسے بخیل کے حفاظت میں کہا جو خود
تو کہیلتا نہیں مگر دوسروں کو کہلاتا ہے اور انکے تیروں کی رکھنے میں نہایت ایمانداری ظاہر کرتا ہے
یا ایسے شخص کو دیے جو موسم سرما میں داخل ہو نیوالا تہا۔ اور قحط زدہ تہا
الاعراب واصفر پر واو عاطفہ ہے جسکے بعد رب مضمر ہے اصفر مجرور رب سے نظرت حواره علی النار
سارا جملہ دوسرا وصف ہے اور رب اصفر مع اپنے اوصاف کے ایک ایسا مبتدا ہے جسے خبر کی ضرورت نہیں علی ہذا کرہ

۱۰۵	ستبدی لک الایام ما کنت جاهلا	ویاتیک بالاخبار من لم تزود

اللغات ابداء ظاہر کرنا سین قرب کیلیے ہے تزوید کسی کو رستہ کا خرچ دیدینا یقال زودت الرجل
فتزوّد + والزاد طعام تتخذ للسفر
المعنی جو باتیں تو نہیں جانتا عنقریب زمانہ تجھپر ظاہر کردیگا اور جسکو تونے زادراہ دیکر نہیں بہیجا وہ
بہی تجھے خبریں لاکر سنائیگا یعنی خود بخود تجھے بہت سی باتیں بلا کوشش کے معلوم ہو جاوینگی
الاعراب تبدی فعل با فاعل لک متعلق فعل الایام فاعل ما موصول کنت فعل ناقص مع اسم جاهلا اپنا
خبر جملہ فعلیہ صلہ موصول ہو کر تبدی کا مفعول ہے کل جملہ فعلیہ معطوف علیہ یاتیک فعل مع مفعول
بالاخبار مفعول دوم من لم تزود فاعل یہہ جملہ معطوف کل جملہ معطوفہ ہوا

۱۰۶	ویاتیک بالاخبار من لم تبع له	بتاتا ولم تضرب له وقت موعد

اللغات بیع خریدنا بیچنا۔ اضداد سے ہے یہاں اول معنی مراد ہیں بتات توشہ۔ سامان فعال بمعنی مفعول
ہے جیسے کتاب بمعنی مکتوب یعنی کچھہ حصہ جو علحدہ کیا جائے ضرب بیان کرنا قال الله تعالی ضرب الله
اصحاب القریۃ وعدہ موعد انعام وغیرہ کا وعدہ کرنا ایعاد وعید یعنی دہمکی کی ضد ہے قال الشاعر
وانی وان اوعدته او وعدته + لمخلف ایعادی ومنجز موعدی

المعنے تجھی وہ شخص خبرین لاکر سنائیگا جسکے لئے تونے سامان سفر یا توشہ نہین خریدا اور اس سے تونے نہ کوئی وعدہ کا وقت بیان کیا ہے

الاعراب جملہ تصنع لہ وقت موعد لم تبع لہ بتاتاً پر معطوف ہے کر کل جملہ معطوف من کا صلہ ہے جو یاتیک کا

تیسرا قصیدہ زہیر کا ہی

یہہ شاعر عرب عاربہ سی ہے اور ان تین منتخب شاعرون سے ہے جو عرب مین بلحاظ فصاحت اور بلاغت کے کمال مشہور ہین یعنی امرالقیس۔ نابغہ ذبیانی۔ زہیر۔ بلکہ جریر شاعر تو اپنی والدسی ہی روایت کرتے ہین کہ زمانہ جاہلیت کا شاعر یہی شخص ہے عمرو بن عبداللہ لیثی سی روایت ہے کہ ایک دفعہ حضرت عمر خطاب رضی اللہ عنہ نے ابن عباس کو یاد فرمایا جب حاضر ہوئی تو فرمایا کہ کوئی شعر زمانہ کی اشعر الشعراء کا ہی یاد ہی۔ انہون نے عرض کیا کہ آپ اس سے کون شخص مراد لیتے ہین فرمایا جسکا یہہ شعر ہے ولوان حمد یخلد الناس اخلدوا + ولکن حمد الناس لیس بمخلد + ابن عباس نے عرض کیا کہ یہہ تو زہیر کا ہی حضرت عمر رض فرمانی لگے کہ اشعر الشعراء سی میری مراد یہی شخص تہا جب ابن عباس نے ابن خطاب سے وجہ دریافت کی تو فرمایا کہ یہہ شخص اپنے کلام مین غیر مانوس الفاظ استعمال نہین کرتا اور نہ اور شاعرون کے خاص مضمون لیتا ہی بلکہ اپنی آزاد طبیعت سے کام لیتا ہی اور جدہر لیجاتی ہے ادہر ہی جاتا ہے۔ محمد بن سلام سی مروی ہے کہ اور شاعرون پر زہیر کو خصوصاً اسلئے بہی ترجیح ہی کہ شعر مین ہزلیات کو بالکل دخل نہین دیتا اور تہوڑی الفاظ مین بہت مطلب ادا کرنا تو اسکا حصہ ہی ہے ایسی الفاظ سی جو زبان پر جلدی سی چڑہ نہ سکین اسی بہت نفرت تہی مشہور مثلون اور کہاوتون سے اپنی شعرون کو خاص زینت دیتا اور مدح مین ایسی مبالغہ سی کام لیتا جو غلو کی حد تک کو پہنچ جائے مگر بعہد انبظاہر کچہہ ہی معلوم ہو اسکا خاص کام ہے کیون نہو باپ بہی شاعر ماموں بہی شاعر دونون بیٹی بہی شاعر دونون بہنین ہے شاعر اور پوتا بہی شاعر جسکے خاندان مین اسقدر شاعر ہون اسی تو خواہ نخواہ ہی شعر مین فوقیت حاصل ہو جانی ہے ایسی حالت مین ہے اگر عین شعر ہو جائے اور ہر طرف سی یہی صدا آتیسی سوتی جاگتی اسی کے خیال پیدا ہو تو یہہ بہی ایک عجیبات سمجہنی چاہئی یہہ شخص اپنے وقت مین علاوہ دولتمند اور سردار قوم ہونیکے بردباری اور اتقا مین بہی مشہور تہا۔ اور اسکی طبیعت مین وہ سب خوبیان موجود تہین جو ایک مصلح قوم مین ہونی چاہیئے۔ فساد کو برا جانتا تہا اور اتفاق اور محبت کو پہیلاتا اور قبیلون کے باہم متفق ہونیکو بہت چاہتا تہا۔ ایسی تعریف اسی کبہی نہین کی جس سے صرف خوشامد ہی خوشامد ثابت ہو اور

واقعیت کو اسمین کچھہ دخل نہو بلکہ جو کہتا تہا سوچ سمجھکر کہتا تہا چنانچہ اسی قصیدہ سے بہی بحکم مشت نمونہ
خرواری اسکے کچھہ خیالات کا اندازہ ہوسکتا ہی اس قصیدہ مین وہ ہرم بن سنان اور حارث بن
عوف بن سعد بن ذبیان کی تعریف کرتا ہی جو قبیلہ بنی مرہ کی سردار تہی - ساری بات یہ ہے کہ ورد
بن حابس نے جو قبیلہ عبس سے تہا ہرم بن ضمضم کو جو قبیلہ بنی مرہ سی تہا مار ڈالا تہا یہہ وہی ہرم بن ضمضم ہے
جو حصین کا بہائی تہا اور جنکی طرف عنترہ اپنی شعر مین اشارہ کرتا ہی ولقد خشیت بان اموت ولم
تدر للحرب دائرۃ علی ابنی ضمضم + جس سے قبیلہ عبس اور ذبیان مین لڑائی ہوگئی چونکہ رئیس فساد کے
پہیلنی سے ناخوش ہوتی ہین لہذا حارث بن عوف یا حارثہ بن سنان نے کل دیت اپنی ذمہ لیکر باہم دونون
قبیلون مین صلح کرادی حصین بن ضمضم کو کب بہاتا تہا کہ وہ اپنی بہائی کا بدلہ لی بغیر رہے لہذا اسنی اپنے
جیمین یہ قسم کہالی کہ جب تک وہ ورد بن حابس اپنی بہائی کی قاتل یا کسی اور عبسی کو قتل نکریگا تب تک اپنا
سر نہ دہوئیگا اور اس امر کو دلمین ہی رکہا کسیکو خبر تک نکی - اتفاقا کوئی مسافر حصین بن ضمضم کی گہر آیا
اثنا حصین نے اسکی پتا وغیرہ پوچہا تو معلوم ہوا کہ قبیلہ عبس سے ہی موقع پاکر جہٹ اسی قتل کر ڈالا اور اپنے قسم
سے عہدہ برا ہوا جب اس واقعہ کی خبر ہرم بن سنان اور حارث بن عوف کو پہنچی تو انہین اسکی یہہ حرکت
ناگوار گذری آخر سی قبیلہ عبس کے اسوار بہی نمودار ہوئے پہر تو نہایت تشویش کیحالت ہوی - حارث
بن عوف نی مجبور ہوکر ایکسو اونٹ اپنی بیٹی کے ساتہہ کر دیئی اور سفیر بہیجکر اسنی کہلا بہیجا کہ آپکے
نزدیک اونٹون کی زیادہ عزت ہی یا اپنی جانون کی یعنی ہم تم تو ایک ہی ہین اگر آپ اسمین لڑینگی تو جانین
تلف ہونگی اور اگر اونٹ لیکر آپ راضی ہوجائین تو اس حالت مین جانین بچ جائینگی - ربیع بن زیاد جو
قبیلہ عبس کا سردار تہا جب سفیر نی یہہ کہا تو اسنی اپنی لوگون سی مخاطب ہوکر کہا کہ تمہارے بہائی حارث
نی اپنا بیٹا بہی بہیجدیا ہی اور اونٹ بہی یہہ ظاہر کرتا ہی کہ مین ہر طرح سی قصوروار ہون آپ کا
اختیار ہی کہ خواہ میری بیٹی کو اپنی آدمی کے عوض قتل کردو یا اونٹ لیکر مجہی اپنا مرہون منت کرو
اس امر سے عبس کا غصہ فرو ہوگیا اور متفق الکلمہ ہوکر انہون نے کہا کہ ہم اونٹ لی لیتے ہین اور بہائیون
سے صلح کرلیتے ہین - اس قصیدہ مین زہیر حارث کی اس ہمت کی تعریف کرتا ہی اور قبیلہ کے باہم
صلح کرانیکا قصہ بیان کرتا ہے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کیوقت مین اسکی عمر سو برس کے قریب
تہی انحضرت صلعم نی اسے دیکہکر فرمایا اللہم اعذنی من شیطانہ یعنے خدایا مجہی اپنی شیطان سے
پناہ مین رکہنا - جاتی ہی بیمار ہوگیا اور جلد مرگیا اسکے دونون بیٹے کعب بن زہیر اور
بجیر بن زہیر مسلمان ہوگئے تہے -

۱	أَمِنْ أُمِّ أَوْفَى دِمْنَةٌ لَمْ تَكَلَّمِ	بِحَوْمَانَةِ الدُّرَّاجِ فَالْمُتَثَلَّمِ

اللغات ام اوفی بنی اسد کی قبیلہ سے ایک عورت کا نام ہے جو پہلے زہیر کی نکاح میں تہی جب اپنے اسکے دوسری عورت پر جس میں سے کعب اور بجیر پیدا ہوئی غیرت کہائی تو اوسنے ام اوفی کو طلاق دیدی مگر بعد میں بہت پچہتایا اور کہا دمنۃ گہر کے وہ آثار جو زمین کے ساتھہ متصل ہوں جیسی چولہا وغیرہ دمن جمع لم تکلم اصل میں تتکلم تہا ایک تا محذوف ہے حومانۃ سخت زمین حوامین جمع دراج بروزن شداد ایک جگہہ کا نام ہے متثلم ایک جگہ کا نام ہے جو حومانۃ الدراج میں واقع ہے

المعنی کیا یہ ام اوفی گہر کے نشان ہیں جو بولتی نہیں اور متثلم میں جو موضع دراج کی سخت زمین میں واقع ہے دکہائی

(ف) دمنۃ بحومانۃ الدراج فالمتثلم میں فا ترتیب کے لئے ہے جیسی منطق میں قاعدہ ہے کہ کسی چیز کی تعریف کیوقت پہلے عام کو ذکر کرتے ہیں اور بعد میں خاص کو ویسی ہی آثار کی تعریف اور مکانوں کی شناخت میں بہی کر دیا کرتے ہیں اگر کسی شخص کا گہر کرخ میں ہو جو بغداد کا ایک محلہ ہے تو وہ اسطرح بولیگا داری ببغداد فالکرخ اس شعر میں حومانۃ الدراج کو بمنزلہ جنس یا بغداد کی خیال کرنا چاہئے اور متثلم کو بمنزلہ ناطق یا کرخ کی ایک شاعر کہتا ہے یا دارمیۃ بالعلیاء فالسند فکان العلیاء موضع وسیع مشتمل علی مواضع منہا السند نص علیہ الرضی وقال الیف سطم عجز بالحزات فالرمل فاللوی + وقد جاوزت حیی جدیں دعالہا +

الاعراب من ام اوفی خبر مقدم ہے دمنۃ مع اپنی دونوں صفوں لم تکلم اور بحومانۃ الدراج فالمتثلم کی مبتدا ہے

۲	وَدَارٌ لَهَا بِالرَّقْمَتَيْنِ كَأَنَّهَا	مَرَاجِيعُ وَشْمٍ فِي نَوَاشِرِ مِعْصَمِ

اللغات دار گہر مونث ہے دور دیار جمع رقمتین رقمہ کا تثنیہ ہے جو بمعنی کنارہ وادی یا باغ کی ہی بیان رقمتین سے مراد دو باغ ہیں جو صمان کیطرف واقع ہیں نص علیہ صاحب القاموس مراجیع جمع مرجوع مفرد گودنی کے وہ نشان جو دوبارہ تازی کئے جائیں وشم گودنا نواشر ناشرہ کی جمع ہی وہ رگیں جو بازو کی اندرونی جانب میں واقع ہیں معصم بروزن منبر کلائی

المعنی اور صمان کیطرف رقمتین میں ام اوفی کا ایک پرانا سا گہر ہے جو ایسا دکہائی دیتا ہے جیسی گودنی کی دوبارہ تازہ کئی ہوئی نشان جو کلائی کے رگوں میں ظاہر ہوتے ہیں

الاعراب دار موصوف لہا مع اپنی متعلق کائنۃ کی پہلا وصف بالرقمتین دوسرا کانہا مراجیع وشم الی آخرہ تیسرا دار کا عطف دمنۃ پر ہے

۳	بِهَا الْعِيْنُ وَالْاٰرَامُ يَمْشِيْنَ خِلْفَةً	وَاَطْلَاءُ هَا يَنْهَضْنَ مِنْ كُلِّ مَجْثَمِ

اللغات عین جمع عیناء مفرد بڑی آنکھ والی گائے خلفۃ جب یمشین کے بعد آوے مثلاً ھن یمشین خلفۃ تو مراد اس سے یہ ہوتی ہے کہ ایسی طور پر چلیں کہ ایک آوے ایک جاوے وفی الصحاح ویقال ایضاً ھن یمشین خلفۃ ای تذھب ھذہ وتجیٔ ھذہ ومنہ قول زھیر بن سلمی اطلاء جمع طلا مفرد ہر ایک کھوج والی کا بچہ وعلیہ انشد الاصمعی ھذا الشعر ینہضن بصیغہ جمع غائب مؤنث مضارع نہوض مصدر باب علم یعلم اٹھنا مجثم بصیغہ ظرف جثوم مصدر باب ضرب پرندی یا خرگوش کا اپنی جگہہ پر بیٹھنا یہہ اسمیں اصل ہے اور کبھی اونٹ اور ہر نوان کو بھی اس فعل سے موصوف کرلیتے ہیں قال الفیومی ھو کالبروك للبعیر

المعنی اس گھر میں ہرن اور جنگلی گائیں یکے بعد دیگرے آتی جاتی ہیں اور انکے بچے ہر ایک جگہہ سے اٹھتے ہیں

الاعراب العین مع اپنی معطوف والارام کی مبتدا ہے یمشین خبر ہے خلفۃ تمیز یا یمشین کے فاعل سے حال بمعنی مختلفات ہے اور بہا متعلق فعل ہے جملہ اسمیہ معطوف علیہ واطلاء ھا ینہضن من کل مجثم معطوف

۴	وَقَفْتُ بِهَا مِنْ بَعْدِ عِشْرِيْنَ حِجَّةً	فَلَأْيًا عَرَفْتُ الدَّارَ بَعْدَ تَوَهُّمِ

اللغات حجۃ سال حجج جمع جیسے سدرہ وسدر لائی دیر کرنا سختی اٹھانا یقال فعل کذا بعد لای ای بعد شدۃ وابطاء الدار میں الف لام عہد کا ہے

المعنی میں بیس برس کے بعد اس اجڑی گھر میں کھڑا ہوا اور گھر کو میں نے بہت سوچنے پر دیر کے بعد پہچانا۔

الاعراب وقفت فعل با فاعل بہا متعلق فعل من بعد عشرین حجۃ ایضاً متعلق فعل جملہ فعلیہ ہو کر معطوف علیہ عرفت فعل با فاعل الدار مفعول بہ اور توھم ظرف فعل لأیا عرفت کا مفعول فیہ ہے کیونکہ اصل میں بعد لای تہا۔ یہہ جملہ فعلیہ پہلے جملہ پر بواسطہ فا کی معطوف ہے کل جملہ فعلیہ ہے

۵	اَثَافِيَّ سُفْعًا فِيْ مُعَرَّسِ مِرْجَلٍ	وَنُؤْيًا كَجِذْمِ الْحَوْضِ لَمْ يَتَثَلَّمِ

اللغات اثافی جمع اثفیہ مفرد چولہے کا تہا۔ اگر اثفیت لقدر کیطرف لحاظ کیا جائے تو اسکا وزن افعولہ ہے اگر ثفیت کی طرف دیکھا جاوے تو فعلیہ سفعا جمع سفعاء مفرد سیاہ مائل بسرخی ماخوذ من السفعۃ سواد مشرب بحمرۃ فیھما باب علم یعلم معرس بروزن معظم صیغہ اسم ظرف تعریس مصدر مسافر کا آرام کیلئے اترنا دن میں خواہ رات میں قال ابو زید عرس القوم تعریساً اذا نزلوا ای وقت کان من لیل او نہار مرجل معرس سے مراد وہ جگہہ ہے جہاں ہانڈی تارین نوئی وہ نالی جو خیمہ کے گرد اس غرض سے کہودی جاتی ہے کہ مینہ کا پانی اندر نہ آجائے جذم بروزن حوض ہر ایک چیز کا اصل لم یتثلم بصیغہ واحد

مذکر حجد معلوم تتثلم مصدر کنارون کا ٹوٹنا۔ گر جانا

المعنے یعنی بیس برس کے بعد اُن سیاہ مائل سرخی پتّھون کو پہچانا جو ہانڈی رکھنی کی جگہ مین ہے اور نالی کو جو اصل حوض کی برابر ہے اور ابھی ٹوٹی نہین ہی بلکہ قائم ہے

الاعراب اثافی مع اپنی دونون وصفون سفع اور فی معرس مرجل کی فارسیہ بدل ہے اور نویا اثافی پر معطوف ہے اور کجذم الحوض اور لم یتثلم نوی کی اوصاف سی ہین

۶	فَلَمَّا عَرَفْتُ الدَّارَ قُلْتُ لِرَبْعِهَا	أَلَا انْعَمْ صَبَاحًا أَيُّهَا الرَّبْعُ وَاسْلَمِ

اللغات ربع مہمانون کی اُتارنی اور بیٹھنے کی جگہہ انعم صباحا جاہلیت کا سلام ہے انعم امر کا صیغہ ہی باب علم لعلم سی فراخ عیش ہونا یقال نعم عیشہ نعیم مین باب علم اذا اتسع اور صباح صند مسا ہے ابن جوالیقی فرماتے ہین کہ عرب کے نزدیک صباح رات کے اخیری نصف سے شروع ہو کر زوال تک ختم ہوتی ہی پہر اسکے بعد مسا رات کے پہلے نصف تک اصل اس سلام کی یہہ ہے کہ عرب مین صبح کیوقت غارت ہوتے اسوقت جو بچ جاتا وہ سارا دن بچا رہتا لہذا اسوقت کی سلامتی کو ایک اعلی درجہ عیش کا موجب سمجھتے۔ پہر عموما یہی سلام رائج ہو گیا خواہ صبح کا وقت ہو یا نہو

المعنے جب مینی اس گہر کو پہچان لیا تو اسکی اتارنی کے جگہہ ونشستگاہ سی کہا ای مہمانون کے اتارنے کی جگہ اور نشستگاہ صبح کیوقت مین جو لوٹ مار کا وقت ہی تو فراخ عیش رہ اور سلامت باکرامت

الاعراب فلما عرفت الدار شرط قلت لربعها جزا ایہا الربع۔ انعم صباحا واسلم قلت کا مقولہ ہے

۷	تَبَصَّرْ خَلِيلِي هَلْ تَرَى مِنْ ظَعَائِنٍ	تَحَمَّلْنَ بِالْعَلْيَاءِ مِنْ فَوْقِ جُرْثُمِ

اللغات تبصر نگاہ غور سے دیکھنا جمیل کہتا ہی سہ بثینۃ ما فیہا اذا ما تبصرت معابۃ ولا فیہا اذا نسبت اشب۔ تبصرت ای استقصے النظر الیہا ظعائن جمع ظعینہ بمعنی فعیلہ بمعنی مفعول ہے ظعن سے ماخوذ ہی باب منع یمنع کوچ کرنا یاسی متعدی کیا جاتا ہی چونکہ خاوند بوقت کوچ کرنیکے اسی اپنی ساتہہ مین لیجاتا ہے اسلیئے اسی ظعینہ کہدیتی ہین یعنی مظعونۃ بہا یا ظعینہ اصل مین اونٹ کے اوصاف سی ہے عورت کو مجازا کہتے ہین جیسی بہر اونیا اصل مین اونٹ کی اوصاف سی ہے

بعد مین اس مشک کو بہی جو اونٹون پر لادتے ہین کہہ دیتی ہین۔ یا ظعینہ اس ہودہ کو کہتے ہین جسمین عورت ہو بعد مین عورت کو کہنی لگے۔ یا ظعینہ اسلئی کہتے ہین کہ خاوند کی کوچ کرنیکے وقت وہ باہر نکلنی سے پہلی نہین نکلتی یا ظعینہ عورت کو تب ہی کہتی ہین جبتک کہ ہودہ مین ہو بعد مین اسے ظعینہ نہین کہتے تحمل کوچ کرنا اصل مین بمعنی لادنی کے ہے بعد مین کوچ کرنیکے معنون مین جو اسکے لوازم سی ہے

منتقل ہوگیا جرثم بروزن قنفذ ایک جگہ ہے یا نہی اسکے ایک پانی کا نام ہے علیا اونچی زمین
المعنے او میری دوست نگاہ غور سی دیکہہ کہ آیا تو کوئی ہودہ نشین عورت ان ہودہ والیوں
مین سے دیکہتا ہی جنہون نے اپنا بوجہہ وغیرہ بہی اسکے پانی جرثم کی اوپر سے اونچی زمین چلنے کے
لیئے بار پر رکہا ہے کہ مین اس دیکہنے کا مشتاق ہون

الاعراب خلیلے منادی اور حرف ندا محذوف ہے اور جملہ تحملن بالعلیاء من فوق جرثم ظعائن کا وصف ہے

۸ علون بانماط عتاق وکلۃ | وراد حواشیہا مشاکہۃ الدم

اللغات انماط جمع نمط بفتحتین پشم کا وہ کپڑا جو رنگین ہو قال القبوے ولا یکاد یقال للابیض نمط
کلۃ باریک پردہ جو مچہر وغیرہ سی بچاو کی لیئے بشکل خیمہ سے لیتے ہین جیسے کہ چپر کہٹون پر ہوتا ہے فی الصحاح
الستر الرقیق یخاط کالبیت یتوقی بہ من البق انتہی وراد جمع ورد مفرد جیسی سہام و سہم ورد
سی ماخوذ ہی یعنے سرخ مائل بزردی ہوتا کذا قال القبوے حواشی جمع حاشیہ مفرد کپڑی کا کنارہ قال
القیوے حاشیۃ الثوب جانبہ مشاکہۃ بمعنے مشابہ قریب بولتی ہین شاکہ ابا فلان قاربہ فی المدح
المعنے رنگین و عمدہ پشمین کپڑی ہودون پر چڑہای ہوئے اور نیز ہلکا سا پردہ جسکی کناری سرخ تہے اور مشابہ
الاعراب علون فعل ضمیر جو ظعائن کیطرف پہرتی ہے فاعل بانماط بار تعدیہ سی مفعول ہے عتاق
انماط کا وصف ہے موصوف مع اپنی وصف کے معطوف علیہ واو حرف عطف کلۃ موصوف وراد حواشیہا
صفت باعتبار متعلق ذو الحال مشاکہۃ الدم حال یا مشاکہۃ الدم کلۃ کی وصف ہے کلۃ مع اپنی
وصاف کے انماط پر معطوف ہے جو مع اپنی وصف او رمعطوف کے علون کا مفعول بہ ہے جو مع اپنی
فاعل او رمفعول بہ کی جملہ فعلیہ ہوکر ظعائن کا وصف ہی یا یہہ جملہ مستانفہ ہے

۹ وفیہن ملہی للطیف ومنظر | انیق لعین الناظر المتوسم

اللغات ملہی بصیغہ اسم ظرف جای لہو لطیف باریک بین انیق باب علم سی بصیغہ صفۃ مشبہ ہے
بمعنے خوشنما شیء انیق عجیب وزنا و معنے قیوے متوسم فراست سے دریافت کرنیوالا یقال توسمت فیہ
المعنے اہمین باریک بین دوست کے لیئے کہیلنے کا موقع ہی اور کمال فراست سے دریافت کرنیوالی کی آنکہہ
کی خوشنما منظر اور دیکہنے کی جگہہ ہے یعنی جسقدر وہ زیادہ دانا ہوگا اسیقدر زیادہ مفتون ہوگا
کیونکہ خداوند کریم کی باریک صنعتون کا دریافت کرنا کچہہ آسان نہین ہے یہہ شعر امرء القیس کے اس شعر کا سا ہے
لی مثلہا برنوا الحلیم صبابۃ

الاعراب فیہن خبر مقدم ہے ملہی للطیف مبتدا مؤخر معطوف علیہ واو عاطفہ منظر موصوف انیق وصف

ہندی کا ان
اکمل آنکی فیبیت

لعین الناظر الی آخرہ متعلق انیق ہے مع منظر اپنی وصف اور متعلق کی ہے پر معطوف ہے اور کل جملہ علون کی
فاعل سے حال واقع ہے یا مستقل جملہ ہے پہلی صورت مین واو حالیہ ہے

۱۰	بَكَرْنَ بُكُورًا وَاسْتَحَرْنَ بِسُحْرَةٍ	فَهُنَّ لِوَادِي الرَّسِّ كَالْيَدِ لِلْفَمِ

اللغات بکور صبح کیوقت نکلنا استحار صبح سی پہلے نکلنا وادی ودی سی ماخوذ ہی معنی پانی جاری ہونیکی قال الفیومی ودی الماء اذا سال ومنہ اشتقاق الوادی رس ایک وادی کا نام ہی اسصورت مین وادی کی اضافت اضافت عام کی خاص کے طرف ہے
المعنی صبح کیوقت اور سحر کیوقت مختلف وقتون مین گہرسی نکلین سو وہ وادی رس کے لیے ایسے ہین جیسے ہاتہ موںہہ کی لیے یعنی جیسے ہاتہ موںہہ سی خطا نہین کرتا ویسی ہی وہ بہی وادی رس سے خطا نہین کرتین
الاعراب فھن لوادی الرس مبتدا ہی کالید للفم خبر اور کاف اسمیہ ہے

۱۱	جَعَلْنَ الْقَنَانَ عَنْ يَمِينٍ وَحَزْنَهُ	وَكَمْ بِالْقَنَانِ مِنْ مُحِلٍّ وَمُحْرِمِ

اللغات قنان بروزن سحاب بنی اسد کی ایک پہاڑ کا نام ہی حزن سخت زمین محل بصیغہ اسم فاعل وہ شخص جو اس عہد پیمان سے نکل جائے جس مین اسی رہنا واجب تہا من احل الرجل اذا خرج من میثاق کان علیہ محرم بروزن محسن وہ شخص جو ایسا باحرمت ہو کہ اسکا ہتک ناجائز ہو من احرم الرجل اذا دخل فی حرمتہ لا ھتک ای کم بالقنان ممن یحل قتالہ وممن لا یحل ذلک منہ وممن لہ ذمتہ وممن لیس لہ ذمۃ
المعنی کوہ قنان اور اسکی سخت زمین کو انہون نے دائین جانب مین ڈالا اور حال یہہ ہے کہ اس پہاڑ مین بہت لوگ ایسی ہین جنکا خون بسبب انکی عہد شکنی کے حلال ہی اور بہت ایسی ہین جنکا خون بسبب عہد کے حرام ہے یعنی وہ امان والے ہین
الاعراب جعلن فعل ضمیر راجع بسوی ظعائن فاعل قنان مفعول بہ معطوف علیہ حزن معطوف جملہ فعلیہ ہے کم خبریہ ہی محل ومحرم تمیز ہے من تمیز پر داخل ہے اور یہہ مبتدا ہی بالقنان خبر ہی کل جملہ اسمیہ خبریہ ہے

۱۲	وَوَرَّكْنَ فِي السُّوبَانِ يَعْلُونَ مَتْنَهُ	عَلَيْهِنَّ دَلُّ النَّاعِمِ الْمُتَنَعِّمِ

اللغات تورک الجبل کے معنی ہین پہاڑ کے پاس سے گذرنا اور اسی گذرنی کیوقت جو ترکی کے مقابل کرنا یہہ معنی ابو عبیدہ نے اصمعی سے نقل کیے ہین اور بعض نے تورک کی معنی کچہہ اور ہی کیے ہین مگر میری رای مین وہی معنی عمدہ ہین جو نقل کیے گئی سوبان بضم سین بروزن عفران ایک وادی کا نام ہے اصل مین سیبان تہا یا کو ماقبل مضموم ہونیکی سبب واو سی بدلا گیا سیب سے ماخوذ ہی جسکی معنی پانی بہنے کی ہین باب ضرب سے متن وہ زمین جو سخت اور اونچی ہو متان جمع دل باب ضرب یا علم سی حاصل مصدر ہے عورت کا اپنی شوہر کو حرکات سکنات مین ایسے ظاہر کرنا کہ گویا وہ مخالفت کر رہی ہے مگر درحقیقت مخالف نہو یعنی ناز و ادا

کبھی دل معنے وقار اور سکینہ کی آجاتا ہی قال ابو عبید الدّل قریب المعنے من الھدی وہما من الوقار والسکینۃ فی الھیئۃ والمنظر والشمائل وغیر ذلک و فی الحدیث وکان اصحاب عبد اللہ یرحلون الی عمر فینظرون الی سمتہ وھدیہ ودلہ فیتشبھون بہ صحاح من عینہ مگر یہان یہہ معنے مراد نہین کیونکہ یہہ بزرگون اور پیرونکا خاصہ ہے نہ معشوقونکا تامّ۔ متنعم معنی نازک دوسرے صیغہ مین بہ نسبت پہلے صیغہ کی ذرا مبالغہ ہے

المعنے وادی سوبان کی سخت اور اونچی زمین پر چڑھتے ہوئے وہ اسطرح سی گذرین کہ قنان پہاڑ ایکطرف انکی جوڑون کی مقابل داہنی یا بائین جانب رہ گیا حالیکہ ان پر نرم و نازک بدن والیکا نازانداز تہا

الاعراب وورکن فعل ضمیر راجع بسوی ظعائن فاعل ذوالحال ضمیر مفعول راجع بسوی قنان محذوف مفعول بہ یعلون متنہ جملہ فعلیہ پہلا حال اور جملہ علیہن دل الناعم المتنعم دوسرا حال ہے یا ہیہ دونون متداخل حال

۱۳	ظہرن من السوبان ثم جزعنہ	علی کل قینی قشیب ومفأم

اللغات جزع وادی کی ایک جانب سے دوسری جانب کو جانا یا یون کہئے وادی کو عرض کی جانب مین طی کرنا قینی یا قین کیطرف منسوب ہے یعنی کجاوہ جسکو کسی کاریگرنے بنایا ہو۔ یا بنی القین کیطرف جو بنی اسد کا ایک قبیلہ ہے اور نسبت کیوقت بلقینی نہین کہتے بلکہ قینی و ھذا من تصرفات النسبۃ نص علیہ صاحب الصحاح قشیب نیا ومنہ سیف قشیب ای حدیث العہد بالصقال مفأم بصیغہ اسم مفعول از باب تفعیل فراخ کجاوہ یقال افأمت الرحل والقتب اذا وسعتہ وزدت فیہ والتفئیم کذلک نص علیہ

المعنے سوبان سے نمایان ہوئین پہر اسی طے کیا حالیکہ نئی جوڑی چکلے ہودون پر سوار تہین جو ایک اچھی کاریگر کے بنی ہوئی تہی یا جو قبیلہ بنی قین کے ہودون مین سے تہے

الاعراب ظہرن فعل ضمیر راجع بسوی ظعائن فاعل من السوبان متعلق جملہ فعلیہ ہوکر معطوف علیہ ثم حرف عطف جزعن ظہرن کی طرح فعل با فاعل اور ضمیر ذوالحال ہے ہ ضمیر مفعول بہ علی کل قینی جار مجرور ارکبان کی متعلق ہے جو جزعن کے فاعل سی حال واقع ہے اور قشیب اور مفأم بسبب عطف قینی کے اوصاف ہین اور یاد رہی کہ اوصاف مین عطف جائز ہی جیسے ایک شاعر کہتا ہے ؎ الی الملک القرم وابن الہمام + ولیث الکتیبۃ فی المزدحم + یہہ جملہ ضلیہ پہلے جملہ پر معطوف ہوا اور کل جملہ معطوفہ ہوا اب یہہ جملہ معطوفہ یا حال ہے یا مستقل کلام ہی اور ممکن ہے کہ ظہرن بمعنی علون کے ہو یقال ظہرت البیت ای علوتہ اور من تبعیضیہ ہو لیکے علون بعض السوبان

۱۴	کأن فتات العہن فی کل منزل	نزلن بہ حب الفنا لم یحطم

اللغات فتات بضم فا ریزہ فت سی ماخوذ ہی باب نصر بمعنے ٹکڑہ ٹکڑہ کرنا۔ ریزہ ریزہ کرنا عہن رنگین

پشم بغض علیہ ابو عبیدہ عہون جمع فنا کو - اور اسی عنب الثعلب - زبرق - تلتان - تولیدان بھی کہتے ہین اور اسکا میوہ سرخ ہوتا ہے اور حب الفنا سے یہی مراد ہے - اور بعض کا یہ خیال ہے کہ اسکے سوا کوئی اور درخت ہے جسکے دانے سرخ ہوتے ہین اور اس سے ہار بناتے ہین علی ما فی الصحاح یقال ھو شجر لہ حب احمر یتخذ منہ القرابط. لم یحطم بصیغہ واحد مذکر جحد مجہول تحطیم مصدر توڑنا

المعنی جس منزل مین وہ اترین اسمین پشم کے ٹکڑے ایسی دکھائی دیتے تھے جیسے فنا کی دانے جو ابھی ٹوٹی نہین ہین

الاعراب کان حرف مشبہ بالفعل ہے فتات العہن اسم ذو الحال یا موصوف اگر الف لام عہد کا سمجھا جائے فی کل منزل نزلن بہ مع اپنی متعلق محذوف کے حال یا وصف - فتات العہن مع اپنی حال یا وصف کی اسم کان کا ہوا - حب الفنا مع اپنی حال لم یحطم کے خبر - کل جملہ اسمیہ ہوا -

۱۵	فَلَمَّا وَرَدْنَ الْمَاءَ زُرْقًا جِمَامُہٗ	وَضَعْنَ عِصِیَّ الْحَاضِرِ الْمُتَخَیِّمِ

اللغۃ ورود اونٹ وغیرہ کا پانی پر جانا - خواہ اسمین داخل ہو یا نہو - صدور کی ضد ہے زرقا ازرق کی جمع ہے جو باب علم سے صیغہ صفت ہے - نیلا - جو پانی نہایت صاف ہو وہ نیلا دکھائی دیتا ہے قال القیسی ویقال للماء الصافی ازرق وفی الصحاح ایضا کذلک جمام جمع جمیم مفرد بہت پانی یا جمہ وہ جگہ جہان پانی مجتمع ہووے - دونون معنی یہان موزون ہو سکتے ہین عصی جمع عصا مفرد عصو وزن فعول اصل تہا واو بر طرف واقع ہونیکی لیئے یا سے بدل ہوئی بعدہ واو کو بھی یا کر دیا گیا اور یا مین ادغام کیا اور عین کو صاد کیطرح یا کی مناسبت سے کسرہ دیا گیا معنے لاٹھی - وضع العصا والقاء العصاء یعنی لاٹھی رکھ دینا کی ایک ہی معنی ہین یعنی ڈیرا لگانا اور سفر چھوڑ دینا فی الصحاح القی عصاہ ای اقام وترک الاسفار وھو مثل قال ؎ فالقت عصاہا واستقر بہا النوی + کما قر عینا بالایاب المسافر + حاضر مقیم شہری مسافر بدوی کی ضد ہے متخیم بصیغہ اسم فاعل از باب تفعل خیمہ لگانیوالا

المعنی پہر وہ جب ایسی پانی پر اترین جسکی گہری پانی یا وہ جگہین جہان پانی مجتمع ہوتا ہے بسبب صفائی کے نیلی دکھائی دیتی تہین تو انہون نے اقامت کی اور مقیمی یا شہری خیمہ زن کیطرح انہون نے لاٹھیان رکھ دین یا انہون نے ایسی طرح ڈیرا کیا جیسے مقیمی یا شہری ڈیرا کیا کرتے ہین

الاعراب زرقا مع اپنی فاعل جمامہ کے الماء سے حال واقع ہے یا وصف ہے اگر الماء پر الف لام عہد ذہنی کا سمجھا جاوے ...

۱۶	سَعٰی سَاعِیَا غَیْظِ بْنِ مُرَّۃَ بَعْدَ مَا	تَبَزَّلَ مَا بَیْنَ الْعَشِیْرَۃِ بِالدَّمِ

اللغۃ ساعیا غیظ بن مرہ سے مراد ہرم بن سنان اور حارث بن عوف ہین جو قبیلہ غیظ سے ہین اور غیظ سے مراد غیظ بن مرہ بن عوف بن سعد بن ذبیان بن بغیض ہے تبزل پہٹ جانا - متفرق ہو جانا

المعنے بنی غیظ بن مرہ کی دوستی کرنیوالون نے سعی کی بعد اسکے کہ خون کیوجہ باعث قبیلہ کا رشتہ وغیرہ جو آپس مین کہتے تہے منقطع ہوگیا تہا

الاعراب سعی فعل ساعیا غیظ بن مرۃ فاعل بعد مضاف ما تبزل بمعنی تبزل یعنی مصدر مضاف الیہ ما موصول کان فعل بین العشیرۃ متعلق فعل صدرہا کا صلہ موصول فاعل تبزل بالدم متعلق تبزل جو مع اپنی فاعل اور متعلق کے بعد کا مضاف الیہ ہوکر سعی کا مفعول فیہ ہے جو مع اپنی فاعل اور مفعول فیہ کے جملہ فعلیہ رفائدہ) بالدم مین با سببیت کی لئے ہے جیسے خدا تعالے کی اس قول مین وتقطعت بہم الاسباب ای بسبب کفرہم اور ما بین مین ما موصولہ ہے جیسے خدا تعالے کی اس قول مین مصدقا لما بینہم اور ما بین العشیرۃ سے مراد رشتہ قرابت وغیرہ ہے

۱۷	فَأَقْسَمْتُ بِالْبَيْتِ الَّذِي طَافَ حَوْلَهُ	رِجَالٌ بَنَوْهُ مِنْ قُرَيْشٍ وَجُرْهُمِ

اللغات قریش نضر بن کنانہ سے مراد ہے اور بعض کہتے ہین کہ فہر بن مالک بن نضر کو قریش کہتے ہین قریش سے ماخوذ ہے جسکے معنی جمع کرنیکے ہین اور تصغیر تعظیم کی لئے ہے اور بعض کہتے ہین کہ قریش سمندر مین ایک جانور ہے جو سب جانورون پر غالب ہے چونکہ نضر یا فہر بہی بہت قوی اور توانا تہا لہذا اسی سے قریش کہنی لگ گئی ایک شاعر کہتا ہے وقریش ہی التی تسکن البحر + فلذا سمیت قریش قریشا جرہم بروزن قنفذ قحطان بن ہود علیہ السلام کی بیٹی کا نام ہے جو حضرت اسماعیل علیہ السلام کی سسرال مین سے تہی اور اصل وطن انکا یمن تہا

المعنی مین اس گہر کی قسم کہاتا ہون جسکی گرد ان لوگون نے طواف کیا جنہون نے قریش اور جرہم مین سے مختلف اوقات مین اسے بنایا - خانہ کعبہ پہلے حضرت ابراہیم علیہ السلام نے حضرت اسماعیل سے ملکر بنایا تہا جب وہ گر گیا تو بنی جرہم مین سے ایک شخص نے پہر از سر نو تیار کیا جسکا نام عمر جارود تہا بعد مین بنو خزاعہ نی غالب آکر چہین لیا ان سے پہر قصی بن کلاب نے شراب کے مشک دیکر خرید لیا پہر قریش نے حضرت صلعم کی تولد سے پینتیس ۳۵ برس گذر نے پر گرا دیا اور خود بنایا

الاعراب رجال مع اپنی وصف بنوہ کی طاف کا فاعل ہے اور من قریش وجرہم رجال کا بیان ہے

۱۸	يَمِينًا لَنِعْمَ السَّيِّدَانِ وُجِدْتُمَا	عَلَى كُلِّ حَالٍ مِنْ سَحِيلٍ وَمُبْرَمِ

اللغات سحیل اکہری رسی مبرم بروزن مکرم دوہری رسی مراد اس سے قوی ضعیف حالت ہے وجدتما بصیغہ تثنیہ مخاطب ہوکر مجہول جملہ انشائیہ دعائیہ ہے

المعنی مین سچی قسم کہاتا ہون کہ تم اچہی سردار ہو خدا کرے تم بہر حال سلامت رہو

الاعراب یمینا اقسمت سے جو پہلے شعر مین مذکور ہے مفعول مطلق واقع ہے اور لنعم کا مخصوص بالمدح

محذوف ہے یعنی اتماً - اور یہی جواب قسم ہی اور علی کل حال وجد تما سے متعلق ہے

۱۹	تَدَارَكْتُمَا عَبْساً وَذُبْيَانَ بَعْدَ مَا	تَفَانَوْا وَدَقُّوا بَيْنَهُمْ عِطْرَ مَنْشِمِ

اللغات تدارک مافات کے معنی میں تلافی کرنا عبس ذبیان دونوں قبیلے ہیں تفانی فنا ہوجانا مراد بڑی لڑائیاں لڑنا دق ملانا ومنہ قول الجھلم لمکدقۃ السطیر منشم شین کے کسرہ سے دجبہ کی بیٹے نام ہے چونکہ معظمہ میں عطار تہی بنی خزاعہ اور بنی جرہم جب آپسمیں لڑنی لگتے تہے تو اسیکا عطر لگالیتے تہے جس سے انکے بہت ہی آدمی لڑائی میں مارے جاتی چنانچہ اسکا عطر بہت منحوس سمجھا گیا اور یہہ کہاوت ضرب المثل ہوگئی کہ اشئم من عطر منشم یعنی منشم کی عطر سے بہی زیادہ منحوس ہے یہہ معنی اصمعی سے منقول ہیں اور بعض کہتے ہیں کہ منشم حب بلسان کو کہتے ہیں جسکے عطر کا توڑنا بہت ہی شاق ہوتا ہے

المعنے تم دونوں نے عبس اور ذبیان کا تدارک کیا بعد اسکے کہ وہ فنا ہوگئی تہی اور دجبہ کے بیٹی منشم کا عطر لگایا تہا یعنے اُنکے آدمی بہت فنا ہوگئے

الاعراب تدارکتما فعل با فاعل عبساً وذبیان مفعول بہ بعد ظرف اور ما مصدریہ ہے تفانوا ودقوا بینہم عطر منشم تاویل مصدر میں ہوکر معطوف کل جملہ فعلیہ ہے

۲۰	وَقَدْ قُلْتُمَا اِنْ نُدْرِكِ السِّلْمَ وَاسِعاً	بِمَالٍ وَمَعْرُوفٍ مِنَ الْقَوْلِ نَسْلَمِ

اللغات سلم صلح مذکر مؤنث دونوطرح مستعمل ہے معروف وہ امر ہے جسے شرع یا رواج جائز سمجھا نے جیسے بہلائی احسان نرمی وغیرہ اسی سے ہی من کان امرا بالمعروف فلیامر بالمعروف نسلم بصیغہ جمع متکلم باب علم یعلم سلامت مصدر آفتوں سے بچنا مصیبتوں سے نجات پانا یقال سلم المسافر من باب تعب سلاماً خلص من الآفات انتہی ما قال المقیومی

المعنے اور تم دونوں نے اپنی جی میں یہہ بات کہی تہی کہ اگر ہم مال اور نرم بات سے صلح کو فراخ پاوینگی تو ہم جا وینگی

الاعراب قد قلتما فعل با فاعل ہے ان ندرک السلم واسعاً بمال ومعروف من القول شرط نسلم جزا کل جملہ مقولہ ہی قلتما مع فاعل اور مقولہ کی جملہ فعلیہ ہوا شرط میں سلم ندرک کا پہلا مفعول ہے اور واسعاً دوسرا اور بمال ندرک کی متعلق ہے اور معطوف علیہ معروف مع اپنی متعلق من القول معطوف کل جملہ فعلیہ تدارکتما کی فاعل سے حال واقع ہی اور واو حالیہ ہے

۲۱	فَاَصْبَحْتُمَا مِنْهَا عَلٰى خَيْرِ مَوْطِنٍ	بَعِيدَيْنِ فِيهَا مِنْ عُقُوقٍ وَمَأْثَمِ

اللغات عقوق بیفرمانی - احسان کا ترک کردینا - مأثم گناہ - عذاب -

المعنے پہر تم بباعث اس صلح کی اچھی جگہہ پر ہوگئی اور اپنی آبا اجداد کی بیفرمانی اور خدا کی گنہ یا

عذاب سے ہمیں دور رہے چونکہ آباؤ اجداد کی زبان حال اس فساد سے روکتی تھی جسکی انسداد پر وہ قادر نہیں لہذا فساد رکھنا گویا انکی بیفرمانی کرنا ہے اور چونکہ یہہ شخص نصرانی تھا اور خدا پر اسکا ایمان تھا لہذا گناہ اور عذاب کا۔ الاعراب اصبحتما فعل ناقص مع اسم منہما مین من سببیہ ہے متعلق فعل علی خیر موطن متعلق محذوف ہوکر فعل ناقص کے پہلی خبر ہے بعیدین فیہما من عقوق وماثم دوسری خبر کل جملہ فعلیہ ہے

عظیمین فی علیا معد ہدیتما	۲۲
ومن یستبح کنزا من المجد یعظم	

اللغا علیا اصل مین اعلی کی تانیث ہے علیا معد سے معد مین سے اعلی وافضل مراد ہے جیسے علیا مضر اور علیا کا موصوف محذوف ہے یعنی فی کرام علیا معد مگر اب صفات غالبہ سے ہوگیا ہے اور اسکی مضاف الیہ مین سے جو لفظ ہو وہ بعد اضافت اس سے مراد ہوتا ہے معد سے مراد عدنان کا بیٹا ہے ہدیتما بصیغہ تثنیہ مجہول مذکر مخاطب دعائیہ ہے استباحۃ متوجہ ہونا یقال استباح الناس ای اقبلوا علیہ فیوم یا بمعنی اباحت ہے یقال اباح الرجل ماله اذن له فی الاخذ والترک وجعله مطلق الطرفین یعنی اباحت کا مفعول جو ہے اسی ایسی حالت پر رکہدینا جو چاہے سو لیلے یا بمعنے مباح سمجھنے کے ہے کیونکہ باب تفعال کا خاصہ حسبان بھی ہے ایک شاعر کہتا ہے لو کنت من مازن لم تستبح ابلی + بنو اللقیطۃ من ذہل شیبان کنز خزانہ بعض کے نزدیک واصل معنی مفعول مصدر ہے بمعنی جمع کرنا یقال کنزت المال کنزا از باب ضرب جمعتہ وادخرتہ اور بعض کا یہہ خیال ہے کہ معرب گنج ہے مجد عزت اور شرافت مجد کی ہال دوسری معنون کے لحاظ سے زیادہ موزون معلوم ہوتا ہے اور نیز انسان مال تو خرچ کرسکتا ہے مگر عزت کا خرچ کرنا کچھہ مطلب نہین رکہتا یعظم بروزن یکرم معظم ہونا ۔ عظم مصدر

یعنے تم دونو معد بن عدنان وغیرہ کی معزز لوگون مین سے ہوگئے خدا کرے تم ایسی راہون کے لیے ہدایت کیے جاؤ اور جو شخص عزت کی خزانہ کیطرف آتا ہے یا جو شخص بزرگون کا اندوختہ لوگون کے لیے مباح سمجھے سب سے اونکو اعراب عظیمین اصبحت سے تیسری خبر ہے فی علیا معد عظیمین کے متعلق ہے اور ہدیتما جملہ دعائیہ ہے اور جملہ من یستبح کنزا من المجد شرط یعظم اسکی جزا ہے

تعفی الکلوم بالمئین فاصبحت	۲۳
ینجمہا من لیس فیہا بمجرم	

لغات تعفی بصیغہ واحد مذکر غائب از باب تفعل تعفی مصدر مٹنا کلوم جمع کلم مفرد زخم کلمۃ کلمات ... بضم وقیل ضرب حاصل مصدر ہے مئین میم کی کسرہ سے مائیہ کی جمع علی خلاف القیاس ہے اور نون یا کی عوض ہے تنجیم قسط بقسط ادا کرنا نجم سے ماخوذ ہے جسکے معنی ستارہ کی ہین عرب کے لوگ حساب نہین جانتے تھے انہین کیا خبر کہ کب مہینا چڑہا اور کب ختم ہوا سال کے اوقات کا حساب ستارون سے کرلیتے بعد

ہیں اسوقت کو بہی مجازاً النجم کہنے لگ گئے یعنی قرضہ کا ادا یا وصول موقوف ہوتا کیونکہ وہ وقت ستارہ کے سوا معلوم نہیں ہو سکتا تہا بعد مین اس لفظ مین انہون نے اور توسع کیا اور اس قسط کو بہی نجم کہنے لگ گئی جو اس خاص وقت مین ادا کی گئی ہو اور اس سے باب تفعیل کا بنا لیا فقالوا نجمت الدین اذا جعلتہ نجماً

مجرم بصیغہ اسم فاعل بمعنے گناہ گار

المعنے سینکڑون اونٹونکی خون بہا مقرر ہونیسی ختم مٹ گئے چنانچہ وہ اشخاص جو زخمون مین مجرم نہین تہے انکو قسط بقسط ادا کرنی لگے قسط بقسط ادا کرنیوالی تو حارث بن عوف اور ہرم بن سنان بن حومرہ بن عوف بن سعد بن ذبیان کی اولاد سی تہی اور مجرم حصین بن ضمضم ہے جسنی بدون مشورہ کے ایک عبسی کو مار دیا تہا

الاعراب تعفی فعل کلوم فاعل بالمئین متعلق فعل جملہ فعلیہ ہوکر معطوف علیہ فا عاطفہ اصبحت فعل ناقص ضمیر راجع بسوی مئین اسم ینجمہا فعل ہا ضمیر مفعول راجع بسوی مئین من مع اپنی صلہ لیس فیہا مجرم کے ینجم کا فاعل ہے یہ جملہ فعلیہ اصبحت سے خبر واقع ہے فعل ناقص مع اپنی اسم و خبر کی جملہ فعلیہ ہوکر معطوف پہلا جملہ معطوف علیہ

۲۴	یُنَجِّمُهَا قَوْمٌ لِقَوْمٍ غَرَامَةً	وَلَمْ يُهَرِيقُوا بَيْنَهُمْ مِلْأَ مِحْجَمِ

اللغة غرامۃ باب علم یعلم سی مصدر ہے بمعنی تاوان دینا یہریقوا اصل مین یریقوا تہا خلاف قیاس زائد ہی ملأ بروزن حمل فعل بمعنے پالائیہ کی ہے یعنی پری محجم بروزن منبر آلہ حجامت بمعنی سینگی و گلاس

المعنے ان سیکڑون کو ایک قوم دوسری قوم کو بطور تاوان کے دیتی ہے حالانکہ دینی والون نے لیتی والون سی بقدر پری سینگی کے بہی لہو نہین گرایا یعنی صرف مصلحت کے طور پر دیتی ہین انپر کوئی واجب نہین ہے

الاعراب ینجمہا فعل مع ضمیر مفعول جو مئین کیطرف راجع ہے قوم فاعل ذوالحال لقوم متعلق فعل واو حالیہ لم یہریقوا فعل ضمیر راجع بسوی قوم فاعل ملأ محجم مفعول بہ بینہم ظرف متعلق فعل لم یہریقوا مع فاعل اور مفعول بہ اور ظرف کی جملہ فعلیہ ہوکر قوم سی حال واقع ہوا ینجم مع اپنی فاعل اور مفعول کے یہ جملہ فعلیہ ہوا

۲۵	فَأَصْبَحَ يُجْرَى فِيهِمْ مِنْ تِلَادِكُمْ	مَغَانِمُ شَتَّى مِنْ إِفَالٍ مُزَنَّمِ

اللغة احدوا اونٹون کا حدی سی ہانکنا بنفسہ متعدی ہو سکتا ہی تلاد جمع تلید ہر ایک پرانا مال موروثی ضد طریف تلو د مصدر باب ضرب سی ماخوذ ہی بمعنے پرانا ہونا مغانم جمع مغنم مفرد شتی جمع شتیت مفرد جیسی مرضی و مریض قتلی قتیل بمعنی متفرق افال جمع افیل مفرد ہونے کے مزنم بروزن معظم وہ اونٹ جسکی کان کچہہ تہوڑی سی لٹکتے ہوئے چہوڑے جائین اور یہہ کام اچہی نسل کے اونٹون سے کیا کرتی تہی اور زنمہ کان کے اس لٹکتے ٹکڑے کو کہتے ہین اور ایک نر کا نام بہی ہے یہان تینون معانی محتمل ہین

المعنے پہر تمہارے موروثی مال مین سے متفرق غنیمتین جو اچہی نسل کے ہوتے ہین یا مزنم نر کی نسل کے

ہوتے ہیں۔ روانہ کیئے جانے لگے

الاعراب اصبح یہان بمعنی صار ہے مغانم شتی اسکا اسم ہی یحییٰ فیہم من تلادکم خبر مقدم ہی اصبح جملہ اسمیہ پر داخل ہے (ق) تلادکم جمع بجای تثنیہ کی لایا ہی قال الرضی وکثیرا ما یجیئ من غیر ھذا الباب ایضا المثنی بصیغۃ الجمع نحو قولہ تعالی فقد صغت قلوبکما وقد یقول المعظم فعلنا ونحن وایانا عدنا

۲۶	الا ابلغ الاحلاف عنی رسالۃ		وذبیان ھل اقسمتم کل مقسم

اللغات احلاف جمع حلیف مفرد وہ شخص جو دوسرے سے اسبات پر قسم کہاے کہ باہم ایک امر پر ایک دوسرے کی معاونت کرینگے مراد اس سے بنی اسد بن خزیمہ اور بنی غطفان بن سعد ہیں جنہونے آپس میں یہ عہد کر لیا ہوا تہا کہ ہم ایک دوسرے کی مدد کیا کرینگے فی الصحاح والاحلاف فی شعر زھیر ھم اسد وغطفان لانہم تحالفوا علی التناصر رسالۃ بمعنی مفعول بمعنے پیغام جو کسی طرف بہیجا جاے ہل بمعنی قد ہی قال ابو عبیدۃ نحو قولہ تعالی ھل اتی علی الانسان ای معناہ قد اتی مقسم بروزن مکرم باب افعال سے میمی مصدر ہے قسم کہانا فی الصحاح واصلہ من القسامۃ وھو الایمان تقسم علی الاولیاء فی الدم

المعنی او قاصد یہ میرا پیغام بنی اسد اور بنی غطفان کو پونچا دے کہ تمنے راضی ہونے پر سخت قسم کہائی ہے

الاعراب الا حرف تنبیہ ہے ابلغ صیغہ امر فعل با فاعل احلاف مفعول بہ اول رسالۃ مفعول دوم عنی متعلق فعل جملہ ھل اقسمتم کل مقسم رسالۃ سے بدل ہی کل جملہ فعلیہ جواب ندا ہی جو اصل میں تہا یا مخاطب یا رسول

۲۷	فلا تکتمن اللہ ما فی صدورکم		لیخفی ومہما یکتم اللہ یعلم

اللغات تکتمن بصیغہ نہی جمع مخاطب مذکر با نون تاکید نقیض کتمان۔ کتم مصدر باب نصر ینصر چہپانا متعدی بنفسہ ہی دو مفعول چاہتا ہی یقال کتمت زیدا الحدیث اللہ اصل میں الالہ بلام تعریف بر وزن کتاب فعال بمعنی مفعول ہے ازالہ باب علم بمعنی عبادت کرنا بعد میں ہمزہ کو حذف کر کی دو لام آپس میں ادغام کئے گئے لیخفی پر لام غایت کی لائی ہے مہما ایک بسیط کلمہ ہی دو ما یا مہ اور ما سے مرکب نہیں ہے تین معانی کے لئے آتا ہی (۱) غیر ذوی العقول کے لئے مع تضمن معنے شرط جیسے مہما تاتنا من آیۃ (۲) زمانہ اور شرط کی لئے جیسی اس شعر میں ؎ وانک مہما تعط بطنک سولہ + وفرجک نالا منتہی الذم اجمعا (۳) استفہام کی لئے یہان پہلے معنی مراد ہین بمعنے ہر چہ۔ وجو کچہ

المعنی جب تمنے قسمین کہالین ہین تو جو کچہ تمہارے دلوں میں ہے یا ین خیال اسی چہپاؤ کہ وہ اس سے چہپا رہیگا اور جو کچہہ تم اللہ سے چہپانا چاہو گے وہ اسے جان لیگا

الاعراب فلا تکتمن فعل با فاعل اللہ مفعول اول ما فی صدورکم مفعول دوم لیخفی متعلق فعل جملہ فعلیہ ہوا

مہما یکتم اللہ مین ضمیر یکتم جو راجع ہے کسی طرف ما ہی مفعول ما الم السیم فاعلہ اللہ مفعول بہ جملہ فعلیہ شرط یعلم جزا جملہ شرطیہ ہوا

۲۸	یؤخر فیوضع فی کتاب فیدخر	لیوم الحساب او یعجل فینقم

اللغا فعل جو اس شعر مین مذکور ہین ساری کی ساری مجہول ہین کتاب سی مراد یہان اعمال نامہ ہے نقم ینقم من از باب ضرب بمعنے عذاب دینی کی ہین اور ینقم علی بمعنی جہڑکی دینی کی چونکہ یہان صلہ کوئی مذکور نہین لہذا دونون معنے مراد ہو سکتی ہین

المعنی یا تاخیر ڈالی جاوے پہر وہ اعمال نامہ مین رکہا جاوے پہر وہ روز حساب کے لئی ذخیرہ بنایا جاوے یا بہت جلدی کیجاوی پہر اسکا بدلہ لیا جاوے یا اسپر عتاب کیا جاوے

الاعراب یؤخر یعلم سے بدل واقع ہے لہذا مجزوم ۔۔۔۔۔ باقی علی ہذا القیاس یوضع یدخر یعجل ینقم

۲۹	وما الحرب الا ما علمتم وذقتم	وما ہو عنہا بالحدیث المرجم

اللغا حرب لڑائی مذکر مؤنث دونون طرح مستعمل ہے ذقتم بصیغہ جمع مذکر مخاطب ۔ ذوق ذواق مصدر باب نصر ینصر چکہنا مرجم بصیغہ اسم مفعول باب تفعیل ۔ رجم مجرد اٹکل پچو کہنا قال اللہ تعالی رجما بالغیب حدیث مرجم وہ بات جو اٹکل پچو کیجاوے

المعنے نہین ہی لڑائی مگر وہی جو تمنی سمجہ لی ہی اور چکہہ لی ہے اور میری یہہ بات اٹکل پچو نہین یا اٹکل پچو بات یہان نہین ہے یا وہ اٹکل پچو بات نہین ہے جسکے مین درپی ہون یا جسے مین بیان کرتا ہون ۔

الاعراب ما ہو عنہا بالحدیث الخ مین ہو ضمیر مبتدا ہی ایک مقدر مرجع کیطرف پہرتی ہی جو سیاق کلام سے مفہوم ہوتا ہی یعنی بات اور الحدیث المرجم عنہا اسکی خبر واقع ہے اور چونکہ نفی مین زائدہ با کا لانا جائز ہے لہذا بعد دخول نفی کی بجای الحدیث المرجم عنہا کی بالحدیث المرجم عنہا کہنا جائز ہے ۔ رضی فرماتی ہین وقد یخبر عن ضمیر الامر المستفہم منہ تقدیرا بالمفرد تقول ہو الدہر حتی لا یبقی علی صرفہ باقیۃ انتہی

اور ممکن ہے کہ ہو ضمیر مبہم ہو اور الحدیث المرجم عنہا اسکا بیان اور تفسیر ہو اور خبر محذوف ہو اور اس قسم کے اضمار کو نحوی اضمار علی شریطۃ التفسیر کہتے ہین ۔ عکبری ۔ متنبی کے اس شعر کی شرح مین فرماتی ہین قولہ ہو البین حتی ما تانی الحزائق + البین عطف بیان و البین مبتدا ثان وخبرہ مضمر وہو کنایۃ عن البین و التقدیر ہو البین الذی فرق کل شیء اس تقدیر پر الحدیث المرجم عنہا مبتدا ثانی ہوگا اور خبر محذوف یعنی ما الحدیث المرجم عنہا موجود ہناک یا ما انا بصددہ ۔ یا ما فوہ بہ ۔ وغیرہ

۳۰	متی تبعثوہا تبعثوہا ذمیمۃ	وتضر اذا ضریتموہا فتضرم

اللغا متی یہان اسم شرط ہے بعث اونٹنی کو جگہہ سے اٹہانا ضری بہرکنا باب علم یعلم منہ کلب ضار نقہ ضاریۃ

بہڑکانا باب تفعیل سے ضرم آگ کا بہڑکنا باب علم سے آتا ہے

المعنے جب تم لڑائی کو بعد اسکے کہ فرو ہو کر بیٹھی ہوئی اونٹنی کیطرح ہو گئے اٹھاوگی تو اسی برطرح اٹھاوگی اور ایسی حالت میں کہ تمہارے بہڑکانیکے وقت آگ کیطرح بہڑک اٹھے گی اور شعلہ زن ہو گی

الاعراب قولہ یا اللہ التوفیق و توفیق اللہ نعم الرفیق کہ غلطی بہی انسان کیلئے ایک بہاری آفت ہی جب یہ شعر پہلے میری نظر سے گذرا تو کئی طرح کی خیال تضری کی عطف کی نسبت پیدا ہوئی چنانچہ بہت سے اعتراضوں سے چہوٹنے کیلئے مینے یہہ تجویز کی کہ تضری پر واو حالیہ ہے عاطفہ نہیں ہے اور تضرم اصل مین تضرم میم کے ضمہ سے تہا جر بغیر وزن شعری دی گئی ہے جیسی اسکے اگلی شعر سے ظاہر ہوتا ہے وان لفتی بعد السفاہۃ یحلم تضری پر معطوف ہے کل جملہ فعلیہ تبعثوہا کی ضمیر مفعول سے حال بعد حال واقع ہے مگر دلمین ابہی کہٹکا تہا کہ کوئی اور بات ہے چنانچہ صحاح کے نکالنے سے معلوم ہوا کہ تضری بدون الف ہے اب کوئی جہگڑا باقی نہین رہا اور تقطیع مین کوئی فرق نہین ہے لعد ممکن ہے کہ تضری ذمیمۃ پر بلحاظ معنی معطوف ہو جیسے خدا تعالے کی اس قول مین صافات و یقبضن کے یقبضن صافات پر بتاویل یصففن معطوف ہے یا یہہ عطف توہم ہو کما حققناہ ان دو تقدیرون پر ہے تضری کا مجزوم ہونا ضروری نہین ہے نیز مجزوم مرفوع

۳۱	فتعرککم عرک الرحی بثفالہا	وتلقح کشافا ثم تنتج فتتئم

اللغات عرک ملنا۔ پیسنا باب نصر ینصر رحی بروزن عصا چکی۔ ارحاء جمع ثفال بروزن کتاب وہ چمڑا جسپر چکی کا آٹا اترتا ہی اور پیسنی کیوقت چکی کے نیچی رکہہ لیتے ہین فی الصحاح ومنہ قول زہیر ہندی مین اسی گرنڈ کہتے ہین قاموس مین ہے کہ بثفالہا مین با بمعنے علی یا مع ہی یعنی اس حالت مین کہ وہ اپنی گرنڈ کی ساتہہ ہو یعنی پیسنی والی کیونکہ گرنڈ بیسنے سی پہلے ہی بچہا لیتی ہین تلقح بصیغہ واحد مونث غائبہ لقح مصدر باب علم یعلم اور کبہی باب منع یمنع سی بہی آیا ہی۔ اونٹنی کا گابہن ہونا کشاف اونٹنی کا متواتر دو سال گابہن ہونا۔ کشوف وہ اونٹنی جو دو سال متواتر گابہن ہو یہہ معنی اصمعی نے روایت کیے ہین و قیل الکشوف الناقۃ التی یضربہا الفحل وہی حامل وقد کشفت الناقۃ کشافا اتنہے علی ما فی الصحاح یعنی بعض نے کشاف کے معنے یہہ بیان کیئی ہین کہ گابہن اونٹنی سی نر کا پہر جفتی کرنا جس سے وہ پہر دوبارہ گابہن ہو جائے دونون معنی یہان بن سکتے ہین تنتج بصیغہ واحد مونث غائب مجہول نتاج حاصل مصدر نتج مصدر باب ضرب اونٹنی کے لیئی دایہ بننا اور بچہ جنانا۔ ناتج وہ شخص جو اونٹنی یا بکری کا بچہ جنائے اور اسکے جنانی مین بمنزلہ دایہ کی ہی منتوجہ وہ اونٹنی جسکا بچہ کسی انسان نے جنایا ہو نتیجہ وہ بچہ جسی کسی انسان نے جنایا ہو۔ اس ساری تقریر سی ثابت ہوا کہ یہہ فعل دو مفعول چاہتا ہے چنانچہ ایک شاعر کہتا ہے

هم نتجوك تحت الليل سقبا + جب فعل مجہول بنایا جاتا ہے تو اس صورت مین فاعل حذف کیا جاتا ہے اور پہلا مفعول اسکے قائمقام کیا جاتا ہی اور دوسرا مفعول اپنی اصلی حالت مین رہتا ہی مثلا بولتی مین نتجت الناقة ولدا اذا وضعته + ونتجت الغنم اربعين سخلة اس سے آگی کا شعر زہیر کا فتنتج لكم غلمان اشأم كلهم بالکل اسی قبیل سی ہی اور کبہی مفعول ثانی اختصارا حذف کر دیتے ہین اور صرف پہلی مفعول پر کفایت کر لیتے ہین جو فاعل کے قائمقام ہے اور بول لیتے ہین نتجت الناقة یہہ شعر یعنے فتنتج اسی قبیل سی ہے ناتج کی جگہہ منتوجہ ہی اور دوسرا مفعول محذوف ہی اور کبہی دوسرا مفعول فاعل کے قائمقام کر کی یعنے مفعول مالم یسم فاعلہ بنا کر پہلے مفعول کو حذف کر دیتے ہین اور بولتی ہین نتج الولد ونتج السخلة جیسی اعطے درهم ولکنه لیس مما نحن بصدده نتئم بصیغہ واحد مؤنث غائب آتمام مصدر باب افعال عورت کا دو بچہ جننا یقال اتأمت المرءة وذات اکرمت وضعت اثنين من حمل واحد فهي متئم بغير هاء المعنی پہر وہ تمہین ایسا بیسیگے جیسی حکی ثفال پیستی ہے اور گابہن پر گابہن ہوگی پہر بچی اسکے جنائی جائینگے چنانچہ وہ دو دو جینگی یہان لڑائی کو اونٹنی فرض کر کی اونٹنی کی صفات اسکی لیئے ثابت کرتا ہی یعنی جب لڑائی شروع ہوگی تو پہر اسکا ختم ہونا مشکل ہوگا ایک تنازع قطع ہوگا تو کوئی اور اس سے پیدا ہو جائیگا وعلی ہذا الاعراب نعرككم جزا ہی اور تبعثوها پر معطوف ہے عرك الرحی مفعول مطلق ہی اور بثفالها مضاف الیہ یعنے رحی سی حال واقع ہی ای عرك الرحی حال کونہ مع ثفالها با بمعنی علی ہے اور عرك کی متعلق ہی اور کشافا منصوب بر تمیز ہے جو جملہ تلقح کی ابہام کو رفع کرتا ہی اور چونکہ لقاح کی بعد نتاج مدت سی ہوتا ہی لہذا اسکے بعد ثم لایا آتام نتاج کی بعد معا واقع ہوتا ہے لہذا وہان فتتئم لایا

كَاَحْمَرِ عَادٍ ثُمَّ تُرْضِعْ فَتَفْطِمِ		فَتُنْتِجْ لَكُمْ غِلْمَانَ اَشْأَمَ كُلُّهُمْ	۳۳

اللغات غلمان جمع کثرت غلام مفرد چہوٹا بچا۔ اور کبہی مجازا پوری مرد کو بہی کہہ لیتے ہین جیسے شیخ بچہ کو کہہ لیتے ہین قال الازهری وسمعت العرب يقول للمولود حين يولد ذكرا غلام وسمعتهم يقولون للكهل غلام وهو فاش في كلام منصرف ہی مگر ضرورت شعری کی لیے غیر منصرف کیا گیا اشأم منحوس یقال طائر اشأم أحمر بدبخت منحوس اصل مین احمر کی معنی سرخ کی ہین اور چونکہ عرب ہمیشہ سی لڑتی جہگڑتی تہی جنکا رنگ سرخ تہا لہذا ہر ایک منحوس اور بدبخت کو سرخ سی تعبیر کرنی لگ گئی عاد بن عوص ارم بن سام بن نوح علیہ السلام کی اولاد سی تہی اور احمر عاد سی مراد قدار بن سالف ہے جو قبیلہ ثمود سی تہا اور صالح علیہ السلام کی اونٹنی کی کونچین کاٹی تہین اور جسکی طفیل ساری قوم ثمود کی تباہی مین پڑی تہی جوہری فرماتی ہین کہ احمر عاد سی احمر ثمود مراد ہی مگر چونکہ شعر مین احمر ثمود

نہین آسکتا تہا لہذا ابجائی اسکے اسنی احمر عاد کہدیا اور ایسا بہت شاعر کرلیتے ہاین اور یہہ اسکی غلطی ہے
مگر ابو عبیدہ فرماتی ہین کہ ثمود بن جاثر جسکے اولاد سی یہہ قدار بن سالف تہا جو کہ درحقیقت وہ ثمود عاد
کی اولاد سی ہی تہا لہذا احمر عاد کہنا نا جائز نہ ٹہیرا والعلم عند اللہ تعالی ترضع بصیغہ واحد مونث غائب
ارضاع مصدر باب افعال عورت کا اپنی بچی کو دودہ پلانا مرضع وہ عورت جو اپنی بچی کو دودہ پلائے
تفطم بصیغہ واحد مونث غائب فطم مصدر بچی کا دودہ چہڑانا ومنہ الفاطمہ وہ عورت جو بچی کا
دودہ چہڑانیوالی ہو یہہ نام بطور تفاؤل کے رکہتی ہین جیسی عائشہ فطیم وہ بچہ جسکا دودہ چہڑایا جاوے
المعنی پہر تمہاری لیئے ایسی بچی جنائی جائینگے کہ سب کے سب منحوس قوم عاد کی بدبخت کیطرح ہونگی
(جیسی صالح علیہ السلام کی اونٹنی کی کونچین کاٹین اور اپنی قوم کی تباہی کا باعث ٹہیرا) پہر وہ
دودہ پلائی گی پہر انکا دودہ چہڑائیگی یعنی اس لڑائی سی جو عورت سی مشابہ ہے مختلف اسی افعال
پیدا ہونگی جو اثر مین نہایت بدنما ہونگی اور جسقدر زمین لڑائی سی تقویت پہنچتی جائیگی وہ بڑہتے
جائینگے چنانچہ یہہ حالت دیکہینگے کہ وہ ایک بچی دودہ چہڑائی ہوئی کیطرح ہوجائینگے اور آہستہ
آہستہ یہہ حالت ہوگی کہ جوان ہوکر اسقدر فساد برپا کرینگے کہ کل قوم تباہ ہوجائیگی)
الاعراب غلمان منصرف ہی ضرورت شعری کی لیئے غیر منصرف کیا گیا اشأم وصف ہی موصوف
مع اپنی وصف کے تنتج کا مفعول ثانی ہی اور جملہ کلہم کاحمر عاد غلمان کا دوسرا وصف ہی ثم ترضع معطوف جیسے

۲۳	فَتُغْلِلْ لَكُمْ مَا لَا تُغِلُّ لِأَهْلِهَا	قُرًى بِالْعِرَاقِ مِنْ قَفِيزٍ وَدِرْهَمِ

اللغات فتغلل بصیغہ واحد مونث غائبہ اغلال مصدر باب افعال زمین کا پیداوار نکالنا یقال
اغلت الضیاع اذا اعطت الغلۃ قری جمع قریہ مفرد وہ گانون جسکی عمارتین متصل ہون شہرون
پر بہی اسکا اطلاق آگیا ہی عراق مذکر مؤنث دونو طرح مستعمل ہے بعض کے نزدیک ایران کا معرب ہے
اور بعض کا یہہ خیال ہے کہ عربی ہی اور عراق القربۃ سی ماخوذ ہی کیونکہ سمندر کی پاس کنارہ پر واقع ہے
یا عراق کی اصلی معنی گنجان درختون کے ہین اور چونکہ اس ملک مین یہہ درخت بہت بکثرت واقع ہین
لہذا اسی عراق کہدیتے ہین قفیز عرب کا ایک پیمانہ ہی جو مساوی آٹہہ مکوک کی ہوتا ہی اور مکوک
بروزن تنور مساوی ۳ کیلجہ کی اور کیلجہ مساوی ۷/۸ من کے من = ۲ رطل رطل = ۱۲ اوقیہ اوقیہ
= ۴۰ استار استار = ۴ مثقال مثقال = ۳۰ ماشہ کی درہم چاندی کا اسلامی سکہ ہی جو مساوی ۶ دانق
کی ہوتا ہی اور دانق مساوی ۶ جو کی اور جاہلیت مین درہم مختلف قسم کی مستعمل ہوتی تہی کوئی چار
دانقون کی ہوتی جیسی طبریہ شام کی اور کوئی آٹہہ دانقون کی جیسی عبدیہ جنہین مغلیہ بہی کہتے ہین

حضرت عمر رض نے اوسط نکالکر وہ دانق مسا کو بنیاد ٹھیرا اور یہہ ضرورت انہیں خراج کیوقت در پیش آئی
کیونکہ اگر وہ اول قسم کے لیتے تو شاہی خزانہ مین کمی آتی اور دوسری قسم کی لینی سے رعیت پر ظلم ہوتا
لہذا انہون نے اوسط اختیار کر کے معاملہ طے لیا

المعنی پھر تمہاری لیئے لڑائی کی زمین وہ پیداوار نکالی گی جو عراق کی گانوہی اپنی باشندون کیلئے
اسقدر قفیز اور درہم پیدا نہین کرتے باوجودیکہ وہ پیداوار مین مشہور ہین

الاعراب تغلل فعل ضمیر راجع بسوئے حرب فاعل ما اسم موصول لاتغل فعل قری مع اپنی وصف بالعراق کے فاعل فعل ہے لاھلہا مین لام انتفاع ہی اور متعلق فعل منفی ہے جیسے لکم مین جو تغلل کے متعلق ہے اور ضمیر مفعول لاتغل کے جو محذوف ہی راجع بسوی ما ہی اور من قفیز و درہم ما کا بیان ہے ما موصول مع اپنی صلہ کی تغلل کا مفعول بہ ہے جو مع اپنی فاعل کے جملہ ہو کر تبعثوہا پر معطوف ہی

۳۳	لعمری لنعم الحی جر علیہم	بما لا یواتیہم حصین بن ضمضم

اللغات جر علیہ کی معنی یہہ ہین کہ جر کا فاعل کوئی ایسا کام کری جسکا تاوان مجرور علی کو دینا پڑے لا یواتی بصیغہ واحد مذکر غائب مواتاۃ مصدر موافقت کرنا

المعنی مجھی اپنی جان کی قسم ہے کہ وہ کیا ہی اچھا قبیلہ ہی جسی بسبب ایک ایسی کام کے جو اسکی موافق نہین تھا حصین بن ضمضم کے برا کام کرنے سے تاوان دینا پڑا

الاعراب لنعم پر لام قسمیہ ہے جو جواب قسم کی لئی آتا ہی نعم فعل مدح الحی فاعل مخصوص بالمدح محذوف ہے یعنی حی جسکا وصف جملہ جر علیہم الخ ہی جر فعل علیہم متعلق فعل با جار ما موصول لا یواتیہم صلہ حصین بن ضمضم فاعل جر جملہ فعلیہ حی کا وصف ہی فائدہ کبھی مخصوص بالمدح محذوف ہے ہوجاتا ہی اور جملہ وصفیہ اسکی قائمقام ہوجاتا ہی جیسے اس شعر مین نعم الفتی فجعت بہ اخوانہ + یوم البقیع حوادث الایام + ای نعم الفتی فتی فجعت بہ اخوانہ اور یہہ تقدیر خدا تعالی کی اسقول مین ہے جائز ہی نعما یعظکم بہ نعم الشیء شیء یعظکم بہ و بئسما اشتروا بہ انفسہم ای بئس الشیء شیء اشتروا بہ انفسہم اور نظیر اسکی حجاج بن یوسف کا یہہ قول ہے انا ابن جلا وطلاع الثنایا + ای انا ابن رجل ظہر وانکشف

۳۴	وکان طوی کشحا علی مستکنۃ	فلا ھو ابداھا ولم یتقدم

اللغات طوی بصیغہ واحد مذکر طی مصدر باب ضرب لپیٹنا کشح پہلو مستکنۃ بصیغہ واحد مونث اسم فاعل از باب استفعال استکنان مصدر چھپنا امر مخفی بیان مراد کینہ ہے ماخوذ از کن بمعنے پردہ ابداء ظاہر کرنا تقدم

المعنی اسنی اپنا پہلو کینہ پر لپیٹ رکھا چنانچہ نہ اسنی ظاہر کیا اور نہ آگے بڑھا یعنی بہت مخفی رکھا کیونکہ بڑا

سی ہی دوسرا انسان سمجھ لیتا ہی اس سے پہلے شعر کی زیادہ تاکید ہوجاتی ہی کہ اس معاملہ کی سرداروں کو مطلقاً خبر نہیں
الاعراب کان فعل ناقص ضمیر راجع بسوی حصین بن ضمضم اسم طوی فعل ضمیر راجع بسوی حصین بن ضمضم
فاعل کشحا مفعول بہ علی مستکنۃ متعلق فعل کل جملہ فعلیہ کان سی خبر واقع ہی اور جملہ فلا ھو ابداھا مع اپنی
معطوف جملہ ولم یتجمجم کے اس جملہ پر معطوف ہی

۳۵	وَقَالَ سَاَقْضِیْ حَاجَتِیْ ثُمَّ اَتَّقِیْ	عَدُوِّیْ بِاَلْفٍ مِنْ وَرَائِیْ مُلْجَمِ

اللغات قضاء حاجت کا پورا کرنا یقال قضیت الحاجۃ وقضیت وطری بلغتہ اتقا مصدر باب افتعال
بچنا متعدی بنفسہ ہی یقال اتقیتہ عدو بروزن فعول مبالغہ کا صیغہ ہے ماخوذ از عدو بمعنی تجاوز کرنا۔ حد سے
گزرنا۔ مراد دشمن۔ اعداء۔ عدی۔ عداۃ جمع الف ہزار اَلوف آلاف جمع ابن انباری فرماتی ہین کہ مذکر ہی
مؤنث استعمال کرنا ناجائز ہی بولتی ہین ھو الف وخمسۃ الاف فرار اور زجاج فرماتی ہین کہ معنی کے لحاظ
سی مؤنث بہی مستعمل ہوجاتا ہی جیسے بولتی ہین ھذہ الف درھم التانیث بمعنے الدراھم لا بمعنی الالف وراء بروزن
سحاب مؤنث کلمہ ہی جو آگی پیچھے دونون مین مشترک ہی اور اکثر ظرف زمان ہوکر مستعمل ہے مگر ظرف مکان کے
معنوں مین بھی عموماً شائع ہی فی التنزیل کان وراءھم ملک یاخذ کل سفینۃ غصبا ویقال وراءک برد شدید
یہان آگی پیچھے دونون معنی مراد ہوسکتی ہین ملجم اسم فاعل اسم مفعول دونون کا احتمال کہا سکتا ہی پہلی صورت الف سے
مراد سوار ہونگی دوسری صورت مین گہوڑی لگام دینی والی لگام دی گئے

المعنی اور کہی مین اسی نیت پہ ٹہا کہ اپنی حاجت پوری کرونگا پہر ہزار سوار یا ہزار گہوڑوں کے ذریعہ سی مین اپنے دشمن کے شر سے
الاعراب قال فعل حصین بن ضمضم فاعل ساقضی حاجتی مع اپنی معطوف جملہ ثم اتقی عدوی بالف من ورائی ملجم کی
جسمین الف موصوف ہے اور من ورائی پہلا وصف اور ملجم اسکا دوسرا وصف ہی قال کا مقولہ ہوا

۳۶	فَشَدَّ وَلَمْ یُفْزِعْ بُیُوْتًا کَثِیْرَۃً	لَدٰی حَیْثُ اَلْقَتْ رَحْلَھَا اُمُّ قَشْعَمِ

اللغات شدّ حملہ کرنا لازم ہی اور شد دالاغارۃ مین جو بظاہر اغارۃ اسکا مفعول بہ معلوم ہوتا ہی وہ مفعول بہ نہین
بلکہ در اصل شد للاغارۃ تہا چنانچہ ایک اور شاعر کہتا ہی شد دنا شدۃ فقتلت منھم اور بصلہ علی مستعمل ہوتا ہے یقال
شد علیہ لم یفزع بصیغہ واحد مذکر غائب فزع مصدر باب علم یعلم ڈرنا بصلہ من مستعمل ہے فزعہ نہین بولتی لہذا اصل
یفزع من بیوت کثیرۃ مان کر بعد مین منصوب بطور ایصال سمجھنا چاہیئے جیسے اس شعر مین ولقد جنیتک اکمؤا وعساقلا
ولقد نھیتک عن بنات الاوبر وکقولہ داء الحریص بصیلۃ لا یجوح وکقولہ تعالی اذا کالوھم لدی اسم ظرف بمعنی عند ہے
جو حیث کی طرف مضاف ہے اور حیث ظرف مکان ہے لیے عموماً جملہ کیطرف مضاف ہونا ...... اور مبنی علی الضم ہونا
ضروری ہی اور نیز تمیم نصب کے جگہہ مین منصوب پڑہتی ہین مثلاً قم حیث یقام زید یعنی جہان ظرفی معنی پائی جائین اور بین

مین اور سمین فرق یہہ ہے کہ حین ظرف زمان ہے اور حیث ظرف مکان اور قاعدہ کلیہ انکی استعمال کا یہہ ہے کہ
جہان این ای موزون ہو وہان حیث مستعمل ہوتا ہی اور جس جگہہ اذا ای مستحسن ہو وہان حین ام قشعم کے
لفظی معنی ہین گرگسو کی مان چونکہ موت سے گرگسون کی پرورش ہوتی ہی اور مردار انکی لیئے خوان نعما ہی لہذا موت کو ام قشعم کہا
المعنے چنانچہ حصین بن ضمضم نے اس سبب سے جہان پر دشمن کی بہت گہرون سے نڈر کر حملہ کیا کہ موت نے اپنا کجاوہ ڈالا ہو تہا حملہ کرد
الاعراب شد فعل حصین بن ضمضم کیطرف ضمیر راجع ہے فاعل ذوالحال ـ واو حالیہ لم یفزع فعل ہوتا کثیرة
متعلق فعل جملہ فعلیہ ہو کر حال ہے مضاف حیث مضاف الیہ مضاف جملہ القت رحلہا ام قشعم مضاف الیہ ہے لدی ظرف
متعلق شد ہی کل جملہ فعلیہ ہو کر پہلے جملہ پر معطوف ہے اور ممکن ہے کہ جملہ القت الخ حیث کا وصف ہو جیسے اس شعر مین
یا ذل حیث یکون من یتذلل ہین ابو علی نے تحقیق کیا ہی اور اس جملہ مین رحلہا کی ضمیر ام قشعم کیطرف پہرتی ہی کہ وہ رتبہ

لہ لبد اظفارہ لم تقلم		لدی اسد شاکی السلاح مقذف	۳۷

اللغات اسد شیر مذکر مونث دونون مین مستعمل ہے اور کبہی مونث مین تا لاحق کر دیتے ہین اور اسدہ بولتے ہین
ابو عبیدہ ابی زید سے نقل فرماتے ہین کہ الاسد اسدة والذیب ذیبة کسائی سے بھی یہی مروی ہی شاکی شائک کا
مقلوب ہے جو شوکت سے ماخوذ ہی باب خاف یخاف جسکے معنے ہین بارعب ہونا ـ تیز ہتہیار ہونا الا انہ شائک
السلاح شاکی السلاح کی ایک ہی معنی ہین فی الصحاح الشوکة شدة الباس والحد فی السلاح انتہی و قد شاک الرجل
یشوک شوکا ای ظہرت شوکة وحدتہ فی السلاح مقذف بصیغہ اسم مفعول باب تفعیل پر گوشت گویا شیر پر گوشت
پہینکا گیا ہی فی الصحاح رجل مقذف ای کثیر اللحم کانہ قذف باللحم قذفا و نیز لڑائیون مین پہینکا گیا یعنی مجرب منہ قیل للرجل الشجاع
رمی لمرمی حروب ہم مراد الحروب کذلک المرواة والمرو مجرب مرمی بہ کذا فی الصحاح لبد جمع لبدہ مفرد وہ بال جو شیر کے کاندہون
کی درمیان مجتمع ہون یقال امنع من لبدة الاسد اظفار جمع ظفر مفرد ناخون تقلیم ناخون اتارنا مبالغہ کے لیئے ناخون کا
اتری ہوی ہونا کنایہ ضعف سے ہے فی الصحاح یقال للضعیف مقلوم الظفر و کلیل الظفر
المعنی ایسے شیر کی پاس جسکے ہتہیار خوب تیز ہین لبدہ والا لڑائیون مین پہینکا ہوا پر گوشت ہی اور اسکی ناخن نہین لیئے ہوئے
الاعراب لدی اسد پہلے لدی سے بدل ہے

سریعا والا یبد بالظلم یظلم		جری متی یظلم یعاقب بظلمہ	۳۸

اللغات پہلا یظلم بصیغہ مجہول اور دوسرا معروف ظلم مصدر باب ضرب کسی کو ستانا الا اصل مین ان لا تہا ان
شرطیہ اور لا نافیہ سے مرکب ہے یبد اصل مین یبدی تہا الف جو ہمزہ سے بدل ہے جزم کی لیئے محذوف ہوا
المعنے ایسا دلاور کہ جب ستایا جاوے تو بہت جلد اپنی ستانی کا عوض لے اور ستانیوالیکو عذاب دی اور اگر اسی
کوئی پہلی ستاوی تو خود لوگون کو ستانی لگے یعنی نچلا نہ بیٹہے

الاعراب جری اسد کا وصف ہے

۳۹	دَعَوْا ظِمْأَهُمْ حَتّٰی اِذَا تَمَّ اَوْرَدُوْا	غِمَارًا تَفَرّٰی بِالسِّلَاحِ وَ بِالدَّمِ

اللغات رعی چرنا۔ چرانا لازم متعدی دونون طرح مستعمل ہے یہان متعدی ہے ظماء وہ فاصلہ جو اونٹ کی دو دفعہ پانی پینے میں ہوتا ہے اظماء بروزن احمال جمع فی المثل مایقی منہ الاظما الحمار غمار جمع غمرہ مفرد عمیق پانی تفری بمعنے جاری ہے کی۔ بمعنی القاموس تفری العین انبجست اور یہی معنی یہان مراد معلوم ہوتے ہین چنانچہ دوسری روایت جو اس شعر مین آئی ہی ہمارے قول کے تائید کرتی ہی رعوا مارعوا من ظماءھم ثم اوردوا + غمارا تسیل بالرماح وبالدم +

المعنے دونون فریقون نے اپنی اپنی اونٹون کو اتنی مدت تک چرایا کہ جو پانی کی دو نوبتون کے بیچ ہوتی ہے یہانتک کہ جب چرائی پوری ہوگئی تو اونٹون کو ایسی گہری پانیون پر لائے جو ہتھیارون اور خون سے جاری ہین یعنی وہ پانی نہین تہی بلکہ وہ دریا ہتھیارون اور خون سے بہتے تہے

الاعراب رعو فعل ضمیر راجع کسو رعاۃ جو فعل سی مفہوم ہوتا ہی فاعل ظماءھم منصوب بر ظرف ہے جملہ فعلیہ ہوا اور تم مین ضمیر رعی کیطرف پہرتی ہی جو رعی ہی مفہوم ہوتا ہے جیسے خداتعالی کی اس قول مین اعدلوا ھو اقرب للتقوی ای العدل

۴۰	فَقَضَّوْا مَنَایَا بَیْنَهُمْ ثُمَّ اَصْدَرُوْا	اِلٰی کَلَاءٍ مُسْتَوْبِلٍ مُتَوَخَّمِ

اللغات منایا جمع منیۃ مفرد جو بات ولمین ٹہانی جاہی من حتے اذا قدر اصدار پانی پلا کر اونٹون کا واپس کرنا کلاء گہاس خشک ہو یا تر نص علیہ ابن فارس وغیرہ اکلاء بروزن آباب جمع مستوبل بصیغہ اسم مفعول ناگوار ولیسی خود ہی جسکے معنی تخمہ کے ہین متوخم بصیغہ اسم مفعول وہ طعام جو ناگوار ہو

المعنی پہر انہون نے اپنی دلی حاجتین پوری کین اور پہر اونٹون کو ایک ایسی گہاس کے طرف لیگئی جو ناگوار ہضمی والا نہین تہا یعنی پہر فساد کا خیال کرنے لگے اور جہگڑون مین پڑنے لگے

الاعراب صدروا کا مفعول محذوف ہے یعنی الابل مستوبل کلا کا پہلا وصف ہی اور متوخم دوسرا

۴۱	لَعَمْرُكَ مَا جَرَّتْ عَلَیْهِمْ رِمَاحُهُمْ	دَمَ ابْنِ نَهِیْكٍ اَوْ قَتِیْلِ الْمُثَلَّمِ

اللغات جر علیہ کے معنی یہہ ہین کہ جر کا فاعل کوئی ایسا برا کام کری جسکا تاوان مجرور علی کو دینا پڑی متعدی بنفسہ ہی یقال جر علیہ جریرۃ نهیک کی اصلی معنے تو شجاع کی ہین مگر یہان ابن نہیک سی مراد ایک شخص ہے جو ناحق مارا گیا تہا مثلم بصیغہ اسم مفعول بروزن معظم ایک جگہہ کا نام ہے

المعنی مجہی تیری زندگی کی قسم ہی کہ انکی (یعنی مدوحون کے) نیزون نے ابن نہیک یا مثلم کی مقتول کا خون نہین کیا ہے

الاعراب لعمرک مبتدا ہی قسمی خبر محذوف ہے جملہ اسمیہ ہوکر قسم ہے ماجرت فعل رماحھم فاعل علیھم متعلق فعل دم مضاف ابن نهیک مضاف الیہ معطوف علیہ قتیل المثلم معطوف معطوف علیہ دم کا مضاف الیہ

اقرب للتقوی

ہوکر جرت کا مفعول ہے جو مع اپنی فاعل اور مفعول اور متعلق کے جملہ فعلیہ ہوکر جواب قسم ہو کل جملہ قسمیہ ہے

۴۲ وَلَا شَارَكَتْ فِي الْمَوْتِ فِي دَمِ نَوْفَلٍ ۔ وَلَا وَهَبٍ مِنْهَا وَلَا ابْنِ الْمُحَزَّمِ

اللغات شارکت بصیغہ واحد مؤنث غائب ماضی مشارکت مصدر متعدی مستعمل ہے یعنی کسی معاملہ مین شریک ہونا شرک اسکا حاصل مصدر ہے جعدی کہتا ہی وشارکنا قریشا فی تقاها + وفی احسابها شرك العنان + نوفل وهب ابن محزم یہہ سب ان مقتولون کے نام ہین جو بنی عبس

المعنے نہ وہ بنی عبس کے قوم کی خونون نوفل وہب ابن محزم مین شریک ہوئے اور باوصف اسکے وہ اس خون کے ہین کہ خون بہا دیتے

الاعراب شارکت فعل راجع کیطرف جو ضمیر پہرتی ہو فاعل مفعول بہ اسکا محذوف ہے یعنی القاتلین فی متعلق فعل اور اس سے فی دم نوفل بدل ہے ولا وهب منها ولا ابن المحزم سب معطوف ہین کل جملہ فعلیہ ہے

۴۳ فَكُلًّا أَرَاهُمْ أَصْبَحُوا يَعْقِلُونَهُ ۔ صَحِيحَاتِ مَالٍ طَالِعَاتٍ بِمَخْرِمِ

اللغات عقل دیت ادا کرنا متعدی بنفسہ ہے یقال عقلت القتیل ای ادیت دیتہ اصل مین تو عقل کے معنی باندہنے کی ہین اور چونکہ قتیل کے وارثون کے گہرون پر اونٹ باندہ دیا کرتی تہی لہذا اب اونٹون کا باندہنا بہ معنے دیت دینی کی ہوگیا گو اونٹ دیئے جائین یا نہین مخرم بروزن مجلس پہاڑ کی چوٹی ختم ہونی کی جگہہ اور یہہ جگہین رستہ کا کام ہوا کرتی ہین فی الصحاح المخرم بکسر الراء منقطع انف الجبل والجمع المخارم وهی افواه الفجاج

المعنے پہر مین ان سب کو دیکہتا ہون کہ مقتولون کے خونبہا ایسی تندرست اونٹون سے ادا کرتی ہین جو پہاڑون کے دشوار گذار رستون پر چڑہتے ہین

الاعراب کلا کو نصب علی شریطہ التفسیر ہے اری فعل قلب ہم مفعول اول اصبحوا فعل ناقص جو ضمیر کل کیطرف پہرتی ہی اسم یعقلونهم صحیحات مال طالعات بمخرم جملہ فعلیہ فعل ناقص مع اسم وخبر کی جملہ فعلیہ ہوکر اری کا مفعول دو ہے جو مع اپنی دونون مفعولون کے جملہ فعلیہ ہوا صحیحات مال یعقلون کا دوسرا مفعول نہین بن سکتا لہذا اسی منصوب بنزع خافض سمجہنا

۴۴ لِحَيٍّ حِلَالٍ يَعْصِمُ النَّاسَ أَمْرُهُمْ ۔ إِذَا طَرَقَتْ إِحْدَى اللَّيَالِي بِمُعْظَمِ

اللغات حلال حلة ان لوگون کو کہتے ہین جو گہرون مین آرام سی بیٹہے رہین اور بسبب کمال وسعت کے انہین ضروریات تلاش یا نی گہاس کے نہوکنا یتًا ان لوگون سے مراد ہے جو بہت ہوجائین اور بی نیاز ہون قال الشاعر لقد کان فی شیبان لو کنت عالما + قباب وحی حلة ودراهم + صد اسکا قلوب ہے طرقا وردی فرماتی ہین کہ اصل مین تو معنی کوٹنی کے ہین ہتہوڑی کا وجہ تسمیہ مطرقہ یہی ہے کہ وہ بہی آلہ کوٹنی کا ہی اور چونکہ رات کے وقت آنیمین عموما احتیاج دروازہ کوٹنی کی پڑتی ہے لہذا بمعنے رات مین آنی کی مستعمل ہوگیا ہی معظم بڑا امر

المعنے وہ کہرا مال ایسی لوگون کا ہی جو گہرون مین آرام سی بیٹہے رہتی ہین اور کمائی کی انہین ضرورت نہین جب کوئی رات بڑا حادثہ لاوے تو اسوقت انکی حالت لوگون کی حفاظت کرتی ہے

الاعراب لحی مع اپنی متعلق مقدر کی حال کا وصف واقع ہی حلال حی کا پہلا وصف اور جملہ یعصم الناس امرہم مع اپنی ظرف اذا طرقت احدی اللیالی بمعظم کی دوسرا وصف ہی

۴۵	کِرَامٍ فَلَا ذُو الضِّغْنِ یُدْرِكُ تَبْلَهُ	لَدَیْهِمْ وَلَا الْجَانِی عَلَیْهِمْ بِمُسْلَمِ

اللغات ضغن بکسرہ ضاد علم یعلم سی حاصل مصدر ہے بمعنی کینہ۔ تبل بروزن فلس کینہ تبول جمع یقال اصیب بتبل مسلم بصیغہ اسم مفعول از باب افعال بے مدد چھوڑا گیا۔ خوار ذلیل

المعنی وہ ایسی کریم ہیں کہ نہ تو کوئی کینہ والا اپنا کینہ انسی لے سکتا ہی اور نہ وہ شخص جو انکی حمایت پر کوئی فساد

الاعراب کرام حی کا وصف ہے اور مبتدا محذوف سی خبر بھی واقع ہو سکتا ہی لا مشبہ بلیس ہے ذو الضغن اسکا اسم یدرک تبله لدیهم جملہ فعلیہ خبر ہی یہہ کل جملہ معطوف علیہ ہی اور لا مشبہ بلیس الجانی علیہم اسم مسلم خبر جسپر با زائدہ ہے پہلے جملہ پر معطوف ہو کر کل جملہ معطوفہ ہوا۔

۴۶	سَئِمْتُ تَكَالِیفَ الْحَیٰوةِ وَمَنْ یَعِشْ	ثَمَانِیْنَ حَوْلًا لَا اَبَالَكَ یَسْأَمِ

اللغات سأمة اکتا جانا باب علم یعلم متعدی بنفسہ ہے اور کبھی حرف سے بھی متعدی ہو جاتا ہی جیسی کلام اللہ مین لا یسأم الانسان من دعاء الخیر لا ابالك لا اب لك لا اباك یہہ تینوں کلمی مدح کی موقع مین مستعمل ہوتی ہین یعنی تو ایسا لائق فائق ہے کہ تجھے کسی امر مین اپنے باپ کی ضرورت نہین اور ذم مین بھی مستعمل ہی مگر یہان

المعنی مین زندگی کی تکلیفوں سے اکتا گیا اور جو میری طرح اسی برس جئیگا وہ ضرور ہی اکتا جائیگا

الاعراب سئمت فعل با فاعل تکالیف الحیوة مفعول بہ جملہ فعلیہ ہو گیا من یعش ثمانین حولا شرط یسأم جزا جملہ شرطیہ ہوا

۴۷	رَاَیْتُ الْمَنَایَا خَبْطَ عَشْوَاءَ مَنْ تُصِبْ	تُمِتْهُ وَمَنْ تُخْطِئْ یُعَمَّرْ فَیَهْرَمِ

اللغات عشواء وہ اونٹنی جسکی آگی سی کچھہ دکھائی ندے جس سے وہ ہاتھہ پاؤن مارنی لگ جائی خبط اونٹ کا زمین پر ہاتھہ پاؤن مارنا یقال خبط البعیر الارض ضربها بیده تعمیر عمر دراز کرنا یقال عمره تعمیرا ای اطال عمره یهرم بصیغہ واحد مذکر غائب مضارع ہرم مصدر باب علم بوڑھا ہو جانا

المعنی مین موتون کو اندھی اونٹنی کیطرح ہاتھہ پاؤن مارتے ہوئے پاتا ہون کہ جسپر وہ اپنا ہاتھہ پونہچا دیتی ہین اسی مار ڈالتی ہین اور جس سے خطا کرتے ہین وہ دراز عمر کیا جاتا ہی اور بوڑھا ہو جاتا ہے

الاعراب رأیت افعال قلوب سے ہی جو مبتدا خبر پر داخل ہوتی ہین المنایا مبتدا ہی اور خبط چونکہ خبر نہین بن سکتا لہذا اسکے پہلے تخبط مقدر ماننا چاہیئی۔ اور ممکن ہے کہ یہہ ترکیب ید عدل والی ہی جیسی ضبی نے فرمایا کہ بعض اوقات مبالغۃً مصدر کو معنی دوام کی لئے مرفوع کرلیتی ہین جیسی اس شعر مین عجبت لتلك قضیة واقامتی فیکم

۴۸	وَاَعْلَمُ مَا فِی الْیَوْمِ وَالْاَمْسِ قَبْلَهُ	وَلٰكِنَّنِیْ عَنْ عِلْمِ مَا فِیْ غَدٍ عَمِ

اللغات امس اس دن کا علم ہے جو موجودہ دن سے پہلے ہی اور اس سے پہلے دن پر بھی اسکا اطلاق مجازاً آجاتا ہے مبنی
علی الکسر ہے بنو تمیم اسی غیر منصرف کا اعراب دیتی ہیں اور دھب امس میں امس کو رفع دیتے ہیں قال الشاعر
لقد رایت عجبا مذ امسا + عجائز مثل السعالی خمسا + یاکلن ما فی رحلهن همسا + لا ترك الله لهن
ضرسا + اور اعلم یہاں معنی اعرف ہی یہی وجہ ہے کہ متعدی بدو مفعول نہیں ہے نص علیہ الفیوم
پہلے علم سی مراد معلوم ہے اور دوسری سی معنی مصدری۔

المعنی میں آج اور کل کے علم سے واقف ہوں مگر جو اگلے دن میں ہوگا اس سے اندھا ہوں

الاعراب اعلم فعل با فاعل علم مضاف الیوم مضاف الیہ معطوف علیہ والامس قبلہ معطوف معطوف علیہ مل کر علم کا
مضاف الیہ مل کر اعلم کا مفعول اول و اواعتراضیہ لکن حرف مشبہ بالفعل نی مع نون و یا متکلم اسم عمٍ عن علم ما فی غد خبر جملہ اسمیہ ہو

۴۹	وَمَنْ لَا يُصَانِعْ فِي أُمُورٍ كَثِيرَةٍ		يُضَرَّسْ بِأَنْيَابٍ وَيُوطَأْ بِمَنْسِمِ

اللغات من یہاں شرط کو متضمن ہے جیسے آیہ کریمہ ومن یرغب عن ملة ابراهیم مصانعة مدارات کرنا تضریس دانتوں
سے کاٹنا انیاب جمع ناب مفرد رباعی دانتوں کے متصل جو دانت ہی وہ ناب کہلاتا ہے مذکر ہی منسم بروزن مجلس
اونٹ کی پاؤں کی اندرونی جانب اور بعض کہتے ہیں کہ اونٹ کے لئے بمنزلہ سم کے ہے

المعنی اور جو شخص اکثر معاملات میں نرمی نہیں برتتا وہ دانتوں سے کاٹا جائیگا اور پاؤں سے روندا جائیگا

الاعراب من لا یصانع فی امور کثیرة شرط ہی یضرس بانیاب مع معطوفہ جملہ و یوطأ بمنسم جزا ہے

۵۰	وَمَنْ يَجْعَلِ الْمَعْرُوفَ مِنْ دُونِ عِرْضِهِ		يَفِرْهُ وَمَنْ لَا يَتَّقِ الشَّتْمَ يُشْتَمِ

اللغات جعل بمعنی فعل کے معروف سی مراد احسان ہے عرض بروزن حمل عزت دون ظرف ہے بمعنی عند
یشتم بصیغہ مضارع مجہول شتم مصدر باب ضرب گالی دیا جاتا

المعنی اور جو شخص احسان اپنی عزت کا بچاؤ بناتا ہی وہ اس عزت کو وافر پاتا ہی اور جو گالی سی نہیں بچتا
وہ گالی دیا جاتا ہی یا جو شخص اپنی عزت کی پاس احسان کرتا ہی وہ اسی بہت پاتا ہے

الاعراب من یجعل المعروف من دون عرضہ شرط یفرہ جزا ہی جملہ شرطیہ معطوف علیہ ہی جیسی جملہ شرطیہ من لا یتق الشتم یشتم معطوف ہے

۵۱	وَمَنْ يَكُ ذَا فَضْلٍ فَيَبْخَلْ بِفَضْلِهِ		عَلَى قَوْمِهِ يُسْتَغْنَ عَنْهُ وَيُذْمَمِ

اللغات دوسرے مصرع کی فعل مجہول ہیں فضل زائد عن الحاجة

المعنی جو شخص ضروریات سی زیادہ رکھنے والا ہو یعنی اس زائد عن الحاجت کو اپنی لوگوں پر خرچ
نکرے اس سے استغنا کیا جائیگا اور وہ خود مذمت کیا جائیگا

الاعراب من یك ذا فضل شرط فیبخل بفضلہ علی قومہ یک پر معطوف ہے یستغن عنہ مع اپنی معطوف یذمم کی جزا ہے

۵۲ | وَمَنْ لَا يَذُدْ عَنْ حَوْضِهِ بِسِلَاحِهِ | يُهَدَّمْ وَمَنْ لَا يَظْلِمِ النَّاسَ يُظْلَمِ

اللغات ذود چرواہی کا اونٹون کو پانی سی روکنا یقال ذاد الراعی ابله عن الماء یذود ذوداً و ذیاداً منعها هُدِّم بصیغہ مضارع از باب تفعیل معلوم مجہول دونون بن سکتا ہی ناس اسم جمع ہی مفرد انسان نوس سے ماخوذ ہی بمعنی حرکت
المعنے اور جو لوگون کے اونٹون کو اپنی حوض سی بزور ہتہیار دفع نہین کرتا اسکا حوض گرایا جائیگا یا وہ اپنی حوض کو گرا دیگا اور جو شخص لوگون کو خود نہین ستاتا ستایا جائیگا یہان مضارع دوام کی لیے ہی اور یہہ بیت بطور ایراد المثل کے ہی یعنی جو شخص اپنی عزت کی آپ حفاظت نہین کرتا اسکی عزت محفوظ نہین
الاعراب من لا یذد عن حوضه بسلاحه شرط ہی یهدم جزا جملہ شرطیہ معطوف علیہ من لا یظلم الناس شرط یظلم بصیغہ مجہول جزا جملہ شرطیہ پہلے جملہ پر معطوف ہے

۵۳ | وَمَنْ هَابَ أَسْبَابَ الْمَنَايَا يَنَلْنَهُ | وَإِنْ يَرْقَ أَسْبَابَ السَّمَاءِ بِسُلَّمِ

اللغات هاب بصیغہ واحد مذکر غائب ماضی ہیبت مصدر از باب علم یعلم ڈرنا متعدی بنفسہ ہو اور باب ضرب سے بہی آگیا ہو اسبابا جمع سبب مفرد اصل مین اس رسی کو کہتے ہین جسکے ذریعہ سی انسان اونچی جگہہ چڑہ جاوے بعد مین ہر ایک ایسی امر کو کہتی لگ گئی جسکی ذریعہ سی دوسرا امر حاصل ہوجائے منایا جمع منیۃ مفرد موت اصل مین معنے اندازہ کیئی گئی کے ہین من منی اذا قدر چونکہ موت بہی ایک وقت معین کو آجاتی ہے لہذا اسی منیۃ کہہ دیتے ہین اسباب السماء سی مراد آسمان کے اطراف اور نواحی ہین اعشی کہتا ہی ورقیت اسباب السماء بسلم + سُلّم سیڑہی سلالیم جمع اور کبہی رکاب کو بہی سلم کہہ دیتے ہین۔ ثعلبی اپنی اونٹنی کی تعریف مین کہتا ہی ؎

مطارۃ قلبان ثنی الرحل ربها + بسلم غرز فی مناخ تعاجله +

المعنے جو کوئی موت کے اسباب (مثلاً تپ۔ وبا۔ ہیضہ وغیرہ) سے ڈریگا وہ اسی پا لینگے گو آسمان کے کنارون پر سیڑہی سے لگا کر چڑہ جاوے
الاعراب من هاب اسباب المنایا شرط ینلنه جزا اور اسمین ضمیر فاعل جو ہی وہ ذوالحال ہے اور جملہ وان یرق الخ اسکا حال ہے اس شعر کا مضمون بالکل آیہ کریمہ کی مطابق ہی یدرککم الموت ولو کنتم فی بروج مشیدۃ۔

۵۴ | وَمَنْ يَجْعَلِ الْمَعْرُوفَ فِي غَيْرِ أَهْلِهِ | يَكُنْ حَمْدُهُ ذَمًّا عَلَيْهِ وَيَنْدَمِ

اللغات معروف سے مراد احسان ہے اور جعل کا صلہ جب فی آتا ہی تو اسوقت بمعنی رکہنی کے ہوجاتا ہے
المعنے جو کوئی ایسی شخص سے احسان کریگا جو اہل احسان نہین ہے تو اسکی حمد اسپر مذمت ہوجائیگی اور وہ خود نادم ہوگا یعنی احسان اصل مین تو حمد تہا مگر بحکم ؎ نکوئی با بدان کردن چنان است + کہ بد کردن بجائے نیکمردان بدی کا حکم پیدا کریگا کسی نے اسی مضمون کا ایک شعر کہا ہی ومن یصنع المعروف فی غیر اهله + یجازی کما جوزی مجیر ام عامر
الاعراب من یجعل المعروف فی غیر اهله یعنی پہلا سارا مصرع شرط یکن حمده ذما علیه مع اپنی معطوف وینذم کی جزا ہے

۵۵	وَمَنْ يَعْصِ اَطْرَافَ الزِّجَاجِ فَاِنَّهٗ	يُطِيعُ الْعَوَالِيْ رُكِّبَتْ كُلَّ لَهْذَمِ

اللغات زجاج جمع زجہ مفرد وہ لوہا جو نیزہ کی نیچی جانب کو ہوتا ہے جسے سنگ بیچ کہتے ہیں عوالی جمع عالیہ مفرد نیزہ کا وہ لوہا جسمیں بھل رہتے ہیں ضرورت شعری کی لیے سکون ہے والا منصوب ہے فتح چاہئے جیسے اس شعر میں سے اعد اللیالی لیلۃ بعد لیلۃ + وقد عشت دھرا لا اعد اللیالیا + ترکیب نصیلہ فی نگینہ بھل کا جو روزن میں رکھا لھذم بروزن جعفر تیز پھل

المعنی جو بھالوں کے بوڑیوں کی بیفرمانی کریگا یعنے صلح نکریگا یہ اسلیے اسنی کہا ہی کہ صلح کیوقت بھالوں کے بوڑیوں کو مخالف کیطرف کرتی ہیں) تو وہ عالیوں کی مانیگا جسمیں ہر ایک تیز بھال رکھا گیا ہے

الاعراب من یعص اطراف الزجاج شرط ہی فا جزائیہ آن حرف مشبہ بالفعل اسم جملہ فعلیہ یطیع العوالی خبر اور عوالی ذوالحال اور جملہ رکبت کل لھذم جو اصل میں رکبت کل لھذم فیہا تہا حال ہے یا رکبت کی ضمیر عوالی کیطرف پہرتی ہی اور کل لھذم منصوب بنزع خافض ہے اے رکبت بکل لھذم

۵۶	وَمَنْ يُّوْفِ لَا يُذْمَمْ وَمَنْ يُّهْدَ قَلْبُهٗ	اِلٰى مُطْمَئِنِّ الْبِرِّ لَا يَتَجَمْجَمِ

اللغات ایفا وفا عہد کرنا بقص بصیغہ معروف افضا مصدر پوچنا مطمئن پست مکان مراد ٹھکانا تجمجم باکسر احسان

المعنی جو عہد پورا کریگا اسی کوئی برا نہیں کہیگا اور جسکا دل احسان کے ٹھکانے پر پونچیگا کبھی نہیں بڑبڑائیگا یعنے احسان کرنیوالا بات جیت کہلم کہلا کرتا ہے

الاعراب من یوف شرط ہی لا یذمم جزا ومن یقض قلبہ الی مطمئن البر شرط اور یتجمجم جزا۔

۵۷	وَمَنْ يَّغْتَرِبْ يَحْسِبْ عَدُوًّا صَدِيْقَهٗ	وَمَنْ لَّا يُكَرِّمْ نَفْسَهٗ لَا يُكَرَّمِ

اللغات اغتراب وطن سے دور رہنا صدیق سچا دوست شرط میں لایکرم معروف ہے جزا میں مجہول

المعنی جو وطن سی دور پڑی دوست کو دشمن سمجھتا ہے اور جو اپنی آپ عزت نہیں کرتا لوگ اسکی عزت نہیں کرتے

الاعراب من یغترب شرط یحسب عدوا صدیقہ جزا عدو یحسب کا دوسرا مفعول ہے اور صدیقہ اول۔

۵۸	وَمَهْمَا تَكُنْ عِنْدَ امْرِئٍ مِّنْ خَلِيْقَةٍ	وَاِنْ خَالَهَا تَخْفٰى عَلَى النَّاسِ تُعْلَمِ

اللغات مہما یہاں استعمال اول مستعمل ہے یعنے غیر ذوی العقول کے لیے مع تضمن معنے شرط من خلیقۃ مہما کا بیان ہے جیسے آیہ کریمہ مہما تاتنا بہ من آیۃ میں خلیقۃ ہر ایک خو جو خدا تعالی نی انسان کے بشریت میں ڈالی ہے اچھی ہو یا بری خال بصیغہ واحد مذکر غائب خیال مصدر گمان کرنا افعال قلوب سے ہے

المعنی اور جو کچھ انسان کے اچھی بری خصلت ہو معلوم ہو جاتی ہے گو یا یہ خیال رکھے کہ لوگوں کو معلوم نہیں ہوگی

الاعراب مہما متضمن معنے شرط تکن فعل ناقص ضمیر اسمیں جو مہما کیطرف پہرتی ہی اسم ...... ل عند امرء خبر من خلیقۃ مہما

کا بیان ہے یہی وجہ ہے کہ تمکن مونث ہے وان خالها تخفی علی الناس اسم سے حال واقع ہے تعلم جزا ہے

۵۹	ومن لم یزل یستحمل الناس نفسه	ولا یغنها یوما من الدهر یسأم

اللغات استحمال کسی کا اپنی آپ کو لاد و بنانا دو مفعول کو چاہتا ہے یقال استحمله نفسه ای حمله حوائجه واموره اغنا بی نیاز کرنا

المعنے اور جو ہمیشہ لوگون کا اپنی آپ کو لاد و بنائی رکہی اور اسی کسی دن بے پرواہ نکری وہ اکتا جاتا ہے

۶۰	وکائن تری من صامت لک معجب	زیادته او نقصه فی التکلم

اللغات کائن بروزن فاعل وکاین کم کا مرادف ہے جیسے وہ استفہامیہ خبریہ ہوتا ہے لیا ہی یہہ کاف تشبیہ اور ای سے مرکب ہے پانچ امور مین تو کم سے موافق ہے (۱) ابہام (۲) تمیز کا محتاج ہونا (۳) مبنی ہونا (۴) ابتدائی کلام مین واقع ہونا (۵) کبہی فائدہ تکثر کا دینا اور کبہی استفہام مین مستعمل ہونا۔ پانچ مین مخالف ہے (۱) کائن مرکب ہے بخلاف کم کی (۲) اسکا ممیز ہمیشہ من سے مجرور ہوتا ہی یہانتک کہ ابن عصفور من کے لزوم کا قائل ہو گیا ہی کم کی ممیز مین من کا لانا لازم نہین (۳) جمہور کی نزدیک استفہامیہ نہین ہوتا (۴) مجرور واقع نہین ہوتا بکاین تبیع هذا شاذ ہی (۵) اسکی خبر مفرد واقع نہین ہوتی برخلاف کم کے

المعنے تو بہت سی ایسی چپکی دیکہتا ہی جو تجہی بہلے لگتے ہین مگر اسکی زیادتی یا نقصان بولنی مین ہے یہہ شعر اس مضمون کا ہی ۔ تا مرد سخن نگفته باشد + عیب و هنرش نهفته باشد + یا بہت ایسی چپکے ہین جنکی بات جیت تجہے بہلی لگتی ہے تہوڑا بولین یا بہت بولین۔

الاعراب کائن ممیز من صامت تمیز موصوف تو هذا کقوله تعالی وکم اهلکنا قبلهم من قرن الخ) معجب لک صفت اول زیادته او نقصه مبتدا فی التکلم خبر جملہ اسمیہ ہو کر صامت کی دوسری صفت ممیز مع اپنی وصفا کی تری کا مفعول مقدم

۶۱	لسان الفتی نصف ونصف فؤاده	فلم یبق الا صورة اللحم والدم

اللغات لسان مذکر مونث دونون طرح مستعمل ہے۔ لسن جمع زبان۔

المعنے نوجوان کی زبان اسکا ایک نصف ہے اور دل اسکا دوسرا نصف ہی پہر باقی تو گوشت اور خون کے سوا کچہہ نہین ہے یعنی

۶۲	وان سفاه الشیخ لا حلم بعده	وان الفتی بعد السفاهة یحلم

اللغات سفاه بروزن سحاب بیوقوفی۔ حماقت

المعنے بوڑہی کی بیوقوفی کی بعد عقل نہین ہے بڑا میان ہو کر نہ سمجہے تو پہر کب سمجہین گے اور جوان آدمی بیوقوفی کی بعد عقلمند ہو جاتا ہے

الاعراب ان حرف مشبہ بالفعل ہے سفاه الشیخ اسم ہی لا حلم بعده خبر ہے ان الفتی مین ان مع اسم ہے یحلم مع اپنی ظرف بعد السفاهة کی خبر ہے جملہ اسمیہ ہو کر پہلے جملہ پر معطوف ہے

۶۳	سألنا فاعطیتم وعدنا وعدتم	ومن اکثر التسأل یوما سیحرم

اللغات اعطا یہان بمعنے لازم فعل کیا گیا ہی تسأل مصدر بر وزن تکرار مبالغہ کی لئی ہے یوم یہان مطلق وقت کی معنون مین ہے ستحرم بصیغہ مجہول

المعنے جو ہمنی مانگا سو تمنی دیا اور ہمنی پہر سوال کیا او تمنی ہی پہر دیا اور جو زیادہ مانگتا ہی وہی کبہی عنقریب محروم رکہا جاویگا۔

الاعراب من اکثر التسأل شرط ہے ستحرم یوما جزا ہے اور یوما ستحرم کے متعلق ہے

چوتھا قصیدہ لبید شاعر کا ہی

یہہ شاعر بہی عرب عامر ربیعہ سی ہے اسکے باپ کو ربیعۃ المعترین یعنی مفلسوں کے لئی موسم بہار کہتی تہے کیونکہ وہ بہت سخی تہا اور غریبوں کا مائی باپ تہا اسکا چچا عامر بن مالک بہی اپنی زمانہ کا ایک مشہور بہادر تہا لبید کے ماں کا نام تامرہ بنت زنباع ہی جو قبیلہ بنی عبس سے تہی اس لحاظ ربیع بن زیاد اسکی ماموں سمجہنا چاہئیے یہہ شاعر اپنی وقت مین شریف شاعروں مین مشہور رہا اور شاہ سواری اور عمدہ پیرہنے مین ضرب المثل۔ ایکسو بینتالیس ۱۴۵ برس جیا کہتے ہین کہ اپنی بہائی اربد کی مرنی کے بعد قبیلہ بنی کلاب کے ساتہہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی خدمت مین حاضر ہوا اور اپنی مرضی سی دین اسلام قبول کیا جب آنحضرت صلعم نی ہجرت کی تو یہہ ۲ نلی آیا تہا ہی مدینہ گیا۔ حضرت عمر خطاب رض کیوقت مین کوفہ مین آیا اور معاویہ کی اخیر خلافت مین وہین قضا کی ۹۰ برس جاہلیت کا مزہ لوٹا اور ۵۵ برس اسلام کی چاشنی چکہی اور پورا مسلمان نکلا جاہلیت کے سب کاموں سی نفرت اختیار کی بلکہ شعر کہنا بہی چہوڑ دیا چنانچہ شعبی سی روایت ہے کہ ایک دفعہ حضرت عمر بن خطاب نے مغیرہ کیطرف لکہا کہ آپ اپنی شہر کے مشہور شاعروں کے کچہہ اشعار لکہہ بہیجئے تاکہ معلوم ہو کہ اب مسلمان ہونیکی حالت مین انکی کیسے خیالات ہین امیر مذکور نی حسب الحکم پہلے اغلب شاعر کیطرف لکہا اسنی جواب مین کہا کہ

ارجزا ترید ام قصیدا + لقد طلبت هینا موجودا + یعنی کیسے شعر آپ مانگتی ہین رجز یا قصیدہ یہان سب کچہہ موجود ہی۔ بعد مین لبید کیطرف تحریر کیا لبید نے کہا کہ جاہلیت کے زمانہ کی اشعار جسقدر آپ چاہین موجود ہین مگر مسلمان ہونیکی حالت مین تو خدا نی مجہی اب قرآن نعم البدل عطا کیا ہی۔ شعر کیطرف اب میرا مطلق خیال ہی نہین رہا اور جہٹ سورہ بقر ایک کاغذ پر لکہہ کر بہیجدی امیر نے دونوں کے جواب حضرت عمر رض کیطرف بہیجدیئے حضرت عمر رضی نی اغلب کے وظیفہ سی پانسو کم کرکے لبید کی وظیفہ مین ترقی کردی اور بجائی دو ہزار کی جو اسی آگے ملا کرتا تہا پانسو اور دینی کا حکم دیا۔ مگر جب بعد مین اغلب نے حضرت عمر رض کیطرف لکہا۔ کہ یہہ کیا مجہی کہنا ہے کی سزا ملی ہے تو پہر بدستور اسکے پانسو کی کمی پوری کردی۔ مگر لبید کی ترقی مین کوئی ہرج نکیا ایک دفعہ لبید کوفہ مین تہے لوگوں نے آدمی بہیجکر دریافت کیا کہ آپکے نزدیک سب سے بڑا

شاعر کون گذرا اسنی جواب دیا کہ ذو القروح - ملک ضلیل انہون نے سمجہا کہ امرء القیس کیطرف اشارہ
کرتا ہی جب دوسرے دفعہ آدمی بہیجکر اس سے دوسری مرتبہ شاعر کی نسبت استفسار کیا تو کہنے لگا بنی بکر کا
مقتول لڑکا (یعنی طرفہ) جب پہر اس آدمی کو بہیجکر معلوم کیا تو کہنے لگا کہ پہر لاٹہی والا اپنی طرف اشارہ کرتا
ہی اور جواب دینے کیوقت وہ لاٹہی ٹیکے ہوئی کہڑا تہا - ابتدا مین لبید شعر تو کہا کرتا تہا مگر لوگون کو اسکے
روایت اور اظہار سی منع کیا ہوا تہا جب اسنی یہہ قصیدہ کہہ لیا تو اسوقت لوگون کو اسنی کہہ دیا کہ اب بیشک
میری شعر کو کہلم کہلا لوگون کو کہو سناؤ - کہتے ہین کہ ایک دفعہ نابغہ ذبیانی نے اسے کہا کہ کیا تو کچہہ شعر بہی کہہ
لیتا ہی اسنی کہا کہ ہان کہا بہلا کچہہ سناتو سہی - اسنی یہہ شعر سنایا ۔ الم تلمم علی الدمن الخوالی +
لسلمی بالمذانب فالقفال + نابغہ نے سنکر کہا کہ تو تو بنی عامر کے سب شاعرون سے بڑا شاعر ہی - کوئی ور شعر
سنا اسنی پہر یہہ شعر سنایا ۔ طلل لخولۃ بالرسیس قدیم + بمعاقل فالانعمین وشوم + نابغہ نی سنکر کہا
کہ تو ہوازن کے سب شاعرون پر فائق ہے کوئی ور شعر بہی سنا اسنے پہر اس قصیدہ کا مطلع سنایا یعنے
عفت الدیار آہ نابغہ نی سنکر کہا کہ فی الواقع کل عرب پر تو شعر گوئی مین فائق ہے اس قصیدہ مین لبید نے ربیع
بن زیاد عبسی کے اس ترک کیطرف اشارہ کیا ہی جو لبید نے اسی نعمان بن منذر کے دربار مین کی ہے اور جسکا ذکر ہمنی نمبر ۲۶
۱۹ - ۲۶ کی شرح مین کیا ہی نیز ان شعرون مین وہ شراب نوشی اور ان سب امور کیطرف اشارہ کرتا ہے
جو ایک بہادر کو چاہین - نسب نامہ اسکا یہہ ہے - لبید بن ربیعہ بن مالک بن جعفر بن کلاب بن ربیعہ بن
عامر بن صعصعہ بن معاویہ بن بکر بن ہوازن بن منصور بن عکرمہ بن خصفہ بن قیس بن عیلان بن مضر

۱	عَفَتِ الدِّیَارُ مَحَلُّهَا فَمُقَامُهَا	بِمِنًى تَأَبَّدَ غَوْلُهَا فَرِجَامُهَا

اللغات عفت بصیغہ واحد مؤنث غائب عفا مصدر باب نصر ینصر مٹنا - مٹانا - لازم متعدی دونون
طرح مستعمل ہے یہان اول معنے مراد ہین دیار جمع دار مفرد گہر - گہرانہ یہان اول معنی سے غرض ہے محل
بصیغہ اسم ظرف حلول مصدر باب نصر ینصر اترنا - عرفا اس جگہہ سی مراد ہی جہان چند روز کی لیئے اترین
مقام بصیغہ ظرف بروزن اسم مفعول از باب افعال اقامت مصدر ٹہیرنا عموما اس سے وہ جگہہ مطلوب ہوا
کرتی ہی جہان مدت کی لیئے دہن ڈیرہ کیا جاے منی بروزن الی نجد مین ایک جگہہ ہے تابد وحشت ناک ہونا
غول بروزن قول ایک جگہہ کا نام ہی رجام بروزن کتاب ایک اور جگہہ کا نام ہے جو غول سی متصل ہے
المعنے وہ گہر جو موضع منا مین تہے مٹ گئی اور انکی محل اور مقام محو ہوگئی بجالیکہ منی کے غول اور رجام
ویران وحشت ناک ہوگئی ہین اور چونکہ محل کا مٹنا مقام سی پہلے ہوتا ہی لہذا محل کو مقام پر مقدم کیا
الاعراب عفت فعل دیار فاعل مبدل منہ محل معطوف مقام کی مبدل منہ یا تو دار کا وصف ہے

اگر الف لام سپر عہد ذہنی کا ہو والا حال اور جملہ تأبّد عولها فرجامها یا تو منی سے حال واقع ہے یا دیار سی اسلئے کہ جیسے منی کیطرف باذنی ملابست مضاف ہوسکتا ہے ویسے دیار کیطرف ہے

۲	فَمَدَافِعُ الرَّیَّانِ عُرِّیَ رَسْمُهَا	خَلَقًا کَمَا ضَمِنَ الْوُحِیَّ سِلَامُهَا

اللغات مدافع جمع مدفع بروزن مقعد مفرد وہ جگہہ جہانسے پانی بہے ریّان بنی عامر کی شہرون مین ایک پہاڑ کا نام ہی اور یہی لبید کی شعر مین مراد ہے عُرِّی بصیغہ ماضی مجہول باب تفعیل تعریۃ مصدر باب تفعیل ننگا کرنا رسم گہر کے وہ نشان جو زمین سے متصل ہون جیسی راکہہ وغیرہ دمنہ انسانون کے رہنی کی نشان اور جو جیہہ انکی استعمال سی سیاہ ہوجائے اُس وہ راکہہ جو چولہے کے اینٹون مین رہجائے فذکرت هذه المعانی الثلاثة فی الکفایہ خلق بروزن حسن باب شرف یشرف سی ہے بمعنی کہنہ ضمن بروزن علم شامل اور حاوی ہوا وحی جمع وحی مفرد اشارہ پیغام خط وغیرہ ہر ایک ایسی امر کو کہتے ہین جس سے دوسری کو فہمایش کیجائے اصل مین وُحُوی بروزن فلوس تہا واو کو یا کرکے یا مین ادغام کیا گیا اور حا کو بمناسبت یا کسرہ دیا گیا یہان بمعنی کندہ ہی جو پتہرون پر کرتے ہین سلام جمع سلمہ مفرد پتہر

المعنے پہر ریان کے پانی بہنی کی جگہین اور حال یہہ ہے کہ انکی کہنہ نشان ایسی ننگے دکہائی دیتے ہین جیسے کندہ جو

الاعراب مدافع دیار پر معطوف ہے یا غول پر اور جملہ عرّی رسمها خلقا جسمین خلقا رسم سی حال واقع ہی مدافع سے حال ہے اور کما ضمن الوحی سلامها مین جسمین فاعل مفعول سے موخر ہو مصدریہ ہے اور مشبہ اسکا محذوف ہے اور وہ مکان کا

۳	دِمَنٌ تَجَرَّمَ بَعْدَ عَهْدِ أَنِیسِهَا	حِجَجٌ خَلَوْنَ حَلَالُهَا وَحَرَامُهَا

اللغات دِمَن بکسر اول و فتح ثانی جمع دمنہ بکسر اول و سکون ثانی مفرد و معناه قد مر آنفا تجرم بصیغہ ماضی معلوم تجرم مصدر باب تفعل پورا ہونا انیس بمعنی موانس ہے یعنی غمخوار وقال القیوم الانیس کل ما یستانس بہ حجج بروزن سدر جمع حجہ بروزن سدرہ مفرد بمعنے سال خلو گذر جانا

المعنی یہہ دوستون کے جانیکی بعد وہ نشان باقی رہگئی ہین جنپر بعد ملاقات انکی رہنی والون کے کئی برس پورے ہوگئے ہین جنکی وہ صحبات جنمین لڑائی حلال ہے یا حرام سب گذر چکے ہین

الاعراب دمن مبتدا محذوف یعنی ہی سے خبر اور موصوف ہے تجرم بعد عهد انیسها الخ جملہ فعلیہ اسکا وصف ہے جسمین حجج موصوف فاعل ہے اور خلون اسکا وصف ہو جسکی ضمیر سے حلالها معنی معطوف حرامها کی بدل ہے

۴	رُزِقَتْ مَرَابِیعَ النُّجُومِ وَصَابَهَا	وَدْقُ الرَّوَاعِدِ جَوْدُهَا فَرِهَامُهَا

اللغات رزقت بصیغہ واحد مونث غائبہ ماضی مجہول رزق مصدر باب نصر ینصر دینا مرابیع وہ مینہ جو موسم بہار کے ابتدا مین برسین نجوم جمع نجم بروزن فلس مفرد ستارہ چونکہ حسب عقیدہ عرب کے بارش وغیرہ حوادث

کی وجود مین ستارونکا بہت دخل ہے لہذا انکی طرف نسبت کردیا صوب بینہ کا برسنا ودق مذکر ہی قال اللہ تعالی وتری الودق یخرج من خلالہا رواعد جمع راعد مفرد وہ بادل جسمین کڑک ہو جود وہ بینہ جو کثرت کے باعث ہر ایک شی کو سیراب کردی رہام جمع رہمہ مفرد ہلکی بارش

المعنی وہ پرانی نشان موسم بہار کی وہ بینہ برسائی گئی جو ابتدای موسم مین برستے ہین اور کواکب کے تاثیرات سے سیراب کرتے ہین اوران نشانات پر گرجنی والون بادلون کے تہوڑی بہتے بینہ برسے

الاعراب رزقت فعل ضمیر مفعول مالم یسم فاعلہ مرابیع النجوم سبب ایکے کہ رزق بمعنی عطا ہے مفعول دوم ہے کل جملہ فعلیہ معطوف علیہ ہی جسپر جملہ فعلیہ صابہا ودق الرواعد جودہا فرہامہا معطوف ہے جسمین جودہا مبنی اپنی معطوف فرہامہا کی ودق سی بدل ہے اور چونکہ ودق جمع کیطرف مضاف ہے اسلیئے بلحاظ الکتساب تانیث از مضاف الیہ جودہا کی مؤنث ضمیر اسکی طرف راجع ہوسکتا ہے

۵	مِنْ كُلِّ سَارِيَةٍ وَّغَادٍ مُدْجِنٍ	وَعَشِيَّةٍ مُتَجَاوِبٍ اِرْزَامُهَا

اللغات ساریۃ وہ بادل جو رات کو آوی سواری جمع غاد وہ بادل جو صبح برسے غوادی جمع مدجن بروزن مکرم جو گہرا اور رکا ہوا ہو اور جلدی سی مطلع اس سے صاف نہو بلکہ کئی دن تک رہی یقال ادجن المطر وادجن و اغبط واغضن والظر وارب والث کل ذلک اذا دام ایاما لایقلع واذا قلع قیل انجم وانجی واقہم انتہی دجنہ سی ماخوذ ہی جسکی معنی گہرا ابر کی ہین مدجنات جمع عشیۃ بروزن خطیۃ وہ بادل جو عشاء کی وقت آوی ارزام باب افعال سی حاصل مصدر ہے بادل کا کڑکنا و سخت آواز ومنہ المرزم بروزن محسن وہ بادل جسمین کڑکا و سخت آواز ہو اور رزم کا جمع بہی ہوسکتا ہی جسکے معنی سخت آواز کے ہین

المعنی ہر ایک رات مین آنیوالی اور صبح کرنیوالی خوب گہری کالی بادل سی اور عشا کیوقت برسنی والی جسکی سخت آوازین دائین بائین جانب سی آتے تہین

الاعراب من بیانیہ ہے جو رواعد کا بیان کرتا ہے

۶	فَعَلَا فُرُوْعُ الْاَيْهُقَانِ وَاَطْفَلَتْ	بِالْجَلْهَتَيْنِ ظِبَاؤُهَا وَنَعَامُهَا

اللغات ایہقان ایک قسم کی سبزی ہے جسکے پتی چوڑی ہوتی ہین اور پہول سرخ کہا تمہین آتی ہی اور بعض کہتے ہین کہ جرجیر بری ہے جسی فارسی مین تزہ تیزک کہتے ہین اور جرجیر بستانی کو عربی مین کف عائشہ سی موسوم کرتی ہین اطفلت بصیغہ واحد مؤنث غائب اطفال مصدر باب افعال بچہ والی ہونا جلہتین بصیغہ تثنیہ جلہۃ وادی کے دو کنارہ چونکہ عموما ذکر مین دونون مستعمل ہوتے ہین لہذا مفرد کی ضمیر انکی طرف راجع ہوسکتی ہے قیس بن ہلوح کہتا ہی ع وکنت کذات العصا فیردا بیا + وجیناہ من جد علیہن طملا + تحمل کے ضمیر علینا

مثنی کیطرف راجع ہی نعام جمع نعامۃ مفرد شتر مرغ
المعنے پہر اُبہو کیے شاخین بلند ہوئین اور وادی کی دونون جانبون مین اسکی ہرنون اور شتر مرغون نے بچے دیئے
اطفال (جسکے معنے ہمنے بچے دینی کیے ہین) کی نسبت انسان یا دیگر وحشیون کیطرف تو ہوسکتی ہے لیکن نعام
کیطرف یا مجازاً ہی یا تغلیباً یا اسکا فعل محذوف ہے جیسے اس شعر مین جیسی فراء نی روایت کیا ہی ع
علفتہا تبنا وماءً بارداً + حتے شتت ہمالۃ عیناہا + ای سقیتہا علی ما فی الصحاح
الاعراب علا فعل فروع الایہقان فاعل جملہ فعلیہ ہوکر معطوف علیہ اطفلت مع اپنی فاعل اور متعلق کے
جملہ فعلیہ ہوکر معطوف کل جملہ معطوفہ ہے

٧	وَالْعِیْنُ سَاکِنَةٌ عَلٰی اَطْلَائِهَا	عُوْذًا تَاَجَّلُ بِالْفَضَاءِ بِهَامُهَا

اللغات عین جمع عیناء مفرد جنگلی گائی اصل مین اسکے معنے بڑی آنکہہ والی کے ہین اطلاء جمع طلا مفرد ہر ایک کہوج
والی کا بچہ مثلاً گائی بہینس وغیرہ عوذ جمع عائذ مفرد جیسی حائل حول ہرنی اونٹنی گہوڑی کوئی ہو جسکا
کہ اسکا بچہ دس حد ۱۵ دن سے زیادہ عمر کا ہو یعنی نئی بیاہی ہوی ہو اور جب اسکا بچہ ۱۵ دن سے زیادہ عمر کا
ہوجائے تو اسوقت اسی عائذ نہین کہتے بلکہ اسوقت اسی مطفل کہتے ہین اجل بکسر ہمزہ بروزن حمل جنگلی گائیون
کا ریوڑ تنا صیر ورتکے یعنی ہے جیسی تزبب العنب من علی ما فی الرضی فضا بروزن حبان کہلا میدان صفۃ
مشبہ ہے فضو مصدر باب نصر ینصر سی ماخوذ ہی جسکے معنی فراخ ہونیکے ہین بہام بروزن سہام جمع بہم بر
وزن سہم اور بہمہ بہم کا مفرد ہی - بہیڑ کی بچے بکری کی بچے کو سخلہ کہتے ہین جب اکٹہی ہون تو تغلیباً بہام
سی ہی پکاری جاتے ہین اور کبہی جنگلی گائیون کے بچون پر بہی اسکا اطلاق آجاتا ہی علی ما فی الصحاح او راجبری معنی ہے
المعنی جنگلی گائین اپنی بچون پر بچالیکہ وہ نئی جننے والیان ہین بیٹہتی ہین جنکی بڑی بچے کہلے میدان مین
ریوڑ کی ریوڑ بنتی ہوئی ہین الغرض آدمیون کے نہونی سے یہہ بات وہان ہوگئی ہے
الاعراب العین مبتدا ہی ساکنۃ خبر اسکی ضمیر جو عین کیطرف پہرتی ہے ذوالحال ہے عوذا اس سے
حال واقع ہی جس سے جملہ تاجل بالفضاء بہامہا وصف واقع ہے

٨	وَجَلَا السُّیُوْلُ عَنِ الطُّلُوْلِ کَاَنَّهَا	زُبُرٌ تُجِدُّ مُتُوْنَهَا اَقْلَامُهَا

اللغات جلا بصیغہ واحد مذکر ماضی معلوم جلا مصدر دور کرنا طلول جمع طلل مفرد جو کچہہ دیوار وغیرہ گہر کے
گرنی کے بعد رہجائے زبر جمع زبور مفرد جیسی رسل رسول - کتاب - نوشتہ زبر سی ماخوذ ہی جسکے معنی لکہنے کے
ہین یقال زبرت الکتاب زبرا کتبتہ فہو زبور فعول بمعنی مفعول کالرسول نص علیہ الفیومی تجد بصیغہ
واحد مؤنث غائب مضارع جدید یعنی نیا بنا ئین متون جمع متن مفرد معروف ہے اقلام جمع قلم بروزن

سبیب مفرد بمعنی مفعول ہے بمعنے تراشا ہوا قلم سی ماخوذ ہے جسکے معنی تراشنی کے ہین قال الفیومی والقلم الذی یکتب بہ فعل بمعنی مفعول کالحفر والنقض والخبط بمعنے المحفور والمخبوط والمنقوض ولهذا قالوا لا یسمی قلما الا بعد البری وقبلہ قصبۃ

المعنی سیلاب کے بہنی نے دبانی والی چیزون کو پرانی کھنڈرات سے دور کر دیا جس سے وہ ایسی ہو گئین گویا وہ کتابین ہین جنکے مٹی ہوئی متنون کو انکی قلمون نے نیا کر دیا

الاعراب جلا فعل سیول فاعل مفعول محذوف عن الطلول متعلق جملہ فعلیہ ہوا کان حرف مشبہ بالفعل ہم ذیر خبر موصوف جملہ تجد متونہا اقلامہا جسمین مفعول فاعل سے مقدم ہے اور ضمیر مقدم ہی جاتی تہا والاضمار قبل

۹	اَوْ رَجْعُ وَاشِمَۃٍ اُسِفَّ نُؤُرُهَا	كِفَفًا تَعَرَّضَ فَوْقَهُنَّ وِشَامُهَا

اللغات رجع گودنی کا نقش و نگار واشمہ گودنی والی وشم سی ماخوذ ہے جسکے معنی ہین سوزن سے نشان کر کے اسمین چراغ کا دودہ ڈالنا اور یہہ اب شرعاً ممنوع ہے حدیث مین ہے لعن اللہ الواشمۃ والمستوشمۃ اسف بصیغہ ماضی مجہول دو مفعول چاہتا ہے پہلا مفعول نؤرہا ہی جو قائمقام فاعل کے ہے اور دوم کففا یقال اسف وجہ النؤرای ذر علیہ جنابی بن حرش برجمی ایک بیل کے تعریف مین کہتا ہے ؏ شدید بریق الحاجبین کانما + اسف علی نار فاصبح اکحلا + بلحاظ اس محاورہ کے تو مفعول مالم یسم فاعلہ بننے کا حق رکہتا تہا لیکن چونکہ نؤر کی قائمقام فاعل بنانی سی کوئی التباس لازم نہین آتا لہذا اسے ہی مفعول مالم یسم فاعلہ بنا دیا گیا نؤر چراغ کا دودہ واو مضمومہ کو ہی ہمزہ سی بدل لیتے ہین کففا بکسر اول و فتح ثانی جمع کفۃ بالکسر مفرد اصمعی فرماتی ہین کہ جو مستطیل ہو اسی کفہ بالضم اور جو مستدیر ہو اسی کفہ بالکسر کہتے ہین (۱) نمبر اول کے مثالین کفۃ الثوب کفۃ الرمل (۲) نمبر دوم کی مثالین کفۃ المیزان کفۃ الصائد کفۃ اللثہ یہان مراد کفف سی وہ دائرے ہین جو گودنی والی زینت کی لیئے بازو وغیرہ پر ڈال لیتے ہے وشام جمع وشم المعنے یا گودنی والی کی وہ نقش و نگار ہین جنکے حلقون پر کاجل ڈالا گیا ہے اور ان حلقون پر اس گودنی کے نشان ظاہر ہو رہے ہین

الاعراب رجع واشمۃ ذبر پر معطوف ہے اور جملہ اسف نؤرہا کففا واشمہ کا وصف ہے اور کفف موصوف ہے جسکا وصف جملہ تعرض فوقہن وشامہا ہے

۱۰	فَوَقَفْتُ اَسْأَلُهَا وَكَيْفَ سُؤَالُنَا	صُمًّا خَوَالِدَ مَا يَبِيْنُ كَلَامُهَا

اللغات کیف یہان تعجب کے لیئے ہے قال الزجاج قولہ تعالی کیف تکفرون باللہ وکنتم امواتا فاحیاکم معناہ التعجب بالاضافۃ الی الخلق والمعنے اعجب من حالہم کیف تکفرون بمن احیاکم ثم یمیتکم ثم یحییکم صم جمع اصم مفرد بہرا ٹہوس پتھر قال الفیومی وحجر اصم صلب مصمت خوالد باقی رہنے والے

خلد سی مشتق ہے باب نصر ینصر جو لبی کے بٹون کو کہتے ہین اسلیئے کہ بعد گہر کے گرائی جانیکے وہ باقی رہجاتے ہین نص علیہ صاحب الصحاح فقال وقیل لا ثانی الصحیح رخوالد لبقائہا بعد دروس الاطلال تبین بصیغہ واحد مذکر غائب بروزن یقیم اتانت مصدر باب افعال ظاہر ہونا لازم بہی آجاتا ہے جیسے اس شعر مین سہ لود دی بر فوق ضاحی جلدہا + لاباں من اثارہن حدود + کلام باب تفعیل سی جالمصدر ہے جیسے تسلیم سلام

المعنے مین وہان انہین پوچہتا ہوا ٹہیرا اور ہمارا جو لبی کے بٹون کو جو سخت پتہر ہین اور بات انکی ظاہر نہین ہوتی اور نہ سمجہہ مین آتی کیا پوچہنا ہی اسکا مطلب یہ ہے کہ وہ بات ہی نہین کرتے نہ یہہ کہ اسکے بات سمجہہ مین نہین آتے

الاعراب اسألہا کی ضمیر مفعول یا تو اطلال کے طرف پہرتی ہے یا صم خوالد کیطرف جو بقرینہ اگلے جملہ کے مستحضر فی الذہن ہین اور یہہ جملہ وقفت کی ضمیر فاعل سے حال واقع ہے یا صما خوالد سالہا کیم

١١ | عَرِيَتْ وَكَانَ بِهَا الْجَمِيعُ فَأَبْكَرُوا | مِنْهَا وَغُودِرَ نُؤْيُهَا وَثُمَامُهَا

اللغات عریت بروزن رضیت عری مصدر ننگا ہونا ابکار صبح کیوقت جانا بصلہ الی کسی چیز کیطرف مبادرت کرنا یقال ابکر الیہ ای بادر من عینہ نؤی رتی کا باندہا جو اس غرض سے خیمہ کے گرد بنا دیتے ہین کہ پانی اندر نہ آوی اور رتی پر آکر رک جاے یہہ معنی کفایۃ المتحفظ والی نے بیان کیئے ہین نالی کی معنے کرنا میری راے مین ٹہیک نہین گو اس کے بنانی کے لیئے نالی خود بخود کیون نہ بن جاتی ہو کیونکہ بتیا آسمان سی نہین آئیگا زمین سے اٹہاکر اکہٹا ہوسکتا ہے جس سے وہ جگہہ جہان سے رتیا لیا جاتا ہی نالی کیطرح ہوجاتی ہے ثمام جو السنہ جس کے عرب کے لوگ باڑین دیا کرتی تہے جسے عربی مین جلیل بہی کہتے ہین

المعنے وہ گہران لوگون سے جو بمنزلہ لباس بحکم زینۃ المکان بالمکین کے انکی لیئے تہے ننگے ہوگئی ہین حالانکہ کبہی انمین سب باشندے موجود تہے جو صبح کیوقت وہان چلدیئے اور انکا رتی کا باندہا اور جو السنہ جسکے باڑ دیئے گئے تہے

الاعراب عریت فعل ضمیر فاعل ذوالحال جملہ وکان بہا الجمیع حال جملہ فعلیہ ہوا اور جملہ فابکروا منہا جمیع ابکروا کی ضمیر فاعل ذوالحال ہے اور جملہ وغودر اس سے حال واقع ہے پہلے جملہ پر معطوف ہے

١٢ | شَاقَتْكَ ظُعْنُ الْحَيِّ حِينَ تَحَمَّلُوا | فَتَكَنَّسُوا قُطْنًا تَصِرُّ خِيَامُهَا

اللغات تکنس ہرن کا اپنی کناس (یعنی کہوہ) مین داخل ہونا قطن بروزن کتب جمع قطان بروزن کتاب مفرد ابو عمر فرماتی ہین کہ ہودہ سی چہوٹا ہوتا ہی اور مسقف نہین ہوتا بلکہ اوپر سی ننگا ہوتا ہے خیام جمع خیمہ مفرد آبن اعرابی ابسے فرماتی ہین کہ جب ننبو لشیم یا او تہون کے جانت سی بنایا جاوے تو اسی خبا کہتے ہین اور جب لکڑی کا بنایا جاوے تو اسوقت خیمہ کہلاتا ہے اگر بانوکا ہو تو مظلہ کہلاتا ہے اگر دہوڑیکا تو طراف سے

المعنے تجہے قبیلہ کی ہودہ نشین عورتون نے اسوقت مشتاق کیا جب کہ وہ بوجہہ لادکر چہوٹی ہودون

بین جنکے خیمہ اُٹھے دہا وسی کرکراتی ہے ہر لون کیطرح گہسین یا گہس گئین

الاعراب قتلک فعل مع ضمیر مفعول ظعن الحی فاعل حین ظرف متعلق فعل مضاف جملہ تحملوا مع اپنے معطوف تکنسوا کی مضاف الیہ اور قطن مع اپنی وصف نصر خیامہا کی تکنسوا کا مفعول یہ ہے تحملوا اور تکنسوا کی ضمیر مونث کیطرف راجع ہو سکتی ہے

۱۳	مِنْ كُلِّ مَحْفُوفٍ يُظِلُّ عِصِيَّهُ	زَوْجٌ عَلَيْهِ كِلَّةٌ وَقِرَامُهَا

اللغات محفوف بصیغہ اسم مفعول وہ ہودہ جو کپڑون سے لپٹا ہوا ہو حف سی ماخوذ ہے جسکے معنی حالہ کرنے اور گہیرنے کے ہین ومنہ حف بالشیٔ یحفہ کما یحف الہودج بالثیاب عصی جمع عصا مفرد لکڑی یقال العصی الکوم اذا اخرج عیدانہ زوج رنگین ریشم کا کپڑا کلۃ باریک پردہ جسکی شکل خیمہ اس غرض سے تیار کرتے ہین کہ مچہر وغیرہ سے حفاظت ہوجائے قرام بروزن کتاب منقش پردہ مقرم مقرمہ ایک شخص گہر کی تعریف مین کہتا ہے ؎ علی ظہر جرعاء العجوز کانہا + دوائر رقم فی سراۃ قرام +

المعنے وہ ہودہ طرح طرح کی کپڑون سے لپٹے ہوئے تہا چنانچہ اسکی لکڑیون پر رنگین ریشم کا کپڑا سایہ دالے ہوئے تہا جسپر ایک باریک پردہ اور ایک منقش پردہ تہا۔

الاعراب من کل محفوف پر من بیانیہ ہے جس سے قطن کا بیہ بیان واقع ہوا ہے اور جملہ یظل الخ جسمین علیہ کلۃ وقرامہا زوج کا وصف ہی جو یظل کا فاعل ہے محفوف کا وصف ہے

۱۴	زُجَلًا كَأَنَّ نِعَاجَ تُوضِحَ فَوْقَهَا	وَظِبَاءَ وَجْرَةَ عُطَّفًا آرَامُهَا

اللغات زجل بروزن غرف زجلہ بروزن غرفہ کی جمع ہے بمعنی ٹولا نعاج جمع نعاجہ مفرد جنگلی گائے وجرۃ اصمعی فرماتی ہین کہ مکہ اور بصرہ کی درمیان چالیس میل کا جنگل ہے جسمین کوی بہی بسنے نہین لہذا وہان وحشیون کے سوا اور کچہہ نہین ہے عطف جمع عاطف مفرد وہ ہرنی جو بیٹہنے کیوقت گردن موڑی رکہے یقال ظبیۃ عاطف تعطف جیدہا اذا ربضت آرام جمع ریم مفرد وہ ہرن جنکا رنگ نہایت ہی سپید ہو اس قسم کی ہرن عموما ریتی مین رہا کرتے ہین بیہ معنی اصمعی نے بیان کیے ہین

المعنے وہ سوار ہوکر بحالیکہ وہ ٹولی ٹولی تہین گویا کہ توضح کی گائین یا وجرہ کی سپید جنکی بیٹہ گردن والے ہرن انپر سوار

الاعراب زجلا تکنسوا کی ضمیر فاعل سے حال واقع ہونیکی لیے منصوب ہے اور نعاج توضح مع اپنی معطوف ظباء وجرۃ الخ جسمین عطفا آرامہا ظباء سے حال واقع ہے کان کا اسم ہے اور فوقہا خبر

۱۵	حُفِزَتْ وَزَايَلَهَا السَّرَابُ كَأَنَّهَا	أَجْزَاعُ بِيشَةَ أَثْلُهَا وَرِضَامُهَا

اللغات حفزت بصیغہ ماضی مجہول حفز مصدر باب ضرب ہانکنا وصتۃ والليل يحفز النہار زائل بصیغہ

واخد نذکر ماضی از باب جاعلہ قرآبلہ مصدر مفارقت کرنا سراب وہ جو دوپہر کو بہتے پانی کیطرح دکہائی دیتا ہے

سر سے ماخوذ ہی جسکے معنی پانی بہنے کے ہین شبکہ ہین اسی ہوکا اور رتنا رتیا کہتے ہین اجزاع جمع جزع بفتح

وادی کا موڑ ۔ وادی کا کنارہ اور بعض کا یہہ خیال ہے کہ اسی جزع نب تک نہین کہہ سکتے جب تک کہ وہ اسقدر

وسیع ہو کہ درخت اگا سکے نص علیہ القیمی یہان جزع سی مراد کنارہ معلوم ہوتا ہے بیشہ بیا ہمہ رستہ ہین ایک

وادی ہے جسمین شیر بہی رہتے ہین آتل جمع آثلہ مفرد جہا و رضام بروزن کتاب بڑی بڑی پتہر جو

بناؤن مین تہ بتہ رکہا کرتے ہین رضمہ مفرد یقال رضم علیہ الصخر جقمہ بالکسر رضما انتہی کذا فی الصحاح

المعنی وہ اونٹ ہانکی گئے اور نتی رہے نے انہین چہوڑا اور حال یہہ تہا کہ وہ وادی بیشہ کی کنارون

کی جہاؤ اور بڑی بڑی پتہر تہے یعنی دور سے بسبب کثرت اور اونچائی کے ایسے معلوم ہوتی تہے

الاعراب حفزت فعل ضمیر فاعل اونٹون کیطرف پہرتی ہے جملہ فعلیہ ہوکر معطوف علیہ زایلہا السراب جملہ فعلیہ

جسمین ضمیر مفعول فاعل سے مقدم اور ذو الحال ہے معطوف اور جملہ اسمیہ کانہا اجزاع بیشہ الخ جسمین اثلہا و رضامہا اجزاع سے

۱۶	بَلْ مَا تَذَكَّرُ مِنْ نَوَارَ وَقَدْ نَأَتْ	وَتَقَطَّعَتْ أَسْبَابُهَا وَرِمَامُهَا

اللغات بل حرف عطف ہی جو دو طرح مستعمل ہوتا ہی (۱) پہلے امر کی ابطال اور دوسری کی اثبات کے لیے جیسے

ضربت زیدا بل عمرا اخذ دینارا بل درہما (۲) ایک قصہ سی دوسرے قصہ کے طرف جانیکی لیے بغیر اسکے کہ پہلے قصہ کا ابطال مقصود ہو اس بل کے بعد واو کا آنا ضرور ہے خواہ محقق ہو

حرف اضراب ہے کہتے ہین جیسے

خواہ مقدر جیسے اس آیہ مین واللہ من ورائہم محیط بل ہو قرآن مجید فی لوح محفوظ یہان پہ دوسرے

معنے مراد ہین تذکر اصل مین تتذکر تہا تا تخفیفا محذوف ہے نوار قبیلہ بنی مرہ بن عوف بن سعد بن ذبیان سے

ایک عورت کا نام ہے اور چونکہ ذوات الراسے ہے اسلیے بالاتفاق بنی علی الکسر ہے تقطع تقطیع کا مطاوع ہے

جسکے معنی ریزہ ریزہ ہوجانیکے ہین اسبا جمع سبب مفرد سے مراد قوی وسیلہ رمام جمع رمہ مفرد پرانی رسے

مراد ضعیف وسیلہ قال القیمی وہو فی الاصل الحبل الذی یتوصل الی الاستعلاء ثم لکل شئ یتوصل بہ الی امر من الامور

المعنی اب تو کیا نوار کی یاد کرتا ہے حالانکہ وہ دور ہوگئی اور اسکی وصال کے قوی یا ضعیف وسائل ٹوٹ

ٹوٹ گئی یہہ آیہ کریمہ تقطعت بہم الاسباب کیطرح ہے

الاعراب ما استفہامیہ ہے جو تتذکر کا مفعول بہ ہے من نوار متعلق فعل ہے اور جملہ وقد نأت مع

معطوف وتقطعت اسبابہا ورمامہا کی نوار سے حال واقع ہے

۱۷	مُرِّيَّةٌ حَلَّتْ بِفَيْدَ وَجَاوَرَتْ	أَهْلَ الْحِجَازِ فَأَيْنَ مِنْكَ مَرَامُهَا

اللغات حلت بروزن مدت حلول مصدر باب نصر ینصر بصلہ با اترنا اور متعدی بنفسہ بہی ہے یقا

حللت بالبلد حلولا من باب قعد اذا نزلت فیه وتتعدی ایضا بنفسه فیقال حللت البلد فیوم فید ایک پانی ہے جو سلمی پہاڑ کی شرق جانب واقع ہی حجاز کا اطلاق مکہ مدینہ طائف پر آتا ہی کیونکہ یہہ ملک نجد اور تہامہ مین حد فاصل ہے حجر سی مشتق ہے جسکی معنے روکنی کے ہین مرام بروزن سحاب مقصد قصد کرنا رَوم سی ماخوذ ہی جسکے معنے قصد کرنیکے ہین باب نصر ینصر ۔

المعنے وہ بنی مرہ مین سے ہی اب فید پر اتری اور حجاز کی باشندون کے پڑوس ہو گئی سو اب اسکا قصد کرنا یا اس سے مقصد حاصل

الاعراب مرّیۃ مبتدا محذوف سے خبر ہی یعنی ہی اور جملہ حلت بفید مع اپنی معطوف وجاورت اہل الحجاز سی خبر بعد خبر ہے

۱۸	بِمَشَارِقِ الْجَبَلَيْنِ أَوْ بِمُحَجَّرٍ		فَتَضَمَّنَتْهَا فَرْدَةٌ فَرُخَامُهَا

اللغات جبلین سی مراد اجا اور سلمی ہے اور عموما ان لفظ سی یہی مراد لیا کرتے ہین چنانچہ ایک شاعر کہتا ہے فان ترجع الی الجبلین یوما + نصالح قومنا حتی الممات + محجر بروزن اسم مفعول باب تفعیل اور اصمعی کے نزدیک بروزن اسم فاعل ایک جگہہ کا نام ہے فردۃ طی کے ایک پہاڑ کا نام ہے جو اجا اور سلمی سی علحدہ ہے علم اور تانیث کی لئی غیر منصرف ہے رخام رار مہملہ اور خار معجمہ سی ایک اور جگہہ کا نام ہے جو فردہ کی قریب واقع ہی لہذا فردہ کیطرف اسی

المعنے وہ دو پہاڑون اجا اور سلمی کے مشرقی جانب یا محجر مین جا اتری پہر اسی فردہ اور رخام اندر لیا یعنے بعد مین وہان گئے (فائدہ) او یہان شک کی لئے نہین ہے بلکہ اسکے لانی سی فقط یہی غرض ملحوظ ہی کہ احد الامرین علی سبیل التعاقب مراد ہو یعنی جبلین اور محجر مین یکے بعد دیگری اترے جیسی قطری بن فجاءۃ کہتا ہے سوحتی خضبت بما تحدر من دمی + اکناف سرجی او عنان لجامی +

الاعراب بمشارق الجبلین یا تو فعل مقدر سی متعلق ہے یعنی حلت یا بفید سی باعادۂ جار بدل ہے اور جملہ فتضمنتها فردۃ فرخامها پہلے جملہ پر معطوف ہے

۱۹	فَصُوَائِقُ إِنْ أَيْمَنَتْ فَمَظِنَّةٌ		مِنْهَا وِحَافُ الْقَهْرِ أَوْ طِلْخَامُهَا

اللغات صوائق بالضم نجد مین بنی اسد کا ایک شہر ہے ان اذا مین فرق جو ہی ہم پہلے بیان کر آئی ہین یعنی اول شک مین مستعمل ہوتا ہے دوم یقین مین ایمنت بصیغہ واحد مؤنث غائب دائین جانب ہوئی یا یمن مین داخل ہوئی مظنۃ وہ جگہہ جہان کسی کی ہونیکا گمان ہو مظان جمع قال النابغۃ سه فان یک عامر قد قال جہلا + فان مظنۃ الجہل الشباب + وحاف القہر ایک جگہہ کا نام ہے طلخام بروزن قرطاس طار مہملہ اور خار معجمہ سے ہی اور ثعلب سے مروی ہے کہ حار مہملہ سی ہے ایک جگہہ کا نام ہے

المعنے پہر صوائق اسکی منزل ہے یا پہر صوائق ہی اسی اندر لیا ہے اگر وہ یمن مین آئی ہو یا چلنی مین داہنی جانب اختیار کی ہے پہر اسکی مقام کا گمان وحاف القہر یا طلخام ہے یعنی صوائق کی بعد علی التعاقب ان دو مکانون مین ٹہہرے

الاعراب صعائق یا مبتدا محذوف سے خبر ہے یعنی منزلہا یا رجام پر معطوف ہے اسحالت میں امنیت سے متعلق ہوگا

۲۰	فَاقْطَعْ لُبَانَةَ مَنْ تَعَرَّضَ وَصْلُهُ	وَلَخَيْرُ وَاصِلِ خُلَّةٍ صَرَّامُهَا

اللغات لبانۃ وہ حاجت جسے انسان صرف تقاضای ہمت چاہے چندان ضروری نہو لبان جمع لبن سے ماخوذ ہی جسکے معنے بہت کہا نیکے ہین جو زائد عن الحاجت ہوتا ہی تعرض کے معنی ٹھیٹرا جانیکے ہین عرض سی ماخوذ ہی جسکے معنی کنارہ کے ہین یعنی وسط مین نجانا بلکہ کنارہ کنارہ پر جانا یقال تعرض الجمل فی الجبل اذا اخذ فی سیرہ یمینا وشمالا لصعوبۃ الطریق قال ذو البجادین دلیل رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم برکوبۃ تنبیہ یخاطبنا فتنہ سہ تعرض مدارجا فسومے - تعرض الجوزاء للنجوم + وھو ابو القاسم فاستقیمی + قال الاصمعی الجوزاء تمر علی جنب تعارض النجوم معارضۃ لیست بمستقیمۃ فی السماء قال منہ فاقطع لبانۃ من تعرض وصلہ ای تعوج کذا ذکرہ اسمعیل رحمہ اللہ تعالے خلۃ بضم خا دوستی اور بالکسر بمعنی دوستون کی ہے مذکر مونث جمع واحد سمین مساوی ہے صرام بروزن شداد بصیغہ مبالغہ صرم مصدر باب ضرب قطع کرنا

المعنے جب یہہ بات ہے تو ایسی معشوق کی احتیاج چہوڑدے اور قطع کردی جسکا وصل ٹیڑہا ہی کہ بآسانی میسر نہین ہوتا کیونکہ دوستی کا اچہا ملانی والا ہے اسکا قطع کرنیوالا ہوتا ہی یعنی جسقدر محبت ہوتی ہے اسیقدر قطع بہی ہوتا ہی جب دوستی ہی نہو تو قطع بہی نہین ہوسکتا بلکہ قطع کا اطلاق وہان سے ہوسکتا ہی جہان پہلے وصل ہو یا یہہ کہ اچہا وصال تب ہی ہوتا ہی جبکہ اچہی طرح سی قطع کیا جاوے جیسے کہ مقولہ زرنی غبا تزدد حبا اس امر کیطرف اشارہ کرتا ہی یا یہہ کہ جو دوستی والا ہی ہوتا ہی جو بی پرواہ قطع بہی

۲۱	وَاحْبُ الْمُجَامِلَ بِالْجَزِيلِ وَصَرْمُهُ	بَاقٍ إِذَا ظَلَعَتْ وَزَاغَ قِوَامُهَا

اللغات احب بصیغہ امر حبا مصدر باب نصر ینصر دینا دو مفعول چاہتا ہے اور چونکہ معنی اعطا ہی متعدی بنفسہ ہے یقال حباہ حبوۃ ای اعطاہ مجامل خوش معاملہ جزیل بہت سے عطا یقال عطاء جزل جزیل عظیم جزال جمع صرم قطع کرنا ظلع لنگڑا ہونا زیغ جہکنا

المعنے اور خوش معاملہ کو بہت دینا چاہیے اور جب سکا معاملہ سیدہا نرہی اور اسکی راستی مین فرق آجاوے تو اسکا قطع باقی ہے

الاعراب جملہ اذا ظلعت آہ جسمین جملہ زاغ قوامہا ظلعت پر معطوف ہے باق کا ظرف ہے اور ظلعت کی ضمیر معاملہ کیطرف پہرتی ہے جو مجاملہ سی سمجہا جاتا ہی اور جزیل پر با زیادہ تعدیہ کی لیئی ہے والا حبا تو دو مفعول کیطرف متعدی بنفسہ ہے

۲۲	بِطَلِيحِ أَسْفَارٍ تَرَكْنَ بَقِيَّةً	مِنْهَا فَأَحْنَقَ صُلْبُهَا وَسَنَامُهَا

اللغات طلیح منع یمنع سی فعیل بمعنی مفعول ہے وہ اونٹنی جو سفروں کے بار بار دبلی اور رتہک گئی ہو مذکر مونث مین

مسادی ہے یقال ناقۃ طلیح اسفار اذا جہدہا السیر وہزلہا احنق بصیغہ ماضی معلوم باب افعال پٹہہ کا پیٹ سے چمٹ جانا فی القاموس احنق الصلب ق بالبطن سنام بروزن کتاب کوہان سنم سے ماخوذ ہے جسکے معنے اونچی ہونیکے ہین یقال نبت سنم ای مرتفع کذا فی الصحاح

المعنے ایسی سانڈنی کے ذریعہ سے کہ ایسی سفرون کے بار بار نے دبلا کر دیا ہے اور تہکا دیا ہے جنہون نے اسمین سے کچہہ باقی چھوڑا ہے اور اسکی پیٹہہ اور کوہان اسکے پیٹ سے لگ گئی ہے

الاعراب طلیح اسفار برا ہتعانت کے لیے ہے اور بباق کے متعلق ہے اور جملہ ترکن بقیتہا اسفار کا صفت ہے

۲۳	فَاِذَا تَغَالٰی لَحْمُھَا وَتَحَسَّرَتْ		وَتَقَطَّعَتْ بَعْدَ الْکَلَالِ خِدَامُھَا

اللغا تغالی اللحم گوشت کا زہنا غلو سے ماخوذ ہے جسکے معنے اونچا ہونیکے ہین اور ثعلب نے اس لفظ کو غین معجمہ سے روایت کیا ہے مگر مطلب ایک ہی ہے تحسر یتحسر تحسرا حسو سے ایک معنی مین ہین یعنی اونٹ کا تہک جانا مگر تحسر مین مبالغہ ہے خدام بروزن کتاب خدمہ کی جمع ہے اور وہ ایک موٹا تسمہ اونٹ کے کٹنے مین ہوتا ہے جس سے اسکے نعل باندہے جاتے ہین ۔

المعنے اور جب اسکا گوشت ٹر ہے اور بہت تہک جائے اور وہ تسمے جن سے اسکے نعل باندہے جاتے ہین تہکنے کے بعد ٹکڑے ٹکڑے

الاعراب اذا شرط کے لیے ہے تغالی لحمہا جملہ فعلیہ مع اپنے معطوف جملہ فعلیہ تحسرت اور جملہ فعلیہ تقطعت بعد الکلال خدامہا کی شرط ہے

۲۴	فَلَھَا ھِبَابٌ فِی الزِّمَامِ کَاَنَّھَا		صَھْبَاءُ خَفَّ مَعَ الْجَنُوْبِ جَھَامُھَا

اللغا ہباب اونٹ کا خوش ہونا محاورہ ہب البعیر فی السیر ہبابا سے ماخوذ ہے جسکے معنی اونٹ کے خوش ہونیکے ہین زمام آلہ کا صیغہ ہے جو زم سے ماخوذ ہے یعنی جس سے سر کو اونچا کرلین چنانچہ جب باگ کو کہینچتے ہین تو شتر اونچا کرلیتا ہے یقال اخذ الذئب سخلۃ قد ہب بہا زاما رأسہ رافعا ۔ وزم بانفہ اے تکبر وقوم زہم ای شمخ بانوفہم من التکبر اصل مین نواس دہاگی کو کہتے ہین جس سے مہار باندہتے اور دوسرے جانب اسکی اس لکڑی سے بندہی ہوتی ہے جو اونٹ کے ناک مین ہوتی ہے مگر بعد مین خود مہار کو بہی کہنے لگ گئے صہبا سرخ رنگ کی بدلی چونکہ اسمین پانی نہین ہوتا لہذا وہ تیز چلتی ہے خفت تیز چلنا اور بعض نسخون مین بجای خف کی زاج آیا ہے دواہ کے معنی جانیکے ہین جنوب وہ ہوا جو دکہن سے چلے جہام تیز بادل

المعنے تو اسکی لیے مہار مین نشاط ہے جسمین وہ ایسی تیز چلتی ہے کہ گویا وہ ایک سرخ بدلی ہے جسکا بادل دکہن کی ہوا کے ساتھہ تیز چلے

الاعراب فا جزائیہ ہے لہا خبر مقدم ہے ہباب فی الزمام مبتدا موخر ہے کل جملہ جزا ہے کانہا حرف مشبہ بالفعل ہے ہا اسم صہباء مع اپنے جملہ خف آہ خبر ہے

۲۵ اَوْ مُلْمِعٌ وَسَقَتْ لِاَحْقَبَ لَاحَہٗ | طَرْدُ الْفُحُوْلِ وَضَرْبُہَا وَکِدَامُہَا

اللغات ملمع وہ مادہ گورخر جو قریب الحمل ہوا اور اسکے پستانون کے سر سیاہ ہوگئی ہون وسق بار دار ہونا
احقب گورخر جسکے دونو پہلو سپید ہون یا پیٹ سپید ہو لوح متغیر کرنا یقال لاحہ السفر غیرہ طرد کہدیڑنا
کدام اگلی دانتون سے کاٹنا اور گدہا عموماً اسیطرح کاٹتا ہے
المعنے یا میری اونٹنی وہ نوجوان گورخرنی ہے جو ایسی گورخر سے گابہن ہوگئی ہے اور نرون کے کہدیڑنے اور مارنے اور کاٹنے سے حال بحال کردیا ہے
الاعراب ملمع صہباء پر معطوف ہے اور جملہ وسقت لاحقب اسکا وصف ہے اور لاحہ طرد الفحول اه احقب کا صفت و

۲۶ یَعْلُوْ بِہَا حَدَبَ الْاِکَامِ مُسَحَّجٌ | قَدْ رَابَہٗ عِصْیَانُہَا وَوِحَامُہَا

اللغات حدب اونچی زمین احداب جمع ومنہ قولہ تعالیٰ من کل حدب ینسلون اکام بروزن جبال جمع اکم
بروزن جبل مفرد جمع اکمۃ ٹیلا اور بعض کہتے ہین کہ بہت سے پتہر جو ایک مقام پر جمع ہوجائین خواہ سخت
ہوجائین یا نہون۔ اکمہ کہلاتی ہین مسحج بروزن معظم وہ گدہا جسی دوسرے گدہون نے کاٹا ہو تسحیج سی ماخوذ ہے
جسکے معنی چھیلنے کی ہین چونکہ باب تفعیل مین مبالغہ ہوتا ہے لہذا مسحج کی لغوی معنی یہہ ٹہیرے کہ اسی دوسرے
گدہون نے کاٹ کر بہت چھیل دیا ہو وحام بروزن کتاب مادہ کا نرسی نہ لگوانا اور یہہ امر حمل کیوقت ہوتا ہے
کیونکہ حاملہ کو جماع سی نفرت ہوتی ہے فی الصحاح الوحام من الدواب ان یستصعب منہ الحمل وقد وحمت
بالکسر وقال الفیومی والاسم الوحام بالکسر ویقال ذلک ایضاً فی الدابۃ اذا حملت واستصعبت انتہی
المعنے اس گدہی کو ایسا گدہا ٹیلون کے اونچی زمین پر لی چڑہا جسی اور گدہون نے کاٹ کاٹ کر چھیل ڈالا تہا بحالیکہ
گدہی کی بیفرمانی اور نہ لگوانی نی اسے شک مین ڈالا ہوا تہا یعنی اسی شک تہا کہ کہین گابہن نہو جو اسقدر نفرت
کرتی ہی تہا سے دونون کی قوت ثابت ہوتی ہی اسلیئے کہ گدہی کی تو یہی کمال بہادری ہا کہ وہ گدہی کو دوسرے
گدہون سے زبردستی نکال لایا اور گدہی کی بہادری یہہ ہے کہ وہ ایسی زور آور سی بہی نہین لگواتی تھی
الاعراب یعلو بہا فعل مفعول بہ جو با تعدیہ کا مجرور ہے حدب الاکام منصوب علے الظرفیۃ مسحج فاعل موصوف
جملہ قد رابہ عصیانہا ووحامہا وصف کل جملہ فعلیہ ہوا

۲۷ بِاَحِزَّۃِ الثَّلَبُوْتِ یَرْبَأُ فَوْقَہَا | قَفْرَ الْمَرَاقِبِ خَوْفُہَا اٰرَامُہَا

اللغات احزۃ جمع حزیز مفرد سخت مکان ثلبوت ایک وادی ہے جو طی اور ذبیان کے درمیان واقع ہی ربا
دیدبانی کرنا باب منع یمنع قفر وہ جنگل جسمین سبزی پانی نہو مراقب جمع مرقب مرقبہ مفرد وہ جگہہ جہان دیدبانی
کیجائے آرام جمع ارم مفرد وہ پتہر جو جنگل مین اس غرض سی گاڑی جائین کہ مسافت انکی معلوم ہوجائے
المعنے وادی ثلبوت کی سخت زمینون پر لی چڑہا بحالیکہ انپر دیدبانی کرتا تہا اور دیدبانون کے جگہین جانی سے

نہین اور انہین ڈرنے کی چیز گرا ہی مینگنو یتہرون کے سوا کوئی نہ تھی

الاعراب یا خرۃ التلیف تصف الاکام سی بدل ہے اور جملہ یبرأ فوقہا بعلو کی فاعل سی حال واقع ہے اور قفو المراقب فوقہا مین جو ضمیر مؤنث ہے اس سی حال واقع ہے

۲۸	حتی اذا سلخا جمادی ستۃً		جزءًا فطال صیامہ وصیامہا

اللغات سلخ مہینہ گذار کر خود اسکی اخیری حصہ مین ہونا فی الصحاح سلخت الشہر اذا امضیتہ وصرت فی آخرہ جمادی بروزن حباری مؤنث ہی جیسا کہ سی جمسنہ کیطرف مضاف کرتی ہین تو اسوقت اس سے پہلا جمادی یعنی جمادی الاولی مراد لیتی ہین اور جب ستۃ کی طرف تو اسوقت جمادی الآخرۃ ابن انباری فرماتی ہین کہ سب مہینی مذکر ہین مگر یہی جمادین یعنی جمادی اولی اور جمادی آخرہ کہ مؤنث ہین چنانچہ ایک شاعر کہتا ہی ۔ اذا جمادی منعت قطرہا + ان جنانی عطن معصف + اگر کہین مذکر آگیا ہی تو وہ بلحاظ معنی کی ہے اسلیئے کہ شہر کے معنی سمجھتے ہین یا مذکر ہی جیسی بولتی ہین ہذہ الف درہم حالانکہ الف درہم مذکر ہی کیونکہ وہ بمعنی الدراہم کی ہی جو جمع مؤنث ہی زجاج کا قول ہے انباری کی قول کا مؤید ہی جو کہتا ہی کہ جمادی کا لفظ مؤنث ہی جب کہین مذکر آتا ہی تو اسوقت بتاویل شہر ہوتا ہی بسبب تانیث اور علمیت کے غیر منصرف ہے جمادیات جمع اور یا آخرہ اسکی وصف ہین اولی کا معنی پہلا ہی جیسی آخرہ کا پیچھے ہے انہوا لا جمادی لاخری بمعنی ایک جمادی خواہ پہلا ہو خواہ پچھلا کبھی نہین بولتی کیونکہ یہہ التباس کے صورت ہی تہذا جمادی الاخری کی الاخرہ بولتی ہین مہینون کے جب پہلی عربی نے نام رکھی تہی تو اسوقت کوئی نکوئی مناسبت ملحوظ کر کی رکھی ہے مثلا رمضان ایسلیئے پہلے نام رکھا گیا تہا کہ اس چاند مین گرمی سخت تہی رمضا سخت گرمی کو کہتے ہین شوال نام اسوقت رکھا گیا تہا جبکہ اونٹنیون نے گابہن کی لیئے دم اٹہائی ہوئی تہی شول کی معنی اٹہا لیگئے ہین ذوالقعدہ ایسلیئے کہ اسوقت انہون نے کو سواری کی لیئی اونہون نے خوب تیار کر لیا تہا قعدان وہ اونٹنیان جنپر سواری کیجائی ذوالحجہ نام اسی وقت اونہون نے حج کیا تہا محرم نام رکہنی کیوقت انہون نے تجارت اور لڑائی اپنی اوپر حرام کر رکھا تہا صفر کا وجہ تسمیہ ہے کہ اسوقت خوب لڑائی مین ہاتہہ دکہا کر دشمنون کے گھرون کو انہون نے ویران اور خالی کر دیا تہا ربیع ایسلیئی کہ اسوقت زمین خوب سبز اور شاداب تہی من اربعنا الارض اذا امرعت جمادی ایسلیئے کہ اسوقت پانی جم گیا تہا رجب ایسلیئی کہ اسوقت انہون نے درختون کو بالکل بین دی تہی اور شعبان ایسلیئی کہ اسوقت انہون نے لکڑیون کو پہاڑا تہا یقال شعبت الشیء اذا صدعتہ . ذکر جمعہا الفیف جزء وحشی کا صرف گہاس پر کفایت کرنا پانی نہ پینا ومنہ الجوازی للوحش صیام کہانا نہ کہانا ۔ ابو عبیدہ فرماتی ہین کہ صیام کی معنی چلنے یا پہرنے یا کہانی یا پینی یا ہونی سی رکے رہنا ایک شاعر کہتا ہی ۔ خیل صیام وخیل غیر صائمۃ

العجاج وخیل تعلك اللجام + ای قیام بلا اعتلاف انتہی

المعنے دیر تک وہاں ٹھیری رہے یہانتک کہ انہوں نے جب جمادی الآخرہ کو ایسی حالت میں گذار دیا کہ صرف گھاس پر قناعت کیے اور چلنے پہرنے سے رکر

الاعراب حتی فعل محذوف کے لیے غایت ہے یعنی مکثا اذا شرط کی لیے ہے سلخا فعل ضمیر راجع اسکو ندکور فاعل جمادی ستة مفعول بہ جملہ فعلیہ جزا مع اپنی معطوف فطال صیامہ صیامہا کی سلخا کی فاعل سی حال واقع ہی کل جملہ فعلیہ شرطیہ اور کلا بت

۲۹	رَجَعَا بِأَمْرِهِمَا اِلٰی ذِیْ مِرَّةٍ		حَصِدٍ وَنُجْحُ صَرِیْمَةٍ اِبْرَامُهَا

اللغات رجوع لازم ہی با سی متعدی ہوگیا ہی بمعنی لوٹنا مرۃ قوۃ شدت عقل منہ رجل مر یرای قوی حصد بروزن کتف بٹی ہوئی رسی یقال حبل محصد وحصد ای محکم مفتول ومنہ رجل محصد الرای ای شدید نجح کامیابی صریمۃ قطعی ارادہ صرم سی ماخوذ ہی جسکے معنی قطع کی ہین ابرام پکا کرنا یقال ابرمت الشیء احکمتہ

المعنے تو وہ اپنی حال کو ایک قوی مضبوط رائے سامنی لائی اور اصل یہہ ہے کہ قطعی ارادہ مین کامیابی اسکا خوب پکا کرنا ہی جب کسی کام کو کرنا ہو تو ہمین استقلال ہی کامیابی کا اعلی ذریعہ سمجھنا چاہیئے

الاعراب ذی مرۃ موصوف محذوف کا وصف ہی یعنی رای یا عقل اور حصد دوسرا وصف ہے اور نجح صریمۃ مبتدا ہے ابرامہا خبر کل جملہ اسمیہ بطور مثل کے ہے

۳۰	وَرَمَی دَوَابِرَهَا السَّفَی وَتَهَیَّجَتْ		رِیْحُ الْمَصَایِفِ سَوْمُهَا وَسِهَامُهَا

اللغات دوابر جمع دابرہ بمعنی کونچ سفی گوکہرو تہیج برانگیختہ ہونا ریح وہ ہوا جو زمین آسمان کے درمیان ہے اصل روح تہا واو ساکن ما قبل مکسور تہا اسلیے یا سی بدل ہو گئی ریاح ارواح جمع اور بعض لفظ پر جمع کر کی ارباح کہہ لیتے ہین چار قسم ہے (۱) اوپر کیطرف سی جو آتی ہی اسی شمال کہتے ہین گرمیون مین اسی بادِ گرم کہتے ہین (۲) ادہر کی طرف کی ہوا کو جنوب کہتے ہین یمانی بہی اسی کہتے ہین (۳) صبا جو مشرق کیطرف سی آتی ہے اور سندی اسی پورب کہتی ہین (۴) جو مغرب کیطرف سی آتی ہے اسی دبور کہتی ہین ہندی مین پچھم۔ اور یہہ مونث ہی مگر کبہی مذکر بہی مستعمل کر لیتے ہین یہہ تحقیق ابو زید کی نقل کی ہی اور ابن انباری فرماتی ہین کہ ریح مونث معنوی ہی اور اسکی ساری اقسام بہی مونث ہین مگر اعصار جو مذکر ہے مصائف جمع مصیف مفرد موسم گرما سوم ہوا کا چلنا سوم الریاح مرہا سہام بروزن سحاب گرم ہوا منہ سہم الرجل علی مالم یسم فاعلہ اذا اصابہ السموم

المعنی اور اسکی کہروں پچھلے جانب گوکہرو نے تیر مارے یعنے اسکی کانٹے چبہی گرمیونکے ہوائین انکا چلنا کیا اور گرم ہو نا ہیجان میں آیا

الاعراب جملہ فعلیہ ورمی دوابرہا السفی مع اپنی معطوف جملہ ثانیہ وتہیجت الخ کی جزا پر معطوف ہی اور اس جملہ مین سومہا سہامہا ریح کا بدل ہے (ف) گوکہرو کی کانٹے چبہنی کا ذکر اسلیے ہے کہ اسکی تکلیف زیادہ دوڑنا پڑتا ہی اور ہا ضمیر مونث تلمع کیطرف پہرتی ہے اسلیے اونٹنی کا مشبہ بہ وہی ہے اور جب بہیٹے دور

کی تو احتیاط خواہ نخواہ ہے دوڑیگا اسلیے کہ اسوقت وہ تابع ہے اور مذکر مؤنث کی اجتماع کیوقت مؤنث کی ضمیر کا
پہیرنا آن ہنوا مستی بات نہین ہوتا (۲) پہلے شاہد کی نسبت تو رضی صریح فرماتی ہین کہ یکنزون سے جو کنوز سمجہا
جاتا ہی ینفقونہا کی ضمیر اسطرف پہرتی ہے (۲) استعینوا بالصبر والصلوۃ وانہا لکبیرۃ الا علی الخشعین انہا
کی ضمیر استعانت کیطرف پہرتی ہی جو استعینوا سی سمجہا جاتا ہی یا تحویل الی القبلۃ کیطرف جو صلوۃ سی سمجہا جاتا ہے
قال فی الاعراب کان التحویل الی الکعبۃ شدیدًا علی الیہود اور صرف صلوۃ کیطرف بہی پہر سکتی ہے (۳)
سمعت بکاء باکیۃ وباک + ابان الدہر واحدہا الفقید اس سے پہلے یہہ شعر ہی سہ فانک لو رأیت بکاء
ہند + ورملۃ اذ تصکان الخدودا + سمعت ہندا اور رملہ کو ہنسی ایسی حالت مین بیان کیا کہ جہک خدود
مین وہ ایک ہی ہین دوسری شعر مین کہتا ہی کہ وہ دونوں ایسی ایک ہوگئی ہین کہ سننی والا یہی خیال کرتا ہے
کہ یا تو کوئی ایک ہی رونی والی ہی جسکا وصف ابان الدہر واحدہا الفقیدا ہی یا ایک ہی رونی والا جسکا
یہی حال ہے تو اس بیت مین واحدہا کی ضمیر دونوں کیطرف نہین پہرتی بلکہ باکیہ کی طرف ہی پہرتی ہی اور باک اسپر
معطوف ہے لیکن اس سے مراد یہی وہی رونے والا ہی کہ ابان الدہر واحدہ الفقید کا وصف ہو سکی نص علیہ التبریزی
اور نیز یہہ باک حقیقت مین مونث ہی ہے اسلیے دونوں مونثوں کو ایک سمجہکر کہہ سکتے ہین کہ کسی ایسی عورت کے
آواز معلوم ہوتی ہی جسکا بڑا لائق نوجوان مرگیا ہی اور ممکن ہے کہ واحدہا کی ضمیر دہر کیطرف پہری کیونکہ مونث
مذکر دونوں طرح آتا ہی اور منہا کی ضمیر جو دونوں کیطرف پہرتی ہی محذوف ہو بہر حال بحکم اذا جاء الاحتمال
بطل الاستدلال ضرور نہین ہے کہ وہی مراد ہو جو ظاہر اس سے مفہوم ہو سکتی ہے والعلم عند اللہ اور جملہ ابان الدہر آہ
مستانفہ بہی ہو سکتا ہی یعنی اسلیے کہ زمانہ نی اپنا یکتا اسنے علیحدہ کر لیا ہے

۳۱	فتنازعا سبطًا یطیر ظلالہ	کدخان مشعلۃ یشب ضرامہا

للغا فتنازعا پر فا فصیحہ ہے جو محذوف پر دلالت کرتی ہی یعنی فنزلا وسارا جیسے اس شعر مین سہ
لی وحیاء بادیۃ فکاست + وہی العرقوب منہا والصمیم + یعنی فعرقتہا فکاست تنازع مصدر باب
تفاعل باہم ایک چیز کو پکڑنا ۔ باہم جہگڑنا سبط بروزن کتف دراز ظلال جمع ظل مفرد سایہ دخان دہوان
مفرد جمع دواخن جیسے عثان وعواثن فعال کے فواعل صرف یہی دو جمعین آئی ہین مشعلۃ بصیغہ واحد
مؤنث اسم فاعل باب افعال اشتعال مصدر آگ کا بہڑکنا لازم ہی یقال اشتعلت النار اضطرمت شبت
... کا جلانا یقال شبت النار والحرب اشبہا شبا اذا اوقدتہا ضرام چہوٹی چہوٹی لکڑیان جنہین سدے مین جہٹپٹ کہتے
... نے پہر وہ دونو اترکر پانی کی تلاش مین چلے اور ایسی دراز غبار سی دوڑتی ہین باہم مقابلہ کرتے
... کہ اسکا سایہ دوڑاتا ہے شعلہ زن آگ کیطرح جسکے چہٹیان بہڑکا ہی جاتے ہین ۔

الاعراب سبطا ترکیب مین تنازع کا مفعول بہ ہے اور اسکا موصوف محذوف ہے یعنی عبارت یتنازع لفعلا طاہر ای اسما طاہرا اور جملہ یطیر ظلاله سبطا کا وصف ہے اور کدخان مشعلة متعلق فعل ہے اور یشب ضرامها مشعلہ کا وصف ہے جسمین ضرامها یشب کا مفعول

۳۲	مشمولة غلثت بنابت عرفج		كدخان نار ساطع أسنامها

اللغات مشمولة وہ آگ جسپر شمال کی ہوا چلی ہو اور چونکہ یہہ ہوا سرد ہوا کرتی ہی اسلئی اس سے دہوان بہت پیدا ہوتا ہی یقال غدیر مشمول تضربه ریح الشمال حتی یبرد ومنه قیل للخمر مشمولة اذا کانت باردة الطعم والنار مشمولة اذا هبت علیها ریح الشمال کذا فی الصحاح شمال کی ہوا سرد ہونی پر یہہ شعر بہی دلالت کرتا ہے اعاذل یکفی لاضیاف لیلة + نزول القری امست بلیلا شمالها + علاوہ اسکے گرم ملک مین گہروبی ریح عموما شمال کیطرف ہوتی ہین اور قیومی فرماتی ہین کہ گرمیون مین یہہ ہوا بارح کہلاتی ہے جو کہ سخت گرم ہوا کرتی ہی اس سے معلوم ہوا کہ دونون معنی بن سکتے ہین خواہ سرد مراد ہو خواہ گرم اور دوسری صورت مین آگ بہت جلیگی غلثت بصیغہ واحد مؤنث غائب ماضی مجہول غلث مصدر ملا دینا باب نصر ینصر مغلوث گیہون اور جو باہم ملے ہوئی نابت شاخ تازہ عرفج بروزن جعفر جمع عرفجة مفرد ایک قسم کی بوٹی ہوتی ہی جو بابنے کے کنارون پر اگا کرتی ہی سماق سی اسکی زیادہ مشابہت ہے پانچ سی زیادہ اسکی شاخین نہین ہوتین مائل بسرخی ہوا کرتی ہین اور اسمین دودہ بہی ہوتا ہی یہی وجہ ہے کہ اسی ذو حمشة الاغصان بہی کہتے ہین فارسی مین اسی کمون کہتے ہین بائی کی ضمہ اور کاف کی سکون سے اور نجور الاکراد کو بہی عرفج کہہ لیتے ہین جیسی کردی اپنی بخورات مین بہت استعمال کرتی ہین اسکی شاخین پودنی کے مشابہ اور اسکی پہول زرد ہوتی ہین اور اسکے پتی بہت انبوہ دار ہوتے ہین مگر یہہ پہاڑون مین اگتی ہے وفی الکفایة علم من انواع النبات ولم یشرحه میری رای مین اگر یہان بخور الاکراد مراد لیا جاوی تو شاید زیادہ موزون معلوم ہو اسلیئے کہ آگ پر اسی ہی ڈالا کرتی ہین اور نیز کردون کا ملک سرد ہی اور اسیکا دہوان لینا کل سرد بیماریون سے نفع بخشتا ہی جیسی کہ طب کے کتابون مین تشریح مندرج ہے نار آگ مذکر مؤنث دونو طرح آتی ہے نیران جمع نور بہی اسکی جمع آگئی ہے جیسی باح سوحة اصل مین مؤنث ہے کیونکہ اسکی تصغیر مین نویرہ بولتی ہین ساطع بصیغہ اسم فاعل سطوع مصدر باب منع یمنع دعبار نتواصبح کا بلند ہونا اسنام مصدر باب افعال دہوئین کا بلند ہونا فی الصحاح استم الدخان ارتفع ومنه هذا الشعر

المعنی ایسی آگ کی دہوئین کیطرح جسپر شمالی ہوا چلی ہو اور بخور الاکراد کی شاخین اسمین ملائی گئی ہون ایسی آگ کی دہوئین کیطرح جسکے دہوئین کی بلندی اونچی ہو یعنی اسکا دہوان بہت ہی اونچا ہو

الاعراب مشمولة مشعلة کا وصف ہونیکی لیئے مجرور ہے اور جملہ غلثت بنابت عرفج مشمولة کا وصف ہے اور ساطع اسنامها نار کا باعتبار متعلق کے وصف ہے اور یہہ کدخان نار پہلی کدخان مشعلة سی بدل ہے اور ہو سکتا ہی کہ نابت عرفج مین اضافت صفت کی

۳۳	فَمَضَى وَقَدَّمَهَا وَكَانَتْ عَادَةً	مِنْهُ إِذَا هِيَ عَرَّدَتْ إِقْدَامُهَا

اللغات عادۃ مفرد معنی اسکے معروف ہین عاد عادات عوائد جمع عود سے ماخوذ ہے جسکے معنی لوٹنے کے ہین سمی بذلك لان صاحبها يعاودها ای يرجع اليها مرة بعد اخری فیومی عردت بصیغہ ماضی معلوم تعرید مصدر بہاگنا یقال عرد الرجل فرصحام من عینیه ونیز رستہ چہوڑنا یقال عرد فلان اذا ترك الطريق اقدام آگی دہر لینا

المعنی پہروہ گدہا چلا اور گدہی کو آگی کرلیا اور یہہ اسکی عادت تہی جب وہ گدہی ادہر ادہر بہاگتی تہی یا رستہ چہوڑتی تہی تو اسکی

الاعراب کانت فعل ناقص عادۃ مع اپنی وصف منہ کی خبر مقدم اقدامها مع اپنی ظرف جملہ اذا هی عردت کی اسم کل جملہ فعلیہ پہلے جملہ پر معطوف ہے اور چونکہ کان کی خبر مؤنث ہے اسلئے مؤنث اسی بنا لینا جائز ہے

۳۴	فَتَوَسَّطَا عُرْضَ السَّرِيِّ وَصَدَّعَا	مَسْجُورَةً مُتَجَاوِرًا قُلَّامُهَا

اللغات توسط کسی چیز کی بیچا بیچ مین گہسنا متعدی بنفسہ ہے یقال توسط الشیء اذا دخل وسطه عرض بالضم بروزن قفل کے معنی توجانب کے ہین اور بالفتح بمعنے وسط کی ہے یقال رایته فی عرض الناس بفتح العين يعنون فی عرض بضمتين ای فی اوساطهم وقیل اطرافهم فیومی اور بالکسر ہر ایک ایسی وادی کو جسمین درخت ہون کہہ لیتے ہین سری بروزن غنی چہوٹی نہر مفرد ہے اسریۃ سریان جمع قال الله تعالی قد جعل ربك تحتك سريا تصدیع چیرنا لعل المراد منہ الشق فی الطول فان الصادع اعنی الجبل الذاهب فی الارض طولا السيل والصبح كذلك يدل على ذلك مسجودۃ بہری ہوئی ندی تی الصحاح وسجرت النهر ملأته قلام بروزن رمان جیسی قاقل اور رفلاح اور رجل القروح بہی کہتے ہین اور فارسی ہین کاکل اور کاکر وغیرہ ایک قسم کی بوٹی ہے جو اشنان کے بہت مشابہ ہے مگر اس سے زیادہ سر سبز اور رقدار ہوتی ہے زمین شور مین ناہ اسا اڑہ مین اگتی ہے دودہ کی ساتہہ اسی کہاتی ہین مگر اونٹو کے مزاج کی بہت موافق ہے چنانچہ وہ نہایت خوشی سے اسی کہاتے ہین اور بعض نسخ مین اقلام ہے قلم مفرد بمعنے کلک

المعنی پہر وہ دونون ایک ندی کے کنارہ یا وسط مین یا درختون والی ندی مین گہسے اور ایسی بہری ہوئی ندی چشمہ کو انہون نے قطع کیا جسکے قاقل یا کلکین ایک دوسرے کی پڑوس مین تہین یعنے بہت گنجان تہین جب وحشی ایسی جگہہ مین جاتا ہے زیادہ دوڑتا ہے کیونکہ اسی مختلف قسم کی درختون کے شاخین لگتی ہین جنہین وہ

الاعراب جب عرض بالکسر پڑہا جائے تو اس حالت مین لبینا سد کیطرح اضافت ہوگی اور متجاورا اقلامها مسجورہ کا وصف ہے اور مسجورۃ بلحاظ معنی ساقیہ مؤنث ہے یا عین محذوف ہے جسکا یہہ وصف ہے

۳۵	مَحْفُوفَةً وَسْطَ الْيَرَاعِ يُظِلُّهَا	مِنْهُ مُصَرَّعُ غَابَةٍ وَقِيَامُهَا

اللغات محفوفۃ گہرا ہوا وسط ظرف بمعنے بین ہے جیسی جلست وسط القوم ای بینهم نفر علیه القیومی

یراع بروزن کلام جمع یراعہ مفرد بالسی مصرع بصیغہ اسم مفعول تصریع مصدر باب تفعیل گرانا غابۃ بنستان
ہندی جہاڑ اصل مین غیبۃ یا کی فتح سی تہا ما قبل مفتوح ہونیکے باعث الف سی مبدل ہو قیام جمع قائم
المعنی ایسی ہیری ہوئی ندی کے جو بانسون کے بیچا بیچ تہا اور گری ہوئی اور کہڑی ہوئی بانسیان سایہ ڈالی ہوئی تہین
الاعراب محفوفۃ دوسری وصف ہے اور وسط الیراع محفوفۃ کا ظرف ہے اور جملہ یظلہا الخ تیسری وصف ہے
جسمین متعددہ مع اپنی متعلق کے مصرع غابۃ سی حال واقع ہے

۳۶	أفتلك أم وحشية مسبوعة	خذلت وهادية الصوار قوامها

اللغات مسبوعۃ وہ جنگلی گائی جسکا بچہ کسی درندے نے پہاڑ کہایا ہو خذل جنگلی گائی کا اپنی بچے کی پاس رہنا
فی الصحاح خذلت الوحشیۃ اقامت علی ولدہا ویقال ہو مقلوب لانہا ہی المتروکۃ ہادیۃ وہ جنگلی
گائی جو سب سے آگی چلے صوار جنگلی گایون کا ریوڑ جو یہان مراد ہی اور نیز کستوری کے نافہ کو بہی کہتے ہین ایک
شاعر کہتا ہے ؎ اذا لاح الصوار ذکرت لیلی + واذکرہا اذا نفح الصوار +
المعنی وہ سانڈنی کیا ایسی گورخر کی برابر ہی کہ جسکا ذکر ہوچکا یا وہ ایسی جنگلی گائی ہے جسکے بچی کو درندون نے
پہاڑا یا جو خود ڈری ہوئی ہے اور اپنی ریوڑ سے الگ ہو کر اپنی بچی کے پاس رہے اور وہ گائی جو ریوڑ کی آگے
جانی والی تہی وہ اسکا قوام تہی یعنی وہ ایسی اسکی غمخوار تہی کہ بدون اسکے اسکا گام نہین چل سکتا تہا
الاعراب اتلک مبتدا محذوف سے خبر ہی وحشیۃ مع اپنی وصف مسبوعۃ اور خذلت کی مبتدا محذوف سے
خبر واقع ہے اور جملہ اسمیہ ہادیۃ الصوار قوامہا خذلت کی ضمیر فاعل سے حال واقع ہے

۳۷	خنساء ضيعت الفرير فلم يرم	عرض الشقائق طوفها وبغامها

اللغات خنساء صیغہ صفۃ باب نصر ینصر خنس سے ماخوذ ہی جسکی معنی پیچھے ہٹنے کے ہین ہر ایک جنگلی گائی کو کہتے
ہین کیونکہ اسکی ناک چپٹی اور پیچھی کو ہٹی ہوئی ہوتی ہے فریر جنگلی گائی کا بچہ ڈرا مفرد ہی فرار جمع فرار کہتا ہے
کہ فعیل فعال پر سوائے چند مجد وہ جمعون کے نہین آتا جنمیں ایک یہہ بہی ہے لم یرم بصیغہ جحد افعال ناقصہ سے
ہی بمعنی لم یبرح اعشی کہتا ہے ع ابانا فلا رمت من عندنا + فانا بخیر اذا لم ترم + عرض کی تحقیق
پہلے گذر چکی ہے شقائق جمع شقیقۃ مفرد ٹرا ریتا ریتی کے دو ٹری ٹری ٹیلون کے درمیان مین جو زمین ہو وہ ایسی
زمین نہایت سرسبز اور شاداب ہوتی ہے شق سی ماخوذ ہی جسکے معنی چیرنی کی ہین چونکہ وہ ریتا بہی دوسری
زمین یا ریتون سے علیحدہ ہوتا ہی لہذا اسے شقیقہ کہہ دیتے ہین فی الصحاح الشقیقۃ الفرجۃ بین الجبلین
من جبل الرمل تنبت العشب وفی التبریزی الشقیقۃ رملۃ غلیظۃ وقیل رملۃ بین رملتین وہی فی الاصل
صفۃ جعلت اسما والحق بہا الہاء قال عارق الطائی ؎ فاقسمت لا احتل الا بصہوۃ حرام علیک رملہ

وشقائقہ + وقال شمعلۃ بن الاخضر ویوم شقیقۃ الحسنین لاقت + بنو شیبان اٰجالاً قصاراً + بغام ہرنی کا آواز - اور اونٹنی کی آواز کو بھی کہہ لیتے ہیں یقال ظبیۃ بغوم - وکذلک بغام الناقۃ صحاح من عینہ

المعنے جنگلی گائی جسنی اپنی بچے کو کھو دیا اور پہرتی رہی ٹیلوں کے جوانب وسط مین ہمیشہ اسکی ہونی کی آواز اور پہرتی رہی

الاعراب خنساء وحشیۃ کا وصف عطف بیان ہے اور جملہ ضیعت الفریر اسکا وصف ہے جسپر جملہ لم تزم عرض الشقائق الخ معطوف ہے اور عرض الشقائق منصوب بنزع خافض ہے

۳۸	لِمُعَفَّرٍ قَهْدٍ تَنَازَعَ شِلْوَهُ	غُبْسٌ كَوَاسِبُ لَا يُمَنُّ طَعَامُهَا

اللغات تعفیر کی معنے یہ ہین کہ عورت دودہ چہوڑانی کیوقت اپنی پستانون کو مٹی وغیرہ لگادی تاکہ بچہ متنفر ہوکر پستانون کو منہ مین نڈالی عفر سی ماخوذ ہی جسکے معنی مٹی کے ہین اور بعض تعفیر کے معنی یہہ کہتی ہین ایک ایک یا دو دو دن کے بعد دودہ پلاتا کہ آہستہ آہستہ بالکل بچہ دودہ بہول ہی جائے اور کہانی مین مشغول ہو جائی محاورہ لقیت فلانا عن عفر سی ماخوذ ہی یعنی مین مدت کے بعد ملا اور یہی معنی لبید کی شعر مین مراد ہین قہد خاکی رنگ شلو عضو حدیث مین ہے این شلوها الایمن ای عضوها اشلاء جمع غبس بروزن حمر جمع اغبس بروزن احمر مفرد دہ بہیڑیا جسکا رنگ خاکستری ہو کواسب شکاری فی الصحاح الکواسب الجوارح لا یمن بصیغہ نفی مجہول مَنٌّ مصدر باب نصر ینصر قطع کرنا - کم کرنا ومنہ قولہ تعالی اجر غیر ممنون کذا فی الصحاح

المعنے اسکا پہرنا اور چلانا ایک ایسی بچہ کی لئی تہا جو ابہی دودہ چہڑایا گیا تہا اور بخوف دودہ پینی کے پستانون کو اسنی خاک آلودہ کردیا تہا یا ایسی بچہ کی لیئے تہا جو کبہی دودہ پلایا جاتا اور کبہی چہڑایا جاتا تہا تاکہ آہستہ آہستہ اسی عادت دودہ چہوڑنی کی ہوجائی اور اسکا رنگ خاکی تہا جسکے عضو کو ایسی خاکی رنگ شکاری بہیڑیون نے چیر پہاڑ لیا تہا جنکی خوراک کم نہین ہوتی اور بسبب اپنی ہمت کے ہمیشہ سیر رہتے ہین -

الاعراب لمعفر کا لام ظروف کے متعلق ہے قہد معفر کا پہلا وصف ہے اور جملہ تنازع شلوہ اسکا دوسرا وصف ہے جسمین شلو مفعول بہ اور غبس فاعل جسکے دو وصفین کواسب اور لا یمن طعامہا ہین

۳۹	صَادَفْنَ مِنْهَا غِرَّةً فَأَصَبْنَهَا	إِنَّ الْمَنَايَا لَا تَطِيشُ سِهَامُهَا

اللغات صادفن بصیغہ جمع مؤنث غائب ماضی مصادفہ مصدر پانا یقال صادفت فلانا اذا وجدتہ صدف سی ماخوذ ہی اصلی معنی اسکے سینہ کا سینہ کے مقابل ہوجانی کی ہین غرۃ غفلت ومنہ الغار یعنے الغافل اصابت مصیبت پونچانا مصاب وہ شخص جسی مصیبت پونچی قال اللہ تعالی ما اصابکم من مصیبۃ فمن اللہ لا تطیش بصیغہ واحد مؤنث غائب طیش مصدر باب ضرب تیر کا نشانہ سی خطا کرنا فی الصحاح طاش السہم عن الہدف ای عدل سہام جمع سہم مفرد تیر اور بعض پیکان کو بہی کہہ لیتے ہین

المعنی پہیڑ بونے اسنی غافل پایا پس اسنی مصیبت پونچائی بیشک موتون کی تیر نشانہ سی خطا نہین کرتے

الاعراب صادفن فعل ضمیر راجع کیسو کواسب فاعل غرۃ مفعول منہا متعلق فعل فاصبہا جملہ فعلیہ پہلے جملہ پر معطوف اور متفرع ہی اِنّ حرف مشبہ بالفعل منایا اسم لا یطیش سہامہا جملہ ہوکر خبر کل جملہ اسمیہ مستانفہ ہے

۴۰	بَاتَتْ وَاَسْبَلَ وَاکِفٌ مِنْ دِیْمَۃٍ	تُرْوِی الْخَمَائِلَ دَائِمًا تَسْجَامُہَا

اللغات باتت رات لی اسی پایا فی القاموس من ادرکہ اللیل فقد بات انتہی اسبل بصیغہ ماضی معلوم باب افعال مینہ کا برسنا پانی کا بہنا از سبل مینہ واکف ٹپکنے والا وکف سی ماخوذ ہی جسکے معنی پانی بہنے کے ہین مینہ کی اوصاف سی ہے وکف پہاڑ کا کنارہ پسینہ کیونکہ وہ بہی ٹپکتا ہی دیمہ وہ بارش جو برق کے سوا ہو اور برابر برستی رہی ہندی جہڑی دوام سی ماخوذ ہی جسکے معنی ہمیشگی کے ہین خمائل جمع خمیلہ مفرد گنجان درخت اور اصمعی فرماتی ہین کہ خمیلہ اس بتی کو کہتے ہین جسمین بہت درخت ہون اسکی اصل خمل ہے جسکی معنی ہیند نے کے ہین گویا وہ درخت اسکی لیی بمنزلہ ہیند نے کے ہین تسجام بہت برسنا تو کاف کیطرح مبالغہ کی لیئے ہے

المعنی اسی رات آگئی حالانکہ وہ جہڑی جو درختون یا درختون والی بتی کو تر و تازہ کرتی اسپر برابر لگی رہی اور کچہہ کم نہوئی اور ممکن ہے کہ واکف کا موصوف محذوف ہو یعنی کنارہ پہاڑ وغیرہ سی پانی ٹپکے اور من سببیہ ہو یعنی اسی رات آگئی حالانکہ پہاڑ کا ٹپکنے والا کنارہ بباعث ایک ایسی جہڑی کی جسکا برسنا لگا تار ہی اور درختون یا درختون والی رہینے کو وہ تر و تازہ کر رہی ہے بہہ گیا اور اس سے پانی برابر جاری تہا ۔

الاعراب باتت فعل تام مع ضمیر فاعل ذو الحال کے ہی جس سے جملہ واسبل واکف من دیمۃ الخ حال واقع ہی جسمین دیمۃ واکف کا بیان ہے اور جملہ تروی الخمائل آہ جسمین دائما تسجامہا تروی کے فاعل سی حال واقع ہی دیمۃ کا وصف ہے

۴۱	یَعْلُوْطَرِیْقَۃَ مَتْنِہَا مُتَوَاتِرٌ	فِیْ لَیْلَۃٍ کَفَرَالنُّجُوْمَ غَمَامُہَا

اللغات طریقۃ مفرد سیدہا خط جو پیٹہہ پر ہوتا ہی طرائق جمع متن مفرد پیٹہہ متون جمع متواتر پی درپی آنیوالا کفر ڈہانپا باب ضرب ومنہ الرماد الکفور وہ راکہہ کہ جسی ہوانی مٹی ڈالکر ڈہانپ دیا ہو قال الشاعر ہل تعرف الدار باعلی ذی القود + قد درست غیر رماد مکفود + غمام بروزن سحاب بادل غم سی ماخوذ ہی جسکی معنے ڈہانپنے کے ہین چونکہ یہہ بہی آسمان کے جوانب کو ڈہانپتے لہذا اسی غمام کہہ لیتے ہین

المعنی اسکی پیٹہہ کے وسط پر برابر برسنی والا مینہ ایسی کالی رات مین برسا کہ ستارون کو اسکی بادل نے ڈہانپ لیا ہوا تہا

الاعراب یعلو فعل طریقۃ متنہا مفعول بہ متواتر فاعل فی لیلۃ متعلق فعل جملہ کفر النجوم غمامہا جسمین مفعول فاعل سی مقدم ہے لیلۃ کا وصف ہی کل جملہ فعلیہ باتت کی فاعل سے حال واقع ہے

۴۲	تَجْتَافُ اَصْلًا قَالِصًا مُتَنَبِّذًا	بِعُجُوْبِ اَنْقَاءٍ یَمِیْلُ ہَیَامُہَا

اللغات اجتنبا کسی چیز کی جوف اور پیٹ مین جانا عجاج بیل کہوہ کے تعریف مین کہتا ہی سے فہو اذا ما اجتافہ جونی + کالخص اذا حلّلہ البادی + اصل جڑہ قالص اونچا یقال قلص الشیٔ قلوصا ارتفع مراد اس سے وہ کہو کہلا درخت ہی جسی عربی مین جوفا کہتے ہین متنبذ الگ تنبذ سی ماخوذ ہی باب تفعل الگ ہونا عجوب جمع عجب بروزن فلس مفرد ریتی کی اخیری حصتی فی الصحاح والعجب ایضا واحد العجوب وھو اواخر الرمّل انقا جمع نقا مفرد ریتی کا ٹیلہ ھیام بالفتح وہ ریتا جو بسبب کمال نرم ہونی کے ہاتہہ مین نرہ سکی بلکہ نیچی کو ڈہلک جائے

المعنے ایسی کہو کہلے درخت کی جڑہ مین گہستی ہے جو سب سے الگ تہلگ ایسی ٹیلے کے جڑہ مین واقع ہی کہ اسکا نرم ریتا نیچے کو ڈہلکا جاتا ہے اور وہ گائی بہی ساتہہ ساتہہ آتی ہے

الاعراب تجتاف فعل ضمیر اسکی جو خنسا کیطرف پہرتی ہی فاعل اصل مفعول بہ موصوف قالص پہلا وصف متنبذا دوسرا وصف بعجوب انقاء مع اپنی کائن مقدر کی تیسرا وصف یمیل آہ جملہ فعلیہ ہوکر انقا کا وصف ہے کل جملہ فعلیہ حال

۴۳	وتضیء فی وجہ الظلام منیرۃ		کجمانۃ البحری سلّ نظامہا

اللغات اضاءۃ یہان مصدر لازم ہی وجہ کی اصلی معنی منہہ کے ہین اور ظلام اندہیری کو کہتے ہین مرکب وجہ ظلام سی مراد خود اندہیرا ہی یقال ھذا وجہ الرای ای ھو الرای نفسہ جمانۃ مفرد جمان جمع چاندی کا دانہ جو موتی کی مقدار پر بنایا جاتا ہی اور نیز دریائی موتی کو بہی کہتے ہین بحری منسوب سوی بحرین یا بحر ہی نظام وہ رشتہ ہی جس سے موتیون کو پروتے ہین

المعنے اور اندہیری مین چمکتی ہوئی وہ ایسی چمکتی ہے جیسے قریہ بحرین کے باشندہ کی چاندی کی دانی یا دریائی موتی جنکا رشتہ دہیر گہسٹا جاتا ہے جمانۃ کی معنے چاندی کی دانے کرنی چاہیئے جیسے کہ صاحب صحاح نی اس امر پر تصریح کی ہے

الاعراب تضیء فعل ضمیر جو خنسا کیطرف پہرتی ہی فاعل فی والحال منیرۃ حال کجمانۃ البحری متعلق فعل اور جملہ قد سل نظامہا مجرور بالحرف سی حال واقع ہے

۴۴	حتّی اذا انحسر الظلام واسفرت		بکرت تزلّ عن الثری ازلامہا

اللغات انحسار دور ہونا حسر کا مطاوع ہی جسکے معنی دور کرنیکے ہین یقال حسرت کمّی عن ذراعی کشفت والانحسار الانکشاف اسفار صبح کی سفر یعنی سپیدی مین داخل ہونا زلّ زلیل مزلۃ زلول ‌ زلّ زلیلی زلیلاء پہسلنا ثری نمناک مٹی ازلام جمع زلم بروزن سبب مفرد کہوج کہر

المعنی یہانتک کہ جب اندہیرا کہل گیا اور وہ صبح مین داخل ہوگئی تو نمناک مٹی مین اسکے پاؤن پہسلنے لگے

الاعراب حتی ماسبق کی لیئ غایت ہی اذا انحسر الظلام شرط ہی جملہ اسفرت انحسر پر معطوف ہے بکرت فعل با فض جملہ فعلیہ

تنزل عن الثری ازلامہا جسین لام فال او من الثری متعلق ہے بکرت سی خبر ہے کل جملہ فعلیہ جزا شرط ہے

۴۵	علہت تردّدُ فی نہاء صعائدٍ	سبعًا تؤامًا کاملًا ایامہا

اللغات علہ بروزن کرم ہکا بکا رہجانا تردد بروزن تفعل آمدرفت کرنا نہاء بروزن کتاب بمعنی نہات ونیز جمع۔ نہی بروزن حل بمعنے تالاب صعائد بروزن علابط ایک جگہ کا نام ہے توءم بروزن غراب تؤام بروزن جعفر کی
المعنی موضع صعائد کی تالابون مین سات راتین جنکے دن پوری تہی حیران ہوکر پہرے
الاعراب علہت بکرت سی بدل واقع ہے اور تردد سی جو اصل مین تتردد تہا جملہ فعلیہ جو علہت کے فاعل سے حال واقع ہے شروع ہوتا ہے سبعًا موصوف محذوف کا وصف واقع ہے یعنی لیالی جو منصوب علی الظرفیہ ہے

۴۶	حتی اذا یئست واسحق حالق	لم یبلہ ارضاعہا وفطامہا

اللغات اسحاق مصدر باب افعال تہن کا سوک کر بیٹہ سے لگ جانا اور پڑا نا ہوجانا حالق وہ پستان جو دودہ سے بہری ہوئی ہون فاعل بمعنی مفعول ہے محاورہ حلق الحوض ملأہ سی ماخوذ ہے یعنی حوض کو بہر دیا ارضاع دودہ پلانا فطام دودہ چہڑانا
المعنے یہانتک کہ جب وہ نا امید ہوگئی اور بہری ہوئی تہن سوک کر بیٹہ سی لگ گئی اور پرانی ہوگئی اگر دودہ پلانے اور دودہ چہڑانے نے انہین پرانا نہین کیا تہا بلکہ وہ غم سی خشک ہوگئی تہے
الاعراب حتی ماسبق کے لئے غایت ہے اذا شرط کی لئے ہے یئست فعل ضمیر اسکی جو گائے کیطرف پہرتی ہی فاعل جملہ فعلیہ ہوکر معطوف علیہ واسحق حالق جو تقدیر اسحق حالقہ مین ہے معطوف ہے یا جواب اذا ہی اور واو زائدہ ہے رضی فرماتی ہین کہ واو وفا و ثم کبہی زائدہ ہی آجاتی ہین اور جزا شرط پر داخل ہوتی ہی اور یہ اخفش کا مذہب ہے جیسے فلما اجزنا ساحة الحی وانتحی وانتحی پر واو زائدہ ہے انتہی اور جملہ لم یبلہ ارضاعہا وفطامہا حالق سی حال واقع ہے یا جملہ مستانفہ

۴۷	وتوجست رزّ الانیس فراعہا	عن ظہر غیبٍ والانیس سقامہا

اللغات توجس کان پہوسی سننا رز بکسر راء وتشدید زای معجمہ مخفی آواز۔ بہنک فی الصحاح تقول سمعت رز الرعد وغیرہ انیس بمعنی مونس وغمخوار جس سے انس کیا جاوے انسان وہ آواز جو سنی جاوے فعیل بمعنے مفعول ہے یقال انست الصوت سمعتہ اس حالت مین اضافت سوئی موصوف ہوگی روع گہبرانا۔ ڈرانا باب نصر ینصر ظہر پیٹہہ جنگل کا رستہ سخت زمین غیب پست زمین اور صاحب صحاح کی نزدیک یہی معنی مراد ہین شکاری سقام بیماری
المعنے سنی انسان کے بہنک سنی جسنی اسی چونکا دیا پست زمین کے پیٹہ سی یا غائبانہ اور انسان اسکے لیئے روگ ہے
فائدہ غیب سے مراد اگر پست زمین ہے تو اسحالت مین ظہر کی اضافت غیب کے طرف یا لامی ہوگی یا تشبیہی یعنی پست زمین کے دری مین یا پست زمین ہے جو غائبانہ ہونی مین پیٹہہ کی مشابہ تہی اور اگر غیب سے عمومًا کوئی پوشیدہ امر مراد لیا جائے تو اضافت تو پہر خالی رہیگی لیکن مشبہ عام امر ہو جائیگا۔ تبریزی فرماتے ہین کہ ظہر غیب سے کنایہ تحقیق

امر ہوتا ہی عبد الشارق کہتا ہی ۔ سمعنا دعوة عن ظہر غیب + فجلنا جولة ثم ارعوینا + ای دعوة تادت عن مکان غائب عن عیوننا یقال فعل فلان کذا بظہر الغیب واتانی بخبر عن ظہر الغیب انتہی

الاعراب توجست ضمیر اسکی فاعل رز الانیس مفعول ہی عن ظہر غیب متعلق کل جملہ فعلیہ ہوکر معطوف علیہ اور جملہ والانیس سقامہا جسمین وضع مظہر موضع مضمر ہی انیس مضاف لیہ سی حال واقع ہی جملہ فراعہا پہلے جملہ پر معطوف ہے کل جملہ

۴۸ فَغَدَتْ كِلَا الْفَرْجَيْنِ تَحْسَبُ أَنَّهُ ‖ مَوْلَى الْمَخَافَةِ خَلْفُهَا وَأَمَامُهَا

اللغات غدت بمعنی صارت ہی یا غدت کی معنی ہین صبح کیوقت چلی فرج دہ فاصلہ جو اگلی پچھلے پاوٴن کے درمیان مین ہوتا ہی مولی بہت معنوں مین مستعمل ہے یہان بمعنی صاحب معلوم ہوتا ہی یہان بحذف مضاف ہے اور بمعنی اولی بالشئ کی بھی آتا ہی جیسے کہ تبریزی نے صفحہ ۱۹ پر تصریح فرمائی ہے خلف پیچھا امام بروزن وراء آگا ۔

المعنے پیر وہ ایسی حالت مین چلی یا ہوگئی کہ دونو فرج یعنی آگی پیچھے کو بھی خوف والی جگہہ خیال کرتی تھی یا آگی پیچھے کو زیادہ

الاعراب اگر غدت بمعنی صارت ہے تو ضمیر اسم ہی اور کل جملہ اسمیہ جسمین کلا الفرجین مبتدا ہی اور جملہ فعلیہ تحسب الخ جسکے مفعول اول و دوئم کی قائمقام انہ مولی المخافة ہی خبر ہے اور خلفہا وامامہا کلا الفرجین سے بدل ہے فی الرضی افعال القلوب اذا دخلت علی ان المفتوحة فہی ناصبة لمفعول واحد ہو مفعولہا الحقیقی وذلک لان مفعولہا فی الحقیقة علی ما تقدم غیر مرة ہو مصدر الخبر مضافا الی المبتدأ وان المفتوحة موضوعة لہذا المعنی ۔ اور اگر بمعنی سادہ ہی تو یہ جملہ ضمیر فاعل سے حال واقع ہی فی الصحاح وقولہ فغدت ثم الکلام کانہ قال فغدت ہذہ البقرة فقطع الکلام ثم ابتدأ کانہ قال تحسب کلا الفرجین مولی المخافة اس تقدیر پر کلا الفرجین ایک علحدہ جملہ ہوگا جسے غدت سے کسی قسم کا تعلق نہین ہے

۴۹ حَتَّى إِذَا يَئِسَ الرُّمَاةُ وَأَرْسَلُوا ‖ غُضْفًا دَوَاجِنَ قَافِلًا أَعْصَامُهَا

اللغات رماة جمع رامی مفرد تیر انداز ارسال چھوڑ دینا قال القبومی وارسلت الطائر من یدی اذا اطلقتہ من غیر تقیید مسلط کرنا قال اللہ تعالی وارسل علیہم طیرا ابابیل غضف بروزن حمر جمع اغضف مفرد وہ کتا جسکے کان لٹکی ہوئی ہون غضف بالتحریک مصدر باب علم یعلم یقال کلب اغضف وکلاب غضف ای مسترخیات الاذن دواجن جمع داجن مفرد وہ بکری وغیرہ جو گھر مین کہا ہی کہلائی اور سکہائی بتائی ہوئی ہو جون لصیلہ باسی ماخوذ ہی جسکے معنی اقامت کرنیکے ہین قال ابن السکیت شاة داجن اذا الفت البیوت واستانست ومن العرب من یقول داجنة وکذلک غیر الشاة وفی شعر لبید کلاب الصید کذا فی الصحاح قافل قفول مصدر خشک ہوجانا باب حسب یحسب منہ القفیل خشک درخت اعصام جمع عصم بروزن عنب جمع عصمة بروزن غرفة

معنے یہانتک کہ جب تیر انداز نا امید ہوگئی تو انہوں نے ایسی کاری کو کتوں کو چھوڑ دیا جنکی کان لٹکے ہوئی اور سیکھے ہوئے تھے اور جنکے پٹے خشک تھی

الاعراب اذا یئس الرماۃ شرط ہے وارسلوا جزا ہی واو زائدہ پیر داخل ہے کما حققنا من قبل فلا تغفل

۵۰	فلحقن واعتکرت لہا مدریۃ	کالسمہریۃ حدہا وتمامہا

اللغات لحوق باب لبنا متعدی بنفسہ ہی یقال لحقہ یلحقہ من باب علم یعلم اعتکار مڑنا ومنہ اعتکر الظلام کا ند کر بعضہ علی بعض عن بطوء انجلائہ مدریۃ سینگ - تیز سینگ کا ہونا اور کتی کو اس سے مار ڈالنا عموماً گائیوں کے اوصاف مین آتا ہی نابغہ کہتا ہی ؂ شک الفریصۃ بالمدری فانفذہا + شک المبیطر اذ یشفی من العضد سمہریۃ یا تو سمہر بمعنے شدت کیطرف منسوب ہے اور نسبت زیادہ مبالغہ کی ہی ہے جیسی والذکر بالانسان دوادی بین یا سمہر حبشہ کی نزیگ گاتو ا کا نام ہے جہاں کے نیزی مشہور ہین یا سمہر ردینہ کی خاوند کا نام ہی جو دونو ملکر نیزی بنایا کرتی تھے المعنے سو وہ کتی اپنی دوڑی کہ اسی جالے اور وہ ایسی حالت مین مڑی کہ اسکا سینگ سمہری نیزہ کیطرح تیز او پورا تہا یا وہ کتی اسی جالے اور سینگ سکا کتون کیے طرف مڑا جسکے تیزی اور تمامیت نیزہ کیطرح تہے الاعراب لحقن مع اپنی فاعل کے جو ضمیر عنف کی ہی جملہ فعلیہ ہوکر معطوف علیہ ہے اور اعتکرت جملہ فعلیہ معطوف ہی جسکی ضمیر راجع بسوی خنسا، فاعل ذو الحال ہے اور جملہ اسمیہ لہا مدریۃ جسمین لہا خبر مقدم ہی اور مدریۃ مبتدا مؤخر جسکا وصف حدہا وتمامہا کائن کالسمہریۃ ہی حال ہے یا اعتکرت فعل ہے اور مدریۃ فاعل ہے اور لہا اس سے حال ہے

۵۱	لتذودہن وایقنت ان لم تذد	ان قد احم من الحتوف حمامہا

اللغات احم بصیغہ ماضی معلوم باب افعال احمام مصدر قریب ہونا محاورہ احم خروجنا سی ماخوذ ہی جسکے معنے ہمارا خروج نزدیک ہوا اصمعی کا یہہ خیال ہے کہ احم بمعنی قریب ہونا جیم سی ہی حا مہملہ سی جو احم ہی وہ بصیغہ مجہول ہی اور اسکی معنی قدر کی ہین ندا کی - کسائی کہتا ہی کہ احم الامر بمعنے حان وقتہ کی ہے یعنی اسکا وقت نزدیک ہے حا مہملہ سی مروی نہین ہے مگر ابن سکیت شعر ندا پیش کرکے کہتا ہی کہ یہہ احم بمعنی قریب ہی اور سنا وہی حا مہملہ سی ہی روایت کرتے آئی ہین جس سے معلوم ہوتا ہی کہ بمعنی قریب ہونا حا مہملہ سی بہی آ گیا ہی حتوف جمع حتف مفرد موت حنش بن مالک کہتا ہی ؂ فنفسک احرز فان الحتوف تنبئان بالمرء فی کل واد حمام بروزن کتاب بمعنی محموم ہے یعنی وہ موت جو اندازہ کی گئی ہو

المعنے وہ گائی اسلئے انکی طرف پہری کہ ان کتون کو دفع کرے اور اسنی یقین کر لیا تہا کہ اگر دفع نہین کریگی تو موت اسکی قریب ہے

الاعراب لتذودہن وایقنت پر لام　　چونکہ جارہ ہی اور جر فعلون پر نہین آتے لہذا ان اسکے بعد مقدر کیا جاتا ہی تاکہ تاویل مصدر مین کر دی اور یہہ جار مجرور اعتکرت کی متعلق ہے ان مخففہ ہی اور اسکا اسم ضمیر شان ہے جو محذوف ہی اور جملہ فعلیہ قد احم آہ خبر ہے

۵۲	فتقصدت منہا کساب فضرجت	بدم وغودر فی المکر سخامہا

اللغا تقصّد کتی وغیرہ کا مرنا یقال تقصد الکلب وغیرہ مات مکانہ من عینہ قعندکا ملاو ع معلوم ہوتا ہے جسکی معنے توڑنے کے ہین یقال قصدت العود کسرتہ ومنہ تقصد الرماح ای انکسارہا کساب بروزن قطام ایک کتیا کا نام ہے کاسیہ سی معدول ہے جسکی معنی شکاری کے ہین مبنی علے الکسر ہے تضریج خون آلودہ کرنا اصل مین تضریج کی معنی کپڑے کو گیروسی رنگنی کے ہین یقال ضرجت الثوب اذا صبغتہ بالحمرۃ از اضریج جو گو کبرگو کہتے ہین مگر بصیغہ ظرف سخام بروزن غراب حاء مہملہ سی ایک کتی کا نام ہے یہہ جوہری کی تحقیق ہے اور صاحب قاموس فرماتی ہین کہ خاء معجمہ سی ہے مگر اصلی معنے دونون کے ایک ہی ہین سحمہ سخمہ سیاہی کو کہتے ہین
المعنے یعنی کساب کتیا تو اسکی سینگون سے گہائل ہوکر مرگئی چنانچہ وہ خون آلودہ ہوگئی اور ہنوز سخام سکا کتا چہوڑ دیا گیا
الاعراب تقصدت فعل کساب فاعل منہا جار مجرور متعلق فعل یہہ جملہ فعلیہ معطوف علیہ ہے اور ضرجت بدم اسپر معطوف ہے دم پر تنوین تعظیم کی لیئے ہے اور جملہ وغودر فی الکر سخامہا اسپر معطوف ہے

۵۳	فَبِتْلِكَ إِذْ رَقَصَ اللَّوَامِعُ بِالضُّحَى	وَاجْتَابَ أَرْدِيَةَ السَّرَابِ إِكَامُهَا
۵۴	أَقْضِي اللُّبَانَةَ لَا أُفَرِّطُ رِيبَةً	أَوْ أَنْ يَلُومَ بِحَاجَةٍ لُوَّامُهَا

اللغا لوامع جمع لامع وہ جنگل جسکا ریتا چمکتا ہو لمع سی ماخوذ ہے جسکے معنی چمکنے کی ہین وکذلک اللماعۃ ایک شاعر کہتا ہی سہ لما رایت العید بہان تارکی + یلما عند فیہا الحوادث تخطر + اور رقص سی مراد ریتی کا دور سے ہلتا معلوم ہوتا ہی یقال رقص الال اضطرب ضحی اصل مین تو ضحوہ کی جمع ہے جیسی قریۃ اور قری مگر اب معنے مفرد مستعمل ہے چنانچہ اسم تصغیر اسکا بدون ہا کی مستعمل ہے نص علیہ الفیومی اجتیاب پہننا یقال اجتبت القمیص اذا لبستہ اردیۃ جمع رداء مفرد ہے ایک کپڑا جو پہنا جاوے مذکر ہی ابن انبار فرماتی ہین کہ اسکا تثنیہ رداآن ہمزہ کی ساتہہ ہے اور کبہی ہمزہ واو سی بہی بدل لیتے ہین (فائدہ) ہر ایک ممدودہ اسم یا اسکا ہمزہ اصلی ہوگا جو کسی حالت مین بدلیگا نہین یا تانیث کی لیئے ہوگا جو ہمیشہ تثنیہ مین واو کی ساتہہ بدل جائیگا یا منقلب ہوگا واو سی یا یا سی یا الحاق کے لیئے ہوگا جو واو سی بہی بدل سکتا ہی اور اپنی اصل حالت پر بہی رہ سکتا ہے تفریط کوتاہی کرنا ریبۃ تہمت شک ریب کا اصل مصدر ہے لوم ملامت کرنا حاجۃ حاجہ حاجات مفرد جمع حوائج اسکے جمع نہین ہے جو معنی حاجت ہے لوام بصیغہ مبالغہ بہت ملامت کرنیوالا
المعنے سو مین ایسی سانڈنی سی جو ایسی گدہی یا گائی کی مشابہ ہے مین اپنی ضرورت پوری کر لیتا ہون کسی تہمت یا اپنی تردد کی یا کسی ملامت کرنیوالی کی ملامت کی لیئے جو اس ضرورت کے پورا کرنے مین کرے مین قصور نہین کرتا ایسی گرمی مین کہ جنگلی ریتی چاشت کے وقت دریا کیطرح لہراتی ہون اور وہ جنگل سراب کے کپڑے پہنی ہوئے ہو

الاعراب تیلک کی با اقضی کے متعلق ہے رقص اللوامع بالضحی مع اپنی معطوفہ جملہ واجتاب اردیۃ السرابِ کے جسمین فاعل مفعول سے بیچ ہے اقضی کا ظرف ہے جسمین اقضی کا فاعل ضمیر متکلم ذو الحال ہے اور جملہ لا افرط ریبۃ حال ہے جسمین ریبۃ معطوف ہے اور چونکہ معنی تردد ہے جو اقضی کے فاعل کا کام ہے اسلیے لام جارہ کا حذف جائز اور اگر معنی تہمت لیا جاوے تو تو بھی حسب تصریح رضی کی تقدیر لام جائز ہے قال اللہ تعالیٰ لا یخافون لومۃ لائم اور جملہ او ان یلوم بحاجۃ لوامہا تاویل مصدر میں ہوکر ریبۃ پر معطوف ہے

۵۵ اَوَلَمْ تَكُنْ تَدْرِيْ نَوَارُ بِاَنَّنِيْ | وَصَّالُ عَقْدِ حَبَائِلٍ جَذَّامُهَا

اللغات وصّال بروزن علام مبالغہ وصل ملانی والا وصل مصدر باب ضرب یضرب عقد مصدر باب ضرب رسی یا عہد کا باندھنا موصوف معنوی کیطرف مضاف ہے حبائل جمع حبل مفرد یہ جمع خلاف قیاس معلوم ہوتی ہے فی الحدیث حبائل اللؤلؤ رسی عہد امان الوصال یا حبالۃ الصید اسکا مفرد ہے جسکی جمع حبائل آتی ہے ومنہ حبائل المنایا ای اسبابہا جذّام بروزن علام بصیغہ مبالغہ جذم مصدر باب ضرب قطع کرنا ومنہ الانجذام بمعنے منقطع ہونیکی نابغہ کہتا ہے ۔ امسی حبلہا انجذاما۔

المعنے کیا نوار نہیں جانتی کہ شید ہے بیانوں یا علاقوں کا میں بہت ملانی والا اور توڑنیوالا ہوں یعنے میں بہت جوڑ توڑ کا ہوں یا کہ نوار نہیں جانتی کہ وصال کے خاطر جو لگائی جاتی ہیں انکو میں بہت ملانی والا ہوں اور توڑنی والا یعنی جب چاہتا ہوں تو وصال کے خواہش کرتا ہوں والا مجھی اسکے ضرورت کچھہ نہیں ہے

الاعراب ہمزہ بیان تقریر کی لیئے ہے جو متضمن توبیخ بھی جیسی آیہ کریمہ الیس ذلک بقادر میں قال الرضی اذا دخلت الهمزة على النافي فلمحض التقرير اعني حمل المخاطب على ان يقر بامر يعرفه

۵۶ تَرَّاكُ اَمْكِنَةٍ اِذَا لَمْ اَرْضَهَا | اَوْ يَعْتَلِقْ بَعْضَ النُّفُوْسِ حِمَامُهَا

اللغات تراک بصیغہ مبالغہ ترک مصدر باب نصر ینصر چھوڑ دینا امکنۃ جمع مکان مفرد اعتلاق ہونا کا چمٹنا ومنہ العلوق للمنیۃ ۔ وسائلۃ بثعلبۃ بن سیر ۔ وقد علقت بثعلبۃ العلوق اوینا یعنے الآن ہے

المعنے جب جگہیں مجھے بھلی نہیں لگتیں تو انہیں چھوڑ دیتا ہوں مگر یہ کہ کسی جان سے اسکی موت متعلق ہو کسی جان سے یہاں فنا عمری

الاعراب تراک امکنۃ ان لی لیئے خبر بعد خبر واقع ہی اذا لم ارضہا تراک کا ظرف ہے یعتلق کا سکون آخر ضرورت کی لئی ہے والا منصوب چاہیئے تہا ۔

۵۷ بَلْ اَنْتِ لَا تَدْرِيْنَ كَمْ مِنْ لَيْلَةٍ | طَلْقٍ لَذِيْذٍ لَهْوُهَا وَنِدَامُهَا

اللغات طلق وہ رات جسمین سردی یا کوئی امر ایذا دہندہ نہ ہو فی الصحاح یوم طلق ولیلۃ طلق اذا لم یکن فیہما قر ولا شیء یؤذی ندام باب مفاعلہ سی مصدر ہے بمعنے منادمت کرنا ۔

المعنے بلکہ تو نہین جانتی کہ بہت سی خوش راتین خوشی کہیلنے اور شراب نوشی مین مزہ کی تہین
الاعراب کم یہان خبریہ ہی مِن اسکی تمیز پر داخل ہے طلق اسکا پہلا وصف اور لذیذ لہوہا وندامہا
باعتبار متعلق کے دوسرا وصف ہی کل تمیز ممیز محلا مبتدا ہے ـ

۵۸	قَدْ بِتُّ سَامِرَهَا وَغَايَةَ تَاجِرٍ		وَافَيْتُ اِذْ رُفِعَتْ وَعَزَّ مُدَامُهَا

اللغات سامر وہ شخص جو رات مین حسب قاعدہ عرب کہانیان سنائے اور یہہ فصیح کا کام ہی ہندوستان مین اسی داستان گوئی کہتے ہین غایۃ نشان اغیاء تعیۃ نشان کہڑا کرنا تاجر شراب فروش تجار بر وزن کرام جمع اسود بن یعقوب کہتا ہی ؎ ولقد اروح علی التجار مرجلا + بذلا بمالی لینا اجیادی ای مائلا عنقی من السکر تنبی کہتا ہی ؎ ولا من فی حیا بہا تجار + یکون دوامہا بعض الثمار موافا مقابلہ کرنا رفعت بصیغہ ماضی مجہول رفع مصدر اٹہانا فیومی فرماتی ہین کہ رفع اجسام مین محمول بر ہوتا ہی یعنی جو رفع کی حقیقی معنی ہوتے ہین وہی مراد ہوتی ہین یعنی حرکت وانتقال اور معانی مین موافق مقتضای مقام کی مراد لی سکتے ہین جیسی رفع القلم عن ثلثۃ واما ابو جہم فانہ لا یرفع العصا عن عاتقہ مین جو مراد سلب عصیان ہے نہ یہہ کہ پہلے وضع ہو کر رفع ہوا ہی جہنڈے کا اٹہا یا جانا اس امر پر دال کہ اب شراب ختم ہو گئی پہلی قیمت پر نہین بک سکتی اور اگر رفع بمعنے بلند کرنیکے ہو تو اس حالت مین جہنڈون کی کہڑی کرنیسے یہہ مطلب ہے کہ نئی نئی دکانین نکلین جنہونے حسب قاعدہ جہنڈی کہڑی کئی ہوئی تہے مدام بر وزن غراب شراب دوام سی ماخوذ ہی جسکے معنی ہمیشگی کے ہین کیونکہ کوئی قسم شربت ایسا نہین جس سے دل نہ اکتا ئی تہی شراب ایسی چیز ہے کہ اسی ہمیشہ پی سکتے ہین اور اس سے دل تنگ نہین ہوتا

المعنے جنمین مین داستان گو تہا اور بہت سے جہنڈے شراب فروشوں کے مینے پائی جو شراب کے فروخت ہو جانے کی لیئی اٹہائی گئی تہے یا شراب گران ہونیکی لیئی کہڑی کیگئے تہے تاکہ لوگ پہلی دکانون سے مایوس ہو کر واپس نہ چلی جائین بلکہ جہنڈی کی نشان پر نئی دکان سی آکر شراب خریدین جبکہ وہ اٹہائی گئی اور شراب گران
الاعراب غایۃ تاجر مین غایت بیلۃ پر معطوف ہونیکی لیئے موجود ہے اور اذ رفعت وعز مدامہا وافیت کا ظرف ہے

۵۹	اُغْلِى السِّبَاءَ بِكُلِّ اَدْكَنَ عَاتِقٍ		اَوْجَوْنَةٍ قُدِحَتْ وَفُضَّ خِتَامُهَا

اللغات غلا گران کرنا سباء شراب کا خریدنا قال الجوہری وسبأت الخمر سبأ لا بخیر اذا حملتہا من بلد الی بلد فہی سبیئۃ فاما اذا اشتریتہا لتشربہا فبالہمزۃ انتہے اس سی معلوم ہوا کہ اس سبا کا وزن فعال ہے اور ہمزہ سمین اصلی ہے قال الشاعر یغلو باسک التجار سباہا ومنہ السبیئۃ وہ شراب جو خریدی جائے ومنہ قول حسان ؎ کان سبیئۃ من بیت راس + یکون مزاجہا عسل وماء ومنہ السباء بر وزن جداد و شراب فروش

ادکن وہ مشک جو پرانا ہونیکی لیے سیاہی مائل ہوگئی ہو دکنت سی ماخوذ ہی جسکے معنی سیاہی کیطرف مائل ہونیکے ہین
ومنہ قول الشاعر ۔ سلمت عرضا تو یہلم یدکن + عاتق وہ مشک جو پرانا ہونیکی لیے خوشبو ہوجائے اور بکل
پر بامعنی من ہے قال الجوہری وقولہ بکل یعنی من کل جونۃ بفتح اول وہ مٹکا جو رال سے روغن کیا گیا ہو اصل
معنی اسکے سرخ مائل بسیاہی کے ہین قدحت بصیغہ مجہول قدح مصدر باب ضرب پیالوں کے ذریعہ سے شراب نکالنا
فی الصحاح وقولہ قدحت ای غرفت منہا فض بصیغہ واحد مذکر مجہول فض مصدر باب نصر ینصر توڑنا یقال
فضضت الکتاب ای کسرتہ ختام وہ مٹی جس سے مہر کرتے ہین اور مٹکی وغیرہ کی موہنہ کو بند کرتے ہین وقولہ تعالی
ختامہ مسک ای اخرہ لان اخر ما یجد و تہ رائحۃ المسک

المعنے مین شراب کو جو ایسے میلی پرانی مشک یا پرانی سرخ مائل بسیاہ مٹکے مین ہو جسکی شراب پیالوں سے نکالی جائے اور اسکی مہر توڑی جائے گران خریدتا ہون

الاعراب علی فعل یا فاعل ہے تسباء مفعول بہ ہے بکل ادکن عاتق متعلق فعل او عطف کے لیے ہے جونۃ موصوف قدحت وصف پہلا معطوف علیہ وفض ختامہا معطوف جونۃ مع اپنی وصف کے ادکن پر معطوف ہے یا بیان بمعنے من ہے (فائدہ)
اس شعر سی ثابت ہوتا ہی کہ واو صرف جمع کی لیے ہے ترتیب اسمین شرط نہین اگر ترتیب ملحوظ ہوتی تو چاہیے تہا کہ
فض ختامہا قدحت سے پہلے ہونا اور اسیطرح ہی خدا تعالے کا قول واسجدی وارکعی وقولہ نموت ونحیی

۶۰	وَصَبُوْحِ صَافِیَۃٍ وَجَذْبِ کَرِیْنَۃٍ	بِمُوَتَّرٍ تَاتَالُہٗ اِبْھَامُھَا
۶۱	بَادَرْتُ حَاجَتَھَا الدَّجَاجَ بِسُحْرَۃٍ	لِاُعَلَّ مِنْھَا حِیْنَ ھَبَّ نِیَامُھَا

اللغات صبوح صبح کیوقت شراب کا پینا فی الصحاح الصبوح الشرب بالغداۃ ضد اسکا غبوق ہی صافیۃ صفا شراب
محذوف کی لیے نعت ہی جذب کا لفظ اس امر پر قرینہ ہی کہ یہان صبوح مصدر کے معنی مراد ہین جذب ایک جگہہ سی دوسری
جگہہ لینا فی القاموس یقال جذب الشئ حولہ عن موضعہ کرینۃ گانیوالی لونڈی کران سے ماخوذ ہی جو عود
کو کہتے ہین اور بعض کے نزدیک چنگ ہی لبید کہتا ہی ۔ صعل کسا فلۃ القتاظنبوبہ + وکان جوء جوہ صفیح
کران موتر بصیغۃ اسم مفعول
توتیر مصدر باب تفعیل تارین چڑہانا آتنیال باب افتعال سے مصدر ہے اول اسکا مجرد ہے اصلاح کرنا بہید لینا
جیسے قلت سی تقتال بنایا جاوے فی الصحاح ای نصلحہ ابہام انگوٹہا مفرد مونث ہی اباہیم ابہامات جمع
مبادرت کام کرنے مین کسی پر سبقت لیجانا صلہ اسکا الی ہے دجاج دال کا کسرہ فتح دونو مروی ہین مفرد جمع
جمع بضمتین جیسے عناق وعنق وکتاب وکتب اور کبھی دجائج بہی اسکے جمع مین آجاتا ہے سحرۃ بہت ہی
سویرے جبکہ اندہیرا ہو اعل دوبارہ شراب پینا ھب بصیغہ واحد مذکر غائب ہب مصدر باب نصر

رجوع کرنیکے ہین

نیند سے بیدار ہونا نیام جمع نائم مفرد ضمیر مجرور اسکے سحرۃ کیطرف پہرتی ہے۔

المعنے بہت سی شراب نوشی جسنے چہنائی شراب کے اور بہت سی کشش گانے لونڈی کی جسکی تار رود ساز کی ساتھ اسکا انگوٹھا بار بار آتا ہی اور اسی سنوارتا ہی کہ مین بہت سویری اندہیری اندہیری اپنی حاجت کو مرغون سے سبقت لیجاکر اس سے پورا کرتا ہون تاکہ جب سونی والی جاگین اس سے دوبارہ سیراب ہو جاون۔

الاعراب او صبوح پر معنی رب ہے صبوح مصدر ہے جو صافیہ کیطرف مضاف ہے اور معنی صبوحی شراب کے بھی آیا ہے اسحالت مین صافیہ کیطرف اسکی اضافت وصف کیطرف ہوگی یا خاص کے عام کیطرف اور جذب کرینۃ صبوح پر معطوف ہے بمو تر اسکی متعلق ہے اور جملہ تا تالہ ابہامہا موتر کا وصف ہے اور جملہ بادرت حاجتہا الخ جسمین حاجتہا اصل مین حاجتی الیہا تہا صافیہ کا وصف ہی یا جواب رب ہے اور حسب ہمارے پہلے تحقیق کے اس مبتدا کو تقدیر ثانی خبر کی ضرورت نہین ہے اور اس شعر مین صرف شراب نوشی کیطرف ضمیر پہرتی ہی تاکہ جذب کرینہ کی حالت اسپر قیاس کیجاوے جیسے ہم پہلے بیان کر آئی ہین کہ ابان الدھر واحدھا الفقید مین صرف ایک تاکید کیطرف اضمار ہے تاکہ دوسرا اسپر قیاس کیا جاوے اور یہہ شعر اعشے کی اس شعر کے ہم مضمون ہے ۔ فقمنا ولما یصح دیکنا + الی جونۃ عند حدادھا

۶۳	وَغَدَاةِ رِيحٍ قَدْ وَزَعْتُ وَقَرَّةٍ	قَدْ أَصْبَحَتْ بِيَدِ الشَّمَالِ زِمَامُهَا

اللغات غداۃ چاشت مونث ہی ابن انباری فرماتی ہین کہ اسکی تذکیر مسموع نہین ہے ہان اگر کوئی معنی اول نہار لیکر اسی مذکر مستعمل کرے تو کچھ مضائقہ نہین ہے غدوات جمع یہان یوم کی معنو مین ہے علی مانص علیہ استادنا ادام اللہ فیضہم مضاف بسوئی وصف ہے کفایۃ المتحفظ مین ہے یوم راح وریح اذا کان یشتد بالریح رافعی فرماتے ہین یوم ریح علی الاضافۃ بھی جائز ہی فیومی فرماتی ہین کہ اضافت کیحالت مین ریح مخفف ہوگا اور توصیف کے حالت مین مشدد یعنی ریّح بہر حال غداۃ ریح سی مراد وہ دن ہے جسمین سخت ہوا چلی اور ریح کا لفظ عموماً موذی ہوا مین مستعمل ہے جیسی باج کا خوش ہوا مین کلام الٰہی مین اس امر کا پورا پورا لحاظ کیا گیا ہی قرۃ بفتح قاف ٹہنڈی رات لیلۃ محذوف کا وصف یقال لیلۃ قرۃ ای باردۃ اور بالکسر ٹہنڈک کو کہتے ہین یقال اشد العطش حرۃ علی قرۃ وقالوا اجد حرۃ تحت قرۃ پہلے معنی نہایت موزون اور مناسب ہین۔

المعنے بہت سی سخت ہوا والی دن اور ٹہنڈی راتین جنکی باگ شمالی ہوا کی ہاتہ مین تہی انکے سختیون کو مینی روک دیا سخت ہوا اور ٹہنڈک سی قحط مراد لیتی ہین جب بہیڑ دن بکریون پر گذارہ کرنیوالی ملک پر یہہ آفت آجاوے تو وہ نہایت ہی بہوکی ہوجاتے ہین دیکہو یہہ شعر ۔ وسنیہ تستکشط الریح ثوبہ + لیسقط عنہ دھو بالثوب معصم + نیز یہہ شعر ۔ یعنفقہ من الریح انقت باردۃ + ونکباء لیل من حادی فصرصر + نیز یہہ شعر ۔ دعوت الیہا فتیۃ باکفہم + من الجزر فی برد الشتاء کلوم + نیز یہہ شعر ۔ وانی لادعو الضیف بالضوء بعدما

کما الارض نضاح الجلیة جامعة نیز بہیہ وداع بلجن الکتب یدعو ودونہ + من اللیل سخفا ظلمہ وغیوبہا

نیز بہیہ اعاذل بکینی لاضیاف لیلة + نزود القری امست بلیلا شمالہا +

الاعراب واو بمعنی رب ہے غداة دیم مجرور برب ہے قرة مع اپنی وصف قد اصبحت بید الشمال زمامہا غداة پر معطوف قد وزعت جواصل میں وزعتہا تہا غداة کا وصف یا جواب رب ہے علی ما حققنا مرارًا۔

۶۳	ولقد حمیت الحی تحمل شکتی	فرط وشاحی اذ غدوت لجامہا

اللغات شکة کوئی ہتیار جو پہنا جائے شک سے فعلة بمعنی مفعول ہے جو باب نصر ینصر سے مصدر ہے یقال شاك الرجل فی السلاح اذا لبسہ یشکہ شکا فرط وہ گہوڑا جو دوسرے گہوڑون سے تیز روی کی باعث سبقت لیجانیوالا ہو محاورہ فرطت القوم افرطہم فرطا ای سبقتہم سے ماخوذ ہے ومنہ فراط القطا ای متقدماتہا الی الوادی والماء قال الشاعر ومنہل وردتہ التقاطا + لم الق اذ وردتہ فراطا + الا الحمام الورق والقطاطا + وشاح بر وزن کتاب اصل میں چمڑے کا ایک تسمہ ہوتا ہے جسمین موتیون سے جڑا کر عورتین بطور حمیل کے پہنا کرتی ہین وشح اوشح جمع المعنے مین قسم کہا کر کہتا ہون کہ اپنی بہائی بندون کو مین بچالیا بحالیکہ میری ہتیارون کو ایسی گہوڑی نے اٹہا رکہا تہا کہ اسکا لگام صبح کی چلنی کے وقت میری گلے کا ہار تہا۔ عرب کے لوگ گہوڑون کی لگامین گلے مین ڈال لیا کرتی تہی جب کوئی شکار نکلا یا حادثہ درپیش آیا تو فورًا لگام دیکر تدارک کر لیتے پہلے لگام کا دینا دو امرون کو ظاہر کرتا ہے ایک تو گہوڑی کا فرمانبردار اور معزز ہونا کہ جب چاہین اسے لگام دیسکتے ہین اور وہ ہر وقت تکلیف کا مستحق نہین دوم خود انکا ایک اعلی درجہ کی سوار ہونی پر کہ جب چاہتے تہے لگام دی لیا کرتی تہے چنانچہ ایک حماسی کہتا ہے ع لبست علیہم اذ یعدون اردیة + الاحیاد قسے البعر واللجم +

الاعراب لقد حمیت الحی جواب قسم ہے جسپر لام دلالت کرتا ہے اصل مین یون تہا واللہ لقد حمیت الحی اور جملہ تحمل شکتی حمیت کی ضمیر فاعل سے حال واقع ہے اور جملہ وشاحی اذ غدوت لجامہا فرط کا وصف ہے

۶۴	فعلوت مرتقبا علی ذی ہبوة	حرج الی اعلامہن قتامہا

اللغات علو چڑہنا متعدی بنفسہ ہے یقال علوتہ ای رقیتہ مرتقبا بصیغہ ظرف از باب افتعال بروزن مفعول وہ اونچی جگہہ جسپر چڑہ کر دشمن کے حالات دریافت کرتے ہین ہبوة غبار ہبوات جمع ایک شاعر کہتا ہے ع بتید ولنا اعلامہ بعد الغرق + فی قطع الال وہبوات الدقق + حرج بروزن کتف وحسن وہ مکان تنگ جسمین درخت بہت ہون اسطرح کی بہت الفاظ آئی ہین جو حسن وکتف دونون کے وزن پر پڑہے جاتے ہین جیسے وحد وحد بتحر و۔ فرد۔ دنف۔ دنف وغیرہ اعلام جمع علم بروزن سبب مفرد جبلنا قتام غبار۔

المعنے پہر مین ایک اونچی جگہہ پر دشمنون کے تاکنے کیلئے چڑہا جو بہت غبارناک اور گنجان درختونوالی ٹیلہ پر واقع ہے اوسکا غبار دشمنون کے جہنڈون

اللغات علوت فعل با فاعل مرتقبا مفعول بہ موصوف علی ذی ھبوۃ حرج جسمین کنی ہوہ کا پہلا صفت ہے متعلق مقدر ہوکر مرتقب کا وصف ہی اور جملہ اسمیہ الی اعلامہن آہ جسمین ظرف خبر مقدم ہے ذی ھبوۃ کا دوسرا وصف ہے اور ہوسکتا ہی کہ حرج سی مراد قریب ہو کیونکہ تنگی کو قرب لازم ہے قتام اسکا فاعل ہو الی اعلامہن متعلق حرج ہو اور علیحدہ جملہ بنانی کی کچہہ ضرورت نہو اس حالت مین شعر کی معنی مین یہہ فرق آجائیگا یعنی مین ایک ایسی اونچی جگہہ پر چڑہا جو غبار ناک ٹیلہ پر واقع تہی اور اسکا غبار دشمنون کے جہنڈی کیطرف قریب تہا۔ رہی یہہ بات کہ قتامہا کی ضمیر کسطرف راجع ہو اسکی نسبت صرف اسقدر کہنا کافی ہے یا ذی ھبوۃ بقعہ کی تاویل مین ہے یا خود ہبوہ کیطرف راجع ہی جس سے غبار کی کثرت علی سبیل التجرید ثابت ہوتی ہے اور اعلامہن کی ضمیر دشمنون کیطرف راجع ہی جو سیاق کلام سی مفہوم ہوسکتے ہین

۶۵	حَتّٰی اِذَا اَلْقَتْ یَدًا فِیْ کَافِرٍ		وَاَجَنَّ عَوْرَاتِ الثُّغُوْرِ ظَلَامُہَا

اللغات کافر سیاہ رات کفر سی ماخوذ ہی جسکے معنی ڈہانپنی کے ہین فی الصحاح الکافر اللیل المظلم لانہ یستر بظلمتہ کل شیٔ اجن بصیغہ واحد مذکر غائب از باب افعال رات کا چہا جانا۔ ڈہانپ لینا یقال اجنہ اللیل عورات جمع عورۃ مفرد ہر ایک جنہ لڑائی مین ہو یا سرحد مین جس سے الشان ڈرہی ثغور جمع ثغر مفرد شہر و کے سرحد جو کہٹکے کی جگہہ ہو فی الصحاح موضع المخافۃ من فروج البلدان ہندی مین اسی ناکا کہتے ہین
المعنی یہانتک کہ جب سورج اپنا ہاتہہ اندہیری رات مین ڈالا یعنی قریب غروب کے ہوا اور ناکون کے اندہیرے کہٹکے کی جگہون کو
الاعراب اذا القت یدا فی کافر شرط ہی جملہ اجن عورات الثغور ظلامہا القت پر عطف ہی اور جزا آیندہ شعر مین ہے

۶۶	اَسْہَلْتُ وَانْتَصَبَتْ کَجِذْعِ مُنِیْفَۃٍ		جَرْدَاءَ یَحْصَرُ دُوْنَہَا جُرَّامُہَا

اللغات اسہال نرم زمین مین اترنا یقال اسہل القوم صاروا الی السہل انتصاب کہڑی ہونا جذع بکسرہ جیم تنہ مفرد جذوع اجذاع جمع منیفہ بصیغہ اسم فاعل نخلہ محذوف کا وصف ہے اونچی درخت اناف علی الشیٔ سی ماخوذ ہی جسکے معنی جہانکنے اور ریٹہنی کے ہین جرداء وہ کہجور جسکے پتی شاخین سب جہاڑ دیجاوین یحصر بصیغہ مضارع معلوم حصر مصدر از باب علم یعلم تنگ سینہ ہو جانا جرام کہجور کا پہل توڑنیوالا ایفال جرمت النخل
المعنی تو مین نرم زمین مین اتر آیا اور حال یہہ تہا کہ وہ گہوڑی ایک اونچی کہجور کے تنہ کیطرح کہڑی تہی جسکے ڈالی پتی سب جہاڑی گئی ہون اور بہت اونچا ہونیکی باعث اسکا پہل توڑنی والا تنگ سینہ ہوجاسے
الاعراب اسہلت اذا کا جواب ہے اور جملہ وانتصبت کجذع منیفۃ الخ جسمین جرداء اور یحصر دونہا جرامہا منیفہ کا وصف ہی اسہلت کی ضمیر فاعل سے حال واقع ہے

۶۷	رَفَّعْتُہَا طَرْدَ النَّعَامِ وَشَلَّہَا		حَتّٰی اِذَا سَخُنَتْ وَخَفَّ عِظَامُہَا

اللغات ترمیم اونٹ کو گرمانا اور چلنے پر برانگیختہ کرنا طرد اونٹون کو ادہر ادہر سی گہیر کر لانا طردت الابل اے ضممتہا من نواحیہا و نیز شکار کو ادہر ادہر سی گہیر کر لانا و منہ الطریدۃ وہ شکار جو ادہر ادہر سی گہیر کر لایا جاوے نیز دور کرنا اور ہانکنا یقال طردتہ فذہب نعام حمام کیطرح اسم جنس ہے شتر مرغ شل دور کرنا۔ ہانکنا اونٹون کو ادہر ادہر سی گہیر کر لانا فی الصحاح شللت الابل اشلہا شلا اذا طردتہا۔

المعنے یعنی اسی لیئے گرمایا کہ شتر مرغون کو ادہر ادہر سی گہیر لاؤن یہانتک کہ جب وہ گرما گئی اور اسکی ہڈیان ہلکے ہوگئین

الاعراب طرد النعام مفعول لہ ہی جیسے حذر الموت مین صاحب اعراب القرآن نے کہا ہی یا ابتغاء التحبب مین ولست وان قربت یوما ببائع + خلاقی ولا دینی ابتغاء التحبب۔ جیسی تبریزی سنے بیان کیا ہے۔

۶۸	قَلِقَتْ رِحَالَتُهَا وَأَسْبَلَ نَحْرُهَا	وَابْتَلَّ مِنْ زَبَدِ الْحَمِيمِ حِزَامُهَا

اللغات قلق علم یعلم سی مصدر ہے ہلنا رحالۃ چرمی زین جسمین لکڑی نہین ہوتی اور سخت دوڑ انیکی وقت گہوڑے پر وہی ڈالتی ہین رحائل جمع عامر کہتا ہی ومقطع حلق الرحالۃ سابح + باد نواجذہ عن الاظراب عنترہ کہتا ہی اذ لا ازال علی رحالۃ سابح + نہد تعاورہ الکماۃ مکلم + اسبال مینہ یا آنسون کا بہنا نحر سینہ اسیل نحرہا جری النحر کیطرح مجازی نسبت سمجھنا چاہیے ابتلال تر ہونا زبد جہاگ وغیرہ جو پانی پر آجای حمیم اصل مین گرم پانی کو کہتے ہین مگر مجاز المعنی پسینہ کی بہی آجاتا ہی ومنہ لاستحمام پسینہ لانا فکانہما استحم بمائہ + حولی غرابان اراح واسطرا + حزام بروزن کتاب تنگ حزم بروزن کتب جمع۔

المعنے تو اسکا چرمین زین مدن کے ڈہیلا ہونی سی ہلا اور اسکا سینہ بہہ گیا اور اسکا تنگ پسینہ کی جہاگ سی تر ہوگیا

الاعراب جملہ قلقت رحالتہا اذا کا جواب ہے جیسی جملہ اسبل نحرہا معطوف ہے ابتل من زبد الحمیم حزامہا کیطرح

۶۹	تَرْقَى وَتَطْعَنُ فِي الْعِنَانِ وَتَنْتَحِي	وِرْدَ الْحَمَامَةِ إِذْ أَجَدَّ حَمَامُهَا

اللغات ترقی بصیغہ واحد مؤنث غائب باب علم یعلم رقی بروزن فعول مصدر سیڑہی وغیرہ مین چڑہنا صلہ فی مستعمل ہے یقال رقی فی السلم وغیرہ من باب تعب نص علیہ الفیومی طعن فی العنان کے معنے یہ ہین کہ گہوڑا باگ کہینچ کر کمال خوشی سی چلے فی الصحاح والفرس یطعن فی العنان اذا مدہ وتنشط فی السیر طعن کے معنی چلنے کے ہین اور عنان بروزن حمار کے معنے باگ کی ہین اعنۃ جمع انتحا بائین جانب پر زور ڈالکر چلنا فی صحاح انتحی فی سیرہ ای اعتمد علی الجانب الایسر مجرد اسکا نحو ہے جسکے معنی کنارہ کے ہین ورد ورود کا حاصل مصدر ہی باب ضرب یضرب سے جسکے معنی ہین پانی پر جانا عام اس سے کہ اسمین گہسے یا نہین منصوب بنزع خافض ہے ای کورد الحمامۃ حمامۃ کا اطلاق عرب ہر ایک طوق والی جانور پر کرلیتے ہین جسمین لوا۔ کبوتر۔ فاختہ وغیرہ سب داخل ہین مذکر مؤنث دونون پر اسکا اطلاق آجاتا ہی قرینہ تمیز کے لیی ضروری ہے زجاج کا قول واذا اد

بتصحیح المذکر قلت رایت حماما علی حامۃ ای ذکر علی انثی اسی قرینہ کیطرف مشیر ہے اجد بصیغہ واحد مذکر غائب باب افعال اصل مین جد بمعنی جلدی سی ماخوذ ہی یعنے بہت جلدی کرے یا جد بمعنی کوشش سے مشتق ہے یعنے بہت کوشش کرے حمام یہان بمقابلہ حمامہ مذکر ہے۔

المعنے باگ کہینچکر بڑی خوشی سی چلنے اور بڑہتی ہے اور چلنے مین بائین جانب پر زور ڈالکر چلتی ہے اس پیاسی کبوتری کیطرح جو پانی کو جاتی ہوا وراسکا کبوتر بہت سعی کرتا ہو۔

الاعراب ترقی فعل ضمیر راجع بسوی کبوتری فاعل جملہ فعلیہ ہوکر معطوف علیہ یتطعن فی العنان معطوف ہے جسیر وتنتحی معطوف ہے اور وردا لحمامۃ منصوب بنزع خافض ہوکر ترقی کی متعلق ہے اور جملہ اذا اجد حمامہا

۷۰	وَكَثِيرَةٍ غُرَبَاؤُهَا مَجْهُولَةٍ	تُرْجَى نَوَافِلُهَا وَيُخْشَى ذَامُهَا
۷۱	غُلْبٍ تَشَذَّرُ بِالذُّحُولِ كَأَنَّهَا	جِنُّ الْبَدِيِّ رَوَاسِيًا أَقْدَامُهَا
۷۲	أَنْكَرْتُ بَاطِلَهَا وَبُؤْتُ بِحَقِّهَا	عِنْدِي فَلَمْ يَفْخَرْ عَلَيَّ كِرَامُهَا

اللغۃ غرباء جمع غریب مفرد فعیل بمعنے فاعل ہے وہ شخص جو اپنی وطن سی دور ہوجائے غرب الشخص غرابۃ بعد عن وطنہ فہو غریب نوافل جمع نافلہ مفرد وہ عطیہ جسکا دینا ضروری نہو ومنہ نافلۃ الصلوۃ ذام عیب باب منع منع سی حاصل مصدر ہے فی الصحاح ذامہ یذامہ ذاما عابہ وحقرہ غلب جمع اغلب مفرد موٹی گردن والا اصل مین شیر کی وصف مین آتا ہی قال الشاعر یلتبہ ہدف السد فی شوس اظلبہ تشذر بصیغہ واحد مؤنث غائب باب تفعیل اصل مین تتشذر تہا ایک تا کو تخفیفا حذف کیا گیا تشذر مصدر اصل مین بمعنی لنگوٹی باندہنی یو چہ کی چوتڑون مین رکہنے کے مین مجازا بمعنی لڑنے کے لیے مستعد ہونے کی آتا ہی یقال تشذر فلان اذا تہیا للقتال بالذحول میں باء سببیہ ہے جیسے فبظلم من الذین ہادوا مین علی ماںض علیہ الرضی ذحول جمع ذحل مفرد کینہ عداوت یقال طلب بذحلہ ای بثارہ جن جمع جنی مفرد جیسی حبش اور حبشی جنن سی ماخوذ ہی جسکی معنی چہپنے کی ہین چونکہ یہ بہی آنکہون سے چہپے ہوئی ہین لہذا انہین جن کہتے ہین بدی ایک وادی کا نام ہی جو کثرت جنون مین مشہور ہے یہی صاحب فرماتی ہین جعلن حراج القرنتین فعالجا + یمینا ونکبن البدی شمائلا + رواسی جمع راسیہ مفرد جما ہوا ومنہ الجبال الراسیات اقدام جمع قدم مفرد بروزن سبب پاؤن مؤنث ہی اصل مین قدم علیہ باب علم کا مصدر ہے چو پاؤن پر سیئے اسکا اطلاق ہوا کہ وہ مقدم ہوتا ہی قال الفیومی واصل القدم ما قدمتہ قدام ملک انکار منع کرنا۔ عتاب کرنا بصلہ علی مستعمل ہے یقال انکرت علیہ فعلہ انکارا اذا عنفتہ ونہیتہ نیز نہ پہچاننا یقال انکرتہ عند عرفتہ بؤت بروزن قلت بوء مصدر اقرار کرنا یقال باء بحقہ اعترف بہ کذا ذکرہ

الفیوم فخر بصلہ علے کسی پر فخر کرنے مین غلبہ لیجانا۔
المعنے بہت سی گہر غریب الوطن ہوتے تہی جنہین کوئی جانتا پہچانتا نہین تہا اور انکی عطیہ کی امید کیجاتی تہی اور انکے جیبسے ڈرا جاتا تہا (۲) وہ بڑی موٹی گردنون والی شیر ہین جو قدیمی کینون کے باعث لڑائی پر مستعد تہی کہ گویا وہ وادی بدی کے دیو ہین کہ انکی پاؤن خوب جمی ہوئی ہین (۳) کہ جو بات اس گہر مین مجھے باطل اور کہوٹی معلوم ہوئی مینے اسکی بابت انہین سرزنش کرکے اس سے روک دیا اور جھڑکی دی اور جو انمین میرے نزدیک سچی اور کہری تہی اسکو مینی تسلیم کیا اور اس گہر کے اشرافون نے فخر مین مجھپر غلبہ حاصل نکیا۔
الاعراب کثیرۃ پر واو بمعنی رب ہے اور بہہ دار محذوف کا وصف ہے اور مجہول تہ اسکا دوسرا وصف ہی اور جملہ ترجی نوافلہا وتخشے ذامہا غرباء ہا کی ضمیر مضاف الیہ سے حال واقع ہے (۲) اور غلب انہی پہلے وصف تشذر بالذحول اور دوسرے وصف کا ہا جن البدا انہم جسین دواسیا اقدامہا جن کا حال ہے وہم کی خبر ہی اور انکرت باطلہا مع اپنی معطوف وبوئت بحقہا عندی جسین ضمیر متکلم ذوالحال ہے اور جملہ لم یفخر علی کرامہا اس سے حال واقع ہی جواب رب ہے یا یہ مجرور رب کا وصف ہے جیسے کہ ہم پہلے بیان کر آئے ہین۔ ان شعرون مین اس قصہ کیطرف اشارہ ہے جو لبید کو اپنی ماموں ربیع بن زیاد عبسی سے پیش آیا جو نعمان بن منذر کا ندیم تہا آغانی مین ہے کہ ایک دفعہ لبید کا قبیلہ بنو جعفر بن کلاب نعمان بادشاہ کی خدمت مین حاضر ہوا انکا جب بعد سلام واپس ہوا تو ربیع نی انکے حق مین کچھہ برا بہلا کہا دوسرے دفعہ جب سلام کی لئی حاضر ہوئی تو انہین نعمان کا مزاج کچھہ متغیر معلوم ہوا اور پہلی سے آؤبہگت نہ پائی ربیع کی کارسازی انپر کہل گئے آپسمین باتین ہونی لگین لبید نے دریافت کیا تو انہون نے اسکے ماموں کی کل عنایت کا اسپر اظہار کیا۔ لبید نے کہا کسیطرح مجھی نعمان کے خدمت مین لیچلو اگر خدا نے چاہا تو مین اسکا بدلہ لے دونگا بنو جعفر نی اسکا سر مونڈ کر اسی لباس فاخرہ پہنایا اور نعمان کے خدمت مین حاضر ہوئی اسوقت ربیع بادشاہ کی ساتھہ کہا رہا تہا موقع پاکر کچھہ عرض داشت انہون نے کی ربیع نی اعتراض کیا مجبوراً لبید نے کچھ شعر کہے جنکا مطلب یہہ تہا کہ آپ اسکے ساتھہ کہانا کہاتی ہی اسی مرض برص ہے وغیرہ جس سے نعمان نے کہانی سے ہاتھہ اٹھالیا اور ربیع شرمندہ ہوکر اٹھہ کہڑا ہوا اور پہر کبہی بادشاہ کیخدمت مین حاضر نہوا۔

۷۳	وَجَزُورِ أَيْسَارٍ دَعَوْتُ لِحَتْفِهَا	بِمَغَالِقٍ مُتَشَابِهٍ أَجْسَامُهَا

اللغات جزور وہ اونٹ جو ذبح کئی جانی کے لئی ہون مذکر مؤنث مین مساوی ہے ایسار بروزن اصحاب جمع یاسر مفرد جوا رہا یسیر مصدر باب ضرب جوا کہیلنا تیر پہیر کے معنے اونٹون کو ذبح کرکی انکا گوشت تقسیم کرنیکے ہی ای ہین ایک شاعر کہتا ہی ۔ اقول لہم بالشعب اذ ییسرونی + الم تیئسوا انی ابن فارس زہدم + فی الصحاح ییسر القوم الجزور اذا اجتزروھا واقتسموا اعضاءھا مغالق جمع مغلق بروزن منبر مفرد جوئی کا ہر ایک تیر۔

المعنے بہت سے ایسی نٹ ذبح کرنیوالوں کے ہین کہ انکی قربانی کی لئے ایسی تیرون کے ذریعہ سے جنکے اجسام متشابہ ہین تاکہ وہ پہچانے نہ جائین بلئے یا جوا کہلانے
الاعراب اور یہان بمعنے رب ہے مجرور ہے اور ایسا دمجرور رب ہے دعوت بحتمہا مع اپنے متعلق بمغالق متشابہ اجسامہا کی
جسمین متشابہ اجسامہا مغالق کا وصف باعتبار متعلق کے ہے جواب رب ہے یا مجرور رب کا وصف ہے کہما ذکرنا مرارا

٧٤	ادعو بهن لعاقر او مطفل		بذلت لجيران الجميع لحامها

اللغا عاقر بانجہ عواقر جمع مطفل بچہ والی مطافل مطافیل جمع جیران جمع جار مفرد ہمسایہ لحام جمع لحم مفرد
المعنے یعنی ان تیرون کے ساتہہ بانجہ یا بچے والی اونٹنی ذبح کرنیکے لئے لوگون کو بلایا جنکے گوشت سب ہمسایون کے لئے خرچ کئے گئے
الاعراب او یہان منع خلو کی لئے ہے یا اجتماع کی لئے جیسے پہلے بیان کیا گیا ہے اور جملہ بذلت لجیران الجمیع لحامہا مطفل کا صفت ہے

٧٥	فالضيف والجار الجنيب كانما		هبطا تبالة مخصبا اهضامها

اللغا ضیف مذکر مونث واحد جمع یہ ایک طرح مستعمل ہے مہمان اضیاف ضیوف ضیفان جمع جنیب ہمسایہ جو اجنبی ہو کقوله فی الصحاح واما الجار الجنیب فهو جارک من قوم اخرین تبالہ یمن مین ایک مشہور سرسبز شہر ہے جسپر حجاج کو عبدالملک بن مروان نے عامل بنا کر بہیجا تہا اور حجاج نے اسے اپنے شان کے شایان نہ سمجہہ کر استعفا دیدیا تہا یہہ کہاوت اهون من تبالة على الحجاج اسکی نسبت ہے تانیث اور علمیت کے لئے غیر منصرف ہے مخصب بصیغہ اسم فاعل از باب افعال سرسبز خصب سے ماخوذ ہے بولتے ہین بلد خصیب بلاد اخصاب جیسے کہتے ہین بلد سبسب و بلاد سباسب اخصاب مصدر ہے بولتے ہین اخصبت الارض و مکان مخصب و خصیب هضم جمع اهضام بروزن حمل مفرد پست زمین مثل ہے اللیل واهضام الوادی کقولهم ایاک والاسد یعنی چونکہ پست زمین مین کمینگاہ ہو سکتی ہے لہذا رات کیوقت چلنے مین
المعنے یعنی ان اونٹنیون کو ذبح کیا اور انکا گوشت مہمانون اور پڑوسیون پر تقسیم کیا چنانچہ وہ ایسے ہو گئے کہ گویا تبالہ شہر پر اترے ہین جسکے پست زمینین سرسبز اور شاداب ہین ۔
الاعراب فالضیف مین فا تفریع ہے الضیف مع اپنے معطوف الجار الجنیب مبتدا ہے هبطا تبالة خبر ہے مخصبا اهضامها تبالہ سے حال ہے

٧٦	تاوي الى الاطناب كل رذية		مثل البلية قالص اهدامها

اللغات اطناب جمع طنب مفرد خیمہ کے رسی یقال خباء مطنب یعنی مشدود بالاطناب رذیہ بروزن خطیئہ وہ اونٹنی جو کثرت مسافت سے دبلی پتلی ہو جائے رذایا جمع ابو زید فرماتے ہین کہ رذیہ اس دبلی اونٹنی کو کہتے ہین جسے سفر نے ماندہ کر دیا ہو جس سے وہ گلہ کے ساتہہ چل نسکے مذکر اسکا رذی ہے یہان رذیہ سے مراد بڑہیا یا نفس ضعیفہ مراد ہے بلیہ اس اونٹنی کو کہتے تہے جسے ایام جاہلیت مین مالک کی قبر پر باندہتے تہے اور آب و دانہ سے محروم رکہتے تہے تاکہ وہ مرجائے یا اسکے لئے ایک گڑہا کہودا جاتا اور مردہ کیطرح اسے بہی زندہ درگور کر دیتے تہے کچہہ مدت کے بعد بہوکی پیاسی خود بخود مرجاتی ۔ انکا یہہ زعم باطل تہا کہ جب حشر ہوگا تو جنکے لئے اس قسم کا سلوک کیا گیا ہوگا وہ سوار اٹہینگے یا پیدل

پیدل اسلام نے اس ناجائز رسم کو بالکل موقوف کیا چنانچہ عرباج اسی امر کیطرف اشارہ کرکے کہتا ہے متاذک
تزی لا زلام فیہا + ولا حفر البلیے للمنوات + الی انما جناز لالاسلام بالکویب اخو دہیں۔
قلص کپڑیکا دہونیکے بعد سکڑ جانا قلص الثوب بعد الغسل بنوٹون وغیرہ کا سکڑ جانا یقال تسقفر قالصۃ
اہدام جمع ہدم بروزن حمل مفرد پرانا کپڑا۔
المعنے میری لوگ ایسی غریب پرور ہین کہ ہر ایک ضعیف مصیبت کا مارا جواس اونٹنی کیطرح ہو جسکی مالک قبر پر
باندہ دیا جاتا ہے اسکی قبر کے پاس بندہ دفن کیا جاتا ہے اور اسکے کپڑے چہوٹے ہین انکے خیمہ کی رسیون کے پاس بسنے
الاعراب تاوی فعل الی الاطنا متعلق کل ذیتہ فاعل مثل البلیۃ پہلا وصف رذیہ کا ہے اور چونکہ اضافت مثل کے لفظ سے ہے لہذا نکرہ
وصف بن سکتا ہے اور قالص ہدامہا باعتبار متعلق کے دوسرا وصف ہے فعل مع فاعل اور متعلقات کے جملہ فعلیہ ہوا۔

۷۷ ویکللون اذا الریاح تناوحت	خلجا تمد شوارعا ایتامہا

اللغات تکلیل تاج پہنانا فی الصحاح کللہ اذا البسہ الاکلیل تناوح حقیقی معنی اسکے مقابل ہونیکے ہین ومنہ الجبلان
یتناوحان یہان چوپایون کا چلنا مراد ہے چونکہ اسحالت مین تقابل ہوتا ہے لہذا تناوح سے تعبیر کرتے ہین یعنی نائحات
کو نوائح اسی لیے کہتے ہین کہ وہ ایک دوسرے کے مقابل کہڑی ہوتی ہین اور یہہ کنایہ قحط سے ہے خلج بروزن عنق
جمع خلیج مفرد بڑا پیالہ جس سے تقریبا بارہ آدمی سیر ہو جائین مد پانی کا بڑہنا بڑہانا لازم متعدی دونوطرح
آتا ہے عجاج کہتا ہے سیل اتی مدہ اتی شوارع جمع شارع مفرد نہر نیوالے والا ایتام جمع مفرد یتیم جیسے شریف واشراف
المعنے جب چوپایان چلتے ہین تو اسوقت ہم وہ بڑے پیالون کو گوشت کے ٹکڑون سے تاج پہناتے ہین جنمین شوربا بہتا جاتا ہے اور انکی یتیم ہین
الاعراب یکللون فعل ضمیر اسکی جو شاعر کی قبیلہ کیطرف راجع ہے فاعل خلجا مفعول بہ موصوف تمد اسکا پہلا وصف شوارعا
ایتامہا دوسرا وصف اور ایتامہا کی اضافت خلج کیطرف بادنی ملابست ہے اور اذا الریاح تناوحت یکللون کا ظرف ہے

۷۸ انا اذا التقت المجامع لم یزل	منا لزاز عظیمۃ جشامہا

اللغات التقاء ملنا مجامع جمع مجمع مفرد میم کا فتح اور کسرہ دونوں سے مروی ہین اور موضع اجتماع دونون
اسکا اطلاق آتا ہے لزاز عماد سناد کیطرح یہہ بہی لام کی کسرہ سے ہے لز سے ماخوذ ہے جسکے معنی چمٹنے اور جمنے کے
ہین تو کہتے ہین لزاز الباب یعنے دروازہ کی چتول بعدہ اس لفظ مین توسع کیا گیا اور معانی پر لزوم کی معنون مین
مستعمل ہو گیا تو کہتے ہین ملز فی الخصومۃ قبیصہ کہتا ہے مفید مہلک لزاز خصم + علی المیزان وزنۃ ذرین جشام تکلیف
المعنی جبکہ مجلسین جمع ہوتی ہین تو ہم مین سے ہمیشہ ایک ایک بڑے کام کا بیچا کرنیوالا اور اسکا بوجہ اٹہانیوالا ہوتا ہے
الاعراب ان حرف مشبہ بالفعل ضمیر متکلم اسم اذا التقت المجامع شرط لم یزل فعل ناقص لزاز عظیمۃ جشامہا اسم منا
خبر فعل ناقص مع اسم وخبر کی خبر ہے کل جملہ شرطیہ خبر ان ہے جشامہا سے حذف حرف عطف لزاز پر معطوف ہے۔

۷۹	وَمُقَسِّمٌ يُعْطِي الْعَشِيرَةَ حَقَّهَا		وَمُغَذْمِرٌ لِحُقُوقِهَا هَضَّامُهَا

اللغات مقسم اگر بصیغہ اسم مفعول ہے تو بمعنی خوبصورت ہے قسیمہ قسیم بھی انہی معنوں میں ہے عجاج کہتا ہے ؎ ودب ہذا المقسم یعنی یہ ابراہیم علیہ السلام فی الصحاح وشی مقسم ای محسن اور اگر بصیغہ اسم فاعل ہے تو تقسیم معنی قسمت کرنے سے ماخوذ ہے ایک شاعر کہتا ہے ؎ نقسم ما فیہا فان هی قسمت + فذاك فان اکری فعن اهلها انکر ~ مغذمر بروزن مدحرج اسم فاعل وہ رئیس جو اپنی کنبے میں جیسی چاہے ظلم عدل کرے کوئی اسے روک نہ سکے غذمرہ سے ماخوذ ہے جسکے معنی ہیں بلا سوچے کسی کام میں جا پڑنا هضام حقوق کا توڑنے والا یقال هضمہ حقہ۔

المعنی اور ایک حسین یا تقسیم کنندہ حقوق ہیں جو کنبہ کو انکا حق دیدینے والا ہے اور ایک ایسا سردار جو کنبے کے حقوق پر جیسے چاہے اختیار

الاعراب مقسم مع اپنی وصف جملہ فعلیہ یعطی العشیرۃ حقہا لزاز پر معطوف ہے اور مغذمر لحقوقہا مقسم پر معطوف ہے

۸۰	فَضْلًا وَذُو كَرَمٍ يُعِينُ عَلَى النَّدَى		سَمْحٌ كَسُوبُ رَغَائِبٍ غَنَّامُهَا

اللغات فضل بیان معنی فضیلت ہے خلاف نقیصہ ندی فیومی فرماتی ہیں ندی کے اصلی معنی تو بارش کے ہیں بعد میں بخشش کے بھی مستعمل ہو گیا ہے سمح وہ شخص جو موافق مانگی کے دے کسوب مبالغہ کا صیغہ ہے کسب مصدر باب ضرب مال میں نفع حاصل کرنا قال الفیومی کسبت مالا ربحتہ بہت کمانیوالا رغائب جمع رغیبہ مفرد بہت بہار بخشش عمدہ اشیاء کو بھی کہہ لیتے ہیں ایک شاعر کہتا ہے ؎ والی اللہ یعطی الرغائب غنام بصیغہ مبالغہ ماخوذ از غنم حاصل کرنا۔

المعنی باعث فضیلت کے اور ایک ایسا کریم ہوتا ہے جو بخشش پر اعانت کرتا ہے موافق مانگی کے دیدیتا ہے بہار عطایا سے فائدہ حاصل کرنیوالا اور انہیں غنیمت سمجھنے والا ہے یا عمدہ چیزوں کو حاصل کرنیوالا اور پیدا کرنیوالا ہے۔

الاعراب فضلا پہلے شعر میں جو غنام ہے اسکے فاعل کا مفعول لہ ہے یا تمیز ہے جو ضم کے ایہام کو دفع کرنیوالا یا فعل محذوف کا مفعول مطلق ہے علی الندی پر جو علے ہے وہ بمعنی مع بھی ہو سکتا ہے یعنی با وجود

۸۱	مِنْ مَعْشَرٍ سَنَّتْ لَهُمْ آبَاؤُهُمْ		وَلِكُلِّ قَوْمٍ سُنَّةٌ وَإِمَامُهَا

اللغات سن ایک طریقہ ٹھیرانا فی الحدیث من سن فی الاسلام سنۃ حسنۃ فلہ اجرها واجر من عمل بها سنۃ طریقہ ؎ فلا تجزعن عن سنۃ انت سرتها + فاول راض سنۃ من یسیرها + قوم مردوں کا گروہ زہیر کہتا ہے ؎ وما ادری وسوف اخال ادری + اقوم آل حصن ام نساء + امام پیشوا ام سے ماخوذ ہے جسکے معنی قصد کرنے کے ہیں فعال بمعنے مفعول ہے جیسی کتاب بمعنی مکتوب بعض نے مونث امامۃ بیان کیا ہے مگر صحیح یہ ہے کہ عامل۔ امیر وصی کی طرح امام ہے مونث کی لئے بھی مستعمل ہے چنانچہ ابن سکیت فرماتی ہیں وانما ذکرلانہ انما یکون فی الرجال اکثر مما یکون فی النساء فلما احتاجوا الیہ فی ذلك للنساء اجروہ علی الاکثر فی موضعہ نقول مؤدب بنی فلان امرءۃ وفلانۃ شاهد هکذا لان هذا یکثر فی الرجال ویقل فی النساء وقال اللہ تعالی انها لاحدی الکبر نذیرا للبشر فذکر نذیرا وهو حدی

ائمۃ جمع امام اصل میں آممۃ تھا امثلہ کے وزن پر پہلے میم کو دوسرے میم میں بعد نقل حرکت کے ہمزہ کیطرف ادغام کیا گیا ائمہ بن گیا
المعنے ایسی گروہ سے ہیں جنکے باپ دادا نے انکے لیئے ایک طریقہ ٹہیرا دیا ہی اور ہر ایک گروہ کا الگ طریقہ اور امام ہوتا ہے
الاعراب معشر مع اپنی وصف سنت لھم آباءھم کے من کا مجرور ہو کر ہم سے خبر واقع ہے اور لکل قوم خبر مقدم ہے جسکا مبتدا سنۃ ہے اور امامہا اسپر معطوف ہے

۸۲	لَا يَطْبَعُونَ وَلَا تَبُورُ فِعَالُهُمْ		بَلْ لَا تَمِيلُ مَعَ الْهَوٰى أَحْلَامُهَا

اللغات لا یطبعون بصیغہ معلوم بروزن یفرحون اچھی کاموں میں کوتاہی نہیں کرتی یعنی جیسی تلوار زنگ لگنے سے کام کی نہیں رہتی ویسی وہ نہیں ہیں بلکہ وہ ہر وقت اچھی کاموں میں نفوذ کرتے رہتی ہیں تبوار ہلاک ہونا جاتا رائج نہونا قال القیومی وھذا المعنے علی الاستعارۃ عن الاولی فعال بکسرہ فا جمع فعل مفرد اور بالفتح اچھا کام بزرگی کرم ھوے اصل میں باب علم یعلم سی مصدر ہے جسکے معنی محبت کہنی اور الفت کرنیکے ہیں بعد میں معنی مطلق خواہش نفسانی کے ہوگیا خواہ وہ اچھی خواہش ہو یا بری بعد میں بری خواہش کے لئی اسکا استعمال ہوگیا چنانچہ بولتی ہیں اتبع ھواہ وھو من اھل الاھواء احلام جمع حلم مفرد عقل یزید بن حکم کہتا ہی ؎ فلما دانیا جھلکم غیر منتہ + وما غاب من احلامکم غیر راجع + قال التبریزی الاحلام ھہنا العقول قیس بن زہیر کہتا ہے ؎ وزعمتم ان لا حلوم لنا + ان العصا قرعت لذی الحلم۔
المعنے وہ اچھی کاموں میں کچھ کوتاہی نہیں کرتے اور انکی کام اسلیئے ضائع نہیں جاتے کہ انکی عقلیں نفسانی خواہشوں کے ساتھ نہیں جھکتیں

۸۳	إِنْ يُفْزَعُوا تَلْقَ الْمَغَافِرَ عِنْدَهُمْ		وَالسِّنُّ تَلْمَعُ كَالْكَوَاكِبِ لَامُهَا

اللغات یفزعوا بصیغہ مجہول افزاع مصدر ڈرانا مغافر جمع مغفر مفرد خود اصل میں آلہ کا صیغہ ہے غفر سی مشتق ہے جسکے معنی ڈہانپنے کے ہیں یعنی آلہ ڈہانپنے کا سن یا نوس الرمح ای رکبت فیہ سنانا سی فعل بمعنے مفعول ہے یعنے وہ نیزہ جسمیں پیکان وغیرہ لگا یا گیا ہو یا سن علیہ الدرع ای صب یعنی زرہ دوسرے حالت میں لامہا کی ضمیر سن کیطرف صرف تجریدا ہو گی جیسی اس شعر میں ؎ الا لیت شعری ھل اری الجبل مرۃ + تنیر عجاجا مسبطرا غبارھا اب لفظ مفرد سی الجاظ جنس بہت نیزے یا بہت زرہیں مراد لی سکتے ہیں دیکھو محاورہ قل اللہ ھم والدینار ملکہ حماسی کے اس شعر سی بہی نجم بمعنے نجوم لیا ہے ؎ فباتت تعد النجم فی مستحیرۃ + سریع بایدی الاکلین جمودھا۔
المعنے اگر وہ ڈرای جائیں تو تو انکی پاس ان خودون اور بہالون یا زرہون کو دیکھیگا جنکے زرہیں چمکتی ہیں
الاعراب ان یفزعوا شرط تلق المغافر عندھم جزا السن المغافر پر معطوف ہے اور جملہ تلمع کالکواکب لامہا اس سے حال واقع ہے اور وصف بہی بن سکتا ہے جیسے اس شعر میں ؎ ولقد امر علی اللئیم یسبنی +

۸۴	فَاقْنَعْ بِمَا قَسَمَ الْمَلِيكُ فَإِنَّمَا		قَسَمَ الْخَلَائِقَ بَيْنَنَا عَلَّامُهَا

اللغات قنع قناعت قسمت پر شاکر رہنا اور قنوع کے معنے سوال کرنیکے آئی ہیں فی المصباح قنع قنوعاً سال ومنہ قولہ تعالیٰ واطعموا القانع والمعتر ملیک خداوند کریم کے اسماء مبارک سے ہے قال اللہ تعالیٰ عند ملیک مقتدر خلائق جمع خلیقۃ مفرد طبیعت۔

المعنے سو مالک کی تقسیم پر راضی شاکر رہو کیونکہ طبیعتوں کی تقسیم ہم میں اسی نے کی ہے جو انہیں خوب طرح جانتا ہے

الاعراب قنع فعل با فاعل با جار ما موصول قسم فعل الملیک فاعل ضمیر مفعول راجع بسوئے ما جملہ فعلیہ صلہ موصول ہو کر متعلق فعل ہے کل جملہ معلل ہے فا سببیہ کی ہے قسم فعل الخلائق مفعول بہ علامہا فاعل یہ کل جملہ علت ہے

۸۵	واذا الامانۃ قسمت فی معشر	اوفی باوفر حظنا قسامہا

اللغات امانت خیانت کا ضد ہے اوفی بصیغہ ماضی ایفاء پورا حق دینا اوفر بہت وافر اور زیادہ یا ہمیں زیادہ

المعنے اور جب امانت لوگوں پر بانٹی گئی تو اسکے بانٹنے والے نے ہمیں بہت زیادہ حق کا ایفا کیا۔

الاعراب اذا الامانۃ قسمت فی معشر شرط اوفی باوفر حظنا قسامہا کل جملہ شرطیہ ہے

۸۶	فبنی لنا بیتا رفیعا سمکہ	فسما الیہ کہلہا وغلامہا

اللغات سمک چھت فی الصحاح سمک البیت سقفہ سمو بصلہ الی قصد کرنا کہل وہ شخص جسکی عمر تیس سے متجاوز ہو جائی اور سپید بال آگئے ہوں۔

المعنے سو اس تقسیم کرنیوالی نے ہمارے لئے ایک ایسا گھر بنایا جسکی چھت اونچی ہے چنانچہ ہمارے جوان بچے سب نے اس کے طرف قصد کیا

الاعراب بنی فعل ضمیر اسمیں جو قسام کیطرف پھرتی ہے فاعل بیتا مفعول بہ دفیعا سمکہ صفت یا عنیار متعلق موصوف جملہ فعلیہ ہو کر معطوف علیہ جملہ فسما الیہ آہ معطوف۔

۸۷	فہم السعاۃ اذا العشیرۃ افظعت	وہم فوارسہا وہم حکامہا

اللغات سعاۃ جمع ساعی مفرد کوشش کرنیوالا و کل من ولی علی قوم فہو ساع علیہم۔

المعنے اور وہی ہر ایک کام میں کوشش کرنیوالے ہیں جبکہ قبیلہ گھبرایا جاوے اور وہی قبیلہ کی سوار اور وہی حاکم ہیں

۸۸	وہم العشیرۃ ان یبطئ حاسد	اوان یمیل مع العدو لئامہا

اللغات عشیرۃ قبیلہ عشائر جمع یہاں معنی موافق ومتعاضد کی ہے تبطئ پیچھے ہٹنا قال اللہ تعالیٰ وان منکم لیبطئن حاسد وہ شخص جو دوسری کی نعمت کی زوال کا خواہان ہو۔

المعنے اور وہی قبیلہ ہو جاتے ہیں اس خوف سے کہ مبادا کوئی حاسد پیچھے ہٹے اور اپنی بہائی بندوں کی اعانت چھوڑ دے یا کمینے لئیم دشمن

الاعراب ان یبطئ بصریوں کے نزدیک بحذف مضاف ہے اور کوفیوں کے نزدیک بتقدیر لئلا ہے جیسے خدا تعالیٰ کی اس قول میں یبین اللہ لکم ان تضلوا ای کراہت ان تضلوا و یبین اللہ لئلا تضلوا وہما من الوجوہ الثلاثۃ المرویۃ فیہ اعراب القرآن

۸۸	وَهُمْ رَبِيعٌ لِلْمُجَاوِرِ فِيهِمُ	وَالْمُرْمِلَاتِ إِذَا تَطَاوَلَ عَامُهَا

اللغات مرملات جمع مرملہ مفرد رانڈ ازہری فرماتی ہین مرملہ تب تک ہی کہلاتی ہی جبتک کہ اسکے پاس زاد نہو اگر دولتمند ہو تو اسی کو ارملہ
المعنی اور وہ ہی پڑوسیون اور غریب رانڈ و کے لیی جبکہ انکا برس بڑا ہو جسکا گذرنا بسبب شدت کے مشکل ہو موسم بہار ہین

پانچوان قصیدہ عمرو بن کلثوم کا ہی

اسکا نسب نامہ اسطرح ہی عمرو بن کلثوم بن مالک بن عتاب بن سعد بن زہیر بن جشم بن حبیب بن عمرو بن غنم بن تغلب بن وائل بن قاسط بن ہنب بن اقصی بن دعمی بن جدیلہ بن اسد بن ربیعہ بن نزار بن معد بن عدنان جس سے ثابت ہوتا ہی کہ یہہ شاعر عرب متعربہ سی ہے اور طرفہ کا جدی بہائی ہے وائل بن قاسط انکا جداعلی ہے مگر حارث بن حلزہ لشکری جسکا ساتوان قصیدہ ہے طرفہ کی نسبت عمرو بن کلثوم کے زیادہ قریب ہے جدا ہے جاتا تو ساتوین قصیدہ مین جب اسکا نسب نامہ لکہا جائیگا یہہ امر ظاہر کیا جائیگا اسکی مان کا نام لیلی ہے جو مہلہل کی بیٹی اور کلیب کے بہتیجی ہی ہے اسکی مزاج مین ابتدا ہی سے وہ باتین موجود تہین جو فخر قوم مین ہوتی چاہیے اول درجہ کا شجاع اور آزاد مزاج اور غیرت مند تہا پندرہ برس کے عمر مین رئیس اور خود مختار ہونیکی پیشین گوئی اسکے حق مین تہی چنانچہ ایک برس کے عمر کا بہی نہین ہوا تہا کہ اسکی مان نے کلثوم سی جو اسکا باپ تہا کہا کہ مجہے اس عزیز لڑکے کی نسبت ان شعرون مین بشارت ملی ہے ؎ انی زعیم لك ام عمرو + بماجد الجد کریم النجر + اشجع من ذی لبد هزبر + وقاص اداب شدید الاسر + یسودهم فی خمسة وعشر + عرب کے مشہور بادشاہ عمرو بن ہند نی ایک دفعہ اپنی خاص بے تکلف مصاحبون سے دریافت کیا کہ عرب مین کوئی ایسا رئیس مزاج بہی تمہین معلوم ہے جسکی مان میری مان کی خدمت سے عار رکہتی ہو انہون نے عرض کیا کہ عمرو بن کلثوم کی مان ہمارے خیال مین شاید آپکے والدہ کیخدمت سی کراہت کریگی ورنہ اور تو سب آپکے خدمتگار رعایا ہین کسیکو کیا جرأت ہے کہ آپکی آپکے بزرگون کا فرمان اپنا فخر نہ سمجہے کیونکہ وہ مہلہل کی لڑکی ہے جو عرب کا مشہور سردار تہا کلیب کے بہتیجی ہے جسکی نسبت یہہ مثل مشہور ہے اعز من کلیب کلثوم کی جورو ہے جو عرب کا مشہور شہسوار تہا اب اسکا لڑکا بہی اپنی قوم کا مقتدر رئیس ہے بادشاہ کو یہہ امر سنکر بہت جوش آیا اور اس امر کی تصدیق کی لیئے عمرو بن کلثوم کی بلانی کے لیی ایک سفیر بہیجدیا اور کہلا بہیجا کہ جسقدر مجہی آپکے ملنے کی خواہش ہے اس سے بدرجہا زیادہ میری والدہ کو آپکے والدہ سی اگر انکی ملاقات ہو جائیگی تو نہی سعادت - جب عمرو بن کلثوم کو خبر ملے تو جہٹ اسیوقت جزیرہ سی حیرہ کیطرف کوچ کرکے آموجود ہوا - بنی تغلب کے شہسوار اسکی ہمرکاب تہے اور اسکی والدہ کی ہمراہ بہی بنی تغلب کے شریف بی بیان تہین شاہی حکم سی عمرو بن ہند کا خیمہ حیرہ اور فرات کی درمیان لگایا گیا۔

ادہر عمرو بن کلثوم بہی بنی تغلب کے ساتہہ وہان آموجود ہوا اور اسکی ماں عمرو بن ہند کی ماں کی خدمت اس خیمہ مین جو اس خیمہ کے متصل اسی غرض سے لگایا گیا تہا جا حاضر ہوئی۔ ہند شاہنشاہ عمرو کی ماں امرالقیس شاعر کی پہوپہی تہی اور عمرو بن کلثوم کی نانی امرالقیس کے ماں کے رشتے مین بہتیجی تہی شاہنشاہ عمرو بن ہند نے اپنی ماں سے پہلے ہی کہدیا تہا کہ جب عمرو بن کلثوم کی ماں سے ملاقات ہو تو اس سے کسی خدمت کے تعمیل کرانا چنانچہ جب خیمہ سے عمرو بن ہند نے ایک طبق مانگا تو ہندنے عمرو بن کلثوم کی ماں کیطرف مخاطب ہو کر کہا کہ آپ اسے دیدیجے لیلی نے کہا کہ جسے ضرورت ہو وہ خود لیلے۔ جب دو تین دفعہ اصرار سے کہا تو اسنے بلند آواز سے یہہ کلمہ کہا واذلاہ یا لتغلب یعنی تغلب کے ذلت بہی دیکہنے کے قابل ہے یہہ کلمہ عمرو بن کلثوم کی کانون تک بہی پہونچ گیا۔ سخت طیش مین آگیا ہتہیار پاس نہین تہا بہت مضطرب ہوا۔ یکایک اسکی آنکہہ عمرو بن ہند کی اس تلوار پر پڑگئی جو خیمہ کے ایک طرف لٹکی ہوئی اسے نظر آئی وقت فرصت غنیمت سمجہکر اسی سے لیکر حملہ کیا اور بکمال شجاعت کے اسکا سر کاٹ دیا پہر تو لوٹ مچ گئی۔ عمرو بن ہند کی ساری اونٹ لوٹی گئے اور جو کچہہ ہاتہہ لگا سب لیکر اپنی وطن کو مراجعت کی اور عین جوش سے عکاظ مین یہہ قصیدہ پڑہا۔ اس قصیدہ کو بنی تغلب کے بڑی چہوٹی اپنا فخر سمجہتے ہین اور تقریبا ہر ایک کو یاد ہے بلکہ مخالفین مین سے بکر بن وائل ایک شاعر نے انکی اسقدر اترانی اور قصیدہ کی یاد رکہنی پر ہجو بہی کہی ہے چنانچہ وہ کہتا ہے ؎ الہی بنی تغلب عن کل مکرمة + قصیدة قالہا عمرو بن کلثوم + یروونہا ابدا مذ کان اولہم + یا للرجال لشعر غیر مسئوم + اس قصہ کیطرف جابر الافنون بن صریم تغلبی نے بہی اشارہ کیا ہے چنانچہ وہ کہتا ہے ؎ لعمرک ما عمرو بن ہند وقد دعا + لتخدم لیلی امہ بموفق + فقام ابن کلثوم الی السیف مصلتا + فامسک من ندمانہ بالمخنق + وجللہ عمرو علی الراس ضربة + بذی شطب صافی الحدیدة رونق + عمرو بن کلثوم کی بہائی کا نام مرہ بن کلثوم تہا جسنے منذر بن نعمان اور اسکی بہائی کو مارا تہا اور عمرو بن کلثوم کی بیٹی مسمی عباد فی اشتر بن عمرو بن عدس کو قتل کیا تہا۔ چونکہ ایک اور زمانہ آنیوالا تہا اور بدون اسکے کہ ان رکاوٹون کا پہلے ہی قطع قمع ہوجائے جو اس روشنی کے زمانہ کی ظلمت اور تاریکی کا حکم رکہتے تہین لہذا پہلے ہی ایسی اسباب موجود ہوگئی جس سے عرب کے شاہی خاندان بالکل تباہ ہوگئی۔ اور عمرو بن کلثوم اور اسکی متعلقین سے اسکا اچہی طرح سے خاتمہ ہوا جس سے نبوت کا آفتاب مشرق ہدایت سے طلوع فرما کر روشنی پہیلانی لگا وللہ الامر من قبل ومن بعد یہہ شاعر ایکسو پچاس برس کے عمر مین مرا۔

۱	اَلَا هُبِّي بِصَحْنِكِ فَاصْبَحِينَا		وَلَا تُبْقِي خُمُورَ الْأَنْدَرِينَا

اللغات ہبی بصیغہ واحد مؤنث امر حاضر ہے مصدر باب نصر ینصر بیدار ہونا صحن ایک جدا بیا ہوتا ہے کہ بڑا پیالہ جس سے تقریبا بیس آدمی سیر ہو جائین تبن کہلاتا ہی اور اسکی بعد صحن ہے پہر عس جو تین یا چار کو

سیراب کر دی پھر قدح جس سے دو مرد پیاس بجھالیں پھر قعب جس سی فقط ایک ہی آدمی سیر ہو سکی اس سے نیچی کا پیالہ غمر کہلاتا ہی جو بہت چھوٹا ہوتا ہی اصبحی بصیغہ واحد مؤنث امر حاضر صبح مصدر باب ضرب بمعنی صبوحے شراب پلانا لاتبقے بصیغہ نہی حاضر ابقاء مصدر باب افعال باقی رکھنا خمور جمع خمر مفرد شراب کیونکہ وہ عقل کو ڈھانپ لیتی ہے ومنه الخمار الاندرین اندر شام میں ایک گاؤں ہی جسکی شراب مشہور ہے جب وہاں کی شراب فروش مراد ہوں تو اندر یون حالت رفعی میں اور یفی جری میں اندرین تین یائے سے پڑھتے ہیں اور کبھی یائے نسبت کو ضرورت شعری کی لئی تخفیفا حذف کر دیتے ہیں اور صرف ایک ہی یا پر قناعت کر لیتے ہیں جیسے اس مصرع میں فیما علی سحرا بنا

المعنے اری ٹراپیالہ لیکر بیدار ہو اور صبح کی شراب ہمیں پلا اور اندر کی بنی والی شراب فروشوں کے شراب بالکل نہ رہنی دے

الاعراب الا حرف تنبیہ ہے ھبی بصحنک جملہ انشائیہ معطوف علیہ ہے جسپر فاصبحینا معطوف ہے جو جملہ انشائیہ ولا تبقے خمور الاندرینا کا معطوف علیہ ہے ۔

٢	مُشَعْشَعَةً كَأَنَّ الْحُصَّ فِيهَا		إِذَا مَا الْمَاءُ خَالَطَهَا سَخِينَا

اللغات مشعشعۃ بصیغہ اسم مفعول وہ شراب جسمیں پانی ملایا گیا ہو مؤنثہ صفقہ کا مرادف ہے حص زعفران سخین گرم یا بصیغہ جمع متکلم ۔ سخاء مصدر ۔

المعنے ایسی شراب پلا جسمیں پانی ملا ہوا ہو گویا جبکہ گرم پانی اسمیں ملایا جائے یا جب گرم پانی اسمیں ملایا جائے تو ہم سخاوت کرتے ہیں ۔

الاعراب مشعشعۃ اصبحینا کا مفعول بہ ہے اور جملہ کان الحص فیہا مع اپنی ظرف اذا ما الماء خالطہا سخینا جسمیں سخین خالط کی فاعل سے حال واقع ہے مشعشعۃ کا وصف ہے

٣	تَجُوْرُ بِذِي اللُّبَانَةِ عَنْ هَوَاهُ		إِذَا مَا ذَاقَهَا حَتَّى يَلِيْنَا

اللغات جور مصدر باب نصر ینصر میانہ روی سی انحراف کرنا بصیلہ عن مستعمل ہے یعنی المیل عن القصد یا بمعنی حکم ہو ہی لبانۃ حاجت یقال قضیت لبانتی ھوا نفسانی خواہش تلین بصیغہ مضارع واحد مذکر غائب معلوم لین

المعنے جو حاجتمند کو اسکی خواہش سے منحرف کر دی جب اسے چکھی یہانتک کہ وہ نرم ہو جائے اور درشتی وغیرہ سب بھول جائے بیشک شراب کا یہی خاصہ ہے کہ جب اپنی قدوم میمنت لزوم سی کسیکو مشرف کرتی ہے تو کسی قسم کی ضرورت کی ضرورت نہیں رہتی اور بی نیاز بادشاہ بنا دیتی ہے جیسے ایک شاعر کہتا ہے ۔ فاذا شربت فانی رب الخورنق والسدیر

٤	تَرَى اللَّحِزَ الشَّحِيْحَ إِذَا أُمِرَّتْ		عَلَيْهِ لِمَالِهِ فِيْهَا مُهِيْنَا

اللغات لحز بروزن کتف بد خلق بخیل شحیح وہ بخیل جو حریص بھی ہو من الشحاح وہی لا یرضی لا ینیل الا من حظ کثیر شحیح مصدر بخل کرنا امرت بصیغہ مجہول دور کرایا جانا مہین بصیغہ اسم فاعل اہانت مصدر باب افعال بے عزت کرنا ۔ مال کی کچھ قدر نکرنا بلکہ یونہی خرچ کر دینا ۔

المعنے وہ شراب کہ بدخلق حریص بخیل پر جب کہ دور چلے تو اسی کے مال کو بے تحاشا خرچ کرنیوالا اور لٹانیوالا دیکھے

الاعراب ترے فعل قلب اللحز الشحیح پہلا مفعول مہینا فیہا المالہ دوسرا مفعول اذا امرت علیہ ظرف متعلق ترے کل جملہ صفت ہے

۵ صَبَنْتِ الْكَاْسَ عَنَّا اُمَّ عَمْرٍو | وَكَانَ الْكَاْسُ مَجْرَاهَا الْيَمِيْنَا

اللغات صبن ہدیہ وغیرہ روک رکھنا باب ضرب سے آتا ہے قال الاصمعی صبنت عنا الہدیۃ او ماکان من معروف نصبین صبنا بمعنے کففت کاس پیالہ جبتک اسمیں شراب ہو یمین بتقدیر ناحیۃ الیمین ہے دائیں جانب قال الشاعر سہ یاتی لنا من ایمن واشمل ای من ناحیۃ الیمین وناحیۃ الشمال کذا فی الصحاح ـ

المعنے او ام عمر تو نے ہم سے شراب کا پیالہ روک لیا حالانکہ پیالے کے دور کی جگہہ دائیں جانب تھی

الاعراب یا حرف ندا محذوف ام عمر منادی کل ندا ہوا صبنت الکاس عنا جواب ندا ہے اور جملہ وکان الکاس مجراہا الیمینا جمیں مجراہا کاس کا بدل ہے اور یمینا خبر یا منصوب بنزع خافض ہوکر مجراہا کی خبر واقع ہے اور یہ جملہ اسمیہ کان کی خبر واقع ہے اور کاس اسم ہے اور بعض روایات میں بجائے صبنت کی صددت آیا ہے علی ما رواہ النحاس والمعلّٰی

۶ وَمَا شَرُّ الثَّلٰثَةِ اُمَّ عَمْرٍو | بِصَاحِبِكِ الَّذِیْ لَا تَصْبَحِیْنَا

اللغات شر برا ضد خیر شرار اشرار جمع اور شر بمعنے برائی کی جمع شرور ہے ثلثہ سے مراد حسب تصریح صاحب اغانی عقیل بالک عمر بن عدی ہے یا خود ام عمر و اور شاعر جسے وہ شراب نہیں پلاتی اور تیسرا وہ شخص جسے وہ شراب پلاتی ہے صاحب وہ شخص جو ملاقات کے علاوہ ہم نشینی کا حق بھی رکھتا ہو ـ

المعنے او ام عمر تیرا وہ آشنا جسے تو صبوحی شراب نہیں پلاتی تینوں میں برا تو نہیں ہے بلکہ ویسا یا ایسے ہی جیسا اور ہیں یہ

الاعراب یا حرف ندا محذوف ام عمر منادی کل ندا ما مشبہ بلیس شر الثلثۃ اسم بصاحبک الذی لا تصبحینا خبر اور حرف نفی میں با زائد ہو سکتی ہے لہذا الصاحبک لایا ہے اور لا تصبحین اصل میں لا تصبحینہ تہا جو الذی کا صلہ ہے جو صاحبک کا وصف ہے

۷ وَكَاْسٍ قَدْ شَرِبْتُ بِبَعْلَبَكَّ | وَاُخْرٰی فِیْ دِمَشْقَ وَقَاصِرِیْنَا

اللغات کاس مفرد کئوس جمع مؤنث ہے قال اللہ تعالیٰ بکاس من معین بیضاء وقال الشاعر سہ من لم یمت عبطۃ یمت ہرما ٭ للموت کاس فالمرء ذائقہا ابن اعرابی فرماتے ہیں کہ جبتک پیالہ میں شراب نہو کاس نہیں کہلاتا بعلبک مرکب ایک شہر کا نام ہے جسکی بانی بک تہی بعل بت کی نام پر آباد کیا تہا صاحب صحاح فرماتے ہیں کہ بحالت اعراب ایسے اسما میں دونوں طرح اختیار حاصل ہے خواہ پہلا اسم مبنی بالفتح کیا جاوے اور دوسرا اسم غیر منصرف خیال کیا جاوے خواہ پہلے اسم کو معرب سمجھکر دوسرے کی طرف مضاف کردیں جس سے پہلے اسم کی حالت مختلف رہیگی اور دوسرا ہمیشہ مجرور رہیگا انتہی بیان ہمنے اپنی اختیار کے مطابق دوسری حالت پر عمل کیا دمشق بروزن جعفر شام کی مشہور شہروں سے ہے جو اپنے بانی دمشاق بن کنعان یا دامشقیوش کے نام پر آباد ہے

المعنے بہت سی پیالے پئے بعلبک میں پئے اور بہت سی اندرون دمشق اور قاصرین میں ۔

۸ | وَ اِنَّا سَوْفَ تُدْرِكُنَا الْمَنَايَا | مُقَدَّرَةً لَنَا وَمُقَدَّرِيْنَا

اللغات سوف ایک ایسا کلمہ ہے جو عموماً ایسی فعل کے وعدہ کی لئے لایا جاتا ہے جو وقت تکلم تک ابھی وجود میں نہیں آیا ہو کذا فی الصحاح منایا جمع منیۃ بروزن خطیئۃ بمعنی موت ۔

المعنے ہمیں ایک دن ہمارے موتیں آلینگی جو ہمارے لئے اندازہ کی گئی ہیں اور ہم انکے لئے اندازہ کئے گئے ہیں پھر تھوڑے سے زندگی میں غدر کیا

الاعراب ان حرف مشبہ بالفعل نا اسم سوف حرف استقبال تدرکنا فعل مع مفعول ہے المنایا فاعل مقدرۃ لنا منایا سے حال واقع ہے اور مقدرین تدرکنا کی ضمیر مفعول یعنے نا سے ۔

۹ | قِفِيْ قَبْلَ التَّفَرُّقِ يَا ظَعِيْنَا | نُخَبِّرْكِ الْيَقِيْنَ وَتُخْبِرِيْنَا

اللغات قفی بصیغہ واحد مذکر وقوف مصدر باب ضرب یضرب ٹھیرانا ٹھیرنا لازم متعدی دونوں طرح آتا ہے ظعین ظعینۃ کا مرخم ہے اور الف اشباع کا ہے یقین وہ علم جو نظر اور استدلال سے حاصل ہو یہی وجہ ہے کہ خداوند تعالی کا علم یقین نہیں کہلاتا اصل میں باب علم سے فعیل بمعنی فاعل ہے یعنی واضح و راسخ و ستوار قال الفیومی یقن الامر یقین من باب تعب اذا ثبت و وضح فہو یقین فعیل بمعنے فاعل متعدی بنفسہ اور متعدی بالباء دونوں طرح مستعمل ہے یقال یقنتہ و یقنت بہ و استیقنتہ ای علمتہ ۔

المعنے او ہودج نشین جدائی سی پہلے اپنی سواری کو ذرا تھام لے یا ذرا ٹھیر جا کہ ہم کوئی پختہ بات تجھسے کہیں یا تو ہمسے کہے

الاعراب قفی فعل با فاعل قبل التفرق ظرف یا ظعینا ندا ہے اور نخبرک الیقین آہ جواب امر ہے ۔

۱۰ | قِفِيْ نَسْأَلْكِ هَلْ أَحْدَثْتِ صَرْمًا | لِوَشْكِ الْبَيْنِ أَمْ خُنْتِ الْأَمِيْنَا

اللغات صرم قطع کرنا وشک البین سرعت فراق من قولہم وشک ذا خروجا ای اسرع خنت بصیغہ واحد مونث حاضر خیانت مصدر باب نصر ینصر امین فعیل بمعنے مفعول ہے یعنی وہ شخص جسکے فریب یا عہد شکنی سے انسان بخیت ہو قال الفیومی وہو مامون الغائلۃ ای لیس بہ غدر ولا مکر یخشے وفی الصحاح وقد یقال الامین المامون قال الشاعر الم تعلمی یا اسم ویحک اننی + حلفت یمینا لا اخون امینی مراد اس سے اپنی ذات لیا ہے ۔

المعنی اپنی سواری تھام لے یا ذرا ٹھیر جا کہ ہم تجھسے یہ پوچھیں کہ کیا فراق کی سرعت کے لئے تو نے ابتداءً ہم سے قطع کیا ہے یا تو نے ایسے شخص سے خیانت کی جو کمال شرافت کی باعث اسکی عہد شکنی یا فریب کا ڈر نہیں ہے ۔

الاعراب قفی اگر متعدی ہے تو اسکا مفعول بہ محذوف ہے ای قفی مطیتک علی ما نص علیہ الزوزنی اور نسألک جواب امر ہے اور لوشک البین احدثت کا متعلق ہے ۔

۱۱ | بِيَوْمِ كَرِيْهَةٍ ضَرْبًا وَطَعْنًا | أَقَرَّ بِهٖ مَوَالِيْكِ الْعُيُوْنَا

اللغتا کتیبه لڑائی کے لشکر فی الصحاح کتیبة الحرب شئة فعیلة بمعنی مفعولة ہے تا اسمین اسمیت کے لیئی ہے جیسی ذبیحة نطیحة
مین کرآ بیه جمع ضرب تلوار وغیرہ سی مارنا طعن نیزہ زنی کرنا اصمعی فرماتی ہین که اقرالله عینك ای ابرد دمعك
سی مراد یہہ ہے کہ خدا تجہی خوش رکہی اسلیئے کہ خوشی کی آنسو ٹہنڈی ہوتی ہین - مگر ابو العباس احمد بن یحیی ثعلب اسکے
تردید کرتی ہین اور فرماتی ہین کہ سب آنسون گرم ہوتی ہین خواہ خوشی سی ہون خواہ غمی سے - ابو عمرو شیبانی
فرماتی ہین کہ اسکی معنے انام الله عینك کی ہین کیونکہ بیچارگی کی حالت مین جو غم کا نتیجہ ہوتی ہے آنکہین ایک حالت
پر نہین ٹہیرتی اور نیند کی حالت مین ٹہیر جاتی ہین مگر مجازاً اس سے ہی خوشی کے معنے مراد ہونگی - اور ثعلب نے اما مون
ایک جماعت سی روایت کیا ہی کہ اسکی معنے یہہ ہین کہ خدا تجہی خاطر خواہ عنایت کرے جس سے تیری آنکہین ایک حالت
پر ٹہیر جائین کسی اور کے فضل و عنایت کا خواستگار نہ رہی اور ادہر ادہر جہانکتا نہ پہری مگر کاتب کی خیال مین
صرف اتنی بات سی ہی اصمعی کی تردید نہین ہو سکتی کہ آنسو سب گرم ہوتی ہین کیونکہ زبان کا عموماً مدار اہل لسان
کی خیالات اور معمولات پر ہوتا ہی دقائق فلسفیہ اور حقائق علمیہ کو اسمین دخل نہین ہوتا اور جب انکی خیال مین یہہ
ہی کہ خوشی کی آنسو ٹہنڈی ہوتی ہین اور محاورات بہی اسکی تصدیق کرتے ہین تو ایسی حالت مین ہمین کچہہ غرض نہین
نہین ہے کہ آیا فی الواقع یہہ بات درست ہے یا نہین دیکہو صحاح فللسرور دمعة باردة وللحزن دمعة حارة وقد
قرت عینه تقر نقیض سخنت - واقرالله عینه ای اعطاه حتی تبرد ولا تسخن موالی جمع مولی مفرد چچا زاد بہائی
رشتہ دار مددگار - ہم قسم عیون جمع عین مفرد آنکہہ -

المعنے تجہی ہم ایسی دن کی شدت حرب سے خبر دینگے جسمین ہمنے خوب تلوار چلائی اور بہت نیزی لگائی اور تیری
چچا زاد بہائیون یا رشتہ دارون یا مددگارون یا ہم قسمون نے اسمین آنکہین ٹہنڈی کین -

الاعراب بیوم کرھنه فعل محذوف یعنی نخبرك کا متعلق ہے اور ضربا اور طعنا فعل محذوف سے مفعول مطلق ہے
یعنے ضربنا فیه ضربا و طعنا فیه طعنا جو یوم کا وصف ہے اور جملہ اقر به موالیك الخ یوم کا دوسرا وصف ہی
جسمین موالی فاعل ہے اور عیون مفعول بہ ہے اور به کی ضمیر یوم کیطرف پہرتی ہے -

۱۲	فَاِنَّ غَدًا وَاِنَّ الْیَوْمَ رَهْنٌ		وَبَعْدَ غَدٍ بِمَا لَا تَعْلَمِیْنَا

اللغتا رهن بمعنی مرهون ہے قال الفیومی ثم اطلق الرهن علی المرهون رهون بروزن فلوس رهان بروزن
سہام جمع اور رہن بروزن کتب جمع رہان یا رہن کا اصل ہی قال الله تعالی کل نفس بما کسبت رهینة
المعنے ہم تجہی زمانہ ماضی کی سچی بات سنائینگے کیونکہ کل اور آج اور پرسون ان امور کی گروی ہے جنہین تو نہین جانتی یعنی انکی حالات تجہ کو

۱۳	تُرِیْكَ اِذَا دَخَلْتَ عَلٰی خَلَاءٍ		وَقَدْ اَمِنَتْ عُیُوْنَ الْکَاشِحِیْنَا

اللغتا تری صیغه واحد مؤنث غائبه اراءة مصدر باب افعال دکھانا خلاء بمعنی خلوة مین ملنا قال الله

نعتاً واذا خلوا الی شیاطینہم ای اجتمعوا فالتقدیر علی خلاءٍ ھا الیک کاشح وہ دشمن جو پہلو مین کسیکی نسبت عداوت مخفی رکھتا ہو اور پہلو کی تخصیص اسلیے ہے کہ جگر پہلو مین ہوتا ہی اور انکی خیال مین عداوت کا محل جگر ہے اور بعض اسکے وجہ تسمیہ مین یہہ بیان کرتے ہین کہ کاشح کی معنی پہلو تہی کنندہ کے ہین بولتے ہین کشح عن عدوہ ای اعرض عنہ وولاہ کشحہ اس تقدیر پر اسکا صلہ محذوف ہوگا ای الکاشحین عنہا۔

المعنی اور جب تو ایسی وقت اسکی پاس جاوے کہ وہ خلوت مین تجھسے ملی اور رہا دشمنون کے آنکھون سے بخت ہو تو تجھکو دکہلاوے

الاعراب ترپك فعل مع فاعل وضمیر مفعول ہے جملہ اذا دخلت آہ ظرف ہے اور وقد امنت عیون الکاشحینا ترپک کی ضمیر فاعل سے حال واقع ہے اور تری کا دوسرا مفعول آیندہ شعر مین مذکور ہے۔

۱۴	ذِرَاعَیْ عَیْطَلٍ اَدْمَاءَ بِکْرٍ	ہِجَانَ اللَّوْنِ لَمْ تَقْرَأْ جَنِیْنَا

اللغات ذراع بازو کسی حیوان کا ہو۔ لیکن انسان مین کوہنی سی لیکر انگلیون تک ذراع کہلاتا ہی اور دوسرے حیوانات مین کوہنی کی حد کوئی نہین ہے عیطل دراز گردن اونٹنی عیاطل جمع ادماء سخت سپید رنگ والی اونٹنی فی الصحاح والادمۃ فی الابل البیاض الشدید بکر بکسرہ با نوجوان اونٹنی ہجان سپید اونٹ مذکر مونث جمع مفرد سب مین مساوی ہوتی ہین بعیر ہجان وناقۃ ہجان اور کبھی ہجائن پر جمع بہی کر لیتے ہین جیسی ابن احمر کہتا ہی کان علی الجمال اوان حفت + ہجائن من نعاج اراق عینا یہان وصفی معنی مراد ہین قرء جمع کرنا بولتی ہین قرأت الشیٔ قرانا جمعتہ ونیز ما قرءت ہذہ الناقۃ سلا قط وما قرءت جنینا ای لم تضم رحمہا علی ولد ومنہ القران لانہ یجمع السور جنین بچہ جبتک پیٹ مین ہو فعیل بمعنے مفعول ہے یعنے چھپا ہوا۔

المعنے اس اونٹنی کے دو بازو جو دراز گردن سخت سپید رنگ والی نوجوان پاکیزہ رنگ ہے ابہی بچہ کو رحم مین جمع نہین کیا یعنی ابہی گابہن نہین ہے

الاعراب ذراعی تری کا مفعول ہے اور عیطل ادماء بکر ہجان اللون لم تقرء جنینا ناقہ موصوف محذوف کے اوصاف ہین

۱۵	وَثَدْیًا مِثْلَ حُقِّ الْعَاجِ رَخْصًا	حَصَانًا مِنْ اَکُفِّ اللَّامِسِیْنَا

اللغات ثدی اصل مین تو عورتکے پستانون کو کہتے ہین مگر کبھی مرد کی پستانون کو بہی کہہ لیتے ہین مذکر مونث دونو طرح مستعمل ہے اثدٍ ثدی جمع اصل مین افعل وفعول بروزن افلس وفلوس ہے اور کبھی ثدا پر جمع کر لیتے ہین جیسے سہم وسہام ثند وہ خاص مرد کی پستانون کو کہتے ہین حق جمع حقہ مفرد ڈبا عاج ہاتہی دانت عاجہ مفرد رخص نرم نازک حصانا بصیغہ صفت بروزن سحاب محفوظ اکف جمع کف مفرد لامس چھونے والا۔

المعنے اور پستان جو ہاتہی دانت کے ڈبیون کی طرح گول اور ابہری ہوئی اور سپید ہین اور چھونے والون کے ہاتہون سے بچی ہوئی نرم نازک ہین ہاتہی دانت چونکہ سخت ہوتا ہی اسلیے رخص کے قید لگا کر اس احتمال کو دفع کرتا ہی کہ سختی مین تشبیہ نہین بلکہ صرف سپیدی اور گولائی اور ابہرے ہین۔

الاعراب ثندیا ذراعی پر معطوف ہے اور مثل حق العاج مین چونکہ مثل کے اضافت لفظی ہے اسلیئے نکرہ کا وصف بن سکتا ہی اور رخصنا اسکا دوسرا وصف ہی اور حصانا من اکف آہ تیسرا وصف ہی۔

۱۶	وَمَتْنَيْ لَدْنَةٍ سَمَقَتْ وَطَالَتْ	رَوَادِفُهَا تَنُوءُ بِمَا وَلِينَا

اللغات متنی بتقدیم تا مثلثہ بروزن لچک دہرا پن اور زور فی ہین بصیغہ تثنیہ نون مضافت کیوں لدنہ جو لدن سے ہے یعنی نرم و نازک نا ہنیت ہی سمقت بصیغہ واحد مونث غائب سموق مصدر باب شرف اونچا اور دراز ہونا۔ تنوء بصلہ با بدخول با کو مشقت سے اٹھانا یا اسی بوجہل اور بہار کر دینا اور جہکا دینا یقال ناء بالحمل اذا نہض بہ متثقلا و ناء بہ الحمل اذا اثقلہ اور خدا تعالی کی قول ان مفاتحہ لتنوء بالعصبۃ مین فراء کی نزدیک با تعدیہ کی لئی ہے اور صلہ اسکا محذوف ہے ای لتنیء العصبۃ بثقلہا + چنانچہ ایک شاعر کہتا ہی ۵ انی وجدت ما اقضی العزیم وان + حان انقضاء مارقت لدکبی + الاعصا ارزن طارت برایتہا + تنوء ضربتہا بالکف والعضد + ای تثقل ضربتہا الکف والعضد + یہان بہی بما ولینا پر با صلہ کی لئی نہین ہے بلکہ تعدیہ کی لئی ہے اور صلہ اسکا محذوف ہی یعنی تثقلہا ولیہ بروزن رضیہ متعدی بنفسہ ہے یعنے متصل اسکے ہوا۔

المعنی ایسی قد کی لچک دکہاتی جو نرم نازک لنبا اور دراز ہی سجا لیکہ اسکی سرین اعضا کو جنکی وہ متصل ہین اپنی بوجہہ سے ہوا

الاعراب متنی لدنہ بلحاظ عطف ترنی کا دوسرا مفعول ہے اور جملہ سمقت مع اپنی معطوف وطالت لدنہ کیطرح قامت کا وصف ہے اور روادفہا تنوء بما ولینا بسبب جملے ہونے کی وصف موخر ہے وان لم یجب ذلک اور اصل میں ما ولینہ تہا ضمیر مفعول

۱۷	وَمَأْكَمَةٍ يَضِيقُ الْبَابُ عَنْهَا	وَكَشْحًا قَدْ جُنِنْتُ بِهِ جُنُونَا

اللغات ماکمہ سرین ماکم جمع باب افعل مین لوب تہا ماقبل مفتوح ہونے کے واد الف سے بدل ہو جننت فعل متکلم مجہول اور ہمیشہ یہہ مجہول ہے مستعمل ہے جنون مصدر ہے۔

المعنی اور سرین کہ دروازہ اس سے تنگ ہوتا ہے اور پہلو جسکے حسن پر مین باولا ہون۔

الاعراب ماکمہ ماسبق پر معطوف ہوکر تری کا مفعول ہے اور بہ بحذف مضاف ہے یعنی بحبہ

۱۸	وَسَارِيَتَيْ بَلَنْطٍ أَوْ رُخَامٍ	يَرِنُّ خَشَاشُ حَلْيِهِمَا رَنِينَا

اللغات ساریہ ستون سواری جمع بلنط بروزن ہمط ہاتہی دانت یا ایک قسم کا پتہری جو سنگ مرمر سی سفید اختلاف رکہتا ہی کہ ویسا نرم اور چکنا نہین ہوتا - قاموس مطبوع مین بروزن جعفر لکہا ہوا ہی رخام بروزن غراب سنگ مرمر رنین آواز کرنا باب ضرب یضرب آبی زبید طائی کی کلام مین ہے اشہاره معنتہ واطباذه مرنتہ خشاش داخل ہونا ومنہ المخشن حلی بورحلی بروزن ثدی جو اصل مین حلوی تہا جمع۔

المعنی اور دو ستون ہاتہی دانت یا سنگ مرمر جنکے خلخالون کے آواز جو پنڈلی کی ضخامت کے باعث ہے وقت سے ہانی گئی سنا ہو

الاعراب و سابقے ما قبل پر معطوف ہے اور رخشانش کی اضافت موصوف معنوی کیطرف ہے ای حلیہا الخالصۃ

۱۹	فَمَا وَجَدَتْ كَوَجْدِي أُمُّ سَقْبٍ	أَضَلَّتْهُ فَرَجَّعَتِ الْحَنِينَا

اللغات وجد غم کرنا باب ضرب سے آتا ہی سقب ابن اجدابی فرماتی ہین کہ جب اونٹنی کا بچہ ہوتی ہے تو اسوقت کہلاتی ہی جب دس مہینے اسکے گابہ کو گذرجائین تو اسوقت عشرا کہلاتی ہے عشار جمع جب بچہ جنتی ہے تو پیدا ہونے کے بعد شناخت ہو سلیل کہلاتا ہی بعدہ اگر مذکر ہو تو سقب کہلاتا ہے اور مادہ ہو تو حائل - اور دودہ چہڑاتی تک اسی حوار کہتے رہتی ہین اور جب دودہ چہڑالین تو اسوقت فصیل کہلاتا ہے جب دوسرے سال مین پاؤن رکہتا ہی تو ابن مخاض یا بنت مخاض کہلاتا ہی اور تیسری مین ابن لبون یا بنت لبون چوتہی مین حق حقہ پانچوین مین جذع - جذعہ چہٹے مین ثنی - ثنیۃ ساتوین مین رباع رباعیہ آٹہوین مین سدیس - سدیسہ نا نوین مین بازل - بازلہ دسوین مین مخلف مخلفہ اسکی بعد پہر کوئی خاص نام نہین کہتے بلکہ بازل عام او عامین او ثلثۃ اعوام و مخلف عام و عامین ثلثۃ اعوام وغیرہ بولتی ہین بوڑہا ہونے تک عام سے ہی تعبیر پاتا جاتا ہی اور جب بوڑہا ہو جاتا ہی تو اسوقت عود اور قحر کہلاتا ہی ترجیع آواز گلے مین پہرانا حنین رونے کی آواز -

المعنی سو جیسا غم اس بوڑہی والی اونٹنی نے بہی نہین پایا جسنے کہو دیا ہو پہر رونے کی آواز گلی مین پہراتی رہی

۲۰	وَلَا شَمْطَاءُ لَمْ يَتْرُكْ شَقَاهَا	لَهَا مِنْ تِسْعَةٍ إِلَّا جَنِينَا

اللغات شمطاء مؤنث اشمط مذکر - شمط جمع وہ ادہیڑ عورت جسکی سپید بال سیاہ بالون کے ساتہ مل گئے ہون شمط سی ماخوذ ہی جسکے معنی ملنے کی ہین یہ علم یعلم متعدی اسکا باب نصر سے آتا ہی یقال شمط الشیء ای خلطتہ شمیط صبح کو بہی سیو اسطے کہتے ہین کہ اسکا اندہیرا نور سے ملا ہوا ہوتا ہی شقا بدبختی جنین بچہ جنینک کو کہہ مین ہو - نیز مدفون فی الصحاح الجنین الولد ما دام فی البطن و الجنین المقبور اجنۃ جمع یہان ثانی معنے مراد ہین علی ما صرح بہ الزوزنی

المعنی اور میری جیسی وہ ادہیڑ عورت بہی نہین ہے جسکی بدبختی نے نو بچون مین سے ایک بچی کے سوا جو قبر مین مدفون ہے باقی نہین چہوڑا یا اسکی بدبختی نے اسکے نو بچون مین سے کسیکو بہی زندہ نہین چہوڑا بلکہ سب ہی مدفون کردیئے -

الاعراب لا جنینا پر الا استثنا کی ہی ہے یا جنینا ترکیب مین حال واقع ہے ای لم یترک تسعۃ الا فی حال الجنین وھذا کقولہ ولا امر للمعصی الا مضیعا قال الخلیل مضیعا حال وجاز تنکیر ذی الحال لکونہ امرا عاما -

۲۱	تَذَكَّرْتُ الصِّبَا وَاشْتَقْتُ لَمَّا	رَأَيْتُ حُمُولَهَا أُصُلًا حُدِينَا

اللغات صبی بکسر صاد بروزن الی عشق اور شوق و منہ تصابی حمول بضم حا و میم وہ اونٹ جنپر ہودج ہون عورتین انمین ہون یا نہون بیہقی ای زید سی مرد ہین اصل جمع اصیل مفرد وہ وقت جو عصر سی مغرب تک ہی جمع عشیا اجزا کی ہی حدین بصیغہ جمع مؤنث غائب حد و مصدر باب نصر تیز اونٹون کو ہانکنا -

المعنے یعنی جیسے اشتیاق اور محبت کو یاد کیا اور جب بجلی پڑی اسکی ہودون والی اونٹ مانگتی تھی تو دیکھو اسکا اشتیاق ظاہر کیا
الاعراب صلاً مفعول فیہ ہے اور چونکہ لما کا مابعد ماقبل سے معلق ہے لہذا لمّا پہلے فعل کے لیئے ظرف بن سکتا ہے

۲۲	فَاَعْرَضَتِ الْيَمَامَةُ وَاشْمَخَرَّتْ	كَاَسْيَافٍ بِاَيْدِيْ مُصْلِتِيْنَا

اللغات اعراض ظاہر ہونا فی الصحاح اعرضت ای لاحت وبانت للناظر الیہا عرض کا مطاوع ہے جیسے اکباب کب کا قال الزوزنی ولا ثالث لهما یمامة چند گانوں میں جو پہلے جو انکا نام تہا بعد مین یمامة کا نام پڑگیا یمامہ اصل مین ایک عورت کا نام تہا جسکے آنکہین نیلے تہین اور اسقدر دور بین تہی کہ تین دن کے رستہ سے دیکہہ لیتی تہی چونکہ ان شہرون کی شہرت کا باعث ہوئی لہذا وہ شہر اسی کی نام پر مشہور ہوگئی چنانچہ پہلے جو الیمامة ہوتی تہی بعد مین خود انہیں یمامہ کہنے لگے اشمخرار بلند ہونا ومنہ المشمخر وهو الجبل العالی مصلت بصیغہ اسم فاعل اصلات مصدر تلوار کا نیام سے نکالنا فی الصحاح واصلت سیفه جرده من غمده فهو مصلت انتہی ۔

المعنے سو چلتی چلتی یمامہ کے پہاڑ سامنے ہوئے اور ایسی نظر آئی جیسے تلوارین جو سونتی ہوئی ہاتہون مین ہون ۔
الاعراب بایدی مصلتینا مع اپنے متعلق مقدر کائنة کی اسیاف کا وصف ہے اور مصلتینا مین الف اشباع کا ہے

۲۳	اَبَا هِنْدٍ فَلَا تَعْجَلْ عَلَيْنَا	وَاَنْظِرْنَا نُخَبِّرْكَ الْيَقِيْنَا

اللغات ابا ہند یا عمرو بن ہند کی کنیت ہے کیونکہ عرب مین بیٹی کا نام وہی رکہا کرتی تہی جو دادی کا ہوتا جیسے فاطمہ بنت حسین بنت فاطمہ یا یہہ کنیت استہزا ہے اور مراد اس سے اسکی سرکشی اور والدہ کی اطاعت سے انحراف کرنا ہے یعنے اسکا بیٹا تو نہین بلکہ باپ ہے اور انہین معنی کیطرف آنحضرتؐ کے قول مین اشارہ ہے کہ حتے تلد الامة ربتها قال بعض الشراح المراد منه عقوقا لاولاد جیسے بن بلال کہتا ہے فقلت لها بل تعس ام مجاشع + وقومك حتی خدبتا الیوم اصرع مخاطبہ مجاشع قبیلہ کی ایک لڑکی تہی جسے شاعر نے ام مجاشع کہکر پکارا ہے لا تعجل بصیغہ نہی حاضر تعجیل مصدر باب تفعیل جلدی سے کسی پر جا پڑنے کا ارادہ کرنا قال الله تعالی فلا تعجل علیهم انظر بصیغہ واحد مذکر امر حاضر انظار مصدر مہلت دینا یقال انظرته ای اخرته ۔

المعنی او عمرو بن ہند ابہی ہم پر جلدی نکر اور ہمین مہلت دی کہ سچی بات تجہسے کہین ۔
الاعراب یا حرف ندا محذوف ہے ابا ہند منادی ہے لا تعجل علینا جواب ندا ہے اور فا اسپر زائدہ ہے جیسے اس مصرع مین سے واذا هلكت فعند ذلك فاجزعی + نفس علیہ الرضی اور انظرنا الخ اسپر معطوف ہے ۔

۲۴	بِاَنَّا نُوْرِدُ الرَّايَاتِ بِيْضًا	وَنُصْدِرُهُنَّ حُمْرًا قَدْ رَوِيْنَا

اللغات ایراد صدا اصدار اونٹون کو پانی پر لیجانا دو مفعول کیطرف متعدی ہوتا ہے قال الفیومی واوردته الماء رایات جمع رایة بمعنی لڑائی کا نشان اصل مین مہموز ہے مگر اب الف سے ہی پڑہتے ہین ہمزہ کا پڑہنا

متروک ہی اور بعض ہمزہ کا انکار کرتی ہین اور کہتی ہین کہ اصل مین وادی ہے بیض جمع بیضاء مفرد سپید مراد صیقل کے ہوی اگر رایات سی مراد نیزی ہین یا سپید اگر جہنڈی مراد ہون حمر جمع حمراء مفرد سرخ۔

المعنے کہ ہم اپنی نیزون کو دشمنون کے سینون مین جبکہ سپید ہوتی ہین اتارتی ہین اور جبکہ وہ سرخ اور سیراب ہوجاتی ہین تو واپس

الاعراب بیضا رایات سی حال واقع ہے اور نورد کا دوسرا مفعول محذوف ہے یعنی صدور الاعداء اور حمرا قد رینا دونون حال مترادف یا متداخل ضمیر هن سی واقع ہین۔

۲۵	وَاَیَّامٍ لَنَا غُرٍّ طِوَالٍ	عَصَیْنَا الْمَلِكَ فِیْهَا اَنْ نَدِیْنَا

اللغات غر جمع اغر مفرد وہ گہوڑا یا گہوڑا جسکی پیشانی پر درہم سی زیادہ سپیدی ہو لیتی ہین فرس اغر و غراء مراد اس سے مشہور معروف کے ہین اسلیئے کہ ایسا گہوڑا جہٹ پہچانا جاتا ہی قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لکم سیماء لیست لاحد من الامم تردون علی غرا محجلین انتہی طوال جمع طویل مفرد باب نصر ینصر سی صیغہ صفت ہے بمعنے دراز۔ طول کے درازی کرنا یہ مختص سی ہے ومنہ قولہ تعالی کان مقدار خمسین الف سنۃ جیسے قصار کنایہ فرحت سے وکذلک ایام السرور قصار۔ عصینا بصیغہ جمع متکلم عصیان مصدر باب ضرب بمعنی نافرمانی کرنا ملک بسکون لام ملک بکسر لام کا مخفف ہے ملوک جمع جیسے فلس و فلوس دین تابعدار کرنا۔ تابعدار ہونا لازم متعدی دونون طرح مستعمل ہے اعشی کہتا ہے سہ هو دان الرباب اذ کرهوا الدین ÷ دراکا بغزوۃ وارتحال ÷ ثم دانت بعد الرباب وکانت کعذاب عقوبۃ الاقوال قولہ هو دان الرباب یعنی اذلها و قولہ ثم دانت ای ذلت لہ واطاعت۔

المعنے بہت سی ہمارے دن مشہور معروف لانبی ہوی جنمین ہمنے بادشاہ کی اس خوف سے نافرمانی کی کہ ہم اسکے مطیع ہوجاوین

الاعراب واو رب ہے لنا غر طوال عصینا الملک فیہا آہ سب ایام کی اوصاف ہین اور ان ندینا بصریون کے نزدیک بحذف مضاف ہے یعنی مخافۃ ان ندینا اور کوفیون کے نزدیک بتقدیر لئلا ان ندینا کی کما ذکرنا من قبل۔

۲۶	وَسَیِّدِ مَعْشَرٍ قَدْ تَوَّجُوْهُ	بِتَاجِ الْمُلْكِ یَحْمِی الْمُحْجَرِیْنَا

اللغات سید اسکی اصل مین اختلاف ہے بعض تو سوید بروزن کریم و شریف کے قائل ہین واو پر کسرہ ثقیل تہا اسلئے اسکو یا کیا گیا اور یا مین ادغام کیا گیا اور بصریون کا یہ مذہب ہے کہ اسکی اصل سیود بروزن فیعل ہے مسے کے قاعدہ سی تعلیل کی گئی اور کوفیون کا یہ خیال ہے کہ اصل مین عین کا فتح ہے اسلیئے کہ بکسرہ عین صیقل کے سوا کوئی وزن پایا نہیں جاتا اور چونکہ معتل صحیح پر محمول ہوتا ہی اسلیئے فتح ہی متعین ہی جیسے عیطل وغیرہ مین معشر جماعت گروہ معاشر جمع توجوا تاج پہنانا سردار بنانا تاج معروف ہے تیجان جمع محجر بتقدیم جیم بر حا مضطر کرنا ناچار کرنا محجر یہان

المعنے بہت سی ایسی سردار جنکی گروہ نے انہین تاج شاہی پہنایا ہے اور وہ خود مضطر پریشان خاطرون کی حمایت کرتے ہین

الاعراب واو رب کے ہے قد توجوه بتاج الملک معشر کا وصف ہے اور یحمی المحجرینا توجوه کی ضمیر مفعول سی حال واقع ہے

۲۷ تَرَکْنَا الْخَیْلَ عَاکِفَةً عَلَیْهِ | مُقَلَّدَةً اَعِنَّتَهَا صُفُوْنَا

اللغات ترک یہان بمعنی جعل ہے اسحالت مین دو مفعول چاہتا ہے یا محاورہ ترکت البحر ساکنا سی خود بہ ای لم اغیرہ عن حالہ عکوف کسیکی طرف کمال توجہ سی متوجہ رہنا قال اللہ تعالٰی وہم یعکفون علی اصنام لہم کذا فی الصحاح مقلدۃ بصیغہ اسم مفعول تقلید بمصدر ہار کا گلی مین ڈالنا متعدی بدو مفعول ہے صفون جمع صافن مفرد وہ گہوڑا جو تین پاؤن پر کہڑا ہو۔
المعنے ہمنی اپنے گہوڑون کو انکی سرون پر کہڑی رہنے دیا ایسی حالمین کہ انکی باگین انکے گلی کے ہار تہین اور وہ تین پاؤن پر کہڑی۔
الاعراب مقلدۃ کی ضمیر جو خیل کیطرف راجع ہے قائمقام فاعل کے ہی اور یہہ مقلد کا پہلا مفعول ہے اور اعنتہا دوسرا مفعول ہے اور یہہ جملہ

۲۸ وَاَنْزَلْنَا الْبُیُوْتَ بِذِیْ طُلُوْحٍ | اِلَی الشَّامَاتِ تَنْفِی الْمُوْعِدِیْنَا

اللغات ذی طلوح ایک جگہہ کا نام ہے شامات سی مراد شامی شہر ہین نفی جلاوطن کرنا باب ضرب موعد دہمکی دینے والا مراد دشمن قال الشاعر ؎ فان الموعدین یرون دونی۔
المعنے ہمنے موضع ذی طلوح سی شامات تک خیمی لگائی ہیں ایسی حالت مین کہ دہمکی دینی والون کو ہم جلاوطن کرنیوالی تہے
الاعراب بذی طلوح پر با بمعنی من ہے۔

۲۹ وَقَدْ هَرَّتْ کِلَابُ الْحَیِّ مِنَّا | وَشَذَّ بْنَا قَتَادَةَ مَنْ یَلِیْنَا

اللغات ھر ہر کتی کی آواز جو نباح (بہونکنی) کی حد تک نہ پہونچی اور سردی کے مارے اس سے نکلے ایک شاعر کہتا ہی ؎
اذا کبد النجم السماء بشتوۃ + علی حین ھر الکلب والثلج خاشف + یا انہیا یعنی کیوقت ہی کتی بہونکا کرتے ہین اسلئے کہ اسحالت مین انہین پہچان نہین رہتے تشذیب چہانٹنا قتادہ تہوہر تکی بصیغہ واحد مذکر غائب مضارع معلوم جو من کیطرف پہرتی ہے فاعل یا ضمیر مفعول قریب ہونا
المعنے ہمنی شامات تک ڈیری لگائی ایسی حالیکہ ہمارے قبیلہ کی کتی بہونک رہی تہے یعنی سخت سردی کا وقت تہا یا ہمارے زرہ پہننی کی باعث وہ ہمین پہچان نہین سکتے تہی یا مخالف قبیلہ کی کتو ہمارے زرہ کی باعث بہونکی اور جو ہمارے پڑوس تہی انکی تہوہر کو ہمنی خوب چہانٹا یعنے انکی شوکت توڑ ڈالی اور انہین دبا لیا۔
الاعراب جملہ وقد ھرت مع اپنی معطوف کے انزلنا کی فاعل سے حال واقع ہی اور منا پہلے دو معنون کی تقدیر پر حی سی حال واقع ہی تیسری حالت پر ھرت کی متعلق ہے اور من سببیہ ہے ای من دخولنا۔

۳۰ مَتٰی نَنْقُلْ اِلٰی قَوْمٍ رَحَانَا | یَکُوْنُوْا فِی اللِّقَاءِ لَهَا طَحِیْنَا

اللغات رحی چکی مراد اس سے لڑائی ہے چنانچہ کبہی شناف بہی لڑائی کیطرف ہوجاتی ہے چنانچہ ایک شاعر کہتا ہے ؎ فوارس لا یملون المنایا + اذا دارت رحا الحرب الزبون طحین فعیل بمعنے مفعول ہے پیسا ہوا آٹا
المعنے جب ہم اپنی چکی کسی قوم کیطرف لیجاتی ہین تو لڑائی کیوقت وہ قوم اسکا آٹا ہوجاتی ہے۔

الاعراب متی تنقل الی قوم رحانا شرط ہے یکونوا الخ جزا ہے

۳۱ یَکُوْنُ ثِفَالُهَا شَرْقِیَّ نَجْدٍ ۔۔۔ وَلُهْوَتُهَا قُضَاعَةَ اَجْمَعِیْنَا

اللغات ثفال بروزن کتاب ایک قسم کا چمڑا ہوتا ہے جو چکی کے نیچے اسلیے ڈال لیتے ہیں کہ آٹا دانا جو گرے اسی پر رہے اور نچلے پاٹ کو بھی کہہ لیتے ہیں لھوۃ گلا اجمعین قضاعہ کی تاکید ہے جو ایک مشہور قبیلہ ہے۔

المعنے نجد کا شرقی حصہ اس چکی کا گدّہ ہوتا ہے اور سارا قضاعہ اسکا گلا۔

الاعراب یکون فعل ناقص ثفال اسم شرقی نجد خبر اور لھوتہا باعتبار عطف یکون کا اسم ہے اور قضاعۃ اجمعینا خبر ہے اور چونکہ ایک فاعل کے دو معمول مختلف ہیں لہذا عطف جائز ہے۔

۳۲ نَزَلْتُمْ مَنْزِلَ الْاَضْیَافِ مِنَّا ۔۔۔ فَعَجَّلْنَا الْقِرٰی اَنْ تَشْتِمُوْنَا

اللغات منزل میم اور زا کی فتح سے مصدر میمی ہے یقال نزلت نزولا ومنزلا اضیاف جمع ضیف مفرد وحد تثنیہ مونث مذکر سب میں مساوی ہے کیونکہ اصل میں یہ مصدر ہے جسکے معنی کسی کے پاس اترنے کے ہیں قال الفیومی ضفت الرجل ضیفا من باب باع اذا نزلت عنده انتہی تعجیل مقدم کرنا یقال عجلت له من الثمن کذا ای قدمت قری مہمانی کا کھانا شتم گالی

المعنے تم ہمارے ہاں مہمانوں کا اترنا اترے سو ہمنے مہمانی کا کھانا تمہارے آگے کیا تاکہ تم ہمیں گالی نہ دو

الاعراب منا نزلتم کی متعلق ہے اور منزل الاضیاف مفعول مطلق ہے اور ان تشتمونا بتقدیر مخافۃ ان تشتمونا یا لئلا تشتمونا کے

۳۳ قَرَيْنَاكُمْ فَعَجَّلْنَا قِرَاكُمْ ۔۔۔ قُبَيْلَ الصُّبْحِ مِرْدَاةً طَحُوْنَا

اللغات قری اگر قاف مکسور ہے تو مقصورہ ہے اور اگر مفتوح ہے تو ممدود وہ مہمانی کرنا دو مفعول چاہتا ہے چنانچہ شعر قریناہم اذ ضافنا الزماع فاصبحت میں مذکور ہو چکا ہے مرداۃ وہ بڑا پتھر جس سے چھوٹی پتھر توڑی جاتی ہیں طحون پیسنے والا۔ طحن مصدر باب نصر ینصر پیسنا۔

المعنے ہمنے تمہاری مہمانی میں جھٹ پٹ صبح سے کچھ پہلے ایک بڑا پیسنے والا پتھر پیش کیا

الاعراب قرینا کا پہلا مفعول کم ہے اور دوسرا مرداۃ طحونا اور قبیل الصبح قرینا کا ظرف ہے

۳۴ نَعُمُّ اُنَاسَنَا وَنَعِفُّ عَنْهُمْ ۔۔۔ وَنَحْمِلُ عَنْهُمْ مَا حَمَّلُوْنَا

اللغات عموم شامل ہونا متعدی بنفسہ ہے یقال عمہم بالعطیۃ اناس ناس میں ایک لغت مروی ہے قال الشاعر ان المنایا یطلعن علی الاناس الآمنینا نعف بصیغہ جمع متکلم عفت مصدر باب ضرب یضرب حرام شئی سے بچنا یہ اصلی معنی مستعمل ہے حمل اٹھانا۔ تحمیل لادنا۔

المعنے ہم اپنی لوگوں کو عطا یا گھیر لیتے ہیں مگر خود انسے بچتے ہیں اور جو کچھ ہم پر لادتے ہیں ہم انکی جانب سے اٹھا لیتے ہیں

۳۵ نُطَاعِنُ مَا تَرَاخَی النَّاسُ عَنَّا ۔۔۔ وَنَضْرِبُ بِالسُّيُوْفِ اِذَا غُشِیْنَا

اللغات مطاعنۃ نیزہ زنی کرنا بمعنے طعن ہے قال الشاعر لطاعنت صدر الخیل المعتابین بالالی ما بیان مصدریہ زمانیہ ہی جیسی خداوند کریم کی اس قول مین مادمت حیا و قولہ فاتقوا اللہ ما استطعتم ای وقت استطاعتکم تراخی دور رہنا یقال تراخی السماء ای ابطاء غشینا بصیغہ جمع متکلم مجہول غشی مصدر باب علم یعلم آنا یقال غشیہ غشیا ناجاءہ کذا فی

المعنے جبتک دشمن ہمسے دور رہتی ہین تو ہم نیزہ مارتے ہین اور جب ہمپر آپڑتے ہین تو ہم تلوار چلاتے ہین

الاعراب ما تراخی الناس عنا جو تاویل فی وقت تراخی الناس عنا کی ہے نطاعن کا مفعول فیہ ہے اور جملہ اذا غشینا نضرب کا ظرف ہے

۳۶	بسمر من قنا الخطی لدن	ذوابل او ببیض یختلینا

اللغات سمر جمع اسمر مفرد گندم گون نیزہ قنا جمع قناۃ مفرد نیزہ خطی سے مراد سمہر ہے جو خط کا باشندہ تہا اور خط بیامہ کا ایک گانو ہے جہان ہندوستان کے نیزے بکا کرتی تہے اور اسی خط ہجر بہی کہتے ہین لدن بضم لام و سکون دال بفتح لام کی جمع ہی نرم نیزی لچکیلے یقال رمح لدن بالضم کذا فی الصحاح ذوابل جمع ذابل مفرد دبلا پتلا بیض جمع بیضاء مفرد تلوار اختلاء کاٹنا فی الصحاح والسیف یختلی لہ یقطع۔

المعنے ہم دشمنون کو ایسی گندم گون نیزون سے مارتے ہین جو سمہر نامی خط کی باشندہ کی نیزون سے اور لچکیلی اور دبلے ہین یا ایسی تلوارون سے جو گہاس کیطرح سرون کو کاٹتے ہین۔

الاعراب بسمر فعل محذوف کے متعلق ہے ای نطاعن اور ببیض یختلینا نضرب سے اور کلمہ او یہان تردید کیلئے نہین ہے بلکہ یہان یکی بعد دیگری

۳۷	کأن جماجم الابطال فیها	وسوق بالاماعز یرتمینا

اللغات جماجم جمع جمجمہ مفرد کہوپری ابطال جمع بطل بتحریک العین مفرد وہ بہادر جو اپنی شجاعت سے دوسری کی ہمت کو بیکار اور باطل کردے وسوق جمع وسق مفرد قلیل کہتا ہی کہ وسق اونٹ کے بہار کو کہتے ہین اور وقر گدہے یا خچر کے بوجہہ کو اماعز جمع امعز مفرد وہ زمین سخت جسمین کنکری ہون ارتماء گرنا۔

المعنے بہادرون کے کہوپریان گویا ون اونٹون کے بوجہہ ہی جو کنکرون والی سخت زمین مین گر رہی ہوتے ہون

الاعراب کان حرف مشبہ بالفعل ہے جماجم الابطال مع اپنی حال فیہا کی اسم ہے وسوق مع اپنی وصف بالاماعز اور یرتمینا

۳۸	نشق بہا رؤس القوم شقا	ونختلب الرقاب فیختلینا

اللغات شق چیرنا اختلاب مخلب سے کاٹنا۔ مخلب بروزن منبر وہ درانتی جسکے دندانے ہون اختلاء کاٹنا۔ کٹ جانا۔ لازم متعدی دونون طرح مستعمل ہے۔

المعنے ہم دشمنون کے سرون کو تلوارون سے چیرتے ہین اور گردنون کو کاٹتے ہین چنانچہ وہ کٹ جاتے ہین

۳۹	وان الضغن بعد الضغن یبدو	علیک ویخرج الداء الدفینا

اللغات ضغن کینہ یبدو بصیغہ واحد مذکر غائب مضارع بدو مصدر ظاہر ہونا علی بیان ضرر کی لیے ہی داء بیماری مراد حسد وغیرہ

المعنے اور بیشک کینہ بعد کینہ جو ہوتا ہے وہ برخلاف تیری مرضی کی خواہ تو اسی کتنا ہی چھپائے ظاہر ہو جاتا ہے اور جیسی بیماری کو نکالتا ہی یعنی جی کی برائی کبھی ظاہر نہیں ہوتی الا آنکہ بار بار وہ کر دیجائے تو پھر خواہ نخواہ ظاہر ہوتی ہے
الاعراب ان حرف مشبہ بالفعل ہے الضغن مع اپنی وصف بعد الضغن کے اسم ہے یبدا علیک مع اپنی معطوف جملہ ویخرج الداء دفینا

۴۰	وَرِثْنَا المَجْدَ قَدْ عَلِمَتْ مَعَدٌّ		نُطَاعِنُ دُونَهُ حَتَّى يَبِينَا

اللغات مجد شرافت جواب د داسی حال ہو معد ابن عدنان مراد ہی یبین بصیغہ واحد مذکر غائب مضارع بیان مصدر باب ضرب
المعنے قبیلہ معد جانتا ہی کہ ہمارے شرافت قدیمی ورثہ بورثہ چلی آتی ہی اور ہم اسکے ذریعہ نیزہ زنی کرتے ہین تاکہ وہ پورے طور پر ظاہر ہو جائے

۴۱	وَنَحْنُ إِذَا عِمَادُ الحَيِّ خَرَّتْ		عَنِ الاَخْفَاضِ نَمْنَعُ مَنْ يَلِينَا

اللغات عماد اونچی بنائین مراد اس سے خیمہ ہین مذکر مؤنث دونو طرح مستعمل ہے عمادۃ مفرد خرور گرنا یقال خر لله ساجدا سقط اخفاض جمع خفض بالتحریک مفرد وہ خانگی اسباب جو لادنے کے لئے تیار کیا جائے نیز وہ اونٹ جو خانگی متاع اٹھائے یہ معنی عن کے ساتھ موزون ہین جو بجائے علے کی مروی ہے نمنع بصیغہ جمع متکلم منع روکنا متعدی بدو مفعول ہے یقال منعتہ الامر کتابہ حمایت سے ہی یلی بصیغہ واحد مذکر غائب مضارع ولی مصدر باب حسب قریب ہونا نا اسکی ساتھ ضمیر مفعول کی ہے
المعنے اور جب لوگو کے خیمے خانگی اسباب پر گرین اور رحلت کے تیار ہی ہین وہ ہون تو ہم ان لوگون سے جو ہمارے جوار مین ہین دشمنون کو روکتے ہین اور انہین بچا لیتے ہین یا بسبب ہیبت اور رعب کے جب لوگو کے خیمے انکے اونٹون سے گر پڑین تو ہم ایسی مشقت کی وقت انکے حامی اور مددگار ہوتے ہین
الاعراب نمنع کا دوسرا مفعول محذوف ہے ای نمنع یلینا الاعداء جیسے اس شعر مین ہم منعوا حمی الوقبی بضرب + ومامنع الظعائن

۴۲	نَجُذُّ رُؤُوسَهُمْ فِي غَيْرِ بِرٍّ		فَمَا يَدْرُونَ مَاذَا يَتَّقُونَا

اللغات جذ توڑنا ۔ کاٹنا باب نصر یقال منہ عطاء غیر مجذ وذ رؤس جمع راس مفرد بر عقوق یعنی نافرمانی کا ضد ہی ماذا کئی طرح مستعمل ہے (۱) ما استفہامیہ اور ذا اشارہ کی لئے ہو نحو ماذا التوانی وماذا الوقوف (۲) ما استفہامیہ ہو اور ذا موصولہ ہو جیسے لبید کے اس شعر مین الا تسالان المرء ماذا یحاول + انحب فیقضے ام ضلال فباطل (۳) سارا استفہام کے لئے ہو جیسے ماذا جئت (۴) کل اسم جنس بمعنے شئی یا بمعنی الذی کے ہو جیسے لبید کے اس شعر مین دعی ماذا علمت ساتقیہ + ولکن بالمغیب نبئینی (۵) ما زائدہ ہو اور ذا اشارہ کی لئے ہو (۶) ما استفہامیہ ور ذا زائد ہو جیسے ماذا صنعت یہان معنی نمبر ۲ موزون ہین اتقاء اصل مین اوتقاء تھا واو تا سے بدل کر تا مین مدغم ہوئی بجیا صلہ اسکا محذوف ہے ای ماذا یتقون بہ
المعنے ہم انکے سرون کو انکی نافرمانی کے لئے ہی کاٹتے ہین چنانچہ وہ ایسی گھبراتی ہین کہ کوئی ایسی پناہ نہین پاتے جس سے وہ بچاؤ

چونکہ کلیب کو ناحق انہون نے مار ڈالا تہا سلیئے اپنی جد بزرگوار وائل کا انہون نے عقوق کیا کیونکہ بیٹون مین فساد ہونے سے والدین کی خوشی

الاعراب ما اذا موصول ہے یتقون یہ اسکا صلہ ہے صلہ مع اپنی موصوف کی یدرون کا مفعول بہ ہے

۴۳ کَاَنَّ سُیُوْفَنَا مِنَّا وَمِنْهُمْ | مَخَارِیْقٌ بِاَیْدِیْ لَاعِبِیْنَا

اللغات مخاریق جمع مخراق مفرد وہ پارچہ جیسی کوڑی کیطرح بنا کر بچے آپس مین کہیلتے ہین اور ایک دوسرے کو مارتے ہین اور تلوار مین بے تحاشا مارنے اور تیزی مین اسکی ساتھ تشبیہ دیجاتی ہین خرق سی ماخوذ ہی جسکے معنی پہاڑنے کی ہین

المعنے ہماری اور انکی تلوارین گویا کہیلنے والون کے ہاتہون مین کوڑے ہین جنہین وہ بے تحاشا مارتے ہین

الاعراب منا و منہم ضمیر مضاف الیہ سیوف کا بیان ہے مخاریق بایدی لاعبینا کانّ کی خبر ہے

۴۴ کَاَنَّ ثِیَابَنَا مِنَّا وَمِنْهُمْ | خُضِبْنَ بِاُرْجُوَانٍ اَوْ طُلِیْنَا

اللغات خضبن بصیغہ جمع مونث غائب مجہول خضاب مصدر رنگنا ارجوان ایک رنگ ہی جو نہایت سرخ ہوتا ہے فارسی مین اسی ارغوان کہتے ہین طلین بصیغہ جمع مونث غائب مجہول طلاء مصدر لیپ کرنا۔

المعنی ہماری اور انکے کپڑے گویا ارغوان سے ہلکا رنگ کئی گئے ہین یا گاڑہے رنگ۔

الاعراب کانّ حرف مشبہ بالفعل ہے ثیابنا منا و منہم اسکا اسم ہی خضبن بارجوان مع اپنی معطوف او طلینا کی خبر ہے

۴۵ اِذَا مَا عَیَّ بِالْاِسْنَافِ قَوْمٌ | مِنَ الْهَوْلِ الْمُشَبَّهِ اَنْ یَکُوْنَا

اللغات عی تصلیہ بامدخول اکی تدبیر سی عاجز آنا یقال عی بامرہ اذا لم یہتد بوجہہ قال الشاعر ؎ عیوا بامرہم کما عیّت ببیضتہا الحمامۃ اسناف کام کی درستی و مضبوطی کرنا یقال اسنفوا امرہم احکموہ اصلی معنے اسکی تنگ پالان باندہنے کے ہین مجازاً معنے احکام ہی عام بول چال مین جسوقت کوئی اپنی کام کی تدبیر سی عاجز آجائے عی بالاسناف کہہ لیتے ہین ہول ڈر یا مصدر بمعنی فاعل ہے یعنی ڈرانی والا المشبہ بصیغہ اسم مفعول تشبیہ مصدر حاضر کر دینا۔ یکون تامہ ہے اور ضمیر اسکی جو ہول کیطرف پہرتی ہے فاعل ہے اور ان مصدریہ ہے۔

المعنے جب لوگ کام درستی کے تدبیر سی عاجز آجائین کسی ایسی خوف یا ڈر اسیوالے امر باعث سے جسکا واقع ہونا بالکل سامنے حاضر کیا گیا ہے

الاعراب ال مشبہ پر جو داخل ہے بمعنی الذی ہے اور مشبہ کو نہ اسکا صلہ ہی جو مع اپنی موصول کے من کا مجرور ہوکر عی کی متعلق ہے جیسی بالاسناف اور قوم اس کا فاعل ہے کل جملہ فعلیہ شرط ہے

۴۶ نَصَبْنَا مِثْلَ رَهْوَةَ ذَاتِ حَدٍّ | مُحَافَظَةً وَکُنَّا السَّابِقِیْنَا

اللغات نصب کہڑا کرنا یقال نصبت الشئ ای رفعتہ رہوۃ اونچا پہاڑ اور پست مکان ہے جسمین پانی جمع ہو رہوہ کہلاتا ہی اضداد سی ہے مگر حسب تصریح زوزنی یہان ایک خاص پہاڑ مراد ہی بسبب تانیث اور علم کی غیر منصرف ہی صاحب صحاح فرماتی ہین کہ ابی ذویب کے شعر مین ایک خاص پہاڑ سی مراد ہی حد شوکت و رعب فی الصحاح وحد الرجل باسہ محافظۃ

المعنے تو ہم اپنی جماعت کے حفاظت کے لیے ایک لشکر اور رکھ چھوڑا کرتی ہیں جو اونچی پہاڑ کی طرح شوکت کا پورا ہے اور ہم سب سے آگے رہتے ہیں۔
الاعراب محافظۃ نصبنا کا مفعول لہ ہے اور مثل رھوۃ ذات حد کتیبۃ محذوف کا وصف ہے۔

۴۷	بِشُبَّانٍ یَرَوْنَ الْقَتْلَ مَجْدًا	وَشِیبٍ بِالْحُرُوبِ مُجَرَّبِینَا

اللغا شبان جمع شاب مفرد نوجوان جیسے فارس و فرسان قتل مصدر معلوم مجہول دونوں کا احتمال ہے مگر یہاں عام مراد ہیں جسکی ضمن میں دونوں مفہوم آجاتی ہیں شیب جمع اشیب مفرد بوڑھا مجرب بصیغہ اسم مفعول باب تفعیل تجربہ مصدر آزمودہ کار
المعنے ایسے نوجوانوں کے ساتھ جو قتل کو اپنا فخر اور عزت سمجھتے ہیں اور ایسے بوڑھوں کے ساتھ جو لڑائیوں میں تجربہ کار اور آزمودہ کار ہیں
الاعراب بشبان نصبنا کی متعلق ہے اور شیب شبان پر معطوف ہے اور مجربین فی الحروب اسکا وصف ہے۔

۴۸	حُدَیَّا النَّاسِ کُلِّهِمْ جَمِیعًا	مُقَارَعَةً بَنِیهِمْ عَنْ بَنِینَا

اللغا حدیا اسم مصدر ہے جو بروزن تصغیر ثریا حمیا کی طرح آیا ہے جسکی معنی تحدی کے ہیں اور تحدی کے معنی صحاح میں غلبہ پانے کی لیے مقابلہ کرنیکے ہیں اسحالت میں منصوب بمصدریت ہوگا جیسے معاذ الاله ان تکون کظبیۃ * ولا دمیۃ ولا عقیلۃ ربرب یا بمعنے معارض ہے اسحالت میں مرفوع علی الخبریۃ ہوگا چنانچہ جب بولتی ہیں انا حدیاک تو مراد اس سے یہ ہے کہ میں تیرا مقابل ہوں مقارعت چونکہ متضمن معنے دفع کو ہے لہذا عن اسکا صلہ آسکتا ہے
المعنے غلبہ میں سب لوگوں کے ہم مقابل ہیں بحالیکہ انکے بیٹوں کو اپنی بیٹوں سے لڑ کر دفع کرنے والے ہیں
الاعراب حدیا الناس یا مرفوع علی الخبریۃ ہے یعنی نحن حدیا الناس یا منصوب بر مصدریت جیسے سبحان اللہ اصل میں نتحدی الناس حدیا تہا بعد میں فعل حذف کر کی مصدر کو اسکی جگہہ رکہہ دیا اور مقارعۃ باب مفاعلہ سی مصدر ہے جو بتاویل اسم فاعل نتحدی کے فاعل سے حال واقع ہے۔

۴۹	فَأَمَّا یَوْمَ خَشْیَتِنَا عَلَیْهِمْ	فَتُصْبِحُ خَیْلُنَا عُصَبًا ثُبِینَا

اللغا اما معنی جزا کو متضمن ہوتا ہے اور اکثر مکرر ہی مستعمل ہوتا ہے تقدیر یوں ہے مہما یکن من شئ یوم خشیتنا علیہم فتصبح خیلنا خشیۃ باب علم سی مصدر ہے بصلہ علی بدحول علے کے تکلیف پہنچنے سی ڈرنا خیل سے مراد یہاں سوار ہیں قال اللہ تعالٰی واجلب علیہم بخیلک ورجلک ای بفرسانک ورجالتک عصب جمع عصبہ مفرد مردوں کا گروہ ابن فارس کے نزدیک دس تک اور ابو زید کے نزدیک چالیس تک اسکی حد ہے جیسے غرف وغرفہ ثبین خلاف قیاس جمع ثبہ مفرد اور کبہی اثابی بہی اسکی جمع میں آگیا ہے قال الراجزہ دون اثابی من الخیل زمر
المعنے جسدن ہمیں ہجوں کے تکلیف پہنچنے کا ڈر ہوتا ہے تو ہماری سوار گروہ گروہ ہو جاتے ہیں

۵۰	وَأَمَّا یَوْمَ لَا نَخْشَیٰ عَلَیْهِمْ	فَنُمْعِنُ غَارَةً مُتَلَبِّبِینَا

اللغا امعان اصل میں معنے گھوڑے کے سخت دوڑنے کی ہیں یقال امعن الفرس ای تباعد فی عدوہ بعد میں

اور استقصا کی بھی آگیا ہی قال الفیومی ومنہ قیل المعن فی الطلب اذا بالغ فی الاستقصاء انتہی۔ غارۃ باب افعال کا مصدر ہے معنے گھوڑی کا سخت دوڑنا قال الفیومی اغار الفرس اغارۃ اذا اسرع فی العدو یعنی تیز چلنا یقال اغار القوم اغارۃ اذا اسرعوا فی المسیر اور کبھی خود گھوڑی کو بھی غارۃ کہہ لیتے ہیں بولتی ہیں شنوا الغارۃ ای فرقوا الخیل یعنی دشمن پر حملہ کرکے اسی تباہ کرنا قال اغار علی العدو ہجم علیہم دبا دیہم واوقع بہم انتہی متلبب بصیغہ اسم فاعل باب تفعل تلبب مصدر کاتیان باندھنا اور یہہ عادت کیوقت کیا کرتی تھے قال الشاعر ہ واستلاموا وتلببوا + ان التلبب للمغیر +

المعنے جب ہمین اپنے مال بچون کے تکلیف پانی کا ڈر نہین ہوتا تو اسدن ہم (گھوڑون کیطرح) کاتیان باندہ کر سخت دوڑنے ہین یا دھاوا

الاعراب غارۃ لہ امعان سے مفعول مطلق ہے اگر وہ پہلے دو معنون مین مستعمل ہے اور اگر چوتھی معنی اس سے مراد ہین تو اسوقت معن کا وہ مفعول لہ ہوگا جیسے شددوا الاغارۃ فرسانا و دکیانا مین تھے۔

۵۱	برأسٍ من بني جُشَمِ بن بكرٍ		نَدُقُّ بِهِ السُّهُولَةَ وَالحُزُونا

اللغات رأس اصمعی فرماتی ہین کہ جب کوئی کنبہ معزز اور مکثرت ہوجاتا ہی تو اسوقت اسکی نسبت بولتی ہین ہم راس اور عمر بن کلثوم کی شعر مین بھی یہی معنی مراد ہین اور جوہری فرماتی ہین کہ میری خیال مین یہان معنی سردار کی زیادہ موزون ہین اسلیئی کہ دوسری مصرع مین مفرد کی ضمیر پہیرتا ہی اگر کنبہ مراد ہو تو بہم کہتا۔ کاتب الحروف کی خیال مین صرف ضمیر مناسبت کچھہ پختہ دلیل نہین معلوم ہوتے کیونکہ معنی جمع ہونی ہی یہہ لازم نہین آتا کہ ضمیر پہیرنے کیوقت بھی وہی امر ملحوظ رہے لفظ مفرد کی لحاظ سی اگر مفرد ضمیر راجع کیجاوے تو اسمین کیا مضائقہ ہی بلکہ دق کا لفظ اصمعی کے معنی کے زیادہ تائید کرتا ہی دق پیسنا دمنہ الدقیق لیا ہوا آٹا سہولۃ حزونۃ کا ضد ہی زمین کا نرم ہونا فی القاموس سہلت ککرم سہولۃ

حزون جمع حزن بروزن فلس مفرد سخت زمین۔

المعنے بنی جشم بن بکر کے معزز اشخاص کے ساتھہ جنکی معیت ہین ہم نرم اور سخت زمینون کو روندتے ہین یا ضعیفا و رقوی دشمن کو بہگاتی ہین

الاعراب بہ کی ضمیر جو دوسرے مصرع مین ہے راس کیطرف پہرتی ہی گو وہ معناً جمع ہے مگر لفظاً مفرد ہے اور من بنی جشم بن بکر راس کا پہلا وصف ہے جیسی ندق بہ السہولۃ والحزونا اسکا دوسرا وصف ہے اور برأس کے المعن کے متعلق ہے جو پہلی بیت مین موجود

۵۲	أَلَا لَا يَعْلَمِ الأَقْوَامُ أَنَّا		تَضَعْضَعْنَا وَأَنَّا قَدْ وَنِينَا

اللغات لا یعلم بصیغہ نہی غائب ہی تضعضع عاجز ہونا۔ ذلیل ہونا۔ محتاج ہونا ضعضاع ہر ایک ضعیف شی بے تدبیر مرد۔ سست مرد ونینا بصیغہ جمع متکلم ماضی معلوم ونی مصدر باب ضرب یضرب سست ہونا

المعنے کوئی یہہ نہ سمجھے کہ ہم ذلیل ہوگئے یا بودے پڑگئے۔

الاعراب لا یعلم نہی غائب اقوام فاعل انا تضعضعنا مع اپنی معطوف وانا قد ونینا کی لا یعلم کا مفعول ہے

۵۳	أَلَا لَا يَجْهَلَنْ أَحَدٌ عَلَيْنَا		فَنَجْهَلَ فَوْقَ جَهْلِ الجَاهِلِينَا

اللغات جھل بصلہ علی کسیکے معین حماقت کرنا اور جرئت کرنا قال القیوفی جھل علی غیرہ سفہ واخترء انتہی
المعنی کوئی ہم پر جرئت نکرے کہ ہم جرئت کرنیوالوں سے بڑھکر جرئت کرین وھذا کقولہ حلیم اذا ما الحلم کان جلالۃ وجھل
احیانا اذا التمسو جہالۃ وکقولہ فاذ الحلم یتفعک فالجھل احزم دوسرے مصرع مین جہل سے مراد جزاء جہل ہے جیسے خدا تعالی کی اسقول مین فیما کی
ھم وجزاء سیئۃ سیئۃ مثلھا وقال تعالی ومکروا ومکر اللہ وقال یخادعون اللہ وھو خادعھم۔
الاعراب فنجھل جواب نہی ہونیکے لیئے منصوب ہے یا جملہ مستانفہ ہونیکے لیئے مرفوع ہے۔

۵۴	بِاَیِّ مَشِیَّۃٍ عَمْرَوبْنَ هِنْدٍ		تَكُوْنُ لِقَيْلِكُمْ فِيْنَا قَطِيْنَا

اللغات ای شرط استفہام موصولہ تینون طرح مستعمل ہے مضاف الیہ کا جو مجہول متھم ہوتا ہے جب استفہام کے طور پر کہا جاے
ای رجل جاء یا ای امرءۃ قامت تو ایسی حالت مین غرض اس مجہول کے تعیین اور تخصیص ہوتی ہے جواب مین بدون اس معین کے
کچھ اور ذکر نہین کرنا چاہیے شرط کیصورت مین جب بولتی ہین ای ہم تضرب اضرب تو اسوقت یعنی ان تضرب رجلا اضربہ
کی ہوجاتا ہے اور عموم کا مفید نہین ہوتا اور جب ای رجل جاء فاکرمہ بولتی ہین تو اسصورت مین پہلا اکرام کی ہی معین
ہوجائیگا کسی اور کو شامل نہین ہوگا اور کبھی حسب اقتضاء قرینہ عموم کا فائدہ بھی دیدیتا ہے جیسے ای صلوۃ وقعت بغیر
طہارۃ وجب قضاءھا وای امرءۃ خرجت فھی طالق اضافت بہرحال اسکے لئے لازم ہے اگر مفعول کیطرف مضاف ہو
تو مفعول ہوتا ہے اور ظرف مکان اگر ظرف کیطرف مضاف ہو شرط استفہام مین فصیح استعمال اسکا یہ ہے کہ مذکر مونث کیلئے
یکسان ہی رہے قال اللہ تعالی فای آیات اللہ تنکرون اور یہ شعر عمر بن کلثوم کا بھی اسی قبیل سے ہے کہ باوجود مضاف الیہ
کی مونث ہونے کی بصیغہ مذکر آیا ہے مشیۃ بروزن خطیئۃ بمعنی ارادہ ہمزہ کی ساتھہ بہ نسبت ادغام کی زیادہ مستعمل ہے مگر
حسب تصریح فیومی اصلی کو زاید پر قیاس کرکے ادغام کرنا ایک ایسا امر ہے جو ائمہ صرف سے منقول نہین قیل وہ حاکم جسکے بات
چلتی ہو قول سے ماخوذ ہے اصل قیول تھا سید کی تعلیل کرکے بعد مخفف کیا گیا قطین نوکر چاکر واحد جمع ہر دو مین
مستعمل ہے جریر کہتا ہے ؎ ھذا ابن عمی فی دمشق خلیفۃ + لو شئت ساقکم الی قطینا +
المعنی کس ارادہ پر ای عمر بن ہند ہم تمہاری حاکم کی لیئے اپنے بہائیون مین جاکر ہو جائین۔
الاعراب یا حرف ندا محذوف عمرو بن ھند منادی کل ندا ہوا بای مشیۃ متعلق تکون جو فعل ناقص مع اسم کی ہے
قطینا لقیلکم فینا خبر کل جملہ فعلیہ جواب ندا ہے کل جملہ ندائیہ ہے۔

۵۵	بِاَیِّ مَشِیَّۃٍ عَمْرَوبْنَ هِنْدٍ		تُطِيْعُ بِنَا الْوُشَاۃَ وَتَزْدَرِيْنَا

اللغات وشاۃ جمع واشی مفرد وشیۃ مصدر بادشاہ کی ہان کسیکی بدگوئی کرنا بصلہ با مستعمل ہے یقال وشی بہ الی
السلطان وشایۃ سعی بہ اسکا وشاۃ کی متعلق ہے ازدراء حقیر سمجھنا متعدی بنفسہ ہے یقال ازدریتہ ای حقرتہ
المعنی کس ارادہ پر ای عمرو بن ہند ہماری بدگوئی کرنیوالون کے تو بات مانتا ہے اور ہمین حقیر سمجھتا ہے

۵۶	تَهَدَّدُنَا وَتُوعِدُنَا رُوَيْدًا	مَتَى كُنَّا لِأُمِّكَ مَقْتَوِينَا

اللغات تھدید ڈرانا ۔ دہمکی دینا وھددہ تواعدہ بالعقوبۃ ایعادکذ لک رویدا یا رود کا اسم تصغیر ہے جسکے معنی آہستگی کی ہیں قال الشاعر کانہا تمشے علی رود ۔ ای علے مہل یا ارواد کا تصغیر ترخیم ہے اور اسکا چار طرح استعمال ہے (۱) اسم فعل جیسے رویدا عمراای دعہ معنے امہلہ (۲) صفت جیسے ساروا سیرا رویدا ومنہ قولہ تعالی امہلہم رویدا ای امہالا رویدا (۳) حال جیسے سار القوم رویدا چونکہ معرفہ کے بعد آیا ہے اسلیے حال ہے ہوگا (۴) مصدر جیسے رویدعمرو با ضافت جیسے خدا تعالی کی قول فضرب الرقاب میں یہاں پہلے معنوں میں مستعمل ہے یا مصدر محذوف کا وصف ہے ای امہلنا امہالا رویدا مقتوین قتو خدمت کرنا قال الشاعر انی امرؤ من بنی فزارۃ لا + احسن قتو الملوک والحلبا + مقتی بروزن مغزی میم مفتوح اور الف مقصورہ سے مصدر میمی ہے جب اسی یا نسبت سے منسوب کیا تو مقتوی یعنی خادم ہوگیا جیسے مولوی جب اسی جمع کیا تو مقتویون حالت رفعی میں اور مقتوین حالت نصبی جری میں ہوگیا بعد میں تخفیفا یا مشدد کو حذف کیا گیا مقتوین رہگیا جیسے اعجمین وغیرہ ام بعض اسکے اصل امہۃ خیال کرتی ہیں اسلیے کہ جمع امہات آتی ہے مگر ابن جنی فرماتی ہیں کہ زیادت دعوی اصالت سے زیادہ آسان معلوم ہوتا ہے اور عام بول چال میں انسانوں کے واسطے امہات اور غیر انسان کیلیے امات کا اطلاق آتا ہے

المعنے ہمیں دہمکی دیتا ہے اور ڈراتا ہے ذرا ٹھیر جا بہت ہو گیا) تیری ماں کے چاکر تھے

الاعراب رویدا یا بمعنے امہل ہے یا مصدر محذوف کا وصف ہی ای امہلنا امہالا رویدا

۵۷	فَإِنَّ قَنَاتَنَا يَا عَمْرُو أَعْيَتْ	عَلَى الْأَعْدَاءِ قَبْلَكَ أَنْ تَلِينَا

اللغات اعیت بصیغہ واحد مؤنث غائب باب افعال اعیا مصدر مسئلہ علی رجل علے کا دشوار آنا فی الصحاح اعیا علیہ الامر وتعایا بمعنے تلین بصیغہ جمع مؤنث غائب باب ضرب یضرب لین نرم ہونا ان مصدریہ ہے تاویل مصدر میں ہوکر معنے

المعنے اسلیے کہ ہمارا نیزہ (یعنے عزت) تیرے زمانہ سی پہلے دشمنوں پر نرم نہیں ہوا ۔

الاعراب ان یلینا تاویل مصدر میں ہوکر اعیت کی ضمیر فاعل سے بدل اشتمال ہے ۔

۵۸	إِذَا عَضَّ الثِّقَافُ بِهَا اشْمَأَزَّتْ	وَوَلَّتْهُ عَشَوْزَنَةً زَبُونَا

اللغات عض متعدی بنفسہ علی اور با سی بھی ہے باب علم یعلم سی ہے مگر خلاف قیاس مصدر اسکا ساکن الاوسط ہی باب منع سی بھی آتا ہی مگر کم ہی ابن قطاع نی اسی باب نصر ینصر سی بیان کیا ہی ثقاف بروزن کتاب ایک قسم کا لوہا ہوتا ہی جسی گرم کرکے نیزی سیدہے کرتے ہیں فارسی میں اسی شکنجہ اور ہندی میں بانکہ کہتے ہیں اشمأزت بصیغہ واحد مؤنث غائب اشمئزاز مصدر منقبض ہونا ۔ اینٹھنا ولتہ مونہہ پہیرنا عشوزنۃ مؤنث عشوزن مذکر بروزن سفرجل سخت اور موٹا زبون فعول بمعنی فاعل ہے ہٹانی والا زبن سی ماخوذ ہی جسکے معنی ہٹانی کے ہیں لوٹنے میں

ربنت لنا قد جابہا اذا ضربتہ بثفنات رجلیہا ای برکبتہا و منہ الزبانیہ ملائکۃ النار لزبنہم اہل النار الی قعرہا

المعنے جب باگ اسکی پکڑی ہو تو اٹہکر مونہہ پہیرلے ایسے حال مین کہ بہت سخت اسے ہٹانے والا ہو

الاعراب اذا عض الثقاف بہا شرطیہ اشمأزت مع معطوفہ جملہ دلتہ کی جسمین عشوزنۃ اور زبونا وقت کی ضمیر فاعل سے حال مترادف یا متداخل واقع ہین جزا ہے ۔

۵۹	عَشَوْزَنَۃً اِذَا انْقَلَبَتْ اَرَنَّتْ		تَشُجُّ قَفَا الْمُثَقِّفِ وَالْجَبِیْنَا

اللغات انقلاب پلٹنا ارنت بصیغہ واحد مونث غائب رنان مصدر آواز کرنا آواز کرنا یہان لازم ہی تشج بصیغہ واحد مونث غائب شج مصدر باب نصر ینصر زخمی کرنا دگر زیادہ نہین جو مین اسکا استعمال آتا ہی جو سر یا مونہہ مین ہون) قفا گردن کا پچھلا حصہ مذکر مونث دونون طرح مستعمل ہے جمع مذکر اقفیہ ہی اور جمع مونث اقفاء جیسی ارحاء یہہ ابن سراج کا قول ہے اور کبھی قفی بروزن فلوس مثل عصی بھی اسکی جمع مین آگیا ہی اصمعی فرماتی ہین کہ مینی ثلث اقفٍ سنا ہی ابن سکیت کے نزدیک اسکا الف واو سی بدلا ہوا ہی یہی وجہ ہے کہ اسکا تثنیہ قفوین آتا ہی قفوتہ اخوذ ہی جسکے معنی پیچھے آنی اور تابع ہونیکی ہین مثقف بصیغہ اسم فاعل باب تفعیل تثقیف مصدر نیزون کو یا تکڑی سیدہا کرنا جبین ہاتہ کے داہنی یا بائین جانب کنپٹی تک قال الفیومی فتکون الجبہۃ بین الجبین جبین اجنہ جمع الف لام اسپر مضاف الیہ کا عوض ہے ای جبین المثقف

المعنے ایسا سخت کہ جب وہ پلٹا جائے تو بہت بولی سیدہا کرنیوالیکی پیٹہہ اور ماتہی کے دونون جانبون کو زخمی کردی

الاعراب جملہ تشج قفا الخ ارنت کی ضمیر فاعل سی حال واقع ہے یا خبر ہے اذا انقلبت سی جزا واقع ہی اور کل جملہ شرطیہ عشوزنۃ کا وصف ہے

۶۰	فَهَلْ حُدِّثْتَ فِیْ جُشَمِ بْنِ بَکْرٍ		بِنَقْصٍ فِیْ خُطُوْبِ الْاَوَّلِیْنَا

اللغات ھل یہان استفہام انکاری کے لئی ہے حدثت بصیغہ واحد مذکر مخاطب مجہول تحدیث مصدر بات سنانا یا اسکا صلہ ہے خطوب بروزن فلوس جمع خطب مفرد سخت حادثہ جو نازل ہو۔

المعنے سو کیا تونی جشم بن بکر کے حق مین اگلے لوگون کے حادثون مین کوئی نقص سنا یا گیا ہے

۶۱	وَرِثْنَا مَجْدَ عَلْقَمَۃَ بْنِ سَیْفٍ		اَبَاحَ لَنَا حُصُوْنَ الْمَجْدِ دِیْنَا

اللغات علقمہ بن سیف عتابی قبیلہ بنی عتاب بن سعد بن زہیر بن جشم بن بکر میں ایک سخی سردار تہا جو کمال شجاع اور کریم تہا اباحۃ مال کے معنی مال کو ایسی حالت مین کردینا ہی کہ جو چاہی اسی لی کسی قسم کی روک ٹوک نہو قال الفیومی اباحہ مالہ اذن فی الاخذ والترک وجعلہ مطلق الطرفین حصون جمع حصن بروزن حمل مفرد کوٹ قلعہ دین قہر وغلبہ

المعنے ہم علقمہ بن سیف کی بزرگی کی وارث ہین اسنی ہمارے لیئے عزت کی کوٹ مباح کردیئے ۔

الاعراب جملہ اباح لنا آہ یا مستانفہ ہی یا علقمہ بن سیف سی بتقدیر قد حال واقع ہے ۔

۶۲	وَرِثْتُ مُهَلْهِلاً وَالْخَيْرَ مِنْهُ		زُهَيْراً نِعْمَ ذُخْرُ الذَّاخِرِينَا

اللغا مہلہل ابن ربیعہ عمرو بن کلثوم کا نانا تہا یا تو محاورہ شعر ہلہل سے ماخوذ ہے یعنی وہ جو نہایت ہی صاف اور خوب ہو چونکہ امرء القیس بن ربیعہ کلیب کے بہائی نے پہلے پہل اچہا شعر کہا اسلئے اسے مہلہل کہا گیا اور بعض کا یہ خیال ہے کہ اس شعر ہی سے اسکا نام مہلہل مشہور گیا تہا لما توغل فی الکراع ھجینہم ھلہلت اثار مالکا او صنبلا . . اخیر اسم تفضیل ہے بولتے ہیں ھذا خیر من ھذا ای یفضلہ اخیر نہیں بولتے الا شاذ عام کی بولی ہیں جو بر خلاف باقی اہل عرب کے شر کی جگہہ بہی اشر بول لیتے ہیں اور کبہی اسم فاعل کے معنوں میں ہے آجاتا ہی اسوقت تفضیل مقصود نہیں ہوتی جیسے الصلوۃ خیر من النوم میں یعنی ھے ذات خیر و فضل ای جامعۃ لذلک اور چونکہ لام اور من دونوں سے مستغنی ہے لہذا یہاں اسم فاعل ہوگا کیونکہ اسم تفضیل میں دو وجہونکا اجتماع ناجائز ہی یا لام زائدہ ہی جیسے شعر ولست بالاکثر منہم حصے + وانما العزۃ للکاثر + یا کوئی اور فعل مقدر کیا جاوے جس سے یہہ من متعلق ہو یعنی والخیر خیر منہ زہیر بن جشم بن بکر کو خیر اسلئے کہا کہ وہ مہلہل کے دادا اون میں سے ہی ذخر بروزن فعل باب نصر ینصر سے حاصل مصدر ہے وہ چیز جو اسلئے جمع کیا جاوے کہ بوقت حاجت کام آوی ذاخرین بصیغہ جمع مذکر اسم فاعل از باب مذکور

المعنے میں مہلہل اور اس سے اچہے زہیر کا وارث ہوں کہ میراث شرف یا میراث ذخیرہ کرنیوالوں کا اچہا ذخیرہ ہے

الاعراب نعم کا مخصوص بالمدح محذوف ہے یعنی ما ورثنا او شرفی وغیرہ۔

۶۳	وَعَتَّاباً وَكُلْثُوماً جَمِيعاً		بِهِمْ نِلْنَا تُرَاثَ الْأَكْرَمِينَا

اللغا عتاب عمرو بن کلثوم کی دادی کا نام ہے کلثوم شاعر کی باپ کا نام ہے تراث فعل ورثت تہا واو تا سی بدل گئی

المعنے اور عتاب اور کلثوم وغیرہ سب کی ذریعہ ہی ہمنے شریفوں کا ورثہ پایا۔

۶۴	وَذَا الْبُرَةِ الَّذِي حُدِّثْتَ عَنْهُ		بِهِ نُحْمَى وَنَحْمِي الْمُلْتَجِينَا

اللغا ذا البرۃ کعب بن زہیر کا لقب ہے اسلئے کہ اسکی ناک پر چند بال حلقہ کیطرح اگی ہوئی تہی نحمی اول مجہول ہے ثانی معروف

المعنے اور اس ذو البرہ کا وارث ہوں جسکی باتیں تو سنا یا گیا ہی اسی سے ہم حمایت کیجاتی اور اسی سے ہم محتاج لوگوکی حمایت کرتی

۶۵	وَمِنَّا قَبْلَهُ السَّاعِي كُلَيْبٌ		فَأَيُّ الْمَجْدِ إِلَّا قَدْ وَلِينَا

اللغا کلیب وائل امرء القیس بن ربیعہ یعنی مہلہل کا بہائی ہے اسنی ایک کتی کا بچہ رکہا ہوا تہا جبکسی جگہہ ڈیرا کرتی تو یہہ کتا حفاظت میں ہوتا جہانتک کتی کے آواز جاتی کسیکو مجال نہیں تہی کہ وہاں دم مارے ہوتی ہوتی یہانتک نوبت پہنچی کہ اسکی اجازت کی سوا کوئی سفر نکر سکتا تہا شادی بیاہ نہیں ہو سکتا تہا اسکی آگی سی کوئی گذر نہ سکتا اور نہ اسکی محفل میں کوئی بیچکر ہی پاکر بیٹہتا اور اسقدر معزز ہو گیا کہ کہاوت اعز من کلیب وائل جبہی ہو جاتی وہ ایکا علی درجہ کا شہنشاہ سمجہا جاتا ای یہاں متضمن معنے نفی ہے لہذا الا کا لفظ اسکے بعد لایا ہے ولینا بصیغہ جمع

المعنے اور ذوالبرہ سی ہے جسکے پہلے کلیب ہین سی ایک بڑا کوشش کرنیوالا تہا سو کوئی شرافت باقی نہین رہی ہے جسکے ہم وارث نہین ہوے

۶۶	مَتٰی نَعْقِدْ قَرِیْنَتَنَا بِحَبْلٍ		تَجُذَّ الْحَبْلَ اَوْ تَقِصِ الْقَرِیْنَا

اللغات عقد باندہنا باب ضرب قرینة وہ اونٹنی جو کسی دوسرے اونٹ کے ساتہہ ملاکر باندہی جائے قرن سے ماخوذ ہی جسکے معنی دو اونٹون کو ملاکر باندہنے کے ہین قران وہ رسی جس سے دو اونٹ ملاکر باندہے جائین قرین ذکر کیے یہی آتا ہی یہان صرف اپنی طاقت اور زورآوری کا بیان کرتا ہی فی الصحاح وقولہم اذا جاذبتہ قرینتہ قہرہا ای اذا قرنت بہا الشدیدۃ اطاقہا وغلبہا قال الشاعر ؎ وکنت اذا قرینی جاذبتہ ؞ حبالی مات اوشم الجذابا تقص بصیغہ واحد مؤنث غائب باب ضرب وقص مصدر گردن توڑنا۔

المعنے اور جب کبہی ہماری اونٹنی ایک رسی مین کسی دوسرے اونٹ کے ساتہہ باندہی جائے تو یا تو رسی توڑ ڈالی یا ساتہی کی گردن توڑ دے

الاعراب متی تعقد آہ شرط ہی تجذ الحبل مع اپنے معطوف او تقص القرینا کے جزا ہے

۶۷	وَنُوْجَدُ نَحْنُ اَمْنَعَہُمْ ذِمَارًا		وَاَوْفَاہُمْ اِذَا عَقَدُوْا یَمِیْنَا

اللغات نوجد بصیغہ جمع متکلم مجہول از باب وجد یجد نحن تاکید کے لیے ہے امنع منع کرم اذا صار منیعا سے افعل ہے یا منع کا اسم تفضیل ہے ذمار بروزن کتاب عہد پیمان قسم عزت ذمر سے ماخوذ ہی جسکے معنی غضبناک کرنیکے ہین جو کچہہ عزت ایسی امور سے جنکے لیے انسان غصہ ہوتا ہی اور طوق ہی کہ انہہ سے نہین جانے دیتا لہذا اسی ذمار کہتے ہین فی الصحاح وقولہم فلان حامی الذمار اذا ذمر وغضب حمی وفلان امنع ذمارا من فلان ویسمی ذمارا لانہ یجب علی اہلہ التذمر لہ انتہی اوفی بصیغہ اسم تفضیل بہت وفا کرنے والا۔

المعنے اور ہم عزت مین زیادہ منیع یا عزت کی زیادہ حفاظت کرنیوالے اور قسم کی بہت وفا کرنیوالے پائے جاتے ہین

الاعراب نوجد فعل قلب ضمیر مفعول مالم یسم فاعلہ پہلا مفعول امنعہم دوسرا مفعول اور ذمارا منصوب علی التمیز ہے یا امنع کا مفعول ہے یا فعل مقدر کا اوفاہم امنعہم پر معطوف ہے اور جملہ اذا عقدوا یمینا اوفاہم کا ظرف ہے

۶۸	وَنَحْنُ غَدَاۃَ اُوْقِدَ فِیْ خَزَازٰی		رَفَدْنَا فَوْقَ رِفْدِ الرَّافِدِیْنَا

اللغات خزازی خزاز دونون طرح مروی ہے ایک پہاڑ ہی جسپر عرب غارت کیوقت آگ جلایا کرتے تہے رفد اعانت

المعنے اور جب خزاز پہاڑ پر آگ جلائی گئی تو ہم ہی اعانت کرنیوالون سے زیادہ اعانت کی کلیب بن ربیعہ کی بہن لبید بن عنیس غسانی کے نکاح مین تہی لبید نے ایکدن غصہ مین آکر اسکو ہیٹر مارا اسنے بہائی کیطرف شکایت کی جس نے ربیعہ کا سارا کنبہ اکٹہا ہوا اور خزاز پہاڑ پر انہوں نے آگ جلائی کلیب سردار تہا سخت لڑائی ہوئی یہانتک کہ کلیب نے لبید کو مار ڈالا اور اسی دن معز زیادہ تہا ہوے جنسے شمار ہونے لگا فلان اعز من کلیب وائل کہا ہے جسکے طرف اشارہ ہے

۶۹	وَنَحْنُ الْحَابِسُوْنَ بِذِیْ اُرَاطٰی		تَسَفُّ الْجِلَّۃُ الْخُوْرُ الدَّرِیْنَا

اللغات اراط بروزن غراب ایک جگہ ہے قال الجوھری وھو فی شعر عمرو بن کلثوم تسف بصیغہ واحد مونث غائب باب نصر ینصر سفوفا مصدر پھانکنا جلة بڑی عمر والی اونٹنیاں جمع جلیل مفرد جیسے صبیة وصبی قال الشمردل إذا لم تأخذ الی سلاحہا + ابل بجلتہا ولا ابکارہا + خور خوّارۃ مفرد وہ اونٹنی جسکا رنگ خاکی مائل بسرخی ہو اور اسکا جمع اماز کی ہو قال ابن الاعرابی والحمر من الابل اطہرہا جلدا والورق اطیبہا لحما والخور اغزرہا لبنا درین وہ پرانا گھاس جو سبب کہنگی کے کالا ہو جائے قال الجوھری وقیل ما ینقم بہ الابل یبی وجہ ہے کہ قحط ناکی میں کھاتے ہیں
المعنے اور ہم ذی اراط میں وطنوں کو روکنے والے تھے بحالیکہ بڑی عمر کی خاکی رنگ اونٹنیاں سوکھی گھاس کو پھانکتی تھیں۔ بیان اپنی صبر او استقلال پر فخر کرتا ہے کہ ایسی مصیبت کے وقت بھی اپنی مقام پر جمے ہیں چنانچہ مضر بن ربعی کہتا ہے ہ ونحل
فی دار الحفاظ بیوتنا + رتع الجمال فی الدرین الاسود +
الاعراب نحن مبتدا الحابسون بذی اراط خبر جملہ تسف الجلة الخور الدرینا حابسون کے ضمیر فاعل سے حال واقع ہے

۷۰	وکنا الایمنین اذا التقینا		وکان الایسرین بنو ابینا

اللغات ایمن داہنا ایمنین منسوب بسوی ایمن کے جمع اور یحذف یا نسبتہ ہے جیسے اعجمین و اعجمی الیسرین ایمنین کی طرح ہے ابینا یا اب نا ضمیر متکلم کی طرف مضاف ہے یا جمع اب نا کی طرف مضاف ہے اصل میں ابین تھا چنانچہ ایک شاعر کہتا ہے فلما تعرفن اصواتنا + بکین وفدیننا بالابینا نون اضافت کے لئے گر گیا الدا ابائک ابراھیم واسمعیل واسحق ایک قرارت میں ابیک جمع اب مضاف بسوی ضمیر خطاب آیا ہے۔
المعنے جب ہم دشمن کے مقابل ہوئے تو ہم دائیں طرف تھے اور ہمارے بائیں جانب ہمارے چچازاد بھائی تھے
الاعراب کنا فعل ناقص مع اسم ایمنین خبر اذا التقینا ظرف متعلق فعل کل جملہ معطوف علیہ جیسیر جملہ وکان الایسرین ابنا معطوف ہے کل جملہ معطوفہ

۷۱	فصالوا صولة فیمن یلیہم		وصلنا صولة فیمن یلینا

اللغات صولة ایک دفعہ حملہ کرنا بصلہ علی مستعمل ہے ومنہ ذئب قول اشدّ من صول۔
المعنے چنانچہ انہوں نے اپنی ساتھیوں کے ساتھ ملکر ایک سخت حملہ کیا اور ہمنے بھی اپنی ہمراہیوں کے ساتھ ہو کر ایک بھاری حملہ کیا۔ یا انہوں نے ان پر جو انکے پاس تھے حملہ کیا اور ہمنے ان لوگوں پر جو ہمارے پاس تھے حملہ کیا۔
الاعراب اگر فی اپنی اصلی معنے پر رہے تو اسحالت میں فیمن یلیہم صالوا کی ضمیر فاعل سے حال واقع ہوگا جیسے فیمن یلینا صلنا کی ضمیر متکلم سے ہے اور اگر بمعنی علی ہو تو اسحالت میں صولت کی موصول نکالنی کی کچھ ضرورت نہیں اور مراد اس سے احد ہونگے

۷۲	فآبوا بالنہاب وبالسبایا		وابنا بالملوک مصفدینا

اللغات آبوا لوٹنا باب نصر ینصر نہاب جمع نہب مفرد غنیمت سبایا جمع سبیہ بروزن خطیئہ مفرد وہ عورت جو قید کیجائے مصفدین بصیغہ اسم مفعول تصفید مصدر قید کرنا بمعنی مجروح صفاد بروزن ابایق وہ زنجیر رسی وغیرہ جس سے

المعنے سو ہمارے چچا زاد بھائی غنیمتین اور قیدین عورتین لائی اور ہم قیدی بادشاہ لائے

الاعراب مصفدینا ملوک سی حال واقع ہے۔

۳ اِلَیْکُمْ یَا بَنِیْ بَکْرٍ اِلَیْکُمْ | اَلَمَّا تَعْرِفُوْا مِنَّا الْیَقِیْنَا

اللغات الیکم اسم فعل بمعنی تنح ہے لما بمعنے لم ہے البتہ استغراق اسمین پایا جاتا ہے۔

المعنی او بنی بکر تو ہم سے دور ہو جاؤ ہمسے دور ہو جاؤ کیا تمنے ہمسے یقین کو معلوم نہین کیا

اَلَمَّا تَعْلَمُوْا مِنَّا وَمِنْکُمْ | کَتَائِبَ یَطَّعِنَّ وَیَرْتَمِیْنَا

اللغات کتائب جمع کتیبہ مفرد لشکر کتب سے ماخوذ ہی جسکے معنی جمع کرنیکے ہین قال الفیومی والکتیبۃ من الجیش مجتمعۃ اطعان باہم نیزہ زنی کرنا۔ ارتماء باہم تیر اندازی کرنا۔

المعنے کیا تمنے ان لشکروں کی حالت کو نہ جانا جو تم ہم مین سے تھی اور باہم نیزہ مارتی اور تیر چلاتی تھے

الاعراب کتائب مع اپنی وصف یطعن و یرتمینا کے تعلموا کا مفعول ہے۔

۴ عَلَیْنَا الْبَیْضُ وَالْیَلَبُ الْیَمَانِیْ | وَاَسْیَافٌ یَقُمْنَ وَیَنْحَنِیْنَا

اللغات بیض جمع بیضہ مفرد خود یلب چمڑے کی زرہ نیز ڈھال کو بھی کہتے ہین چنانچہ ایک شاعر کہتا ہے علیہم کل سابغۃ دلاص + وفی ایدیہم الیلب المدار + دوسرے تقدیر پر یلب یمانی کا صلہ محذوف ہوگا یعنی وفی ایدینا الیلب الیمانی جیسے شعرہ یالیت زوجک قد غدا + متقلدا سیفا ورمحا مین رمحا متقلد کا مفعول نہین بلکہ حاملا کا اور علفتہا تبنا وماء باردا مین ماء سے پہلے سقیتہا محذوف ہے انحناء ٹیڑھا ہونا

المعنے ہمپر خود اور یمنی زرہین ہین یا ہمارے سر پر خود اور ہمارے ہاتھون مین ڈھالین اور تلوارین مین جو کبھی سیدھی اور کبھی

الاعراب بیض مع اپنی معطوف یلب یمانی کی جسپر شبا مرہی وصف یقمن وینحنینا معطوف ہے مبتدا موخر ہی اور علینا خبر مقدم

۵ عَلَیْنَا کُلُّ سَابِغَۃٍ دِلَاصٍ | تَرٰی فَوْقَ النِّطَاقِ لَہَا غُضُوْنَا

اللغات سابغۃ فراخ زرہ قال الفیومی وسبغت الدرع وکل شیء اذا طال من فوق الی اسفل دلاص بروزن کتاب نرم چمکتی زرہ کو کہتی ہین درع دلاص وادرع دلاص الواحد والجمع علی لفظ واحد باب نصر ضرب سے صفت ہے نطاق بروزن کتاب آلہ کا صیغہ ہے پٹکے کو کہتے ہین کمام غضون جمع غضن مفرد سلوٹ۔

المعنے ہمپر ہر ایک زرہ چوڑی چکنی ہوتی ہے جسکے سلوٹین پٹکے پر تھین۔

الاعراب کل سابغۃ مبتدا موخر ہے دلاص سابغہ کا پہلا وصف اور جملہ تری فوق النطاق الخ اسکا دوسرا وصف ہے جسمین لہا غضون کا حال ہے اور ذوالحال کے نکرہ ہونیکی لیئے اس سے مقدم ہی اور علینا خبر مقدم ہے

۶ اِذَا وُضِعَتْ عَنِ الْاَبْطَالِ یَوْمًا | رَاَیْتَ لَہَا جُلُوْدَ الْقَوْمِ جُوْنَا

اللغات وضعت بصیغہ واحد مونث غائب مجہول وضع مصدر بمعنی اتارنا یوم یا اپنی اصلی معنون مین ہے یا بمعنے وقت کی ہی جلود جمع جلد بروزن حمل مفرد چمڑا قال الازہری الجلد غشاء وجسد الحیوان قد یجمع علی اجلاد جون بفتح جیم سپید ایک شاعر کہتا ہی ؎ غیر یا بنت الحلیس لونی + مر اللیالی واختلاف الجون + وہو المراد ہہنا اضداد سی ہے جون بضم جیم جمع جیسے رجل ضنم و قوم صنم۔

المعنے اگر کسی دن یا کسیوقت ہمارے بہادرون سے اتاری جائین تو انکی پہننے کی لیے ہمارے لوگون کے چمڑی کالی اوجہ دیکھے

الاعراب جملہ اذا وضعت آہ شرطیہ دایت لہا آہ جزا ہے کل جملہ شرطیہ ہے لہا بتقدیر مضاف اصل مین تلبیہا تہا

۴۷	کَاَنَّ غُضُوْنَہُنَّ مُتُوْنُ غُدْرٍ		تُصَفِّقُہَا الرِّیَاحُ اِذَا جَرَیْنَا

اللغات متون جمع متن مفرد بیٹھہ غدر جمع غدیر مفرد تالاب غدر سی ماخوذ ہے جسکے معنی چھوڑنی کے ہین چونکہ تالاب بہی اس پانی کا نام ہے جسی سیلاب چھوڑ جائی لہذا اسی غدیر کہہ دیتے ہین فہو فعیل بمعنے مفاعل من غادرہ او مفعل من اغدرہ یا غدر بمعنی دہوکہا دینا ہی ماخوذ ہے اسلیے کہ سخت ضرورت کے وقت خشک ہوجاتا ہے کمیت شاعر کہتا ہی ؎ ومن غدرہ نبز الاولون + اذ لقبوہ الغدیر الغدیرا + علی ذلک التقدیر فہو فعیل بمعنے فاعل تصفیق صفق وہ ضرب جسکا آواز سنائی دے یقال صفقتہ الریح وصفقتہ والریح تصفق الاشجار فتصطفق ای تضرب کذا فی الصحاح جری پانی وغیرہ کا جاری ہونا۔ ہوا کا چلنا۔

المعنے ان زرہون کے سلوٹین گویا تالابون کے سطحین ہین جنہین ہوا مین چلتے ہوی لگین یعنے تالابون کے سطحون پر جیسے ہوا کی لگنے سے لہرین نمودار ہوتی ہین ویسی ہی وہ شکن اور سلوٹین دکہائی دیتے تہین

الاعراب کل سابغۃ چونکہ معنی جمع ہے غضونہن مین جمع کی ضمیر اسکی طرف راجع ہوسکتی ہے کان حرف مشبہ بالفعل ہے غضونہن اسم متون غدر خبر جملہ تصفقہا الریاح آہ جسمین اذا جرینا تصفقہا کا ظرف ہے غدر کا وصف واقع ہے

۴۸	وَتَحْمِلُنَا غَدَاۃَ الرَّوْعِ جُرْدٌ		عُرِفْنَ لَنَا نَقَائِذُ وَافْتُلِیْنَا

اللغات روع باب قال کا مصدر ہے بمعنے گہبرانا مراد لڑائی ہے اسلیے کہ وہ گہبراہٹ کا سبب ہے جرد جمع اجرد مفرد کم مو گہوڑا نقائذ جمع وہ گہوڑے جو دشمن سے چہنی جائین نقیذہ اسکا مفرد ہی جسمین تا نقل کی لیے ہے افتلاء مصدر چہڑانا دودہ پرورش کرنا ومنہ قول الشاعر ؎ ولیس ہلالک مثنا سیدا ابدا + الا افتلینا غلاما سیدا فینا + اسکا مجرد فلو بہی بمعنی پرورش کرنیکے آیا ہے حطیئہ کہتا ہے ؎ تجنب قلتجی الرباط نجیب

المعنے لڑائی کے دن ہمین ایسی گہوڑے اٹہاتی ہین جو بہت ہی کم بالون والی ہین اور ہمارے لیے انکا دشمنو سے لینا اور پرورش کرنا یا دودہ چہڑانا

الاعراب تحملنا فعل مع مفعول بہ غداۃ الروع مفعول فیہ جرد فاعل جملہ عرفن لنا آہ مع اپنی معطوف جملہ فعلیہ وافتلین کے جرد کا وصف ہے

۷۹	وَرَدْنَ دَوَارِعًا وَخَرَجْنَ شُعْثًا	کَأَمْثَالِ الرَّصَائِعِ قَدْ بَلِينَا

اللغات دوارع جمع دارع مفرد زرہ پوش ولا یصرفنہ فعل لانہ بمعنی الستر انتہی شعث ورہ گھوڑے جنکے بال گہر گہرا نکیا جاوے و فی الصحاح وخیل شعث ای غیر مفرجۃ رصائع جمع رصیعہ مفرد لگام کی گھنڈی بلیت جمع غائب معلوم بروزن رضین بلا مصدر کہنہ ہونا۔

المعنے یا گھوڑے بینی گھوڑے لڑائی میں گھستے ہیں اور لگاموں کے گھنڈیوں کیطرح جو پرانی ہوں گہر گہرا نہ کیے ہوئے بکھرے بالوں نکلتے ہیں۔

الاعراب دوارع چونکہ وردن کے ضمیر فاعل سے حال واقع ہے اسیئے منصوب ہے جیسے شعثا خرجن کے ضمیر فاعل سے حال واقع ہونیکے لیئے اور جملہ قد بلینا رصائع سے حال واقع ہے۔

۸۰	وَرِثْنَاهُنَّ عَنْ آبَاءِ صِدْقٍ	وَنُورِثُهَا إِذَا مِتْنَا بَنِينَا

اللغات عن یہاں بمعنی بعد ہے اباء صدق میں موصوف اضافت معنوی کیطرف مضاف ہے یعنی اباء صادقین فی الافعال کما قال الشاعر ؎ بنو الصالحین الصالحون ومن یکن + لآباء صدق یلقہم حیث سیرا قال اللہ تعالی فی مقعد صدق عند ملیک مقتدر کما البحث فیہ بنین جمع ابن مفرد اصل میں بنو بفتحتین تہا انکے جمع میں تغیر نہیں ہوتا اور با کی کسرہ کی قائل ہیں اسلیئے کہ اسکا مؤنث بنت با کی کسرہ سے ہے اور چونکہ مؤنث میں تغیر نہیں تہا لہذا یہ

المعنے ہم اپنے صادق الافعال باپ دادوں کے بعد انکے وارث ہوئے ہیں اور جب ہم مرجائینگے تو اپنے بیٹوں کو وارث کرجائینگے یعنی وہ ایسی گھوڑی نہیں کہ فروخت یا ہبہ کیئے جاسکیں یا چھینے جی کوئی اور شخص انہیں لیجائے چنانچہ اسی مضمون میں ایک شاعر کہتا ہے ؎ ابیت اللعن ان سکاب علق + نفیس لا تعار ولا تباع

۸۱	عَلَى آثَارِنَا بِيضٌ حِسَانٌ	نُحَاذِرُ أَنْ تُقَسَّمَ أَوْ تَهُونَا

اللغات اثار جمع اثر بفتحتین مفرد بمعنی بعد یقال خرجت فی اثرہ ای بعدہ نیز آثار بمعنی طریقہ ورونبہ ہی آیا ہے فی الصحاح واثار النبی سنتہ علیہ السلام بیض جمع بیضاء مفرد گوری رنگت والی عورت حسان جمع حسنہ مفرد خوبصورت عورت تھون بصیغہ جمع مؤنث غائب مضارع معلوم باب نصر ینصر ہون مصدر سبک ہونا یقال ھان علیہ الشیء

المعنے ہمارے پیچھاڑی یا ہمارے ہم خیال گوری گوری خوبصورت عورتیں ہیں جنکے بٹنے یا سبکی کا ہم اندیشہ کرتے ہیں

الاعراب بیض مع اپنی صفت حسان اور جملہ نحاذر ان تقسم کی جسمیں ان تقسم مع اپنی معطوف کے تاویل بمصدر ہوکر نحاذر کا مفعول ہے) مبتدا مؤخر ہی علی آثارنا خبر مقدم ہے وقد لوحظ فی ذلک ما ذکرنا من ان النکرۃ اذا وصفت بمفرد وظرفا وجملۃ قدم المفرد واخر الباقیین کقولہ تعالی ذکر مبارک انزلناہ۔

۸۲	أَخَذْنَ عَلَى بُعُولَتِهِنَّ عَهْدًا	إِذَا لَاقَوْا كَتَائِبَ مُعْلِمِينَا

اللغات اخذ علیہ عہدا وموثقا بمعنے قسم کی آیا ہے قال اللہ تعالی قد اخذ علیکم موثقا ولم یؤخذ

علیہم میثاق الکتاب معلمین بصیغہ جمع مذکر اسم مفعول علامتون والے۔
المعنی اپنے خاوندون کو قسمین دیتی ہین کہ جب وہ علامتون والی لشکرون کے مقابلہ مین آوین
الاعراب اذا لاقوا الی اخرہ اخذن کا مفعول فیہ ہے۔

۸۳	لیستلبن افراسا و بیضا		و اسری فی الحدید مقرنینا

اللغات لیستلبن بصیغہ جمع مذکر غائب بانون تاکید ثقیلہ و لام جواب قسم استلاب مصدر چہینا متعدی بنفسہ ہے اور دو مفعول چاہتا ہے بیض اگر بیضا کا جمع ہے تا مراد اس سے یا تلوارین ہین یا گوری رنگ کے عورتین جو کنیز بن جاتی تہین چنانچہ پیچہے کہہ آیا ہے فابوا بالنہاب و بالسبایا اور اگر با کی فتح سی ہے تو بیضہ کے جمع ہے جسکے معنی خود کے ہین اسری جمع اسیر مفرد جیسی مرضی و مریض مقرنین بصیغہ اسم مفعول تقرین مصدر قیدیون کو رسیون مین مقید کرنا فی الصحاح و قرنت الاساری فی الحبال شدد لکثرۃ و قال اللہ تعالی مقرنین فی الاصفاد انتہی
المعنی کہ ضرور گہوڑیان اور گوری عورتین یا صیقل کی ہوئی تلوارین یا خود اور اونہی مین جکڑی ہوئی قیدی آوین

۸۴	ترانا بارزین و کل حی		قد اتخذوا مخافتنا قرینا

اللغات بارز بصیغہ اسم فاعل بروز مصدر باہر نکلنا۔ لڑائی کی لیئے نکلنا و منہ قولہ تعالی و لما برزوا لجالوت و جنودہ
المعنی توہمین باہر نکلتی ہوی دیکہتا ہے اور ہر ایک قبیلہ نی ہمسے ڈر کر کوئی نہ کوئی ہمنشین اور ساتہی بنا لیا ہے
الاعراب جملہ و کل حی آہ بارزین کے ضمیر فاعل سے حال واقع ہی اور قد اتخذوا کی ضمیر جمع اسیلئے ہے کہ کل حی مفید معنی جمعیت ہے جیسے اس شعر مین ع جادت علیہ کل بکر حرۃ + فترکن کل قرارۃ کالدرہم +

۸۵	اذا ما رحن یمشین الہوینا		کما اضطربت متون الشاربینا

اللغات رحن بصیغہ جمع مؤنث غائب ماضی معلوم بر وزن قلن رواح چلنا قال الفیومی و قد یتوہم بعض الناس ان الرواح لا یکون الا فی اخر النہار و لیس کذلک بل الرواح و الغدو عند العرب یستعملان فی المسیر ای وقت کان لیلا کان او نہارا قالہ الازہری و غیرہ و علیہ قولہ علیہ السلام من راح الی الجمعۃ فی اول النہار فلہ کذا ای من ذہب انتہی ہوینا ہون کا اسم تصغیر ہے جسکے معنی وقار اور سکینہ کی ہین فی الصحاح یقال یمشون ہونا منصوب علی التمیز ہے اور زوزنی فرماتی ہین کہ ہونی کا اسم تصغیر ہے اضطراب جہولنا۔ ہلنا
المعنی جب وہ زمین پر چلتی ہین تو ہولی ہولی چلتی ہین جیسی شرابیون کے کمرین جہولتے ہین۔
الاعراب الہوینا باوجود معرفہ ہونے کے تمیز واقع ہوسکتا ہی بصری حال کیطرح کچہہ نکچہہ تاویل کر لیتے ہین مگر کوفی کہلم کہلا اسکے جواز کی قائل ہین اور ذیل کے مثالین بطور استشہاد کی پیش کرتی ہین سفہ نفسہ غبن رایہ۔ الم بطنہ۔ وفق امرہ۔ اشتد امرہ۔ زید الحسن الوجہ۔

بعولتنا اذا لم تمنعونا		یقتن جیادنا ویقلن لستم	۸۶

اللغات یقتن بصیغہ جمع مؤنث غائب مضارع معلوم بروزن یقلن قوت قیاتہ مصدر باب نصر ینصر خوراک دینا بعولۃ جمع بعل مفرد خاوند اور عورت کو بھی زوج کیطرح کہہ لیتے ہیں لم تمنعوا بصیغہ جحد معلوم جمع مذکر حاضر نا ضمیر مفعول منع مصدر کسی چیز کا کسی سے روک لینا اور اسی نہ دینا دو مفعولوں کو چاہتا ہے متعدی بنفسہ ہے اور کبھی دوسرے مفعول کیطرف متعدی بعن ہوتا ہے قال الشارح یقال منعتك كذا ومنعتك عن كذا پس لم تمنعونا کا دوسرا مفعول محذوف ہوگا ای اذا لم تمنعونا الاعداء قال الحماسی فلا تلمم ابیت اللعن فیہا + ومنعکہا بشیء

المعنے وہ ہمارے گھوڑوں کو خوراک دیتی ہیں اور کہتے ہیں کہ اگر ہمکو تم دشمنوں سے نہ بچاؤ گی تو تم ہمارے خاوند نہیں ہو

خلطن بمیسم حسبا ودینا		ظعائن من بنی جشم بن بکر	۸۷

اللغات ظعائن جمع ظعینہ مفرد اصل میں اس عورت کو کہتے ہیں جو ہودہ میں ہو مگر مجازاً باعتبار مایؤل الیہ اس عورت کو بھی کہہ لیتے ہیں جو ہودہ میں بیٹھنے والی ہو گو گھر میں ہی ہو میسم جمال فی الصحاح یقال امرأۃ ذات میسم اذا کان علیہا اثر الجمال حسب ابن سکیت فرماتے ہیں کہ حسب وہ شرافت جو ذاتی ہو خواہ اسکے باپ دادوں میں شرافت ہو یا نہ ہو اور مجد وہ شرافت جو ذاتی اور باپ داداؤں کیطرف سے بھی ہو اور ازہری فرماتے ہیں کہ حسب وہ شرافت ہے جو مکسوبہ اور مجد ہو حضرت علیہ السلام نے فرمایا ہے تنکح المرأۃ لحسبہا اس سے معلوم ہوتا ہے کہ وہ حسب کو مجد کا مرادف سمجھتے ہیں حساب سے ماخوذ ہے جسکی معنے شمار کرنیکے ہیں قال الفیومی وہو عد المناقب لانہم کانوا اذا تفاخروا حسب کل واحد مناقبہ ومناقب آبائہ ومما یشہد بقول ابن السکیت قول الشاعر ومن کان ذا نسب کریم ولم یکن + لہ حسب کان اللئیم المذمما + فجعل الحسب فعل الشخص مثل الشجاعۃ وحسن الخلق والجود ومنہ قولہ حسب المرء دینہ - دین طاعت وفرمانبرداری ومنہ الدین

المعنے وہ ہودہ نشین بنی جشم بن بکر کی اولاد سے ہیں جنہوں نے حسن کے ساتھ ذاتی شرافت اور دین کو یا اپنے خاوندکی طاعت کو اکٹھا کیا ہے

الاعراب ظعائن مع اپنی وصف من بنی جشم بن بکر اور خلطن بمیسم آہ کی مبتدا محذوف سے خبر واقع ہے جو ہن ہے یا ظعائن من بنی جشم بن بکر مبتدا ہے اور خلطن آہ خبر ہے

تری منہ السواعد کالقلینا		وما منع الظعائن مثل ضرب	۸۸

اللغات قلین جمع قلہ مفرد گلی اصل میں قلوتہا فعل بمعنے مفعول ہے قلو سے ماخوذ ہے جسکی معنی ہانکنے کے ہیں ۃ بعوض محذوف کی ہے کان الفراء یقول انما ضم ولہا النداء على الواو انتہی اور یہ جمع خلاف قیاس ہے اسلئے کہ ذوی العقول سے نہیں

المعنے ہودج نشین عورتوں کو دشمنوں سے تلوار کی اس وار جیسا کسی چیز نے نہیں بچایا جس سے پونچوں کو تو گلیوں کی طرح دیکھتا ہے

الاعراب جملہ تری منہ آہ ضرب کا وصف ہے جو مثل کا مضاف الیہ ہوکر شی کا وصف ہے جو منع کا فاعل ہے

اور اسکا دوسرا مفعول محذوف ہی ای الاعداء او عن الاعداء۔

کأنّا والسّیوفُ مسلّلاتٌ	ولدْنا النّاسَ طرًّا اجمعینا	۸۹

اللغات مسلّلات بصیغہ جمع مؤنث سالم اسم مفعول التسلیل مصدر سونتنا طرًا ناس سے تاکید ہی بمعنی اجمعین طرسی ماخوذ ہی جسکے معنی اونٹون کو ادہر ادہر سی اکٹھی کرلینیکے ہین اجمعین ناس سے تاکید واقع ہی قال الفیومی وتتبعہ المؤکد فی اعرابہ ولا یجوز قطع شیٔ من الفاظ التاکید علی تقدیر عامل اٰخر ولا یجوز فی الفاظ التاکیدان یسبق بحرف العطف فلا یقال جاء زید نفسہ وعینہ لان مفہومہا غیر زائد علی مفہوم المؤکد والعطف انما یکون عند المغایرۃ بخلاف الاوصاف وفی الحدیث فصلوا قعودا اجمعین فغلط من قال انہ نصب علی الحال لان الفاظ التوکید معارف والحال لا یکون الا نکرۃ انتہی

المعنی جب تلوارین سونتی ہوئی ہوتے ہین یعنی لڑائی کا موقع ہوتا ہی تو ہم حامینا حیا ہین گویا ایسی ہین جیسے والدین گویا کہ اور سب لوگون کو ہمنے جنا ہی یا کثرت مین اسقدر بڑہ جاتی ہین کہ ہمارے سوا کوئی نظر نہین آتا گویا کہ سب لوگون کو ہمنی ہی جنا ہی

الاعراب کانّ حرف مشبہ بالفعل ہے نا ضمیر اسم ذوالحال ہے جملہ اسمیہ والسیوف مسلّلات حال ہے اور جملہ ولدنا الناس آہ خبر ہے کل جملہ اسمیہ ہے۔

یُدَهْدُوْنَ الرُّؤُسَ کما یُدَهْدِیْ	حَزاوِرَةٌ بِاَبْطَحِهَا الْکُرِیْنا	۹۰

اللغات دهدهہ بروزن دحرجہ پتہر لڑکانا اور کبہی ہا دوم کو یاسی بدل لیتے ہین یقال دہدی الحجر ودہدہتہ انا ذوالرمہ کہتا ہی سہ کما دہدی من العرض الجلامید حزاورہ جمع حزور بروزن جعفر وحزّور بروزن سفرجل بتشدید واو قوی لڑکا اور یعقوب کہتا ہی کہ حزور اس لڑکی کو کہتے ہین جو ابہی بالغ نہوا ہو مگر قریب بلوغ ہو ایک شاعر کہتا ہی ع ان بعد ملطی منا منسفرا + شیخا بجالا وغلاما حزورا ابطح جمع بطحا مفرد فراخ میدان جو پست ہی ہو کرین

الاعراب یدہدون الرؤس فعل بع فاعل ومفعول بہ کما یدہدی مین ما مصدریہ ہی اور مجرور متعلق فعل ہے ابطحہا کی ضمیر مجرور یا حزاورہ کیطرف راجع ہے یا کرین کیطرف علی مذہب الکوفیین۔

وقد علمَ القبائلُ من معدٍّ	اِذا قُبَبٌ بِاَبْطَحِها بُنِیْنا	۹۱

اللغات قبائل جمع قبیلہ مفرد ایک باپ کے بیٹے قال الفیومی وهو ماخوذ من قبائل الراس ای القطع المتصل بعضہا ببعض معد بن عدنان کے اولاد عرب کا مشہور قبیلہ ہی قبب جمع قبہ مفرد جیسے غرف وغرفہ گول خیمہ کو بہی کہتے ہین

المعنی جب سے معد بن عدنان کی اولاد کی خیمہ انکے فراخ میدانون مین لگائی گئی تب سے وہ بخوبی جانتی ہین

الاعراب بطحہا کی ضمیر یا قبائل کیطرف پہرتی ہے یا قبب کیطرف اور بنین ماضی مجہول بروزن رمین ہے

بِاَنَّا الْمُطْعِمُوْنَ اِذا قَدَرْنا	وَاَنَّا الْمُهْلِکُوْنَ اِذا ابْتُلِیْنا	۹۲

اللغات الطعام کہانا کہلانا متعدی بنفسہ ہی قدرنا یا معروف ہی یا مجہول پہلی صورت مین یا قدرسی ماخوذ ہے

جسکی معنی فراخ دست ہونیکی ہین یقال رجل ذو قدرۃ ای یسار یا بمعنے گوشت پکانی کے ہو ومنہ القدیر قال علیہ السلام اکثروا المرق دوسرے صورت مین یا بمعنی عظمنا کی ہے قال اللہ تعالے وما قدروہ حق قدرہ فیکون من قبیل قولہ تعالے ولئن شکرتم لازیدنکم یا بمعنی قدر علینا رزقنا کی ہے فی الصحاح وقدر علی الانسان رزقہ مثل قتر فیکون من قبیل قولہ تعالے یؤثرون علی انفسہم ولو بہم خصاصۃ ابتلین بصیغہ جمع مؤنث غائب ماضی مجہول ابتلاء مصدر ازمانا قال الفیومی وبلاہ اللہ یبلوا بالخیر او بالشر وابتلاہ ابتلاء بمعنے امتحنہ۔

المعنے کہ جب ہم گوشت پکاتی ہین یا اہل وسعت ہوتی ہین تو ہم ہی مہمانون کو کہانا کہلانی والی ہین یا جب عزت کیی جاتی ہین اور لوگ ہمارا شکر ادا کرتے ہین یا تنگدست ہوتی ہین تو ہم ہی مہمانون کی ضیافت کرنیوالے ہین اور جب ہم لڑائی وغیرہ مین آزمائی جاتی ہین تو ہم ہی دشمنون کو ہلاک کرنیوالے ہین۔

الاعراب المطعمون خبر پر الف لام حصر کی لیئی ہے اور یا علم کا صلہ ہے اور مفعول مطعمون بغرض شمول کے محذوف ہے اور اذا قدرنا مطعمون کا ظرف ہے ایسی ہی مہلکون کا مفعول محذوف ہے اور اذا ابتلینا جملہ اسکا

۹۳	وَاَنَّا المَانِعُونَ لِمَا اَرَدْنَا		وَاَنَّا النَّازِلُونَ بِحَيْثُ شِيْنَا

اللغات شیتنا اصل مین ہمزہ تہا خود ساکن تہا ما قبل مکسور ہونے کی لیئے یا سے بدل گیا۔

المعنے جب ہم چاہتی ہین لوگون کو اترنی سی روکتی ہین اور جہان چاہتے ہین اترتی ہین یا جس چیز کو ہم چاہتے ہین لوگون سے روک لیتے

الاعراب لام یہان توقیت کے لیئی ہے اور ما مصدریہ ہے یا ظرفیہ مصدریہ ہے جیسے ما دمت حیا اور فاتقوا اللہ ما استطعتم مین اور لام زائدہ ہے ای وقت ارادتنا المنع قال الزوزنی وانا نمنع الناس ما اردنا منعہ ایاہم اس تقدیر پر ما موصولہ ہوگا اور لام زائد فان المنع یتعدی الی المفعولین بلا واسطۃ۔

۹۴	وَاَنَّا العَاصِمُونَ اِذَا اُطِعْنَا		وَاَنَّا العَازِمُونَ اِذَا عُصِيْنَا

اللغات عاصم سختی سی بچانیوالا باب ضرب سے بصیغہ اسم فاعل ہے قال اللہ تعالے لا عاصم الیوم زوزنی نے عارم مہمل حروف سے بیان کیا ہے عرام سی ماخوذ ہے جسکی معنی بدخلقی اور تیزی کے ہین قال الفیومی والعرام وزان غراب الحدۃ والشرس یقال عرم یعرم من بابی ضرب وقتل فہو عارم اور حضرت استاد مدظلہ نی عین مہملہ اور زای

المعنے ہم ہی بچانے والی ہین جب ہم اطاعت کیی جاتے ہین اور ہم ہی بدخلق یا یکا ارادہ ٹہانی والے ہین جب ہم نافرمانی کیی جاتے

۹۵	وَاَنَّا التَّارِكُونَ اِذَا سَخِطْنَا		وَاَنَّا الاٰخِذُونَ اِذَا رَضِيْنَا

اللغات سخطنا بصیغہ جمع متکلم باب علم العلم سخط بفتحتین مصدر ناراض ہونا ومنہ تسخط عطاہ ای استقلہ ولم یقع موقعا الا خذ لینے والا

المعنے اور ہم ہی تحفہ تحائف کو چھوڑ دینی والی ہین جب کہ ہم ناراض ہوتے ہین اور ہم ہی لینے والی جب ہم راضی ہوتے

۹۶	وَنَشْرَبُ اِنْ وَرَدْنَا المَاءَ صَفْوًا		وَيَشْرَبُ غَيْرُنَا كَدِرًا وَطِيْنَا

اللغا نشرب بصیغہ جمع متکلم باب علم یعلم شراب شربت مصدر پینا ورود پانی پر اترنا صدور کا ضد ہے صفوۃ بمعنے خالص کے ہے یقال محمد صلی اللہ علیہ صفوۃ اللہ من خلقہ وصفوۃ وصفوۃ مالی جب ہا اخیر سی حذف کرتی ہین تو پہر صفو بالفتح آتا ہے نص علیہ ابو عبیدۃ کدر بفتحتین صفو کا ضد ہے گندلا پانی فی الصحاح الکدر خلاف الصفو وقد کدر الماء بالکسر یکدر کدرا فہو کدر طین کیچ۔

المعنے جب ہم کسی پانی پر اترتے ہین تو صاف خالص پانی پیتے ہین اور دوسرے لوگ گندلا اور کیچ سر کتے ہین

الاعراب صفو نشرب کا مفعول بہ ہونیکے لئے منصوب ہے جیسے کدر اور طین۔

۹۷	الا ابلغ بنی الطماح عنا		ودعمیا فکیف وجدتمونا

اللغا بنی طماح ایاد سے ایک قبیلہ ہے اور دعمی بنی ربیعہ سے۔

المعنی او مخاطب بنی طماح اور دعمی کو ہماری جانب سی یہہ پیغام پونچا دینا کہ تمنے ہمین پہر کیسا پایا

۹۸	اذا ما الملک سام الناس خسفا		ابینا ان نقر الذل فینا

اللغا سوم تکلیف پونچانا فی الصحاح سمتہ خسفا ای اولیتہ ذلا واردتہ خسف نقصان ذلت نقر بصیغہ جمع متکلم اعزاز مصدر عزت بخشنا ذل حاصل مصدر بمعنی ذلت ہے۔

المعنی جب ظالم بادشاہ لوگون کو ستاوے اور نقصان پونچاوئے تو ہم ذلت کو اپنی ہان معزز نہین کرنا چاہتے

۹۹	ملأنا البر حتی ضاق عنا		ونحن البحر نملأہ سفینا

اللغا بر بحر کا ضد ہے آباد ہو غیر آباد سفین فعیل بمعنے فاعل ہے سفن سی ماخوذ ہے جسکی معنی گذر نیکے ہین قال القیومی لانہا تسفن البحر ای تقشرہ وصاحبہا سفان اور چونکہ مصنوعات سی ہے لہذا بحذف تا خلاف قیاس جمع ہے لانہ یکون فی غیر

المعنے ہمنے روی زمین کو بہر دیا جس سے وہ تنگ آگئی اور ہمنے سمندر کو کشتیون سے بہر دیا ہے یہان کثرت پر فخر کرتا ہے یعنی اسکے زمانہ مین نہایت ضروری ہے چنانچہ ایک شاعر کہتا ہے ٭ تفرج بیضہا عنا فکنا ٭ بنی الاجلاد منہا

الاعراب البحر با ضمر عاملہ علے شریطۃ التفسیر سی ہے اور سفینا منصوب علی التمیز ہے۔

المصنوعات والدمال

۱۰۰	لنا الدنیا ومن اضحی علیہا		ونبطش حین نبطش قادرینا

اللغا اضحی نامہ نا قصہ دونون کا احتمال رکہتا ہے علیہا مین علے بمعنی فی ہے نبطش باب ضرب ثبوت سی پکڑنا بصلہ با

المعنے دنیا اور دنیا کی ساری لوگ ہماری لیے ہین اور جب ہم پکڑتے ہین تو زور سے پکڑتے ہین

الاعراب حین نبطش پہلے نبطش کا ظرف ہے اور ضمیر اسکے سی قادرینا حال واقع ہے۔

۱۰۱	نسمی الظالمین وما ظلمنا		ولکنا سنبدء ظالمینا

اللغا نسمی بصیغہ جمع متکلم مجہول تسمیہ مصدر نام رکہنا دو مفعول کو چاہتا ہے اور کبہی دوسرے مفعول کیطرف متعدی

یاسی ہوجاتا ہے یقال تمیّت فلانا زیدًا وسمیت بہ یعنی تبید بصیغہ جمع متکلم مع الغیر ابادۃ مصدر ہلاک کرنا۔
المعنی ہم ظالم کہلاتے ہیں حالانکہ ہم نے ظلم نہیں کیا لیکن ہم ظالمون کو برباد اور ہلاک کر دیتے ہیں

١٠٢	اِذَا بَلَغَ الْفِطَامَ لَنَا صَبِیٌّ	تَخِرُّ لَہُ الْجَبَابِرُ سَاجِدِیْنَا

اللغات فطام دودہ چھڑانا جبابر جمع جبار مفرد
المعنی جب دودہ چھڑانے کی الگ تک ہمارا بچہ پونچتا ہے تو بڑی سرکش اسکے آگے سر جھکائی ہوئی گرتے ہیں۔
الاعراب لنا صبی سی حال واقع ہے اور صبی کے نکرہ ہونیکی مقدم ہے اور یہ دوسرے مصرع میں ساجدین کا صلہ ہے

چھٹا قصیدہ عنترہ بن شدّاد عبسی کا ہے

یہہ شاعر بھی عرب شعرا سی ہے چنانچہ اسکی نسب نامہ سی معلوم ہوسکتا ہے عنترہ بن عمرو بن شداد بن عمرو بن معاویہ بن قراد بن مخزوم بن ربیعہ بن مالک بن غالب بن قطیعہ بن عبس بن بغیض بن ریث بن غطفان بن قیس بن عیلان بن مضر بن نزار بن معد بن عدنان ابن قتیبہ سی مروی ہے کہ شداد عنترہ کا دادا ہی مگر عام عنترہ بن شداد ہی کہتے ہیں اور بعض کا یہہ خیال ہے کہ شداد عنترہ کا چچا ہی چونکہ عنترہ کو اسی نے پالا تہا لہذا اسکی طرف اسی نسبت کر دیتی ہیں عنترہ کی ماں کا نام زبیبہ ہے جو ایک حبشن لونڈی تہی یہی وجہ ہی کہ عنترہ پہلے غلام شمار کیا جاتا تہا بعد میں جب اسنی بہت سی معرکون اور لڑائیون میں ثابت قدمی دکھلائی اور کمال شجاعت سے لڑا تو اسکی باپ نی اسی عرب کے قدیم دستور کی مطابق اپنا بیٹا بنا لیا چنانچہ ابن کلبی فرماتی ہیں کہ قبیلہ بنی عبس پر ایک دفعہ عرب کے لوٹیرون نے یورش کی اور بہت سا مال اسباب لوٹ کر واپس ہوئی عبسیون نے انکا تعاقب کیا اور سخت لڑائی واقع ہوئی عنترہ سی اسکی باپ نے لڑنی کو کہا مگر اسنی اس بنا پر انکار کیا کہ عرب کے غلامون سے اور خدمت تو لی سکتے ہیں مگر لڑنا شریفون اور آزادون کا کام ہے یہہ غلامون سے نہیں ہوسکتا۔ باپ نے اسی آزاد کر دیا عنترہ نی پہر تو کمال مردانگی اور شجاعت سی حملہ کیا اور مخالفین کو شکست دیکر اپنی باپ کے شکریہ کا مستحق ہوا بعد میں اسکی باپ نے اسی اپنا بیٹا کہنا شروع کیا اور اسوقت سے وہ اسکی اولاد سی شمار ہونی لگا عرب میں عنترہ کی برابر کوئی بہادر نہیں نکلا۔ شاعر ہونی کے علاوہ اول درجہ کا رست گو اور متحمل ہے تہا آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے اسکا شعر ذیل ؎ ولقد ابیت علی الطوی واظلہ + حتی انال بہ کریم المآکل + پڑہ کر فرمایا کہ مجھے کسی اعرابی کے تعریف سنکر اسکی دیکھنے کا اشتیاق پیدا نہیں ہوا الا عنترہ کہ اسکی ملاقات کو میرا جی بھی چاہتا ہے ایک دفعہ حضرت عمر رضہ نی حطیئہ سی دریافت فرمایا کہ لڑائی میں تم کیونکر سبقت لیجاتی تہی اسنی جواب میں عرض کیا کہ ہم ہزار سوار تہی قیس بن زہیر ہمارا کمان افسر تہا عنترہ ہمارا شاہسوار ربیع بن زیاد ہمارا مشیر عروہ بن

ورد ہمارا شاعر جس فوج مین ایسی لائق فائق تجربہ کار ہون وہ کیون نہ بڑہے۔ عقد ثمین مین لکہا ہے کہ ایک دفعہ کسی عبسی نے اسکو گالیان دین اور اسکی ماں کے حبشن ہونی اور کالی رنگت کا اسی طعنہ دیا عنترہ نی بہی جواب ترکی بترکی دیا اگر عبسی نے اسپر شعر مین فائق ہونی سے فخر کیا عنترہ نی جواب مین کہا کہ اس امر کی نسبت بہی عنقریب فیصلہ ہو جائیگا چنانچہ یہہ قصیدہ ستی کمال فصاحت بلاغت سی کہکر سُنایا اُس قصیدہ مین وہ عرب کے اور شعرا کی طرح اپنی شجاعت سخاوت ہمت کی تعریف کرتا ہی نیز معاویہ بن نزال سعد کی قتل پر فخر کرتا ہی جسکو اسنی یوم الفروقین مین مارا تہا اور عبلا کی ساتہہ تشبیب کرتا ہی جو اسکی چچا کی بیٹی تہی علی ما نص علیہ الاصمعی فی السیرہ یہہ شاعر اخیر عمر مین ایک مشہور رہا در کے ہاتہہ سے (جسکا لقب اسد رہیص تہا) مارا گیا۔

۱	هَلْ غَادَرَ الشُّعَرَاءُ مِنْ مُتَرَدَّمِ	أَمْ هَلْ عَرَفْتَ الدَّارَ بَعْدَ تَوَهُّمِ

اللغات هل بمعنی قد ہی اور ہمزہ اسکی اول سے محذوف ہے اور کبہی ہمزہ بلحاظ اصل ذکر بہی کر دیتی ہین جیسے مصرع اهل عرفت الدار بالغرمین یہی وجہ ہے کہ اسکا ذکر بعد ام کی بہی کر دیتی ہین بر خلاف ہمزہ استفہام کی کہ وہ بعد ام کی مذکور نہین ہوتا قال الرضی لعروض معنی الاستفہام فیہا چنانچہ ایک شاعر کہتا ہی ۔ ام هل کثیر بکا لم تقض عبرتہ اثر الاحبة یوم البین مشکوم غادر بصیغہ ماضی معلوم باب مفاعلہ مغادرہ مصدر چہوڑنا شعراء بروزن شرفا جمع شاعر مفرد متردم بصیغہ ظرف بروزن اسم مفعول باب تفعل پیوند لگانی کی جگہ فی الصحاح التردم مثلہ ولا یتعدی ام کی بعد چونکہ استفہام واقع ہی لہذا بمعنی بل ہے جس سے غرض صرف پہلی مطلب سی دوسرے مطلب کیطرف انتقال کرنا ہی جیسی آیہ کریمہ هل تستوی الظلمت والنور مین کذا فی الرضی۔

المعنی کیا پہلے شاعروں نے کوئی پیوند لگانی کی جگہہ باقی رہنی دی ہے جس سے تجہہ شعر گوئی کا اشتیاق پیدا ہو گیا (یہہ بات تو نہین) بلکہ سوچ بچار کے بعد گہر کو پہچانا ہے جس سے بی اختیار تیری طبیعت شعر پر آمادہ ہے کیونکہ جب دل پر اثر ہوتا ہی تو اسکا اظہار اثر کسی نہ کسی طرح ہو جاتا ہے شاعر کی زبان سے۔ نیکبخت کی نماز سی ہندو کی

الاعراب استفہام بیان کا رہی ہے اور من مبالغہ نفی کی ہے جو استفہام سی مفہوم ہوتی ہے جیسی خدا تعالی کی اسقول مین هل ترى من فطور

۲	أَعْيَاكَ رَسْمُ الدَّارِ لَمْ يَتَكَلَّمِ	حَتَّى تَكَلَّمَ كَالْأَصَمِّ الْأَعْجَمِ

اللغات اصم بہرا ٹہوس پتہر اعجم گونگا فی الصحاح کل ما یقدر علی الکلام اصلا فہو اعجم وایضا الذی لا یفصح ولا یبین کلامہ وایضا الذی فی لسانہ عجمة وان افصح بالعجمة۔

المعنی تجہی گہر کی نشان نے بچا لیکہ وہ بولا نہین تہکا دیا تا آن کہ وہ بہرے گونگی کیطرح بولا یعنی اسکی زبان حال سے تجہے معلوم ہوا کہ

الاعراب جملہ لم یتکلم رسم الدار سی حال واقع ہی جو اعیاک کا فاعل ہے اور حتی تکلم اسکی غایت ہے

۳	وَلَقَدْ حَبَسْتُ بِهَا طَوِيلًا نَاقَتِي	تَشْكُو إِلَى سُفْعٍ رَوَاكِدَ جُثَّمِ

اللغات حلفت بصیغہ واحد متکلم حلف مصدر باب ضرب روک رکہنا۔ تہامنا طویل صفۃ مشبہ ہے طول مصدر باب شرف سفع جمع سفعاء مفرد وہی کالی کا ٹیا۔ یا چولہی کے وہ ٹی جو آگ جلانی سی سیاہ ہوگئی ہون رواکد جمع راکد مفرد ایک جگہ پر ٹہیرنے والا فی الصحاح وکل ثابت فی مکان فہو راکد جثم جمع جاثم مفرد جثوم مصدر جمی رہنا۔

المعنے قسم کہاکر کہتا ہون کہ میں وہان مدت دراز تک اپنی اونٹنی کو تہام رکہا سجالیکہ وہ چولہی کے کالی ٹیون کیطرف شکایت کرنیوالی تہی جو ایک جگہہ پر ٹہیرنی والی اور اپنی جگہہ پر جمنیوالی تہی۔ اونٹنیون کا رونا یا شکایت کرنا عرب کے اشعار سے ثابت ہے چنانچہ ایک شاعر کہتا ہے ؎ وحنت ناقتی طربا وشوقا + الی من بالحنین تشوقینا +

الاعراب جملہ ولقد آہ جواب قسم ہے اور طویلا یا حین کا وصف ہے جو مفعول مطلق ہے یا زمان کا جو مفعول فیہ ہے اور دوسرا مصرع ناقہ سے حال واقع ہے اگر تشکو کا نسخہ ملحوظ ہوا اور اگر اشکو کیطرف خیال ہو تو یا ضمیر متکلم سے جو ناقتی میں مضاف الیہ ہے حال واقع

۴	یَا دَارَ عَبْلَةَ بِالْجِوَاءِ تَكَلَّمِي		وَعِمِي صَبَاحًا دَارَ عَبْلَةَ وَاسْلَمِي

اللغات عبلہ ایک عورت کا نام جو قبیلہ مرہ بن عوف بن سعد بن ذبیان سے تہی جسے عنترہ بہت چاہتا تہا اور نہایت محبت اور پیار اس سے رکہتا تہا جواء بروزن کتاب غطفان میں ایک جگہہ ہے عمی بصیغہ واحد مونث حاضر اصل مین انعمی تہا الف نون تخفیفا محذوف ہو قال الجوہری کانہ محذوف من نعم ینعم بالکسر کما تقول کل عن اکل یا کل بمعنے خوش وخورم رہو۔

المعنے او عبلہ کی گہر جو جواء مین ہے بول اور صبح کیوقت مین جو ہاڑ دہاڑ کا وقت ہے خوش رہیو اور آفتون سے بچا رہو

الاعراب بالجواء مع اپنی متعلق کائنۃ کی دار سے حال واقع ہے اور صباحا عمی کا مفعول فیہ ہے اور اسلمی اسپر معطوف ہے

۵	دَارٌ لِآنِسَةٍ غَضِيضٍ طَرْفُهَا		طَوْعِ الْعِنَاقِ لَذِيذَةِ الْمُتَبَسَّمِ

اللغات آنسۃ خوش طبع غضیض بیمار چشم فی الصحاح ظبی غضیض الطرف فاترہ وغض الطرف احتمال المکروہ انشدنا ابو الغوث ؎ وما کان غض الطرف منا سجیۃ + ولکننا فی مذحج غربان + انتہی کلا المعنیین محتمل ھھنا طوع بمعنی فرمانبردار ومنقاد مذکر مونث مین برابر ہے عناق بروزن کتاب باب مفاعلہ کا مصدر ہے گلی لگنا بولتے ہین ھو طوع یدیک وفرس طوع العنان متبسم بروزن اسم مفعول باب تفعل اسم ظرف کا صیغہ ہے بمعنی دانت۔ جسے ہنستے ہین۔

المعنی وہ گہر ایک خوش طبع بیمار چشم کا ہے جو گلے لگنے کا انکار نہین کرتے اور اسکے دانت لذیذ ہین

الاعراب دار مبتدا محذوف یعنی ہی کی خبر واقع ہے اور لآنسۃ مع اپنی متعلق کائنۃ کی اسکا وصف ہے اور غضیض طرفہا طوع العناق۔ لذیذۃ المتبسم آنسۃ کا باعتبار متعلق کے وصف ہی۔

۶	فَوَقَفْتُ فِيهَا نَاقَتِي وَكَأَنَّهَا		فَدَنٌ لِأَقْضِيَ حَاجَةَ الْمُتَلَوِّمِ

اللغا فذن محرکتہ محل متلوم بصیغہ اسم فاعل تلوم مصدر دیر کرنا۔

المعنے پہر اس گہر میں میں اپنی اونٹنی کو کھڑا کیا جو بلندی میں گویا ایک محل تہے تاکہ دیر کرنیوالی کے حاجت یعنی اپنی ضرورت کو میں پورا کروں اور اپنے دل کا ارمان نکالوں۔

الاعراب کان حرف مشبہ بالفعل ہے نا اسکا اسم ہے فدن خبر اور لاقضے الی آخرہ وقفت کی متعلق ہے

۷	وتحل عبلۃ بالجواء واھلنا	بالحزن فالصمان فالمتثلم

اللغا حزن بنی یربوع کی ایک مشہور جگہہ ہے جسمیں باغ اور وسیع میدان ہیں ومنہ قولھم تربع الحزن وتشتی الصمان وتقیظ الشرف فقد خصب کذا فی الامثال نیز عرب کے کچہہ گانو ہیں صمان مل عالج کی پاس ایک مشہور جگہہ ہے متثلم بصیغہ اسم مفعول ایک جگہہ کا نام ہے۔

المعنے عبلہ موضع جواء میں اسوقت اترتی ہے ہمارے لوگ موضع حزن پہر صمان پہر متثلم میں یکی بعد دیگری ڈیرا کرتی ہیں پہر ملاقات

الاعراب واھلنا میں اگر واو حالیہ ہے تو بالحزن یحل محذوف کے متعلق ہوکر اہلنا سی خبر واقع ہو کا جملہ تحل کے فاعل عبلہ سی حال واقع ہے اور اگر عاطفہ ہے تو اہلنا عبلہ پر معطوف ہی۔

۸	حییت من طلل تقادم عھدہ	اقوی واقفر بعد ام الھیثم

اللغا حییت بصیغہ ماضی مجہول مخاطب کے باب تفعیل تحیۃ مصدر باقی رکہنا زندہ رکہنا طلل کہنڈر اقوی بصیغہ معلوم باب افعال اقوا مصدر گہر کا ویران ہونا یقال اقوت الدار وقویت ایضا خلت اتہی اقفر بمعنے اقوی ہے

المعنے اوپرانی کہنڈر جسکا زمانہ قدیم ہوگیا ہے اور میری معشوقہ ام ہیثم کی بعد سونا پڑا ہی خدا کرے تو ہمیشہ باقی رہا

الاعراب من طلل حییت کے ضمیر مخاطب کا بیان ہے اور جملہ تقادم عہدہ طلل کا وصف ہے جیسے اقوی واقفر آہ بحذف عاطف

۹	حلت بارض الزائرین فاصبحت	عسرا علی طلابک ابنۃ مخرم

اللغا زائر دہاڑنی والا شیر مراد دشمن زار زئیر مصدر باب منع منع عسر بر وزن کتف دشوار رتبہ مضبوط کیا صاحب صحاح کی نسخہ کی لحاظ سی بہ تشدید لام وضم طا ہی جمع طالب ہذا ھو الحق القدیم اور ابنۃ مخرم یا تقدیر یرمنادی ہے جسکے ابتداسی حرف ندا محذوف ہے اور دوسری تقدیر پر اصبحت کا فاعل ہے۔

معنے مخرم کی بیٹی دشمنوں کے زمین میں جا اتری جس سے وہ اپنی عاشقوں پر دشوار اور شاق ہوگئی یا ام ہیثم دشمنوں زمین میں جا اتری جس سے تیری عاشقوں پر اے مخرم کی بیٹی تیری طلب ہمارے ہوگئی ام ہیثم کہو یا بنت مخرم یا عبلہ

اعراب اصبحت فعل ناقص طلاب مصدر باب مفاعلہ اسم عسرا علی خبر اور یا اصبحت کا اسم ابنت مخرم ہی اور عسرا طلابہا خبر ہے اسصورت میں حلت کا فاعل ہے ابنت مخرم ہوگا جس سے تنازع کیصورت پیدا ہو جاوے گی اور یہ بلکہ ابنت مخرم رتبۃ مقدم ہے لہذا طلابہا کی ضمیر مقدم سے اضمار قبل الذکر لازم نہیں آتا۔

۱۰	عُلِّقْتُهَا عَرَضًا وَأَقْتُلُ قَوْمَهَا	زَعْمًا لَعَمْرُ أَبِيكَ لَيْسَ بِمَزْعَمِ

اللغا علق بصیغہ ماضی مجہول تعلیق مصدر مجہولاً مستعمل ہے کسی محبت مین پھنس جانا متعدی بنفسہ ہے یقال علق الرجل امرءة عن علاقة الحب قال الاعشی علقتها عرضا وعلقت رجلا غیری وعلق اخری غیرها الرجل و (اعتلقه) ای احبه انتهی عرض بفتحتین منصوب بر تمیز ہے بلا ارادہ کسی چیز کو پا لینا فی الصحاح وقولهم علقتها عرضا اذا هوی امرءة ای اعترضت لی فعلقتها من غیر قصد مزعم علم یعلم سی اسم ظرف کا صیغہ ہی توقع کی جگہہ قال ابن السکیت یقال للامر الذی لا یوثق به مزعم فی الصحاح وقوله لیس بمزعم ای بمطمع۔

المعنے مین ناگاہ اسکے محبت کے جال مین پھنس گیا اور اس سے بنیاد خیال پر کہ وہ میری ہاتہ آوی مین اسکے لوگون (بنی مرة بن عوف بن سعد بن ذبیان) کو مارتا ہون اور مجھے تیری باپ کے زندگی کی قسم ہے کہ یہہ خیال اس قسم کا نہین ہے کہ مین اسکے دشمن مین رہون اور اس سے کامیابی کے توقع نہو۔

الاعراب عرضا منصوب علی التمیز ہے اور زعما اقتل کا مفعول لہ ہی اور جملہ لیس بمزعم جواب قسم ہی اور لیس کی ضمیر فاعل زعم کی طرف پھرتی ہے جو ایک خاص خیال کے تعبیر کے لیئے مذکور ہوا ہے۔

۱۱	وَلَقَدْ نَزَلْتِ فَلَا تَظُنِّي غَيْرَهُ	مِنِّي بِمَنْزِلَةِ الْحَبِيبِ الْمُكْرَمِ

اللغا لا تظنی بصیغہ واحد مؤنث امر حاضر

المعنے خدا کی قسم کہ تو میرے لیئے بمنزلہ معزز دوست کی ہے سو کچھہ اور گمان نہ رکھنا۔

الاعراب لا تظنی کا دوسرا مفعول محذوف ہے ای شیئا جیسے اس شعر مین ہے لا تخلنا علی غرائك انا + طالما قد وشی بك الاعداء + ای لا تخلنا اذلة اور غیره کی ضمیر نزلت سی جو نزول مصدر مفهوم ہوتا ہی اسکے طرف راجع ہی جیسے آیہ کریمہ اعدلوا هو اقرب للتقوی مین ای العدل اقرب اور یہہ جملہ جواب قسم ہی جیسے آیہ کریمہ لقد نصرکم الله ببدر فی مواطن کثیرة مین وقول الشاعر ع لقد زاد نی حبا لنفسی اننی + بغیض الی کل امرء غیر طائل انتہی

۱۲	كَيْفَ الْمَزَارُ وَقَدْ تَرَبَّعَ أَهْلُهَا	بِعُنَيْزَتَيْنِ وَأَهْلُنَا بِالْغَيْلَمِ

اللغا مزار باب نصر ینصر سی مصدر میمی ہے بمعنی زیارت کرنا تربع موسم ربیع مین اقامت کرنا عنیزتین عین مہملہ کے ضمہ اور نون مفتوح اور یاء مثناة تحتانی ساکنہ سی بصیغہ تثنیہ ایک جگہہ کا نام ہے غیلم غین معجمہ سے صیقل کے وزن پر ایک اور جگہہ

المعنے ملاقات کیسی ہو حالانکہ اسکی لوگ تو عنیزتین مین اتری ہین اور ہمارے لوگ غیلم مین جن دونو مین بہت فاصلہ ہے

۱۳	إِنْ كُنْتِ أَزْمَعْتِ الْفِرَاقَ فَإِنَّمَا	زُمَّتْ رِكَابُكُمُ بِلَيْلٍ مُظْلِمِ

اللغا ازماع کسی کام کرنے پر خوب طرح سی آمادہ ہونا یا اچھی طرح سی جم جانا متعدی بنفسہ ہی اور کبھی علی سی متعدی ہوتا ہی یقال ازمعت الامر وازمعت علیه اجمعت وثبتت علیه کزمعت کذا فی القاموس زمت

نبتغہ واحد مؤنث غائب ماضی مجہول ترم مصدر باب نصر ینصر تمہارا ٹھہرنا۔ النادکا بیابر وزن کتاب سواری والے
اونٹنیاں اسم جمع ہے واحد اسکا کوئی نہیں مگر راحلہ مفرد کا نائب ہے رکب بروزن کتب جمع لیل رات مفرد ہے
لیالی جمع مذکر مؤنث دونوں طرح مستعمل ہے مظلم بصیغہ اسم فاعل باب افعال لازم ہے۔ اندہیری۔
المعنی اگر تیرا ارادہ جدا ہونے کا پختہ ہو گیا ہی تو مجھے اسمیں کچھ شک نہیں کیونکہ اندہیری رات میں تمہارے سواریاں تمہارے
الاعراب ان کنت آہ شرطیہ اور جزا محذوف ہے جسکے قائمقام جملہ فانما زمّت الخ ہے جیسے آئندہ شعر
ان تغد فی دونی القناع فانني + طب باخذ الفارس المستلئم میں

۱۴	مَا رَاعَنِي اِلَّا حَمُولَةُ اَهْلِهَا		وَسْطَ الدِّيَارِ تَسَفُّ حَبَّ الْخِمْخِمِ

اللغات حمولۃ بالفتح لادو اونٹ گدہا ہی اس لفظ کی حالت میں ہو سکتا ہی اگر لادو ہوا اور چونکہ قاعدہ ہے کہ فعول بمعنے
مفعول پر ہائی آتی ہیں لہذا حمولۃ بالہا کہتے ہیں تسف پہانکنا خمخم زبرج کی وزن پر خوب کلان جسکے دانے اونٹوں کو
المعنی جبھی سوقت اسکی لادو اونٹوں نے ہی ڈرا یا جبکہ گہروں میں گہاس نہ ہونے کے باعث خوب کلان پہانکتی تہے
الاعراب وسط الدیار تسف کا مفعول فیہ ہے اور جملہ تسف آہ حمولۃ سے حال واقع ہے۔

۱۵	فِيهَا اثْنَتَانِ وَاَرْبَعُونَ حَلُوبَةً		سُوْدًا كَخَافِيَةِ الْغُرَابِ الْاَسْحَمِ

اللغات حلوبۃ وہ اونٹنی جو دوہی جائے چونکہ بمعنی مفعول ہے لہذا تا اسکے اخیر میں لاحق ہے جیسے کو بہ فتوبہ وغیرہ میں
امبالغہ سی سمجہنا غلطی ہے واحد جمع میں مساوی ہے سود جمع سوداء مفرد خافیۃ مفرد خوافی جمع وہ پر جو اور پرون
میں چھپے ہوئی ہوتے ہیں غراب کوا غربان جمع کثرت اغربۃ جمع قلت اسحم سخت کالا ایسی اونٹنی وصف اسلئے ہے کہ سیاہ
اونٹ پیاس پر صبر کر سکتے ہیں اور تیز چلتے ہیں۔
المعنی ان اونٹنیوں میں بیالیس دودہ پانی والی ہیں جو کالی کوہی کی اندرونی پرون کیطرح سیاہ ہیں
الاعراب سودا حلوبۃ کا وصف ہی جو معنیً جمع ہے والا بلحاظ لفظ تو سوداء کا لفظ موزون تہا

۱۶	اِذْ تَسْتَبِيكَ بِذِي غُرُوبٍ وَاضِحٍ		عَذْبٍ مُقَبَّلُهُ لَذِيذِ الْمَطْعَمِ

اللغات استباء قید کرنا غروب جمع غرب مفرد دانتوں کی تیزی اور باریکی و رچمک فی الصحاح والغروب حدۃ
الاسنان وماءها واحدها غرب واضح سپید چمکتے وضح سی ماخوذ ہے جسکی معنے چمک و روشنی کے ہیں من باب
علم یعلم نیز کہلے دانت مقبل بصیغہ اسم ظرف بروزن مفعول از تقبیل بمعنے چومنا یا مصدر میمی ہے مطعم مصدر میمی
المعنی جب تجہی ایسی دانت دکہا کر قید کرتے تہی کہ وہ چمکتے یا کہلے تہی جنکا چومنا میٹھا اور مزہ لذیذ تہا۔
الاعراب اذ تستبیک اذکر محذوف کا مفعول فیہ ہی واضح عذب مقبلہ لذیذ المطعم ذی غروب کے اوصاف
ہیں باعتبار موصوف اور دوسری باعتبار متعلق موصوف کے۔

۱۷	وَكَأَنَّمَا نَظَرَتْ بِعَيْنَيْ شَادِنٍ		رَشَإٍ مِنَ الْغِزْلَانِ حُرٍّ أَرْثَمِ

اللغات شادن وہ ہرنوٹہ جسکے سینگ نکل آوین اور اسقدر طاقتمند ہو جاے کہ اپنی مائی کا محتاج نرہے شدن مصدر باب نصر ینصر فی الصحاح وشدن الغزال قوی وطلع قرناہ واستغنی عن امہ رشاء وہ ہرنوٹہ جو چلنے پہرنے لگ جاے فی الصحاح والرشاء ولد الظبیۃ الذی قد تحرک ومشے غزلان جمع غزال مفرد شادن کا مرادف ہے حر ہرنوٹا فی الصحاح الحر فرخ الحمامۃ وولد الظبیۃ ارثم وہ ہرن جسکا بالائی ہونٹ سپید ہوا اور ایک نسخہ مین ہے لیس بتوام توام وہ بچہ جو دوسری کے ساتھہ پیدا ہو ہندی جوڑا ایسا بچہ عموماً ضعیف ہوتا ہے۔

المعنے اور گویا وہ تجہے نوجوان ہرنوٹہ کی دو آنکھون سے دیکھتی ہے جو اکلوتا پیدا ہونے کے باعث قوی اور مضبوط ہے

الاعراب رشاء ۔ من الغزلان ۔ لیس بتوام شادن کے اوصاف سے ہین۔

۱۸	وَكَأَنَّ فَارَةَ تَاجِرٍ بِقَسِيمَةٍ		سَبَقَتْ عَوَارِضَهَا إِلَيْكَ مِنَ الْفَمِ

اللغات فارۃ کستوری کا نافہ اصل مین مہموز العین ہے مگر تخفیفاً الف سی پڑہنا بہی جائز ہے نص علیہ ابن فارس لانہا علی ہیئۃ الفارۃ وقیل لاعرابی ہل طہر الفارۃ قال الطرۃ طہرہا اور بعض کا یہہ خیال ہے کہ فور سی ماخوذ ہے جسکی معنی جوش مارنی اور مہکنے کی ہین یقال فار المسک فوارا بالضم وفوداناً محرکۃ انتشرت رائحتہ تاجر سوداگر مراد عطار تجارت مصدر باب ضرب اور نیز بمعنی نافق ضد کاسد کی بہی آیا ہے یقال ناقۃ تاجرۃ نافقۃ فی التجارۃ والسوق اس حالت مین موصوف اپنی وصف کی طرف مضاف ہوگا وہو جائز عند الکوفیین تار کی بعد جیم اسکی سوای صرف ان الفاظ مین ہے نتاج برجح راتج قسیمۃ : یا بمعنی قسم ہے یا بمعنی خوبصورت عورت کی قسامت مصدر سے بمعنی خوبصورت ہونا یا ایک جگہہ ہی تینون معنے ہین سبقت بصیغہ واحد مونث غائب سبق مصدر باب ضرب متعدی بنفسہ ہے یقال سبقہ عوارض جمع عارض مفرد دانت جریر کہتا ہی ؎
اتذکر یوم تصقل عارضیہا + بفرع بشامۃ سقی البشام ابو نصر کہتا ہی کہ عارض سے مراد یہان دانت ہین مگر اگلے دو دانتون کے سوا ابن سکیت کہتا ہی کہ عارض ڈاڑہ اور اس دانت کو کہتے ہین جو متصل ڈاڑہ کی ہو اور بعض کا یہہ خیال ہے کہ ثنیہ سی ڈاڑہ تک کی دانت عارض کہلاتے ہین۔

المعنے اسکی موہنہ کی بو گویا ایک عمدہ نافہ کستوری کا حسین عورت کے پاس سے ہی جسکی بو اسکے دانتون سے پہلے اسکے موہنہ سی تجہکو پہنچتی ہے (۲) یا اسکی موہنہ کی بو گویا مشک نافہ کسی عطار کا حسین عورت کے پاس سے ہی آہ (۳) گویا مشک نافہ موضع قسیمہ کے کسی عطار کا (۴) قسم کہاتا ہون کہ گویا مشک نافہ کسی عطار کا ہی جسکے بو اسکی دانتون سے پہلے اسکے منہہ سی تجہکو پہنچتی ہے

الاعراب فارۃ تاجر بقسیمۃ کانّ کا اسم ہے اور جملہ سبقت آہ خبر ہے۔

۱۹ اَدْعَاتِقًا مِنْ اَذْرِعَاتٍ مُعَتَّقًا | مِمَّا تُعَتِّقُهُ مُلُوْكُ الْاَعْجَمِ

اللغا عاتق پرانی شراب باب نصر سے صیغہ صفت ہے اور بعض کہتے ہین کہ عاتق وہ شراب ہے جو ابھی مٹکی مین بندہو اور اسکا ڈاٹ کہولا نجا ہی ومنہ قول الشاعر ۵ اوعاتق کدم الذبیح مدام + اور لبید کے شعر مین جو عاتق کا لفظ دیا ہی اس سے مراد پرانی مشک ہی جسکی بو پرانا ہونیکی لیے اچھی ہو کما مر معتق بصیغہ اسم مفعول از باب افعال اعتاق مصدر درست کرنا سنوارنا قال الفراء العتق صلاح المال یقال عتقت المال فعتق ای اصلحتہ فصلح تعتیق پرانا شراب کرنا قال الجوہری والمعتقۃ الخمر التے عتقت زمانا حتی عتقت اذرعاۃ بکسر الرای ور کبہی مفتوح بہی مستعمل ہوتا ہی شام مین ایک مشہور شہر ہے جسکی شراب مشہور ہے اعجم خلاف عرب یقال رجل اعجم ۔

المعنے یا اذرعاۃ کی پرانی درست کی ہوئی شراب ان شرابون سے جنہین عجمی بادشاہون نے پرانا کیا تہا

الاعراب اعجم موصوف محذوف کا وصف ہی یعنے قوم اعجم ۔

۲۰ اَوْ رَوْضَةً اُنُفًا تَضَمَّنَ نَبْتَهَا | غَيْثٌ قَلِيْلُ الدِّمْنِ لَيْسَ بِمَعْلَمِ

اللغا روضۃ سبزہ زار فی الصحاح الروضۃ من البقل والعشب انف وہ مرغزار جو ابہی کسی چرندنی اسی چرا نہو فی الصحاح روضۃ انف ای لم یرعہا احد غیث بارش اصل مین باب ضرب سی مصدر ہی ومنہ غثنا ما شیئنا دمن بروزن حمل مینگنی لبید کہتا ہی داسح الدمن علے اعضاءہ ثلمتہ کل ریح وسبل معلم وہ نشان جس سے راستہ کا پتا ملی قال الجوہری المعلم الاثر یستدل بہ علے الطریق اور قلیل یہان بمعنی عدیم ہے جیسے درید بن صمہ کے اس شعر مین ۔ قلیل التشکے للمصیبات حافظ + من الیوم اعقاب الاحادیث فی غد ۔

المعنے یا ایسا ناچریدہ سبزہ زار جسکی انگوری پر بادل برسا ہوا اور جسمین گوبر اور نہ پاؤن پڑنے کا نشان ہو یعنی بالکل صاف اور

الاعراب روضۃ مین تا وحدت کی ہی ہے تانیث کی نہین لہذا بالنظر الی المعنے مذکر وصف اسکا آسکتا ہی انف تضمن نبتہا غیث قلیل الدمن لیس بمعلم سب روضۃ کی اوصاف ہے ہین ۔

۲۱ جَادَتْ عَلَيْهَا كُلُّ بِكْرٍ حُرَّةٍ | فَتَرَكْنَ كُلَّ قَرَارَةٍ كَالدِّرْهَمِ

اللغا بکر بروزن حمل بادل پانی سے بہرا ہوا حرۃ بہت بارش والا بادل فی الصحاح وسحابۃ حرۃ ای کثیر المطر قرارۃ گول میدان قال الجوہری والقرارۃ کل قاع مستدیر ۔

المعنے پانی سی بہرے ہوئی بہت بارش والی بادل اسپر خوب جمکر برسی چنانچہ انہونے ہر ایک گول پست جگہ کو روپی کیطرح چمکیلا

الاعراب ترکن مین جمع کی ضمیر بلحاظ معنی کے ہی والا لفظ بکر کا تو مفرد ہے ۔

۲۲ سَحًّا وَتَسْكَابًا فَكُلَّ عَشِيَّةٍ | يَجْرِيْ عَلَيْهَا الْمَاءُ لَمْ يَتَصَرَّمِ

اللغا سح پانی کا ابر سے بہنا ومنہ سحابۃ سحوح تسکاب پانی کا خود بخود زمین کے سطح پر بہنا بدو ابن

کوئی رستہ بنایا جاوے فی الصحاح وسکب الماء بنفسہ سکوبا وتسکابا بمعنے عشیۃ شام کا وقت وقدم تحقیقہ متناثر نقص منقطع ہونا
المعنے ابر سے بہنے اور روئے زمین پر چلنے ہیں چنانچہ ہر شام اس سبزہ زار میں پانی چلتا رہا جو ٹوٹتا نہیں
الاعراب سحا وتسکابا یا مصادر ہیں یا حال ہیں تمیز واقع ہونیکی لئے منصوب ہیں یا دونوں فعل محذوف سے مفعول مطلق
واقع ہیں اور کل عشیۃ بجری سے مفعول فیہ ہے اور جملہ لم یتصرم الماء سے حال واقع ہے۔

۲۳ | وَخَلَا الذُّبَابُ بِهَا فَلَيْسَ بِبَارِحٍ | غَرِدًا كَفِعْلِ الشَّارِبِ الْمُتَرَنِّمِ

اللغات خلوۃ بصلہ با مدخول با سے اکیلے ہونا ذباب مکھی چونکہ عموماً اسی دور کیا جاتا ہے لہذا موسوم ہوا ہے ذب سے
جسکی معنی دفع اور دور کرنیکے ہیں جمع کثرت ذبان کغربان جمع قلت اذبۃ بیہ شعر بعینہ مضمون اس شعر کا ہے
سے وتسمع للذباب اذا تغنے + کتغرید الحمام علی الغصون + بارح بیر یا خبر نفی ہیں واقع ہونیکی لئے زائد ہے
دور ہونیوالی براح مصدر باب علم یقال برح مکانہ ای زال عنہ وصار الی البراح غرد بروزن کتف خفقہ مشبہ ہے
غرد خوش آوازی کرنا۔ چہچہانا باب حسب یحسب سے یقال غرد الطائر فہو غرد شارب شرابی مترنم گویا۔
المعنے اور مکھی بہی اکیلے اس چراگاہ میں ہے چنانچہ وہ گویا شرابی کیطرح چہچہاتی رہتی ہے۔

۲۴ | هَزِجًا يَحُكُّ ذِرَاعَهُ بِذِرَاعِهِ | قَدْحَ الْمُكِبِّ عَلَى الزِّنَادِ الْأَجْذَمِ

اللغات هزج گانے والی یحک بصیغہ مضارع معلوم حک مصدر باب نصر ینصر رگڑنا ذراع ہاتھ قال الفیومی
الذراع الید من کل حیوان لکنہا من الانسان عن المرفق الی اطراف الاصابع قدح چقماق سے آگ نکلنا مکب
بصیغہ اسم فاعل باب افعال اکباب مصدر بصلہ علی وہ شخص جو کام کی سر ہوجائے فی الصحاح واکب فلان علی الامر
یفعلہ وانکب بمعنی اجذم ہاتھ کٹا فی الصحاح جذم الرجل بالکسر اجذم وھو مقطوع الید فی الحدیث من تعلم
القرآن ثم نسیہ لقی اللہ وھو اجذم قال المتلمس بکف لہ اخرے فاصبح اجذما جذمی جیسی حمق وحمقی
المعنے گاتی ہے اور ہاتھ کو دوسرا ہاتھ سے رگڑتی ہے یعنی تالی بجاتی ہے جیسی ہاتھ کٹا چقماق پر گرنیوالا اور
اسکی آگ نکالنے میں سر ہونے والا آدمی چقماق پر برابر مارتا ہے۔
الاعراب قدح منصوب بر مصدر ہے اور اجذم مکب کا وصف ہے۔

۲۵ | تُمْسِي وَتُصْبِحُ فَوْقَ ظَهْرِ حَشِيَّةٍ | وَأَبِيتُ فَوْقَ سَرَاةِ أَدْهَمَ مُلْجَمِ

اللغات حشیۃ سرہانا بستر وغیرہ جسکی بھرتی روئی وغیرہ سے کی گئی ہو حشو سے ماخوذ ہے جسکے معنی پر کرنیکے ہیں سراۃ پیٹھ
ادہم کالا گھوڑا قاموس میں کہتا ہے کہ ادہم عنترہ بن شداد عبسی کے گھوڑے کا نام ہے ملجم لگام دیا ہوا الجام مصدر باب
المعنے عبلہ تو نرم بستر پر رات دن کاٹتی ہے مگر میں اپنے ادہم نامی گھوڑے پر جسکے موتہہ میں لگام ہوتی ہے رات گذارتا ہوں

۲۶ | وَحَشِيَّتِي سَرْجٌ عَلَى عَبْلِ الشَّوَى | نَهْدٍ مَرَاكِلُهُ نَبِيلِ الْمَحْزَمِ

اللغات عبل الشوی موٹی ہاتھہ پاؤن والا گھوڑا وفرس عبل الشوی غلیظ القوائم نہد اونچا وفرس نہد مشرف نقول منہ نہد الفرس بالضم نہودۃ مراکل الدابۃ سوار کے ایڑ لگنے کی جگہیں جہان بوقت چلانی کے سوار ایڑی لگاتے ہین رکل سے ماخوذ ہے جسکے معنی ایڑی لگانیکے ہین باب ضرب یضرب نبیل بڑا نبالۃ مصدر باب شرف یشرف محزم تنگ کسنی کے جگہہ مراد بیٹ پیٹ کا فراخ ہونا پہلوؤن کا اونچی ہونا گھوڑی کی اوصاف مین سے شمار کیے جاتے ہین

المعنے میرا نرم بستر ایک ایسی گھوڑے کی زین ہے جو موٹی ٹانگون والا اونچی ہوئی پہلوؤن والا تنگ کی جگہہ چوڑی ہو یعنی فراخ

الاعراب عبل الشوی مین چونکہ لفظی اضافت ہے لہذا موصوف نکرہ محذوف کا وصف بن سکتا ہے اور نہد مراکلہ اور نبیل المحزم سب اسکے اوصاف سے ہین

۲۷	هَلْ تُبْلِغَنِّي دَارَهَا شَدَنِيَّةٌ		لُعِنَتْ بِمَحْرُومِ الشَّرَابِ مُصَرَّمِ

اللغات هل یہان تمنے کی لیئے ہے تبلغنی بصیغہ واحد مونث غائب بانون تاکید خفیفہ ونون وقایہ یائے متکلم مفعول ایسی موقع پر بھی نون تاکید کا آجاتا ہے جیسے یاس بن قحیفہ کے اس شعر مین ع الم تران الارض رحب فسیحۃ + فہل تعجزنی بقعۃ من بقاعہا + ابلاغ مصدر ہے دو مفعول کیطرف متعدی بنفسہ ہے بمعنی پہونچا دینا سہ الا ابلغ بنی سعد رسولا + ومولاہم فقد حلت صرام آیہ کریمہ مین ہے ثم ابلغہ مامنہ شدنیۃ بفتحتین شدن کیطرف منسوب ہے جو یمن مین ایک جگہہ ہے فی الصحاح والشدنیات من النوق منسوبۃ الی موضع بالیمن لعنت بصیغہ واحد مونث غائب مجہول لعن مصدر بہلائی سے دور کرنا محروم الشراب وہ تہن جسکا دودہ سوکہہ جائے شراب سے مراد یہان دودہ ہی مصرم وہ تہن جسے خاص اس غرض سے کاٹا جاوے کہ دودہ کا آنا بند ہو جاوے اور اونٹنی خوب قوی اور توانا ہو جائے اور ابو عمر فرماتی ہین کہ کبہی اتفاقا تہنون کو کوئی صدمہ پہونچ جاتا ہے جس سے آگ کا داغ دینا پڑتا ہے پہر کبہی دودہ

المعنے کیا مجہے اسکے گہر تک شدن کی وہ سانڈہنی ضرور ہی پہونچا دیگی جو بہہ بددعا دی گئی ہے کہ اسکا تہن دودہ والا نہو اور کٹا ہوا ہو یعنی نہایت قوی اور مضبوط ہو

۲۸	خَطَّارَةٌ غِبَّ السُّرَى زَيَّافَةٌ		تَطِسُ الإِكَامَ بِوَخْدِ خُفٍّ مِيثَمِ

اللغات خطارۃ دم کو اوپر اوپر ارنے والی خطر سے ماخوذ ہے جسکے معنی دم کو کبہی اٹھانا کبہی گرانا کبہی داہنی اور کبہی بائین جو تڑ برا رنیکے ہین باب ضرب فی الصحاح وخطر البعیر بذنبہ یخطر بالکسر خطرا وخطرانا اذا رفعہ مرۃ بعد مرۃ وضرب بہ فخذیہ اور یہہ کنایہ نشاط سے ہے غب بمعنی پیچہے کی ہی فی الصحاح وغب کل شیء عاقبتہ سری رات کیوقت چلنا زیافۃ بصیغہ مبالغہ زیف مصدر مٹک کر چلنا قال الجوہری والزیافۃ من النوق المختالۃ تطس بصیغہ واحد مونث غائب معلوم وطس مصدر اونٹ کا اپنی پاؤن سے زمین کو سخت صدمہ پہونچانا وخد شتر مرغ کیطرح چلنی مین پاؤن مارنا باب ضرب سے مصدر ہے فی الصحاح الوخد ضرب من

علی تفسیر

سیر الابل وقد وخد البعیر یخد وخدا ووخدانا وھوان یرمی بقوائمہ کمشی النعام - فھو واخد وخاد خف اونٹ کا پاؤن وھو للبعیر بمنزلۃ الحافر للفرس اخفاف جمع میثم بروزن منبر بصیغہ مبالغہ وثم سے ماخوذ ہے جسکے معنی سخت پامال کرنے اور روندنے کے ہین تو لتے ہین خف میثم ای شدید الوطء کانہ یثم الارض ای یدقہا

المعنے وہ رات بہر چلنے کی بعد ، دم کو ادہر ادہر مارنے والی مٹک کر چلنے والی ہے اور سخت روندنے والے پاؤن کی چال سے ریت کی ٹیلون کو پامال کرنے والی ہے -

الاعراب غب السری خطارۃ کا مفعول فیہ ہے زیافۃ اور تطس الاکام آکیطرح مبتدا محذوف کے خبر واقع ہوئی ہین -

۲۹ وکانما تطس الاکام عشیۃ || بقریب بین المنسمین مصلم

اللغات منسم اونٹ کا پاؤن کسائی کے نزدیک یہہ اسم مشتق ہے بولتی ہین نسم بہ ینسم ای ضرب بہ البعیر اصمعی کہتا ہی کہ شترمرغ کی پاؤن کو بھی منسم کہہ دیتے ہین مصلم اصل مین اسکو کہتے ہین جسکے کان جڑہ سے اکہاڑ دیئے گئے ہون بولتے ہین رجل مصلم الاذنین اذا قطعتا من اصلہما شترمرغ کو مصلم اسلیئے کہتے ہین کہ اسکے کان پیدایش مین ایسے معلوم ہوتے ہین کہ گویا جڑہ سے اکہاڑ دیئے ہین فی الصحاح ویقال للظلیم مصلم الاذنین کانہ مستاصل الاذنین خلقۃ

المعنے اور گویا ریت کے ٹیلون کو ایک ایسے شترمرغ کی ساتہہ روندتی ہے ، جو آس پاس پاؤن والا اور جڑہ سے اکہڑے ہوئے کانون والا ہے یہان تجرید کی گئی ہے یعنی وہ تیز روی کے وصف ہی نہین رکہتے بلکہ خود مجسم شترمرغ رکہتی ہے

الاعراب عشیۃ تطس کا مفعول فیہ ہے بقریب بین المنسمین مین لفظی اضافت ہے لہذا نکرہ موصوف کا وصف بن سکتا ہے

۳۰ تاوی لہ قلص النعام کما اوت || خرق یمانیۃ لاعجم طمطم

اللغات قلص بروزن قدم جمع قلوص بروزن قدوم مفرد یا وہ شترمرغ جو ابھی بچہ ہو فالجمع القلوص ایضا الانثی من النعام من الرئال خرق بکسر اول وفتح ثانی جمع خرقۃ مفرد گروہ خرق سے ماخوذ ہے جسکے معنی جمع کرنے کے ہین قیل للجماعۃ خرقۃ لانضمام بعضہا الی بعض یمانی منسوب بسوئے یمن یہہ نسبت خلاف قیاس ہے کیونکہ یمنی چاہیئے تہا اور اسکی یا مین اختلاف ہے پہلا مذہب یہہ ہے کہ یا کو مخفف پڑہنا چاہیئے اور یہی مذہب زیادہ مشہور ہے اسلیئے کہ یہہ الف یاء نسبت کے عوض مین آیا ہے اب اگر یا مشدد رہے تو عوض معوض کا اجتماع لازم آئیگا - دوم یہہ کہ مشدد پڑہنا چاہیئے اسلیئے کہ یہہ الف یاء نسبت کے بعد آیا ہے جو کبھی حذف بھی ہو جاتا ہے اعجم وہ شخص جو فصیح نہ بول سکے جمع طمطم طا کی کسرہ سے وھو الذی فی لسانہ عجمۃ لا یفصح مرادان والفاظ سے حبشی غلام ہے جسکے الفاظ سمجہ مین نہین آ سکتے

المعنے جسکی پناہ مین شترمرغ بچیان ایسے آتی ہین جیسے یمنی اونٹون کے گروہ ، ایسے حبشی غلام چرواہے کی پناہ مین جو گونگا اور توتلا ہی اور اسکی بات سمجہہ مین نہین آتی یعنی سرگروہ ہے جس سے دوسرے شترمرغ بچیان اسکے پاس آتے ہین

الاعراب تاوی لہ فعل قلص النعام فاعل جملہ ما اوت خرق یمانیۃ آہ تاویل مصدر مین ہو کر کاف جارہ کا

مجرور ہوکر فعل کے متعلق ہے جو مع فاعل اور متعلق کے جملہ فعلیہ ہے۔

۳۱	يَتْبَعْنَ قُلَّةَ رَأْسِهِ وَكَأَنَّهُ		حَرَجٌ عَلَى نَعْشٍ لَهُنَّ مُخَيَّمُ

اللغات قلة ہر ایک چیز میں سے اسکا اعلیٰ حصہ حرج حا اور رے مہملہ اور جیم سے چند لکڑیاں جو ایکدوسرے کی نہایت تنگ ہیں کہ اسمیں میت کو اٹھاتے ہیں چنانچہ امرء القیس کہتا ہے علی حرج کالقر تخفق اکفانی اور کبھی عورتوں کے سریر انہیں اسلئے رکھتے ہیں کہ پردہ ہو اور یہی عنترہ کی شعر میں مراد ہے اصل ترکیب تنگی کے معنوں پر دلالت کرتی ہے چونکہ وہ لکڑیاں ایک دوسرے کی ساتھ ملاکر باندھی جاتی ہیں لہذا انہیں حرج کہتے ہیں مجمع میں حرج الحنین حتی ترکہ فی حرجۃ ھو بالحرکۃ مجتمع شجر ملتف کالغیضۃ والجمع حرج وحراج ومنہ حدیث معاذ نظرت الی ابی جھل فی مثل الحرجۃ انتہی نعش میت کا سریر جبکہ میت اسپر ہو سمی بذلک لارتفاعہ فاذا لم یکن علیہ میت فھو سریر مگر یہاں وہ سریر مراد ہے جو خاص عورتوں کے لئے تیار کیا جاتا ہے اور شکل میں ہودہ کے مشابہ ہوتا ہے مخیم بصیغہ اسم مفعول تخیم مصدر خیمہ کیطرح

المعنے وہ شتر مرغ اپنے سر کی چوٹی کے تابع ہیں اور گویا وہ سر عورتوں کے جنازہ کا گوارہ ہے جو انکی خیمہ بناکر تختہ پر پڑا ہے

صَعْلٍ يَعُودُ بِذِي الْعُشَيْرَةِ بَيْضَهُ		كَالْعَبْدِ ذِي الْفَرْوِ الطَّوِيلِ الْأَصْلَمِ

اللغات صعل چھوٹی سر والا ۔ دبلی پتلے بدن والا فی النہایۃ لم تزد بہ صعلۃ ھی صغر الراس والدقۃ والنحول فی البدن ومنہ الحدیث وکانی برجل من الحبشۃ اصعل اجم قاعد علیہا وھی تھدم وفیہ کان اصعل الراس انتہی ذو العشیرۃ مقام ہیں ایکجگہہ ہے فرو پوستین فروہ مفرد ومنہ الحدیث الذیال المنان یلبس فروتہا ویاکل خضرتہا اصلم اصلی خلقت اصلم

المعنے چھوٹی سر والا ہی جو مقام ذی العشیرہ میں اپنی انڈون کو سینتا ہے جیسے لمبی پوستین والا یوجیا غلام

الاعراب صعل اگر مرفوع ہی تو مبتدا محذوف ہے خبر واقع ہی اگر مجرور ہے تو قریب بین المسیمین کا وصف ہے اور طویل فرو کا صفت

۳۲	شَرِبَتْ بِمَاءِ الدُّحْرُضَيْنِ فَأَصْبَحَتْ		زَوْرَاءَ تَنْفِرُ عَنْ حِيَاضِ الدَّيْلَمِ

اللغات شربت صیغہ ماضی معلوم شربت بفتحتین مصدر باب علم یعلم متعدی بنفسہ ہے لہذا بازائدہ کا لانا صرف مبالغہ کی لئے ہے یا یہاں بمعنی من ہے آپ کتب کے یہہ رائے ہے کہ با بمعنی من ہے اسلئے کہ اصل عدم زیادہ ہی ہے جیسے کہ امام احمد اور امام ابوحنیفہ وامسحوا برؤسکم میں با زائدہ نہیں مانتے بلکہ معنی تبعیض کے خیال کرتے ہیں اور اگر کہیں جگہ زائد ہو تو بھی یہ لازم نہیں آتا کہ ہر جگہ زائد ہی خیال کیا جائے لان دعوی الاصالۃ دعوی تاسیس فھو الحقیقۃ و دعوی الزیادۃ دعوی مجاز ومعلوم ان الحقیقۃ اولی جیسے خدا تعالی کی اس قول میں الم تر ان الفلک تجری بنعمۃ اللہ ابن عباس فرماتے ہیں کہ با یہاں بمعنی من ہے اور معنی اسکے من نعمۃ اللہ ہیں اور ایسے ہی آیہ کریمہ فاعلموا انما انزل بعلم اللہ میں ای من علم اللہ اور شعر سے شربن بماء البحر ثم ترفعت میں ای من ماء البحر اور جمیل کے اس شعر میں فلثمت فاھا اخذا بقرونہا + شرب النزیف ببرد ماء الحشرج + ای من برد ماء الحشرج اور عبید بن

ابرص کے اس شعر مین فذلک الماء لو انی شربت بہ + ای عندہ اسکی اصل معنے پینی کے ہین شرب شطے فرماتی مین کے پرندون کی لیئی یہہ فعل مستعمل نہین ہوتا بلکہ بجای شرب کے حسا بولتے ہین ابن فارس منتخب الالفاظ مین تحریر فرماتے ہین العب شرب الماء من غیر مص آیا ہے یعنی کہ سم دار یا کہوچ والی حیوانات کے لیئی بجائی شرب کے جرع کا لفظ مستعمل ہی دحرضن ایک خاص جگہہ کا نام ہی جو وسیع کی متصل واقع ہے اور تثنیہ یہان تغلیبا ہی جیسی شمس و قمر کو تغلیبا قمران کہہ لیتے ہین زوداء بروزن حمراء منحرف حیاض جمع حوض مفرد تالاب یا تو حیاوزہ حاصنہ المتحرحی سی ماخوذ ہی جسکی معنے یہہ ہین کہ جیہہ سے جو پانی اس سی بہے یا حوض معنے جمع کرنی ماخوذ ہی یقال استحوض الماء ای اجتمع چونکہ تالاب ہی ایک بہاہوا پانی ہوتا ہی جو کسی خاص جگہہ جمع ہو جاتی لہذا اسی حوض کہہ لیتے ہین دیلم سی مراد یہی دشمن ہین کیونکہ وہ سب عموما کالی ہین دیلم سی ماخوذ ہی جسکے معنی کالا ہو نیکے ہین فی الحدیث جاء دجل دلم فاستاذن علی النبی آہ ای اسود قیل ہو عمر بن الخطاب اور بعض کا یہہ خیال کہ دیلم سی مراد دشمن ہین اور یہہ اصل مین ایک خاص قبیلہ ہے جس سے عرب کو سخت عداوت تہی ۔

المعنے اس اونٹنی نے دحرضن اور وسیع کا پانیا سو ہی صبح یا ہمارے دشمنون کے تالابون سے منحرف ہوکر نفرت کرتی ہے الاعراب اصبحت یہان یعنی صارت ہے اور اسم اسکا ضمیر مونث ہی جو ناقہ کیطرف پہرتی ہے اور زوداء خبر ہے اور جملہ تنفر عن حیاض آہ زوراء کا وصف ہے یا خبر بعد خبر ہے ۔

۲۴	وَكَاَنَّمَا تَنْاٰى بِجَانِبِ دَفِّهَا	اَلْوَحْشِیِّ مِنْ هَزِجِ الْعَشِیِّ مُؤَوَّمِ

اللغات نای دور رہونا باب منع منع یہان باسی متعدی ہی دف یعنی جانب و کنارہ جانب کی اضافت دف کی طرف لفظی ہے جیسی لیث اسد وغیرہ ذلک مین وحشی دائین جانب کو کہتے ہین یہہ ابی زید اور ابی عمر کا قول ہے اور اس شعر مین بہی یہی معنی موزون ہین اسلیئی کہ کوڑا دہنی ہاتہہ مین ہوتا ہی راعی کہتا ہی سہ فمالت علی شق وحشیہا + وقد ریع جانبہا الایسر + یہہ صاف ظاہر ہے کہ ڈرنی کیوقت ایک نہ ایک جانب کو جہکنا پڑتا ہی جو کہ دشنا سوار ہوتا بائین جانب سے ہوتا ہی اسلیئی وہ دائین جانب کو جہکی گے فان الخائف انما یفر من موضع المخافۃ الی موضع الامن مگر اصمعی وحشی جانب سے بائین جانب مراد لیتی ہین واللہ اعلم من بیان یعنے عن ہے ہزج بروزن کتف بولتی والی عشی دن کا اخیر حصہ مؤوم بروزن معظم موٹی سر والی جسیم مراد یہان بلی ہے تا دیم سی ماخوذ ہی جسکے اصلی معنی گہاس کھا کر کسی کو فربہ اور جسیم کر دینے کے ہین چنانچہ ایک شاعر کہتا ہی سہ عرکرکہ مجمحا الصوبان اوصہ + دوص لقد فت دینعا ای تادم + من اومہ الکلا تا دیما ای سمنہ وعظم خلقہ ۔

المعنے وہ اپنی دائین جانب کو کوڑی کی مار کی خوف سی ایسی دباتی ہے کہ گویا وہ رات کے بولتی والی بڑے سر والی بلی سی ڈرتی ہے اونٹون کو بلیون سے کمال نفرت ہی لہذا کوڑی سی ڈرنی کو منزلہ بلی سی ڈرنی کے فرض کیا

۳۴ هِرٌّ جَنِيبٌ كُلَّمَا عَطَفَتْ لَهُ ۔۔ غَضْبَى اتَّقَاهَا بِالْيَدَيْنِ وَبِالْفَمِ

اللغات ھر بکسرا و تشدید راء بلا ھردۃ جمع جیسی قرد و قردۃ فعل بمعنی مفعول ہے یعنے مکروہ بولتے ہین ھر ہر تر ھرا کو ھتہ جنیب پہلو سے بندہا ہوا عطفت بصیغہ واحد مونث غایب عطف مصدر باب ضرب یضرب بصلہ علی حملہ کرنا اور بصلہ الی جھکنا غضبی اغضب کا مونث ہے ۔

المعنے وہ بلا اسکے پہلو سے بندہا ہوا ہے جب کبھی اسکے طرف غضبناک ہوکر مڑتی ہی یا اسپر ناراض ہوکر حملہ کرتی تو بلا اپنے پنجہ اور منہ سے بچتی۔

الاعراب ھر کو اگر مجرور پڑہین تو ما ادم کا عطف بیان ہوگا اور اگر مرفوع پڑہین تو مبتدا محذوف سے خبر واقع ہوگا اور غضبی عطفت کی ضمیر فاعل سے حال واقع ہے اور اتقاھا جزا ہوکر کل جملہ شرطیہ تیسرا وصف ہے ۔

۳۵ أَبْقَى لَهَا طُولُ السِّفَارِ مُقَرْمَدًا ۔۔ سَنَدًا وَمِثْلَ دَعَائِمِ الْمُتَخَيِّمِ

اللغات مقرمد بصیغہ اسم مفعول اینٹ پتہرون سے بنی ہوئی عمارت قرمید سے ماخوذ ہے جسکے معنے اینٹ کے ہین سند بفتحتین پہاڑ کا سامنا مراد محکم دعائم جمع دعامہ مفرد ستون دعم سے ماخوذ ہے جسکے معنے تکیہ لگانے کے ہین یقال دعمت الشیٔ دعما نا لکسرہ فا بمعنے مفعول کی ہے متخیم اسم مفعول بمعنے خیمہ ۔

المعنے سفرون کی درازی نے اسکے لئے یا اس سے (اگر لام بمعنی من ہو) ایک اینٹون پتہرون کے محکم عمارت باقی رہنے دی ہے اور ایسی ٹانگین جو خیمہ کے ستونون کیطرح ہین ۔

الاعراب مقرمدا موصوف محذوف کا وصف ہے یعنے بناء کا اور مثل مقرمد پر معطوف ہونیکے لئے منصوب ہے ۔

۳۶ بَرَكَتْ عَلَى جَنْبِ الرِّدَاعِ كَأَنَّمَا ۔۔ بَرَكَتْ عَلَى قَصَبٍ أَجَشَّ مُهَضَّمِ

اللغات برکت بصیغہ واحد مونث غایب بروک مصدر باب نصر ینصر اونٹ کا بیٹہنا یقال برکنا البعیر یبرک ای استناخ رداع بروزن سحاب یمن میں ایک گانو ہے قصب بانسلی اجش سخت آواز والی مھضم بانسلی کو اسلئے کہتے ہین کہ وہ بہی مختلف اجزا سے مرکب ہوتی ہے جیسے ہین قال الجوھری ومزمار مھضم لانہ فیما یقال اکسارہ یضم بعضھا الی البعض ہضم سے ماخوذ ہے جسکے معنے شنے کے ہین مگر جب کمر صرف دبلی پتلی ہونیکے لئے مہضم کہلاسکتی ہے تو اگر اسی مناسبت سے مرلی بہی مہضم کہلائے تو مضایقہ معلوم نہین ہوتا ۔

المعنے رداع گانو کے پاس وہ ایسی بیٹھ گئے کہ گویا وہ ایک آواز والی پتلے بانسلی پر یا اسکے ساتھ بیٹھی ہے یعنے اسکی ہڈیون کی آواز زمین پر لگنے سے ایسی آئی یا خود اسکی آواز گرد وغبار کے سبب ایسی ہوگئی تہی ۔

الاعراب علی جنب الرداع برکت کے متعلق ہے جیسے دوسرا علی اور دوسرا علی بمعنی مع ہوکر برکت کے ضمیر فاعل سے حال واقع ہے کما اشرنا الیہ فی الترجمہ

۳۷ وَكَأَنَّ رُبًّا أَوْ كُحَيْلًا مُعْقَدًا ۔۔ حَشَّ الْوَقُودُ بِهِ جَوَانِبَ قُمْقُمِ

اللغات رُب گاڑہی روغن ربوب ر باب سمع ومنہ سقاء مربوب ای جعلت فیہ الرب واصلحتہ بہ

فطابت ربیحہ کحیل اسم تصغیر روغن یا ال جو خارش یا چیچڑون کو کھے وقعیتہ یعنی اونٹون پر ملتے ہین محقد بصیغہ اسم مفعول معنے بستہ و منجمد حش بصیغہ ماضی مجہول حش مصدر باب نصر ینصر آگ جلانا یقال حششت النار احشہا حشا او قدتہا ذ قود بفتح اول معنے ایندہن مع ربعیم واو معنی جلتے ہے قمقم گھڑیا جمعی کہتا ہے کہ یہ رومی لفظ المعنے اور گویا گاڑہی روغن یا حمی ہوئی رال جسکے گھڑیا کی آس پاس ایندہن جلایا گیا ہو۔

الاعراب بہ کی ضمیر رب یا کحیل کیطرف لاعلی التعیین پہرتی ہے اور متلبس وغیرہ کی متعلق ہوکر قمقم سے حال واقع ہے اور مقدم اسلیئے ہے کہ ذوالحال کے نکرہ ہونے کیوقت حال کا مقدم ہونا واجب ہے اور جوانب قمقم منصوب بظرفیت ہی تقدیر عبارت یون ہے حش الوقود جوانب قمقم متلبسا بالرب والکحیل کل جملہ فعلیہ کحیل کا دوسرا وصف واقع ہوکر رب کیطرح کان

۳۸	ینباع من ذفری غضوب جسرۃ		ذیافۃ مثل الفنیق المکدم

اللغتا ینباع بصیغہ مضارع معلوم باب انفعال نوع مجرد کو محاورہ انباع العرق اسال اسکی تائید مین ہے مگر ینبع کا اشباع جیسی ابن حاجب وغیرہ محققون کی رائے ہے اس سے زیادہ مناسب و موزون ہے حدیث مین ہے رایت الماء ینبع من تحت اصابعہ یفور و یخرج ذفری کنپٹی الف اسمین تانیث یا الحاق کی لئے ہے ذفری ماخوذ ہے جسکے معنی تیزی بو کے ہین اچھی ہو یا بری فی الحدیث فمسح الشیطان ثم قراہ اصل اذنیہ وھما ذفریان والفہا للتانیث او للالحاق غضوب ترش رو ہوتی ہین امرءۃ غضوب ای عبوس جسرۃ قوی اونٹنی جسر اسکا مذکر ہے قال الجوہری الجسر بالفتح العظیم من الابل وغیرہ والانثی جسرۃ ابن اعرابی فرماتے ہین کہ دراز قامت اونٹنی کو کہتے ہین فال وھی السیطۃ الطویلۃ فنیق عمدہ سانڈ ابو زید فی کتاب الابل مین ذکر کیا ہے کہ یہہ نر و بچے اسماء سے ہے اور جمع فنق بروزن کتب ہے ابن درید اسکی جمع افناق فرماتے ہین جیسے بعیف و شرف المعنے ترش رو بڑے قدوالی یا لانبی قد کی اونٹنی مٹک کر چلنے والی کی کنپٹی سے بہتا ہے جو نجابت اور قوت مین عمدہ سانڈ کیطرح ہے یعنے اسکا پسینہ غلظت مین گاڑہی روغن یا رال کے موافق ہے۔

الاعراب کل جملہ ینباع آہ کان سے خبر واقع ہے۔

۳۹	ان تغد فی دونی القناع فاننی		طب باخذ الفارس المستلئم

اللغتا تغدفی بصیغہ واحد مونث مخاطبہ معلوم اصل مین تغدفین تہا نون جزم کی لیئے اڑگیا اغدفت عورت کا اپنی موتہہ پر اوڑہنی ڈالنا فی الصحاح اغدفت المرأۃ قناعہا ای ارسلتہ علی وجہا وفی الحدیث اغدف علی علی و فاطمۃ سترا قناع چہوٹا کپڑا جو اوڑہنی پر بیہنتے ہین ابن عمر رض کی حدیث مین رای جاریۃ علیہا قناع فضربہا بالدرۃ طب ماہر و حاذق کو کہتے ہین رجل طب بالفتح ای عالم و رجل طب ماہر بالعلاج فارس سم دار حیوانات کا سوار گہوڑا ہو یا گدہا یا خچر یہہ معنی ابن سکیت نے بیان کیئے ہین چنانچہ یہہ شعر ہی اسکے

تائید مین ہے ۔ وانی امرء للخیل عندی مزیۃ + علی فارس البرذون و فارس البغل + ابو زید کے نزدیک فارس کا اطلاق صرف گہوڑے کے اسوار پر محدود ہے خچر گدہے کے اسوار کو بغال یا حمار کہتے ہین فرسان فوارس جمع مستلئم زرہ پوش سلاح پوش لامۃ سی ماخوذ ہے جسکے معنی زرہ اور ہتہیار دونون کے آئی ہین فی النہایۃ تحت قولہ لما انصرف صلے اللہ علیہ وسلم من الخندق و وضع لامتہ ھو بالھمزۃ الدرع وقیل السلاح ولامۃ الحرب اداتہ
المعنے اگر تو مجھ سے اپنی نقاب گراتی ہے تو کچھ مضائقہ نہین کیونکہ سلاح پوش سوارون کے پکڑنے مین تو بڑا ماہر ہے
الاعراب ان تغدفی شرط ہے اور جزا محذوف ہے جسکے قائمقام جملہ فاننی آہ واقع ہے کما ذکرنا من قبل

۴۰ | اثنی علی بما علمت فاننی | سھل مخالقتی اذا لم اظلم

اللغۃ اثنی بصیغہ امر حاضر اثنا مصدر کسیکی تعریف کرنا فی الحدیث فاثنی علیہ خیرا مخالقہ خوش سلوکی سے لوگون کے ساتھ پیش آنا ہونا وخالقھم عاشرھم بحسن خلق۔
المعنے جو جو میری عمدہ باتین تجھے معلوم ہین انکے ساتھ تو میری تعریف کر کیونکہ جب مین ستایا نجاؤن تو میری خوش معاملگی آسان ہے
الاعراب ما علمت پر ما موصولہ ہے اور ضمیر مفعول جو موصول کیطرف راجع ہے محذوف ہے

۴۱ | واذا ظلمت فان ظلمی باسل | مر مذاقتہ کطعم العلقم

اللغۃ ظلمت بصیغہ متکلم مجہول باسل سخت تبسل سے ماخوذ ہے جسکے معنی شدت کے ہین علقم اندرائن کا پہل
المعنی جب مین ستایا جاتا ہون تو میرا ستانا سخت ہے جسکا مزہ اندرائن کے پہل کے طرح کڑوا ہے

ولقد شربت من المدامۃ بعدما | رکد الھواجر بالمشوف المعلم

اللغۃ مدامۃ شراب اسلئے کہ یہ ہمیشہ پی جاسکتی ہے اور کوئی شربت ہمیشہ پیا نہین جاسکتی بلکہ کبھی کبھی اس سے طبیعت متنفر ہو جاتی ہے رکد بصیغہ ماضی معلوم رکود مصدر باب نصر ینصر ٹہیرنا یقال رکد الشمس اذا قام قائم الظہیرۃ ھواجر جمع ہاجرۃ مفرد دوپہر کا وقت جبکہ گرمی نہایت سخت ہو مشوف وہ دینار جسکی جلادی گئی ہو مجاورہ شفت الشئی ای جلوتہ سی ماخوذ ہے یا وہ پیالہ جسپر منقش کیا گیا ہو معلم بصیغہ اسم مفعول اعلام مصدر بمعنی علامت کرنا قال الفیومی اعلمت علی کذا من الکتاب وغیرہ - جعلت علیہ علامۃ۔
المعنے خدا کی قسم مین بعد اسکے کہ دوپہرین خوب گرم ہوگئین جلادیئے ہوئے دینار یا گلاس سے شراب پی
الاعراب ولقد حسب مذکور جواب قسم ہے۔

۴۳ | بزجاجۃ صفراء ذات اسرۃ | قرنت بازھر فی الشمال مفدم

اللغۃ زجاجۃ بہر سہ حرکات لیکن زا کا ضمہ بہ نسبت دیگر حرکات کے زیادہ مشہور ہے بمعنی شیشہ و گلاس زجاج جمع صفراء بروزن حمراء زرد رنگ صفر جمع اسرۃ جمع سرار مفرد جیسے احمرۃ حمار وہ خطوط جو ہتہیلی پیشانی وغیرہ

تو دارہین نے الحدیث تبرق اسارید وجہہ کذا فی الصحاح اذہر زہرا کا مذکر ہے مراد اس چمکتی صراحی ہے زہرہ سے ماخوذ ہے جسکے معنی سپیدی کی ہین مشمال شین کے کسرہ سے اصل مین تھیلے کو کہتے ہین جو بکری کی تھنون کی حفاظت کیلئے بناتے ہین تاکہ دودہ والی بکری کی تھنون کو بوجہ اسکے تکلیف نہ ہو اور اس سے بچہ دودہ نہین پی سکتا ہے مگر یہان اس صافی سے مراد ہے جو صراحی کے مونہہ پر اسغرض سے باندہتے ہین کہ صاف شراب نکلے مشمول سے ماخوذ ہے جسکے معنے معروف ہین مفدم وہ صراحی جسکے مونہہ پر صافی باندہی گئی ہو فی الصحاح الفدام ما یوضع فی فم الابریق لیصفی بہ ما فیہ تقول منہ فدمت الابریق تفدیما والمفدمات الاباریق والدنان —

المعنی ایک زرد گلاس کے ساتھ جسمین خطوط اور دہاریان ہین — اور شراب پینے کی غرض سے ایک ایسی صراحی یا مٹکی کے پاس کیا گیا ہے جو سفید چمکیلا ہے اور اسکے مونہہ پر صافی باندہی گئی ہے تاکہ مصفا شراب ہو کر نکلے

الاعراب بزجاجۃ پر باستمانت ہے اور شربت کے متعلق ہو اور صفراء ذات اسرۃ قرنت بازہر مفدم بالشمال سب اسکے اوصاف ہین با بمعنے فی ہے اور مشمال سے مراد با بیان ہاتہ ہے —

۴۴	فَاِذَا شَرِبْتُ فَاِنَّنِیْ مُسْتَهْلِكٌ		مَالِیْ وَعِرْضِیْ وَافِرٌ لَمْ يُكْلَمِ

اللغات استہلاک بمعنی اہلاک ہے یعنے تلف کرنا فی الصحاح اہلکہ واستہلکہ مال مذکر مؤنث دونون طرح مستعمل ہے قال الازہری والمال عند اہل البادیۃ النعم عرض بالکسر بمعنی عزت وحسب فی الصحاح وقد قیل عرض الرجل جسمہ لم یکلم بصیغہ واحد مذکر حاضر مجہول تکلیم مصدر زخمی کرنا کما فی شرح الزوزنی تعاویرۃ الکلاء مکلم

المعنی جب شراب پی لیتا ہون تو اسوقت بہی شراب اچہی کامون کی طرف مجہے لیجاتی ہے چنانچہ مین اسوقت اپنے مال کے حق مین ایک تلف کرنیوالے اجواد مرد نکلتا ہون بجالیکہ میری عزت پوری ہوتی ہے کسیطرح کا زخم صدمہ اسکو نہین پہونچتا جب شراب کے اثر سے میرے قوے جوش مین آتے ہین تو بحکم کل اناء یترشح بما فیہ جیسے عمدہ کام مجہ سے صادر ہوتے ہین

الاعراب فاذا شربت شرط ہے فاننی مستہلک جزا ہے جملہ وعرضی الخ مستہلک کی ضمیر سے حال واقع ہے

۴۵	وَاِذَا صَحَوْتُ فَلَا اُقَصِّرُ عَنْ نَدًى		وَكَمَا عَلِمْتِ شَمَائِلِیْ وَتَكَرُّمِیْ

اللغات صحوت بصیغہ واحد متکلم صحو مصدر باب نصر نشہ کے اترنے سے ہوش مین آنا اقصر بصیغہ واحد متکلم تقصیر مصدر باب تفعیل کوتاہی کرنا ندی سخاوت فی الصحاح فلان ندی الکف اذا کان سخیا عن ابن السکیت شمائل جمع شمال مفرد خو تکرم تکلف سے کریم بننا فی الصحاح التکرم تکلف الکرم قال المتلمس تکرم لتعتاد الجمیل ولن ترے اخا کرم الا بان یتکرما المعنی جب ہوش مین آتا ہون اور نشہ اتر جاتا ہے تو بہی سخاوت مین کچہ کوتاہی نہین کرتا اور میری خصلتین اور میرا کرم ویسی ہی ہے جیسی کہ تو جانتی ہے

الاعراب اذا صحوت شرط فلا اقصر الخ جزا ہے شمائلی معطوف ومعطوف علیہ تکرمی مبتدا اور کما علمت خبر مقدم ہے

٤٨	هَلاَّ سَاَلْتِ الخَيْلَ يَا ابْنَةَ مَالِكٍ	اِنْ كُنْتِ جَاهِلَةً بِمَا لَمْ تَعْلَمِ

اللغات خیل سی مراد یہان اہل خیل ہین جیسے قریہ سی مراد اہل قریہ اس آیت مین واسئل القریۃ ای اہلہا۔
المعنے اری مالک کی بیٹی اس امر کی بابت تو نی سوارون سی کیون نہین پوچھہ لیا تہا اگر تو مطلق جاہل تہی اور خود نہین جانتی تہی یا اگر تو ان حالات سی ناواقف رہتی جنہین تو جانتی نہ تہی تو تو نی سوارون سی کیون نہین پوچھہ لیا تہا۔
الاعراب بما لم تعلمی کی با معنی عن ہے اگر سالت کی متعلق ہے جیسی خدا تعالی کی اس قول مین فاسئل بہ خبیرا یا جاہلۃ کا صلہ

٤٩	اِذْ لَا اَزَالُ عَلٰى رِحَالَةِ سَابِحٍ	نَهْدٍ تَعَاوَرَهُ الكُمَاةُ مُكَلَّمِ

اللغات رحالۃ بکسر را چرمی زین سابح وہ تیز رو گھوڑا جو بسبب اپنی اچھی چال کے ایسا معلوم ہو کہ گویا تیر رہا ہے نھد بروزن صعب اونچا گھوڑا قال الفیومی و فرس نھد ای مرتفع نہو سے ماخوذ ہے جسکی معنے اونچا ہونیکی ہین تعاورہ صیغہ واحد مذکر غائب ماضی معلوم باب تفاعل تعاور مصدر دست بدستی لینا نوبت بنوبت پکڑنا فی الصحاح واعتوروا الشیء ای تداولوہ فیما بینہم وکذلک تعوروہ وتعاوروہ کماۃ بروزن قضاۃ جمع کمی مفرد وہ بہادر جو خود اور زرہ سی اپنی آپ کو چھپای کمی سی ماخوذ ہے جسکی معنے چھپانے کے ہین یقال کمی شہادتہ کمیا کتمہا و نفسہ سترہا بالدرع والبیضۃ۔
المعنے جبکہ مین تیرنے والی قد کی اونچی زخمی گھوڑے کی چرمی زین پر تہا جسی سلاح پوش بہادرون نے نوبت بنوبت زخمی کیا ہوا تہا
الاعراب جملہ اذ لا ازال آہ سالت کا ظرف ہے سابح نھد تعاورہ الکماۃ مکلم سب گھوڑے کی اوصاف ہین اور پہلے ذکر کر آئی ہین کہ اوصاف کی تقدیم تاخیر مین کچھہ تمیز نہین خواہ بعض مفرد ہون اور بعض جملہ۔

٥٠	طَوْرًا يُجَرَّدُ لِلطِّعَانِ وَتَارَةً	يَاْوِي اِلٰى حَصِدِ القِسِيِّ عَرَمْرَمِ

اللغات طور بمعنی ایکبار کے آتا ہے بولتے ہین فعل ذلک طورا بعد طور ای مرۃ بعد مرۃ اطوار جمع طعان نیزہ زنی کرنا حصد حا کی فتح اور صاد کی کسرہ سے صیغہ صفت ہے جسکی معنے مضبوط اور مستحکم کے ہین یقال حصد الشیء حصدا اذا استحکم والاحصاد الاحکام قسی جمع قوس مفرد مذکر ہے کبھی مؤنث بہی مستعمل ہوجاتا ہے اصل مین قووس تہا قلب کے بعد قسوو بن گیا واو طرف مین واقع ہونیکی لیئے یا ہوگئی جس سے پہلے واو بہی مرمی کے قاعدہ سی یا ہوئی بعد ادغام سین کو یا کی مناسبت سے اور قاف کو سین کی مناسبت سی کسرہ دیا گیا قسی رہ گیا عرمرم بہاری لشکر۔
المعنے جو کبھی اپنی حامیون کے گروہ سی نکالکر نیزہ زنی کی لیئے تیار کیا جاتا تہا اور کبھی اپنی دوستون کے بہاری لشکر جسکی کمانین خوب مضبوط اور مستحکم تہین دشمنون کو تباہ کرکے پناہ لیتا تہا۔ اور یہہ مضمون بعینہ اس شعر کے مطابق ہے یعنی والکر بعد الفر اذکرہ التقدم والتطام۔

الاعراب ـ آیا مجرد سے منقول ہے جیسے تارۃ یا وہی ہے اور یہ دونون جملے سابح کی وصف ہین اور احصد
الفتلہ اور عرمرم جلش ہو نیکی محذوف ہے اوصاف واقع ہین پہلا باعتبار متعلق کے اور دوم باعتبار موصوف کے

۵۱	يُخْبِرْكِ مَنْ شَهِدَ الْوَقِيعَةَ أَنَّنِي	أَغْشَى الْوَغَى وَأَعِفُّ عِنْدَ الْمَغْنَمِ

اللغات وقیعہ لڑائی وقائع جمع اغشیٰ بصیغہ واحد متکلم غشیان مصدر باب علم یعلم ڈھانپ لینا متعدی بنفسہ
قال اللہ تعالیٰ فغشیہم من الیم ما غشیہم وغی لڑائی ابن جنی فرماتے ہین کہ وغی اصل مین لڑائی کے شور کو
کہتے ہین اور مجازًا خود لڑائی کو کہتے ہین اعف بصیغہ واحد متکلم عفاف مصدر بچنا ۔ کبھی بصلہ عن مستعمل ہے
قال الفیومی عف عن الشیء یعف من باب ضرب عفۃ وعفا فامتنع فہو عفیف
المعنے تو وہ شخص جو لڑائی میں حاضر تہا تجہے خبر دیتا کہ مین جنگ کو ڈھانپ لیتا ہون اور غنیمت کے وقت رک جاتا ہون یعنے مال
الاعراب یخبرک چونکہ ہلا کی جواب ہین ہے اسلئے مجزوم ہے اور اننی اصل مین بانی تہا بعد حذف جار ایصال کیا گیا

۵۲	وَمُدَجَّجٍ كَرِهَ الْكُمَاةُ نِزَالَهُ	لَا مُمْعِنٍ هَرَبًا وَلَا مُسْتَسْلِمِ

اللغات مدجج بفتح جیم وبکسر دو جیم بروزن معظم وہ بہادر جو ہتہیار مین چہپا ہوا ہو بولتے ہین دججت السماء تدجیجا
تغیمت وجہ سی ماخوذ ہے جسکے معنی چہپا ہونے اور اندہیری کے ہین بولتے ہین لیلۃ دیجوج ای مظلمۃ وناقۃ دجوجاۃ
ای منبسطۃ علی الارض ممعن بصیغہ اسم فاعل امعان مصدر گہوڑے کا بہت دوڑنا بولتے ہین امعن الفرس اذا
تباعد فی عدوہ کسی امر مین سخت مبالغہ کرنا بولتے ہین امعن فی الطلب اذا بالغ فی الاستقصاء مستسلم بصیغہ
اسم فاعل استسلام مصدر باب استفعال صلح کرنا مطیع ومنقاد ہونا ۔
المعنے بہت سے ایسے بہادر جن سے اور بہادر لڑنا نہین چاہتے اور نہ مصیبت کے وقت مین بہاگنے والے تہے اور نہ صلح کرنیوالے یعنے مطیع ہونے
الاعراب کرہ الکماۃ الخ مدجج کا وصف ہی لا ممعن مدجج پر معطوف ہے جیسے لا مستسلم اور ہربا ممعن مین
جو نسبت پائی جاتی ہے اسکے رفع ابہام کے لئے تمیز ہے ۔

۵۳	جَادَتْ يَدَايَ لَهُ بِعَاجِلِ طَعْنَةٍ	بِمُثَقَّفٍ صَدْقِ الْكُعُوبِ مُقَوَّمِ

اللغات جادت بصیغہ واحد مونث غائب معلوم کف ہتہیلی مونث ہے ابن انباری فرماتے ہین کہ بعض لوگ اسکو مذکر بہی
خیال کرتے ہین مگر انکی رائے چندان قابل اعتبار نہین محاورہ کف مخضب مخضبۃ نہین ہو سکتا اسلئے کہ یہان بمعنے
ساعد ہے کفوف اکف جمع آتی ہی اسکے وجہ تسمیہ مین یہ فرماتے ہین کہ چونکہ اسکی ذریعہ سے انسان اپنے بدن کو
بہت سی آفتون سے محفوظ رکہہ سکتا ہی لہذا اسی کف کہہ لیتے ہین کیونکہ کف کی اصلی معنی روکنے کی ہین قال الفیومی
لانہا تکف الاذی عن البدن مثقف بروزن معظم اسم مفعول کا صیغہ ہے تثقیف مصدر ٹیڑہی چیز کو سیدہا کرنا اور
کجی کا نکالنا صدق الکعوب سخت اور مضبوط پورون والا پولتے ہین شیء صدق وزان فلس ای صلب انتہی

کعوب جمع کعب بمعنی پوری جو دو گرہوں کے درمیان ہوتی ہے قال القیومی والکعب من القصب الانبوبۃ بین العقدتین انتہی مقوم بروزن معظم سیدھا کیا ہوا نیزہ۔

المعنے میری ہاتھ نے جلدی نیزہ زنی سے پیوستگی کی ایک ایسی نیزہ کی ساتھہ جو سیدھے پوریون والا اور سیدھا تھا

الاعراب یہہ شعر یا جواب ہے یا بیان مقدر کا یا وصف بعد وصف ہے صفت الکعوب وصف باعتبار متعلق ہے

۵۴	فَشَكَكْتُ بِالرُّمْحِ الأَصَمِّ ثِيَابَهُ		لَيْسَ الكَرِيمُ عَلَى القَنَا بِمُحَرَّمِ

اللغات شک پرونا پہاڑنا یقال شککتہ بالرمح ای خرقتہ وانتظمتہ رمح نیزہ رماح ارماح جمع ثیاب جمع ثوب مفرد مذکر ہر کسی قسم کا کپڑا جو پہننی میں آوی یہاں مراد ثیاب سے ذات مقتول ہے جیسی خدا تعالی کی اس قول میں وثیابک فطھر کریم شریف کرام کرما جمع قنا جمع قناۃ مفرد نیزہ جیسی حصاۃ حصی محرم بصیغہ اسم مفعول باب تفعیل حرام کیا ہوا۔

المعنے اور ٹھوس نیزہ سی یعنی سے پر دلیا اسلیئے کہ شریف نیزون پر حرام نہین ہوتا یعنی رذیل گو بزدلی سے بچ رہی مگر شریف اسی موت سے مرتا ہی یا اسلیئے کہ شریف کی شرافت اسی موت سے نہین بچاتی اور نیزون پر وہ حرام نہین ہوتا دوسری صورت مین اس مضمون کی طرف اشارہ ہو جائیگا ید رککم الموت ولو کنتم فی بروج مشیدۃ۔

الاعراب علی القنا محرم کا صلہ ہے اور با محرم پر زائد ہے جو مبالغہ کا فائدہ بخشتی ہے یعنی محرم کیا محرم کا ساتھی ہے نہین جیسی آیہ کریمہ وما اللہ بغافل عما تعملون لیں یعنے خدا کا غافل ہونا کجا غافل کا ساتھی بھی نہین

۵۵	فَتَرَكْتُهُ جَزَرَ السِّبَاعِ يَنُشْنَهُ		يَقْضِمْنَ حُسْنَ بَنَانِهِ وَالْمِعْصَمِ

اللغات ترک جب جملہ اسمیہ پر داخل ہوتا ہی تو اسوقت اسکی یہہ معنے ہوتی ہین کہ اس نسبت مین کسی قسم کا تغیر نہ کیا بلکہ اسی حالت پر رہنی دیا ہی قال القیومی ترکت البحر ساکنا ای لم اغیرہ عن حالہ جزر جیم کی کسرہ اور فتحہ سی بمعنی خوراک کی ہے قال القیومی الجزر الماکول بفتح الجیم وکسرھا لغۃ سباع جمع سبع بروزن رجل مفرد ہے قال القیومی ویجمع فی لغۃ الضم علی السباع مثل رجل ورجال لا یجمع علی غیر ذلک علی ھذہ اللغۃ ویجمع علی لغۃ السکون اسبع کفلس وافلس ہر ایک ایسی حیوان پر اسکا اطلاق آجاتا ہی جو پنجہ سی شکار کرکی کہا تی ہین جیسی شیر بھیڑیا چیتا وغیرہ ازہری کی نزدیک لومڑی اور کفتار سبع نہین کہلاتی گو وہ گوشت خور ہی ہین لیکن وہ پنجہ سی نہین کہاتی ینشن بروزن یقمن بصیغہ جمع مونث غائب نوش مصدر باب نصر تو چنا یقضمن بصیغہ جمع مونث غائب قضم مصدر باب علم بمعنی سوکھی چیز وغیرہ کو اگلی دانتون سے چبانا بطریق استعارہ معنی کاٹنی کے بھی آجاتا ہے چنانچہ بولتی ہین قضمت یدہ اذا عضضتہ بنان انگلیان اور بعض اہل اصطلاح کو بھی بنان کہتے ہین قال القیومی سمیت بنانا لان بہا صلاح الاحوال التی یستقر بہا الانسان

یقال ابن بالمکان اذا استقر بہ بصیغہ مفعول کی وزن پر کلائی کی وہ جگہہ جہان کنگنا ڈالتے ہین ۔
المعنے سو انہین پیتے ورندون کا طعمہ بنی ویا چنانچہ وہ انہین ایسی حالت مین چھوڑتی تہے کہ انکی خوبصورت انگلیان اور نازک کلائیان اگلی دانتون اگلے دانتوں سے چبا ئیتے تہے ۔
الاعراب ینشنہ یا سباع کا وصف ہے جیسی یستحیح لقد امر علی اللئیم میں لئیم کا وصف ہے یا حال اور یقضمن یا ینش کی ضمیر فاعل سے حال متداخل واقع ہے یا سباع سے حال مترادف اور حسن بنانہ مین مصدر موصوف معنوی کیطرف مضاف ہے ای بنانہ الحسن ومعصمہ الحسن ۔

۵۶	وَمَشَكِّ سَابِغَةٍ هَتَكْتُ فُرُوجَهَا		بِالسَّيْفِ عَنْ حَامِي الْحَقِيقَةِ مُعْلِمِ

اللغات مشک شک کا مصدر میمی ہے جسکی معنے چھیدنے کے ہین قال الجوہری الشک اللزوم واللصوق قال ابو عبید الشک سو درعی بلا ص لکہا شک ہجیک علامہ زوزنی ای اسی سے ظرف لیکر معنی کئے ہین الجنبی ہین بستیم التوابہ سبوغا من باب فعدتم وکمل وسبغت الدرع وکل اذا طال من فوق الی اسفل یعنی تنکتت لصیغہ واحد متکلم ہتک مصدر باب ضرب یضرب پہاڑنا قال الزمخشری ہتک الستر جذبہ حتی نزعہ من مکانہ او شقہ حتی یظہر ما وراءہ انتہی فروج جمع فرج بروزن فلس مفرد رخنہ شگاف سیف بالفتح تلوار اور بالکسر دریا کی کنارہ کو کہتے ہین اسیاف سیوف جمع حقیقۃ وہ امر جسکی حفاظت اور نگہبانی لائق ہو جیسے عزت وغیرہ معلم بصیغہ اسم مفعول اعلام مصدر یستعمل علی علامت کرنا قال القیومی واعلمت علی کذا بالالف من الکتاب وغیرہ جعلت علیہ علامۃ اصل مین گو یا معلم علیہ تہا ۔
المعنے بہت سی پوری بدن کے ساتہہ چلی ہوئی زرہون کے حلقون کو مین تلوار کے ساتہہ پہاڑ ڈالا ایسی جوانمرد کے بدن سی اتار لیا جو عزت کا حامی اور سپہ سالار کی علامت سی ممتاز تہا ۔
الاعراب مشک کی اضافت سابغہ کیطرف اضافت مصدر کے موصوف معنوی کیطرف ہے اور حامی الحقیقۃ مین چونکہ لفظی اضافت ہے لہذا نکرہ کے حکم مین ہے

۵۷	رَبِذٍ يَدَاهُ بِالْقِدَاحِ إِذَا شَتَا		هَتَّاكِ غَايَاتِ التِّجَارِ مُلَوَّمِ

اللغات ربذ بروزن کتف صفت مشبہ ہے جو ربذ سے ماخوذ ہے جسکی معنی ہلکا پہلکا ہونیکی ہین یقال ربذت یدہ بربذ ربذا ای خفت انتہی قداح جمع قدح مفرد جوئی کا تیر شتا بصیغہ ماضی معلوم مشتق مصدر باب نصر موسم سرما مین داخل ہونا غایات جمع غایۃ مفرد جھنڈا تجار جمع تاجر مفرد شراب فروخت ملوم بصیغہ اسم مفعول از باب تفعیل سخت ملامت کیا گیا ۔ شدد للکثرۃ ۔
المعنے جسکی دونوں ہاتہہ موسم سرما مین جوئی کی تیرون کیطرف بہت جلد جانیوالی ہتی اور شراب فروشون کے

جھنڈون کو پھاڑ دیتی اور فضول خرچی پر سخت ملامت کیا گیا تھا جسقدر قابل کریم ہوا اسیقدر قابل فخر ہوتا ہی لہذا اسی اس شعر مین تین اوصاف سے موصوف کرتا ہی (۱) موسم سرما مین جوا کھیلنے والا چونکہ یہہ قحط کا موسم ہوتا ہے اور جوئی سی جو گوشت حاصل ہوتا ہی وہ عموماً عرب کے دستور کے موافق مہمانون کی ضیافت مین اڑتا ہی لہذا یہہ اسکی کمال مہمان نوازی پر دلالت کرتا ہی (۲) شراب فروشون کی جھنڈون کو اٹھا دینی والا چونکہ گران شراب ہونیکی وقت شراب فروش اپنی اپنی دکانون پر شراب فروشی کا نشان کھڑا کرتی تھے لہذا ایسی موقع پر جو کثرت سی شراب خرید کرکے دوستونکی دعوت کرے یہانتک کہ شراب نرہنی کی باعث وہ جھنڈی بھی اپنے دکانون سے اکھاڑ دین نہایت ہی حوصلہ والا شمار ہوتا ہی (۳) فضول خرچی پر سخت ملامت کیا گیا چونکہ خرچ کا معیار ملامت ہے لہذا جسقدر فضول خرچی بڑہی گی اسیقدر ملامت بھی ترقی کرتے جائیگی لہذا بانو تسے اسکا بڑا جوانمرد اور قوی دل ہونا ثابت ہوتا ہے

الاعراب ربذ یدہ الی القداح مع اپنی ظرف ذات کی معلم کیطرح وصف ہے اور ایسے ہی ہتاک غایات التجار اور ملوم

٥٨	لَمَّا رَآنِي قَدْ نَزَلْتُ أُرِيدُهُ		أَبْدَى نَوَاجِذَهُ لِغَيْرِ تَبَسُّمِ

اللغات نواجذ وہ دانت جو اگلے دانتون اور داڑہ کے درمیان ہوتے ہیں حدیث مین ہے ضحك حتی بدت نواجذہ تبسم وہ ہنسی جسمین آواز نہ نکلے یقال ھو دون الضحك۔

المعنے جب اسنے دیکھا کہ مین اسکی ارادہ سے اپنی گہوڑی سے اترا ہون تو اسنے اپنی دانت بغیر ہنسی کے نکالی یعنی غضب مین آکر اسنے اپنی دانت دکہائی کیونکہ وہ کوئی ہنسی کا موقع نہیں تہا۔

الاعراب رآنی یہان بمعنی بصر ہی فعل قلب نہیں اور قد نزلت ضمیر متکلم مفعول سے حال واقع ہوا اور اریدہ کی ضمیر متکلم سے حال متداخل واقع ہے یا دونو یا متکلم سے حال مترادف واقع ہین کل جملہ شرط ہے جسکی جزا ابدی نواجذہ الخ

٥٩	عَهْدِي بِهِ مَدَّ النَّهَارِ كَأَنَّمَا		خُضِبَ الْبَنَانُ وَرَأْسُهُ بِالْعِظْلِمِ

اللغات عہد بمعنی ملاقات کے ہر بولتی ہین و عہدی بہ قریب ای لقائی ایاہ مد النہار ارتفاعہ کذا فی الصحاح عظلم بروزن زبرج نیل یا وسمہ رات کو بھی علی سبیل التشبیہ عظلم کہہ دیتے ہین

المعنے دوپہر کے وقت میرا اسی جا پانا ایسا تہا کہ گویا اسکی انگلیان اور سر وسمہ سے رنگ گئی تہے یعنی اسکا خون خشک ہو گیا

الاعراب عہدی مع اپنی ظرف مد النہار کی مبتدا ہی اور جملہ کانما خضب البنان آہ خبر ہے

٦٠	فَطَعَنْتُهُ بِالرُّمْحِ ثُمَّ عَلَوْتُهُ		بِمُهَنَّدٍ صَافِي الْحَدِيدِ مِخْذَمِ

اللغات مہند وہ تلوار جو ہندوستان کے لوہے کی بنی ہو یقال سیف مہند ای مطبوع من حدید الہند صافی الحدید خالص لوہا ہو زنگ وغیرہ سے پاک و ھو اخص من الحدید مخذم قاطع تلوار خذم سے مبالغہ کا صیغہ ہے جسکے معنے قطع کرنیکے ہین۔

المعنے ہم ہیں اسی نیزہ مارکر اسپر ہندی تلوار اچھی لوہی والے خوب کاٹنے والی لیکر چڑھا
الاعراب فی الحدیدۃ میں جو تانیث لفظی اضافت سے ہے مذاعتذر ہم کیطرح نکرہ کا وصف بن سکتا ہے۔

۴۱	بَطَلٌ كَأَنَّ ثِيَابَهُ فِي سَرْحَةٍ		يُحْذَى نِعَالَ السِّبْتِ لَيْسَ بِتَوْأَمِ

اللغات بطل بروزن حسن باب شرف سے بمعنے صفت ہے اور بعض کے نزدیک باب نصر سے بھی آتا ہے ابطال جمع قال التبریزی سمی بذلک لبطلان الحیوۃ عند ملاقاتہ او لبطلان العظائم عندہ قال بعض شارحی الحماسۃ یقال رجل بطل وامرءۃ بطلۃ کما یقال شجاع انتہی سرحۃ ایک ونچا درخت ہے سرح جمع یحذی بصیغہ مضارع مجہول حذو و حذا پہنانا باب نصر سے سبت سین کے کسرہ سے وہ گائے کا چمڑا جو قرظ کی چھال سے رنگا ہوا ہو قال الجوہری والسبت بالکسر جلود البقر المدبوغۃ بالقرظ یحذی منہ النعال السبتیۃ وفی الحدیث یا صاحب السبتیین اخلع سبتیتک سبت سے یا خوذ ہے جسکے معنی بالوں کے مونڈنے کے ہیں چونکہ رنگی ہوئی چمڑی پر بال نہیں رہتے لہذا سبتیہ کہتے ہیں قال التبریزی وسمیت نعلیہ نعل سبتیۃ لا شعر علیہا۔
المعنے وہ ایک بڑا بہادر ہے گویا اسکے کپڑے بلا لمبے سرحہ درخت پر ہیں جسکے جوتی پہنایا جاتا ہے اور جوڑا نہیں
الاعراب بطل مبتدا محذوف سے خبر واقع ہے یعنے ھو بطل۔

۴۲	يَا شَاةَ مَا قَنَصٍ لِمَنْ حَلَّتْ لَهُ		حَرُمَتْ عَلَيَّ وَلَيْتَهَا لَمْ تَحْرُمِ

اللغات شاۃ بکری ہرنی گورخر مادہ ماد گاو وحشی شتر مرغ سب پر اسکا اطلاق آجاتا ہے اصل اسکا شاھۃ ہے شوہ سے ماخوذ ہے جسکے معنی دراز گردن اور کوتہ گردن دونوں کے آتے ہیں شوھا خوبصورت اور بدصورت عورت دونوں معنے میں مستعمل ہے شیاہ شاء جمع قنص بفتحتین شکار اور نون کے سکون سے مصدر ہے بمعنی شکار کرنا
المعنے او لوگو ہرنی کیطرف تو ذرا دیکھو جسکی نسبت حلال ہے اسکا تو شکار ہے مگر مجھپر لڑائی وغیرہ کیوجہ سے حرام ہے اور کاش کہ وہ
الاعراب ما زائد ہے جو مضاف او مضاف الیہ درمیان آگیا ہے کیونکہ ما زائد جو غیر عوض ہو جار کے بعد آجاتا ہے خواہ وہ اسم ہو خواہ حرف جیسے فبما رحمۃ من اللہ و ایما الاجلین قضیت اور یا کا منادی مقدر ہے یعنی قوم وغیرہ اور شاۃ انظروا مقدر کا

۴۳	فَبَعَثْتُ جَارِيَتِي فَقُلْتُ لَهَا اذْهَبِي		فَتَجَسَّسِي أَخْبَارَهَا لِي وَاعْلَمِي

اللغات بعثت بصیغہ واحد متکلم بعث مصدر بھیجنا اسکا مفعول اگر مبعوث خود ہو سکتا ہے تو اسکی طرف یہ بنفسہ متعدی ہوگا جیسے بعثت الرسول اگر خود نہیں جیسے خط تحفہ ہدیہ وغیرہ تو اسوقت بصلہ با متعدی ہوتا ہے قال القیومی کل شیء ینبعث بنفسہ فان الفعل یتعدی الیہ بنفسہ فیقال بعثتہ وکل شیء لا ینبعث بنفسہ کالکتاب والھدیۃ فان الفعل یتعدی الیہ بالباء فیقال بعثت بہ جاریۃ اصل میں لڑکی کو کہتے ہیں اسلیے کہ وہ دریا میں چلتی ہے بعد میں تشبیہا لونڈی کو بھی کہنے لگے ہیں قال الفیومی وھذہ قیل للامۃ

جاریۃ علی التشبیہ بجریہا مستسخرۃ فی اشغال موالیہا والاصل فیہا الشابۃ بخفتہا ثم توسعوا فیہا حتی
سموا کل امۃ جاریۃ وان کانت عجوزاً لا تقدر علی السعی تسمیۃ بما کانت علیہ جوار جمع تحسسی بصیغہ
واحدہ مؤنثہ امر حاضر تحسس مصدر باب تفعل خبرون کی تفتیش کرنا معنے مجرد میں جس مجرد و صنۃ الجاسوس
المعنے پھر میں نے اپنی لونڈی کو یہ کہکر اسکے طرف بھیجا کہ جا ذرا اسکی خبرون کی تفتیش تو کر اور معلوم کر

۶۴	قَالَتْ رَأَيْتُ مِنَ الْأَعَادِيْ غِرَّةً		وَالشَّاةُ مُمْكِنَةٌ لِمَنْ هُوَ مُرْتَمِیْ

اللغات غرۃ غین کے کسرہ سے بمعنی غفلت کی ہی ممکنہ بصیغہ مؤنث بمعنی سہل و آسان قال الفیومی وامکنتی الامر سہل
و تیسر انتہے مرتمی بصیغہ اسم فاعل رمی مجرد تیر اندازی کرنا یقال رمیت الصید رمیا ورمیتہ۔
المعنے اس لونڈی نے واپس آکر کہا کہ میں نے دشمنوں کو غافل پایا ہے اور ہرنی اسکے لیے سہل ہے جو اسی تیر مارے
اور شکار کرے یعنی رقیبوں کے غافل ہونے سے اسکی ملاقات کا موقع حاصل ہے ۔

۶۵	وَكَأَنَّمَا الْتَفَتَتْ بِجِيْدِ جَدَايَةٍ		رَشَإٍ مِنَ الْغِزْلَانِ حُرٍّ أَرْثَمِ

اللغات التفتت بصیغہ واحد مؤنث غائبہ التفات مصدر لفت سے ماخوذ ہے جسکی معنی جانب کے ہیں جیسکہ التفات
میں بھی داہنی یا بائیں جانب کیطرف میل ہوتی ہی لہذا التفات سے موسوم کرتے ہیں جدایۃ ہرن کا بچہ یا بچہ قال
الاصمعی ہو بمنزلۃ العناق من الغنم شاعر کہتا ہی ۔ نزیح بعد الفتر المحفوذ + اراحۃ الجدایۃ النفوذ
المعنے گویا وہ ہرن کے گردن موڑتی ہے آہ دوسرے مصرع کے معنے ہم پہلے ذکر کر آئے ہیں
الاعراب شاء من الغزلان حر ارثم جدایۃ کی اوصاف سی ہیں اور جید پر با تجرید کے سبب ہے

۶۶	نُبِّئْتُ عَمْرًا غَيْرَ شَاكِرِ نِعْمَتِيْ		وَالْكُفْرُ مَخْبَثَةٌ لِنَفْسِ الْمُنْعِمِ

اللغات نبئت بصیغہ واحد متکلم تنبئہ مصدر بر خبر دینا یہ ان سات فعلون سے ہی جو تین مفعول چاہتے ہیں
اعلمت اریت انبأت نبأت اخبرت خبرت حدثت ، پہلے مفعول کے قائمقام ضمیر متکلم ہے
دوسرا عمر تیسرا غیر شاکر نعمتی مخبثۃ بمعنی علت خبث المبیدی ہی فی الحدیث الولد مجبنۃ مبخلۃ ای علۃ الجبن و
المعنے مجھے بتلایا گیا کہ عمر میری احسان کا شکریہ ادا نہیں کرتا حالانکہ کفران نعمت محسن کے جی کو خبیث میں
ڈالنی والا ہے یعنی اس سے محسن احسان سے رہ جاتا ہے ۔

۶۷	وَلَقَدْ حَفِظْتُ وَصَاةَ عَمِّيْ بِالضُّحٰى		إِذْ تَقْلِصُ الشَّفَتَانِ عَنْ وَضَحِ الْفَمِ

اللغات وصاۃ اور وصیت ہم معنی ہیں تقلص بصیغہ واحد مؤنث غائب قلوص مصدر باب ضرب سے ہونٹ
کا سکڑ جانا ومنہ قالص الشفۃ وضح باب علم سی مصدر ہے جسکے معنی سفیدی کی ہیں اور دانت ہنسنے واضح وہی
المعنے میں اپنی چچا کی وصیت کے رخ چاشت کی وقت) یاد جو چاشت کیوقت اسنے کہی تھی) خوب حفاظت کے

الاعراب یتذامرون جملہ مضاف یا مضاف الیہ سے حال واقع ہی اور غیر مذمم یا کر سے ضمیر متکلم فاؤ سی حال واقع ہے یا اسکی مصدر سے وصف واقع ہے اسصورت مین مفعول مطلق کا وصف واقع ہوگا۔

۷۱	يَدْعُونَ عَنْتَرَ وَالرِّمَاحُ كَأَنَّهَا	أَشْطَانُ بِئْرٍ فِي لَبَانِ الْأَدْهَمِ

اللغات عنتر عنترہ کا مرخم ہے جسکے اصلی معنی تو مکھیون مین کے ہین اور یہان ایک شاعر کا نام ہے اشطان جمع شطن بروزن سبب معنی رسی کے شطون سے ماخوذ ہے جسکے معنی دور ہونیکے ہین قیل ومنہ الشیطان لبعدہ عن الحق لبان بفتح اول بمعنی سینہ کے ہے اور صحاح مین ہے کہ لبان سینہ کے وہ جگہہ ہے جہان گلے باندھتے ہین ادہم عنترہ کے گہوڑے کا نام ہے۔

المعنے وہ عنترہ پکارتے تھے اور نیزے ادہم کے سینہ مین یون تھے کہ گویا وہ کوئین کی رسیان ہین یعنے بڑی بڑی لمبے نیزے جو دراز ہین کوئین کے رسیون کی مشابہ تھی اسے لگ رہی تھے۔

الاعراب جملہ والرماح مبتدا کانہا خبر یدعون کی ضمیر فاعل سے حال واقع ہے۔

۷۲	مَا زِلْتُ أَرْمِيهِمْ بِثُغْرَةِ نَحْرِهِ	وَلَبَانِهِ حَتَّى تَسَرْبَلَ بِالدَّمِ

اللغات ثغرۃ سینہ کے وہ جگہہ جو دونون ہنسلی کے بیچ مین گڑھے کیطرح ہوتی ہے قال القتیبی وثغرۃ النحر ہی فی وسطہ انتہی تسربل سربال پہننا۔

المعنے ادہم گہوڑے کے سینہ چوچی کے ساتھہ دشمنون پر حملہ کرتا رہا یہانتک کہ وہ لہولہان ہوکر خون کا جامہ پہن لیا یعنے جامہ کیطرح خون نے بہی اسے چہپا لیا چنانچہ اسکے کوئی جگہہ خون سے بچ نہ سکے۔

۷۳	فَازْوَرَّ مِنْ وَقْعِ الْقَنَا بِلَبَانِهِ	وَشَكَا إِلَيَّ بِعَبْرَةٍ وَتَحَمْحُمِ

اللغات ازور بروزن احمر باب افعلال سے ماضی کا صیغہ ہے ازورار مصدر جسکے معنے منحرف ہونے اور مڑنے کے ہین زور اسکا مجرد ہے جسکی معنے بصلہ عن نیز انحراف کی ہین باب سمع یہان متعدی ہوگیا ہی عبرۃ وہ آنسو جو آنکہہ کے کوئے سے نکل آوین عبور سے ماخوذ ہے جسکے معنے گذرنے کے ہین تحمحم اصل مین گہوڑے کے اسوقت ہنہنانے کو کہتے ہین جبکہ وہ گہاس و دانہ مانگے مگر یہان مطلق ہنہنانا مراد ہے۔

المعنے پہر اسنے نیزون کے پڑنے کیوجہ سے اپنا سینہ موڑ لیا اور آنسو اور ہنہنانے سے میری طرف شکایت کی یعنی اسنے ایسے حالت ظاہر کی جس سے مجھے معلوم ہوتا تہا کہ یہہ اپنی تکلیف کی شکایت کر رہا ہے۔

۷۴	لَوْ كَانَ يَدْرِي مَا الْمُحَاوَرَةُ اشْتَكَى	وَلَكَانَ لَوْ عَلِمَ الْكَلَامَ مُكَلِّمِي

اللغات محاورۃ باہم بات چیت کرنا قال القاموس حاورتہ راجعتہ الکلام جوار جواب کو کہتے ہین

المعنے اگر وہ بات چیت کرنا جانتا تو لفظون مین شکایت کرتا اور اگر بولنا جانتا تو مجہسے ضرور بولتا۔

۷۵	وَلَقَدْ شَفَی نَفْسِی وَأَذْهَبَ سُقْمَهَا		قِیلُ الْفَوَارِسِ وَیْكَ عَنْتَرَ أَقْدِمِ

اللغا نفس مذکر مونث دونون طرح مستعمل ہے قیل قال قول سی حاصل مصدرین ہین قالہ ابن السکیت لہذا دوسرے مونث اسمون کیطرح یہہ بھی قابل تغیر ہین اور ایضاح مین مذکور ہے کہ دراصل یہہ ماضی کے صیغے تھے جو بعد مین اسمار کی حکم مین ہوگئی مگر فتح پر ہی رہے تاکہ اپنے اصل کا اظہار کرتے رہین ویدل علی ذالک ما اتی الحدیث نھی رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم عن قیل وقال بالفتح ویک ویب ویح کیطرح ایک کلمہ ہے جسکے معنے الم تذکے ہین اور کاف اسمین خطاب کا ہے۔

المعنے سواران جنگ کی اس مقولہ نے کہ او عنترہ ذرا بڑھنا تو سہی میری جان کو شفا بخشی ہے اور اسکی بیماری کو دفع کیا ہے یعنی اپنے حامیون کے تعریف جو بعد فائدہ اٹھانیکے میری نسبت کرتے ہین میری سب بیماریون کو دفع کردیا ہے سچ ہے سہ گاؤ خر فربہ شود از جو ز دو تو شن + آدمی فربہ شود از راہ گوش۔

الاعراب ویک عنتر اقدم قیل الفوارس کا بدل ہے جو شفی کا فاعل ہے۔

۷۶	وَالْخَیْلُ تَقْتَحِمُ الْخَبَارَ عَوَابِسًا		مِنْ بَیْنِ شَیْظَمَةٍ وَأَجْرَدَ شَیْظَمِ

اللغا خبار وہ نرم زمین جسمین پتھر بھی ہون شیظمہ سخت و دراز قامت گھوڑی شیظم مذکر کی لیے ہے

المعنے اور حال یہہ تہا کہ گھوڑی نرم پتھریلے زمین مین ترش روی کیحالت مین گھس رہی تہے جسمین سے کوئی تولا بنی اور سخت گھوڑی تہی اور کوئی سخت اور لانبا گھوڑا تہا۔

الاعراب جملہ والخیل آہ شفی کی فاعل سے حال واقع ہے اور من بین شیظمۃ خیل کا بیان ہے

۷۷	ذُلُلٌ رِکَابِی حَیْثُ شِئْتُ مُشَایِعِی		لُبِّی وَأَحْفِزُهُ بِأَمْرٍ مُبْرَمِ

اللغا ذلل ذلول کی جمع ہے بمعنی مطیع و فرمانبردار ذلت سے ماخوذ جو صعوبت کا ضد ہے رکاب اونٹ جمہور کا اسکی نسبت یہہ خیال ہے کہ اسکا مفرد اسکی لفظون سے نہین بلکہ راحلہ ہے لہذا یہہ اسم جمع ہے اور فراء کے نزدیک اسکا مفرد رکوب ہے جیسے قلاص کا قلوص لقاح کا لقوح مشایعہ کے معنی معاونت کی ہین شیاع سے ماخوذ ہے جسکے معنی چھپٹیون کے ہین جو بڑی لکڑیون کے جلانی مین مدد دیتی ہین حفز ہانکنا قال اللہ تعالی واللیل یحفز النہار وقال ابو نصر ترجیح بعد النفس المحفوز + مبرم پختہ او مضبوط یقال ابرمت العقد ابراما احکمتہ فانبرم وابرمت الشیء انتہے۔

المعنے میری اونٹ جدہر بہیجنا چاہون ہر طرح مطیع ہین بجائیکہ میری عقل میری معاون ہے جسے مین مضبوط کام کیلئے ہانکتا ہون یعنی جو امر میری عقل کے مطابق ہو اسی لیکے پختہ امر کے ساتھ جایا کرتا ہون یا جب میرا پختہ ارادہ ہوتا ہے تو عقل

۷۸	وَلَقَدْ خَشِیتُ بِأَنْ أَمُوتَ وَلَمْ تَکُنْ		لِلْحَرْبِ دَائِرَةٌ عَلَى ابْنَیْ ضَمْضَمِ

اللغات ضمضم کے دو بیٹون سے مراد حصین اور ہرم ہین

المعنے مین ڈرتا ہون کہ کہین مین مر نہ جاؤن اور ابہی ضمضم کے دو بیٹون پر لڑائی کا چکر نہ آیا ہو

الاعراب دائرۃ سی للحرب حال مقدم ہے اور لم تکن یہان ناقصہ نہین بلکہ تامہ ہے لہذا خبر کے کچھہ ضرورت نہین

۷۹	الشَّاتِمَيْ عِرْضِيْ وَلَمْ أَشْتِمْهُمَا		وَالنَّاذِرَيْنِ إِذَا لَمْ اَلْقَهُمَا دَمِيْ

اللغات عرض سی مراد یہان نفس ہے، قال الفیومی والعرض بالکسر النفس والحسب هو نقی العرض ای بری من العیب انتہٰی

المعنے جو مجھی گالی دیتی ہین حالانکہ مینے انہین گالی نہین دی ہے اور جب مین انہین ملتا نہین یعنی میری غیبت مین اقسم میری خون کی

الاعراب الشاتمی عرضی مین چونکہ نون گر گیا ہے لہذا باوجود معرفہ ہونے کے مضاف ہو گیا ہے

برخلاف اضافت دیگر کہ وہان تخفیف بہی حاصل نہین ہوتے۔

۸۰	إِنْ يَّفْعَلَا فَلَقَدْ تَرَكْتُ أَبَاهُمَا		جَزَرَ السِّبَاعِ وَكُلِّ نَسْرٍ قَشْعَمِ

اللغات قشعم بوڑہی کرگس جو بسبب ضعف کے تب ہی کہا سکتی ہے جبکہ جوان کرگسین سیر ہولین یا وہ اسی صفت سے

المعنے اگر وہ آیندہ بہی (ایسا) کرینگے (یعنی گالی دینگے) تو کچھہ مضائقہ نہین کیونکہ مینے انکے والد کو درندون

اور ہر موذی کرگس کا طعمہ بنا دیا ہے اور جو مظلوم ہو وہ کم سی کم گالی دینے سے تو باز نہین آتا۔

الاعراب ان یفعلا شرط ہے جسکے جزا محذوف ہے یعنی لا یتغیرونہما یا لا مضائقۃ فیہ جسکی قائمقام جملہ فلقد ترکت اباہما ہے

ساتوان قصیدہ حارث بن حلزہ یشکری کا ہی

یہہ شاعر بہی عرب متعربہ سی ہے نسب یہہ ہے حارث بن حلزہ بن مکروہ بن حرث بن حلزہ بن مکروہ بن یزید بن عبد اللہ بن مالک بن عبید بن سعد بن جشم بن عاصم بن ذبیان بن کنانہ بن یشکر بن بکر بن وائل بن قاسط بن ہنب بن اقصی بن دعمی بن جدیلہ بن اسد بن ربیعہ بن نزار ابو عمرو شیبانی سے روایت ہی کہ عمرو بن ہند جو عرب کا مشہور زبردست شاہنشاہ گذرا ہے جب بنی بکر اور بنی تغلب مین صلح کرا دی تو فریقین کے سو سو آدمی بطور ضمانت اپنی ساتہہ لیے تاکہ بصورت تعدی یا انحراف از معاہدہ کسی اور تدبیر کے تدبیر کی ضرورت ہی نہ پڑے بلکہ انہین لوگون مین سے فریق مظلوم کی حق رسی کیجائے اس جماعت کا یہہ فرض تہا کہ ہمیشہ وہ اور فوج کیطرح بادشاہ کی معیت مین رہے اور جب ضرورت ہی جانفشانی اور شجاعت سی لڑی اور کام آئے اتفاقاً کہین دور دراز مقام کو جانا پڑا جس سے راستہ مین گرم ہوا اور تپی لو کے صدمہ سی بہت سی بنی تغلب ترستی ترستی مر گئے اور جنہ کی عرضی فریق مخالف سی ایک کو بہی صدمہ نہ پونچا بنی تغلب نے ان سب برباد ہون کا سلسلہ فریق مخالف تک پونچایا اور

اور خیال انہین ہو گیا کہ بنی بکر کے خاص شرارت کے سوا کوئی معقول وجہ ان مظلومون کی ہلاکت کی قرار نہین دیجا سکتی مگر چونکہ شاہی رعب و رباہی حلف انکی دلی جوش کے اظہار کی سخت مانع تہی لہذا انہون نے بنی بکر کو مجرم قرار دیکر بادشاہ کی ہان ان سے دعوی دائر کر دیا۔ بنی بکر نے انکے دعوی کی تردید اسطرح سی کی کہ قدرتی موتون کے ذمہ داری نہ ہمنے کی ہے اور نہ کسی عقلمند سی امید ہے کہ وہ کرے لہذا ناحق اس قسم کے دعوون سے ستانا اور بلاوجہ بدنام کرنا بعید از انصاف اور دور از دانش ہے جب اسطرح انکی حق رسی نہو سکی تو انہون نے عمرو بن کلثوم سی (جو انہین اسوقت مقتدر رئیس اور شجاع شمار کیا جاتا تہا اور اسکا حال پانچوین قصیدہ مین مذکور ہو چکا ہے) فریاد کی اسنے تسلی آمیز الفاظ سی انکے تشفی کے اور اور قومی رعب اور ذاتی وقار بادشاہ کیخدمت شفیع لاکر انصاف کی طالب ہونیکا وعدہ دیا فریق مخالف جب اس کارروائی پر مطلع ہوا تو فوراً نظر بحفظ ماتقدم ہمراہی نعمان بن ہرم شاہی دربار مین جا ڈٹا ادہر عمرو بن کلثوم بہی اپنی قبیلہ کی جمعیت آموجود ہوا اور نہایت درشت الفاظ سی بادشاہ کی سامنے نعمان سی مخاطب ہو کر کہنے لگا کہ ان لوگون کی حمایت مین تم کیا اسلیئے آئی ہو کہ تمہارے خیال مین وہ تمسے اچھے ہین اور انہین آپ سے بلحاظ کسی وجوہ بڑائی حاصل ہے اسنے جواب مین کہا کہ مجھہ اکیلے پر ہی کیا بلکہ اپنی موروثی عزت اور قدیمی شرافت سی وہ ساری دنیا پر فائق ہین اور سارے زمانہ پر انہین فخر ہے۔ عمرو بن کلثوم نے قسم کہا کر کہا نہین بلکہ ایسی بےعزت ہین کہ اگر مین تجھے مجلس مین بےعزت کرون اور دو ہتڑ مارون تو مجھے یقین نہین ہے کہ تیری کچھہ بہی پرواہ کرین اور ذرا بہی بدلہ لینے کے لیئ آگے بڑہین۔ نعمان نے بہی جوش مین آکر جواب ترکی بترکی دیا مگر چونکہ بادشاہ بہ نسبت بنی بکر کے بنی تغلب کے زیادہ عزت کرتا تہا لہذا اسے ناگوار گذرا اور حیرت سی اس قسم کی باتین کہین جنسی اسکے قبیلہ کی بےعزتی ہو اور انکی شرافت کو دہبہ لگے حارث نی بہی شاہی عتاب کا کچھہ پاس نہ کیا اور جو جی مین آیا کہدیا۔ بادشاہ اور ناراض ہوا اور نعمان سے مخاطب ہو کر کہنے لگا کہ گستاخی کے کیا معنی ہین تیری تو یہی گت ہے کہ کاشکی مین تیرا باپ ہوتا اسنے کہا یہہ تو محض غلط ہی البتہ یہ خواہش تو مجہی بہی ہے کہ آپ میری ماں ہوتی۔ پہر تو بادشاہ سخت طیش مین آگیا اور قریب تہا کہ عین جوش مین نعمان کا کام تمام کر دے کہ اتنے مین حارث نے یہہ قصیدہ فی البدیہہ اپنی کمان پر تکیہ لگائی ہوئے پڑہا کہتے ہین کہ کمان کی نوک اسکی ہاتہہ کو چیرتی جاتی تہی اور وہ اسقدر جوش اور غضب مین تہا کہ اسی اس امر کی مطلقاً ہوش بہی نہین تہی۔ ابن کلبی فرماتے ہین کہ حارث بن حلزہ کو برص کی بیماری تہی اسلیئے عمرو بن ہند نے درمیان مین پردہ کرا لیا تہا جب اسنے پڑہنا شروع کیا تو بادشاہ کو اسقدر پسند آیا کہ جون جون سنتا جاتا تہا تون تون یہہ کہتا جاتا تہا کہ ادنوہ ادنوہ

یعنی اور قریب کرو اور قریب کرو یہانتک کہ پردہ اٹہا یا گیا اور خاص شاہی سریر پر اسی جگہہ دیدی انتہی روایت ابی عمر۔ اصمعی نے بہی قریب قریب اسکی بیان کیا ہے چنانچہ وہ لکہتا ہی کہ فریقین سے اسّی اسّی آدمی لیے گئی۔ اور ذی المجاز مین حلفین لیکر انکے صلح کرادی گئی اور جب حارث نی اپنا قصیدہ ختم کر لیا تو اسیوقت عمرو بن کلثوم نے اپنا قصیدہ جو گذر چکا ہے فی البدیہہ کہا۔ اس قصیدہ مین ان احسانات کیطرف اشارہ کرتا ہے جو حارث کے قبیلہ نی عمرو بن ہند کی ساتہہ کیئے۔ نیز ان سب نمک حلالیون اور وفاداریون کا ذکر کرتا ہے جو اسکی قبیلہ سی وقوع مین آئین۔ اور نیز عمرو بن کلثوم پر کئی وجوہ سے طعن کرتا ہی اور صاف دکہلا دیتا ہی کہ کیا وہ کیا اسکا قبیلہ ہمیشہ سی بادشاہ کی ساتہہ ایسا ہی برتاؤ کرتے رہی ہین جو عموماً نمک حرام بیوفا احسان فراموش اپنے آقاؤن سی کرتے ہین جس سے بادشاہ کو حارث کی قبیلہ سی بدرجہ غایت محبت ہوگئی۔ اور عمرو بن کلثوم کی قبیلہ سی سخت نفرت اور برخلاف مرضی عمرو بن کلثوم کے انکا دعوی ڈسمس کر دیا اور ہمیشہ کی لیئے اسکے دل مین یہی خیال ہوگیا کہ جہانتک ہوسکے عمرو بن کلثوم کے قبیلہ کی ذلت ہی ذلت ہوتی کہ اسنے عمرو بن کلثوم کی ماں سے خدمت لینی چاہی اور وہ سارا معاملہ پیش آیا جسکا ذکر ہمنے بتفصیل پانچوین قصیدہ مین کر دیا ہے۔

١	آذَنَتْنَا بِبَیْنِهَا أَسْمَاءُ		رُبَّ ثَاوٍ یُمَلُّ مِنْهُ الثَّوَاءُ

اللغات آذنت بصیغہ واحد مؤنث غائب ایذان مصدر باب افعال خبر دینا۔ اذن سے ماخوذ ہے باب علم جسکی معنی جاننے کے ہین فاذنوا بحرب من اللہ ورسولہ قال الفیومی واذنت بالشیء علمت بہ یعدی بالہمزۃ فیقال آذنتہ ایذانا۔ بین کوچ کرنا بان الحی بینا وبینونۃ ظعنوا وبعدوا والبین بالفتح من الاضداد یطلق علی الوصل والفرقۃ وصنہ ذات البین للعداوۃ والبغضاء وقولہم لاصلاح ذات البین ای لاصلاح الفساد بین القوم رب کی خواص سی ہے کہ نکرہ پر داخل ہوا اور کبہی اسکے اخیر مین تا بہی لے آتی ہین مگر اسے تا تانیث سمجہنا نہین چاہیئے کیونکہ تا تانیث کے لیئے تین ہونے ضروری ہے ثاو بصیغہ اسم فاعل ثواء مصدر باب ضرب سے ماخوذ ہے جسکی معنے اقامت کرنیکے ہین فی اور با اسکے صلہ ہین اور کبہی متعدی بنفسہ بہی ہوجاتا ہے یقال ثوی بالمکان وفیہ وربما یتعدی بنفسہ فیقال ثوی المکان ثواء بالمد اقام کلام العرب مین ہے وما کنت ثاویا فی اہل مدین یمل بصیغہ مضارع مجہول ملالت مصدر باب علم یعلم اکتا جانا۔ تنگ آجانا متعدی بنفسہ اور من کے ساتہہ بہی مستعمل ہے یقال مللتہ وملت منہ ملالا وملالۃ سئمت وضجرت اور معروف بہی آتا ہے المعنے اسماء نی اپنے فراق یا کوچ سی ہمین اطلاع دی اور کیون نہو اسلیئے کہ بہت سی مقیمون سے اقامت ہی تنگ آجاتی ہے یعنی زیادہ عرصہ تک ایک جگہہ رہنی سی مقیم کا تنگ آنا کیا خود اقامت ہی اس سے تنگ

آجاتی ہے جس سے خواہ مخواہ اسی وہ مکان چھوڑنا پڑتا ہی یہہ معنی مصبوتر بمل کے معروف ہونیکی ہین یا بہت سے
مقیمونکی اقامت سی تو تنگی آجاتی ہے مگر اسما ان لوگون مین سے نہین جن سی طبیعت گھبرا ئی بلکہ جسقدر زیادہ
رہی اسیقدر زیادہ محبت ہوتی ہے چنانچہ ایک شاعر کہتا ہی ؎ لا یستمل ولا یکرہ مجالسہا + ولا یمل من النجوی
الا عراب یمل منه الثواء یا ثاوٍ کا وصف ہے اور رب ان سے بدل ہی جنکو خبر کیضرورت نہین یا جواب
رب ہے :: اور ثواء فاعل ہے اور مجہول کے صورت مین ثواء کا حال
مقدم ہے اور چونکہ اسماء رتبۃً مقدم ہے لہذا بینہا کی ضمیر اسکی طرف راجع ہوسکتی ہے -

۲	بَعْدَ عَهْدٍ لَنَا بِبُرْقَةِ شَمَّاءَ		فَأَدْنَى دِيَارِهَا الْخَلْصَاءُ

اللغات برقہ شماء ایک خاص جگہہ ہے جیسی خلصا اور یہہ ایک شاداب خطہ ہے جو بسبب ایک چشمہ پانی کے مشہور ہے
چنانچہ ایک شاعر بہی اسکا ذکر کرتا ہے ؎ اشبہن من بقر الخلصاء اعینہا + وهن احسن من صیرانها صورا
المعنے بعد اسکی کہ برقاء مین ہمارے ملاقات ہوئی اور خلصاء مین جو اسما کی سب گہرون سے ہماری طرف زیادہ قریب ہے

۳	فَالْمُحَيَّاةُ فَالصِّفَاحُ فَأَعْنَا + قُ		فِتَاقٍ فَعَاذِبٌ فَالْوَفَاءُ
۴	فَرِيَاضُ الْقَطَا فَأَوْدِيَةُ الشُّرْ + بُبُ		فَالشُّعْبَتَانِ فَالْأَبْلَاءُ

اللغات محیاۃ میم کے فتح سی ایک جگہہ ہے اعناق فتاق سی مراد فتاق کی چوٹیان ہین جو ایک پہاڑ ہی جیسے عناق
الریاح سی مراد وہ ہوا ہے جو اونچی ہو کما قال مولانا مجد الدین واعناق الریح ما سطع من ہباءاتہا
صفاح بہی ایک جگہہ ہے ولم یذکرہ صاحب القاموس یا اس سے خود صفاح مراد ہو جو شعر مین نہین آسکتا
تہا عاذب ایک مکان ہے وفا ایک جگہہ ہے ریاض القطا صاحب قاموس کہتے ہین کہ روض القطا ایک
جگہہ ہے مگر یہہ شاید کاتب کی غلطی ہو کیونکہ اس شعر کے علاوہ بہی ریاض القطا ہی ایک اور شاعر نی ذکر کیا ہے
؎ فما روضۃ من ریاض القطا + الب بہا عارض ممطر + شربب ایک جگہہ ہے جسی لبید نے بہی ذکر کیا ہے
؎ ہل تعرف الدار بسفح الشربب شعبتان ایک گہاٹی ہے جو بصیغۂ تثنیہ ہی مشہور ہے جیسی بحرین ابلاء بصیغۂ جمع
المعنے یعنے بعد اسکی کہ اسکی ملاقات ہمسی ان جگہون مین ہوئی اسنے ہماری جدائی کا قصد کیا -

۵	لَا أَرَى مَنْ عَهِدْتُ فِيهَا فَأَبْكِي		الْيَوْمَ دَلْهًا وَمَا يُحِيرُ الْبُكَاءُ

اللغات دلہ باب علم تعلم سی مصدر ہے بمعنی حیران ہونا سودائی ہوجانا بیہوش ہوجانا یحیر بروزن یقیم احارہ مصدر لوٹانا
المعنے جسے مین ان مقامون مین ملتا تہا اسی دیکہتا نہین ہون اسلیے آج سودائی ہوکر یا جنون کے باعث روتا ہون
اور سچ بات تو یہہ ہے کہ رونا بیفائدہ ہے اسلیے کہ رونا کیا کچہہ واپس کرسکتا ہے یعنی کچہہ ہے نہین یا
حالانکہ میرا رونا کچہہ ہے واپس نہین کرسکتا -

الاعراب دکھا یا تو اسکی کا مفعول لہ ہے یا مصدر بمعنی اسم فاعل ہو کر ابکیتک کے ضمیر فاعل سے حال واقع ہے اور جملہ ما یحیر البکاء یا مستانفہ ہے اور استفہام انکاری ہے اور یحیر میں ضمیر مفعول محذوف ہے جو ما کیطرف پھرتی ہے ای شئ یحیرہ البکاء جیسی عہدت میں جو اصل میں عہدت بہ تھا یا ما نافیہ ہے اور کل جملہ اسکی ضمیر فاعل سے حال مترادف واقع ہے دوسری صورت میں یحیر بمنزلہ فعل لازم ہوگا یا اسکا مفعول منظر زیادتی مبالغہ محذوف

۶	وبعینیک اوقدت ہند النار		اخیرا تلوی بہا العلیاء

اللغات تلوی بصیغہ واحد مونث غائبہ الواء مصدر باب افعال اشارہ کرنا فی القاموس الوی بہ اشار علیاء پہاڑ کی چوٹی ہر ایک اونچی
المعنے اور گویا اخیرات کو ہند نے تیری آنکھوں کے سامنے آگ جلائی بجا لیکہ اونچی جگہہ پہاڑ کی چوٹی جہاں آگ جل رہی ہے ہند کا نشان تھی
الاعراب اخیرا اوقدت کا مفعول فیہ ہے اور جملہ تلوی بہا العلیاء ہند سے حال واقع ہے اور ہوسکتا ہے کہ نار سے ہو یا نار کا وصف ہو۔

۷	فتنورت نارہا من بعید		بخزازی ہیہات منک الصلاء

اللغات تنور آگ کا دیکھنا فی الصحاح وتنورت النار من بعید تبصرتہا انتہے خزازی ایک پہاڑ ہے جسپر عرب فارسکے لیئے صبح کو آگ جلایا کرتی ہے اور خزاز بھی اسی کہتے ہیں ہیہات ایک کلمہ ہے جو تبعید کے معنے دیتا ہے فہیہات ہیہات العقیق وملکہ وہیہات ہیہات العقیق ومن حل بہ اسکی تا کیف کیطرح مفتوحہ ہے اصل اسکی ہا ہے اور بعض تا کو نون تثنیہ کیطرح مکسورہ پڑہتے ہیں اور کبھی ہا کو ہمزہ سے بدل دیتے ہیں ایہات منک الحیوٰۃ ہیہات کسائی کہتا ہے کہ جو تا کو مکسورہ پڑہتا ہے وہ وقف کی حالت میں ہا پڑہتا ہے اور جو مفتوحہ پڑہتا ہے وہ کبھی ہا پر بھی وقف کرسکتا ہے اور تا پر بھی اخفش کے نزدیک ہیہات جمع کا صیغہ بھی بن سکتا ہے اس حالت میں تا اسمین تا نیث کی لیئے ہوگی صلاء بصلہ یا بمعنی جلنے و آگ سینکنے دونوں کے آتا ہے من قولہم صلی بالنار احترق قال اللہ تعالی ہم اولی بہا صلیا وقول الشاعر ولا بتلیسا لتہم وان صلیا لحرب حینا بعد حین
المعنے تو نے خزازی پہاڑ میں جلتی ہوئی دور سے آگ دیکھی مگر سینکنا اسکا تجہسے بعید ہے یعنی بسبب مخالفت اور عداوت کے پاس جانا دشوار ہے۔

۸	اوقدتہا بین العقیق فشخصین		بعود کما یلوح الضیاء

اللغات عقیق مدینہ کی قریب ایک وادی ہے شخصین بصیغہ تثنیہ ایک جگہہ کا نام ہے عود لکڑی جمع تو ہم ظاہر ہونا ضیاء باب فعال سے حاصل مصدر ہے اضاءۃ مصدر قال الیہقی وضیاء ضوء من باب قال لغۃ فیہ
المعنے عقیق و شخصین کے بیچ اسنے لکڑیوں سے آگ جلائی جو دور سے روشنی کیطرح دکہائی دیتی ہے

۹	غیر انی قد استعین علی الہم		اذا خف بالثوی النجاء

اللغۃ ھم ارادہ کی ابتدائی حالت جو کسی کام کے کرنے کے لئے دل میں پیدا ہوتی ہے ابن فارس کے نزدیک ہم کے مفہوم میں یہ بات داخل ہے کہ وہ امر جسکے لئے یہ ارادہ کیا گیا ہے متحقق نہو کما فی الحدیث لقد ھممت ان انھی عن الغیلۃ وقال اللہ تعالی لقد ھمت بہ وھم بہا اور کبھی بمعنے پختہ ارادہ کی ہے مستعمل ہوتا ہے نجاء بمعنے جلدی و تیزی کی ہے منہ قولہم النجاء النجاء و قد یقصران اسرع اسرع۔

المعنے مگر میں ضرور اپنی ارادہ کے پورا کرنیکے لئے جبکہ مقیم کو حوادث کے بوجھ اسے بہر رو کے ہلکا پہلکا کر دی مدد اور اعانت کا خواہاں

الاعراب غیر بیان چونکہ جملہ کیطرف مضاف ہے لہذا مبنی علی الفتح ہے جیسی اس شعر میں ؎ لم یمنع الشرب منہا غیر ان نطقت ٭ حمامۃ فی غصون ذات اوقال ٭ بمعنی الا ہے اور مستثنی منہ پر کلام مقدم دال ہے یا منقطع

۱۰	بزفوف کانہا ھقلۃ ام	رئال دویۃ سقفاء

اللغۃ زفوف بروزن صبور نہایت تیز رو زف مصدر باب ضرب تیز چلنا قال الفیومی وزف الجمل یزف من باب ضرب اسرع والاسم الزفیف ھقلۃ ہقل کا مونث ہے جسکے معنی جوان شترمرغ کے ہیں ام رئال شترمرغ مادہ کی کنیت ہے رئال جمع رال مفرد شترمرغ کا بچہ دویۃ دو کیطرف منسوب ہے جسکی معنی جنگل کے ہیں یعنی جو ہمیشہ جنگل میں رہے اور کبھی اس سے علیحدہ نرہے سقفاء بروزن حمراء سقف سے ماخوذ ہے جسکی معنی درازی کے ہیں مگر کثیر ابن ہے ہوقیل ومنہ سقف ابقصار لا ترمنجا شم۔

المعنے ایسی تیز رو اونٹنی کے ساتھ جو گویا تیز روی میں ایک بچوں والی کبڑی شترمرغی ہے جو ہمیشہ جنگل میں رہتی ہے

الاعراب بزفوف قد استعین کے متعلق ہے اور جملہ کانہا ھقلۃ آہ اسکا وصف ہے۔

۱۱	آنست نبأۃ وافزعہا القناص	عصراً وقد دنا الامساء

اللغۃ آنست بصیغہ واحد مونث غائب ایناس مصدر جاننا یقال آنست الشیء بالمد علمتہ نبأۃ مخفی آواز یا کتوں کی آواز قناص شکاری عصر معروف ہے امساء ظہر اور مغرب کے درمیان کے وقت میں داخل ہونا

المعنے جسنے کتوں کے آواز سنی اور عصر کیوقت شکاریوں نے اسی چونکا یا حالانکہ شام کا وقت قریب تہا۔

الاعراب جملہ آنست الخ ھقلۃ کا وصف ہے

۱۲	فترى خلفہا من الرجع والوقع	منیناً کانہ اھباء

اللغۃ رجع لوٹانا قال الفیومی یتعدی بنفسہ فی لغۃ الفصحاء وبہا جاء القرآن قال اللہ تعالی فان رجعک اللہ الخ وقع پاؤں کا زمین پر پڑنا منین وہ غبار جو ملکا سا ہو کا فہ ماخوذ عن منہ السیر لئے اضعفہ اخبلہ او من حبل متین ضعیف کان الالم منتہی ذھب بقوتہ ومنہ اھباء جمع ہبو مفرد غبار ہبو سے ماخوذ ہے جسکے معنی بلند ہونیکے ہیں۔

المعنے پاؤں کے زمین پر پڑنے اور واپس لانے کے باعث تو اسکے پیچھے ایسا غبار دیکھتا ہے کہ گویا وہ آفتاب کے ذرے ہیں جو روزن سے آفتاب کی طرف چڑھ رہے ہیں۔

۱۳	وَطِرَاقًا مِنْ خَلْفِهِنَّ طِرَاقٌ	سَاقِطَاتٌ أَلْوَتْ بِهَا الصَّحْرَاءُ

اللغات طراق اونٹنی کے نعل کے تہہ جو دوسری نعل کے ساتھ سی ہوئی ہو فی الصحاح و نعل مطارقۃ ای مخصوفۃ وکل خصیفۃ طراق ذوالرمہ کہتا ہے ؎ اغباش لیل تمام کان طارقہ + تطخطخ الغیم حتی مالہ جوب +

المعنے اور اس اونٹنی کے موزوں کے تہیں جنکے پیچھے اور تہیں گری ہوئی ہیں جنکے طرف جنگل اشارہ کرتا ہے یعنی اسکے تیز چلنے سے اسکی جوتی کے ٹکڑے ادہر ادہر گرے ہوئے ہیں۔

الاعراب طراقًا مع اپنی وصف من خلفھن طراق کے تری کا مفعول بہ ہے۔

۱۴	آتَلَهَّى بِهَا الْهَوَاجِرَ إِذْ كُلُّ	ابْنِ هَمٍّ بَلِيَّةٌ عَمْيَاءُ

اللغات اتلهی بصیغہ واحد متکلم تلہی مصدر باب تفعل بصلہ با کھیلنا قال الجوہری ولهوت بالشیء الهو لهوًا اذلا انت لعبت بہ و کذلک تلهیت بہ تغنے هواجر جمع ہاجرہ بمعنی گرمی کے دوپہر فی الصحاح والهاجرۃ نصف النہار عند اشتداد الحر ہم بمعنی غم کے بھی آتا ہے اور ابن ہم سے مراد غمگین ہے جیسے ابن صبح ابن سبیل ابن حرب لڑاکا وغیرہ مراد ہیں بلیۃ وہ اونٹنی جو مردہ کی قبر پر اس غرض سے باندھی جاتی ہے کہ قیامت کے دن مردہ اسپر سوار ہو۔ بیچاری گھاس دانہ سے محروم رکھی جاتی تھے جس سے وہ بھوکی پیاسی مرجاتی تھے اور بعض اشخاص گڑھا کھود کر مردہ کی ساتھہ اسے زندہ دفن کر دیا کرتے اسلام نے یہہ مذموم رسم زمانہ جاہلیت کی روز روشن سے نابود کی چنانچہ ایک شاعر کہتا ہے ؎ منا ذلا ترى الانصاب فينا + ولا حفر البلية للمنون + الى الهاصار الاسلام دون

المعنے سخت گرم دوپہروں میں میں اسکے ساتھ کھیلتا ہوں اور مشغول ہوتا ہوں جبکہ ہر ایک غم کا مارا ہوا حوادث کی بوچھاڑ سے اندھی اونٹنی دوپہر کی عین شدت میں سفر کرنا اور اپنی کام میں کامیابی کی لیے دقتیں اٹھانا خاصکر عرب تعریف میں سمجھتے تھے کما مر از امرء القیس کہتا ہے فدعها وسل الهم عنك بجسرة + ذمول اذا صام

الاعراب جملہ اذ کل آہ جسمیں کل ابن ھم مبتدا ہے اور بلیۃ عمیاء خبر ہے اتلہی کا ظرف ہے۔

۱۵	وَأَتَانَا مِنَ الْحَوَادِثِ وَالْأَنْـ	ـبَاءِ خَطْبٌ نُعْنَى بِهِ وَنُسَاءُ

اللغات انباء بر وزن سبب مفرد ہی آنبا جمع بمعنی اخبار خطب سخت مصیبت خطوب جمع جیسے فلس جمع فلوس نعنی بصیغہ جمع متکلم مجہول محاورہ عنی بہ سے ماخوذ ہے جو عموماً مجہول مستعمل ہوتا ہے بمعنی مجبور ہا کی سختی میں مبتلا کیا گیا نساء بصیغہ جمع متکلم مجہول سوء مصدر غمگین کرنا۔ مسارۃ ضد مسرۃ۔

المعنے زمانہ کی حوادث اور عجیب خبروں سے ہمیں سخت مصیبت پونچی جس سے ہمیں رنج ہوا اور غمگین ہوئے

الاعراب تغلب جمع اپنی وصف جملہ یعنی بہم معطوف جملہ و نساء کے آتا کا فاعل ہے اور من الحوادث والانباء اسکا متعلق ہے۔

۱۶	اِنَّ اِخْوَانَنَا الْاَرَاقِمَ یَغْلُوْنَ		عَلَیْنَا فِیْ قِیْلِهِمْ اِحْفَاءُ

اللغات اراقم سے یہان قبیلہ جشم بن بکر مراد ہے جو تغلب کا ایک بطن ہے علامہ زوزنی فرماتے ہیں کہ کسی عورت نے انکی آنکھوں کو کوڑیالی سانپوں سے تشبیہ دی تھی لہذا انکا نام ہی اراقم ہوگیا یغلون بصیغہ مذکر غائب معلوم غلو مصدر حد سے بڑھنا۔ زیادتی کرنا احفاء سخت لجاج کرنا یقال احفی فی المسئلۃ اذا الح
المعنے اراقم ہمارے بھائی ہمپر تعدی کرتے ہیں انکی کلام میں بہت مبالغہ پایا جاتا ہے یعنی حد سے بڑھکر ہماری نسبت برا بھلا کہتے ہیں یہہ اس حادثہ کی تشریح ہے جسکی طرف پہلے شعر مین اشارہ ہوا ہے۔
الاعراب جملہ فی قیلہم احفاء ان کی خبر یا جملہ یغلون علینا اور الاراقم اخواننا کا بدل یا عطف بیان ہے

۱۷	یَخْلِطُوْنَ الْبَرِیَّ مِنَّا بِذِی الذَّنْبِ		وَلَا یَنْفَعُ الْخَلِیَّ الْخَلَاءُ

اللغات بری بریء بروزن علیم و حکیم صیغہ صفت ہے صلہ اسکا من ہے یقال برء منہ مثل سلم وزنا ومعنا فہو بری۔
خلی بھی صیغہ صفت ہی مگر یہہ باب نصر ینصر سے آتا ہے یقال خلا من العیب خلوا بری منہ فہو خلی۔
المعنے کیونکہ وہ بے عیب کو گنہگار کیساتھہ ملا دیتے ہیں بحالیکہ خالی از عیب کو خالی از عیب ہونا مفید نہیں ہوتا
الاعراب منا بری کی حال واقع ہے یا بری کا وصف ہے ای البری الکائن منا۔

۱۸	زَعَمُوْا اَنَّ کُلَّ مَنْ ضَرَبَ الْعَیْرَ		مَوَالٍ لَنَا وَاَنَّا الْوَلَاءُ

اللغات زعموا بصیغہ جمع مذکر غائب ماضی معلوم زعم مصدر باب منع یمنع گمان کرنا اصل مین زعم باطل کے کنیت ہے جہان کذبوا کہنا ہو وہان زعموا کہنے سے بھی وہی فائدہ حاصل ہوتا ہے ضرب تلوار سے مارنا خیمہ لگانا۔ اور چلنا فی چلنا عیر سردار منہ قولہم عیر زیادۃ عشر ابنۃ گدہا۔ گورخر۔ خیمہ کے میخ۔ بلیدی۔ مدینہ کی پاس ایک پہاڑ کا نام ہے فی الحدیث انہ حرم ما بین عیر الی ثور موالی جمع مولی بمعنی چچا زاد بھائی۔ رشتہ دار۔ مددگار۔ ہم قسم۔ آزاد کرنیوالا آقا۔ غلام جو آزاد ہو۔ ولاء مصدر باب ضرب ہے مدد کرنا۔ حاکم ہونا۔ آقا ہونا
المعنے ابو یعقوب کے نزدیک من ضرب العیر سے مطلق انسان مراد ہے اور قول اسکے معنی کے تائید مین کافی ہے بولتے ہین لا ادری ای من ضرب العیر ہو ای ای الناس ہو رہی یہہ بات کہ من ضرب العیر سے انسان مراد کسطرح لے سکتے ہین سو اسکا جواب صرف اسقدر کافی ہے کہ عموماً عرب کے باشندے شکار کرتے ہین جس سے شکار ہر ایک انسان کے لیے انکے نزدیک بمنزلہ لازم عرفی کے ہوگیا ہی اور لازم سے ملزوم کیطرف انتقال

کرنا انکی کلام مین شائع ذائع ہے یا مرتب ہے مراد خیمہ لگانا ہو جیسا ہے ہر ایک آدمی کا کام ہے خلاصہ معانی یہہ ٹہیرا کہ بنی جشم کا یہہ خیال ہے کہ ہر ایک انسان انکا غلام ہے اور وہ آقا ہین یا یہہ کہ جو شخص کلیب وائل کے قتل پر راضی ہوا وہ شاعر کے کنبہ کا چچازاد بہائی اور شاعر کا کنبہ اسکی مدد ہے یا مددگار ہے یا مدد کرنیوالی ہین اسلیئے انہا مقصود ہمپر لگاتے ہین اور ہمسے تاوان مانگتے ہین یا جو گورخر کا شکار کرنیوالا ہو وہ شاعر کی کنبے کا حلیف ہے اسلیئے ہماری طرف سے اسکو دیت ادا کردینی پر مجبور کرتے ہین یا یہہ ہر ایک شخص جو خیمہ لگائی وہ شاعر کے کنبے کا چچازاد بہائی اور یہہ کنبہ اسکا مددگار ہے یا ہر ایک شخص جو عیر پہاڑ پر چلے وہ لشکریون کا موتا ہے اور لشکری اسکی حلیف ہین فالحاصل انہم الزموا لهامر جنایة الجماعة۔

الاعراب ولا یا مبالغہ مجہول ہے جیسے زید عدل یا معنے فاعل ہے یا اسکا مضاف محذوف ہے یعنی اولاء اخیر معنی کے لحاظ سے ضرب یعیرکا اصل ضرب العیر ہوگا جو ایصال کے بعد ضربیة العیر رہ گیا فائدہ صاحب صحاح نے بجائے انا ضمیر متکلم انی استفہامیہ ذکر کیا ہے اسحالت مین اور معنے ہو جائینگے۔

۱۹	اَجْمَعُوْا اَمْرَهُمْ عِشَاءً فَلَمَّا	اَصْبَحُوْا اَصْبَحَتْ لَهُمْ ضَوْضَاءُ

اللغات اجمعوا بصیغہ جمع مذکر غائب اجماع مصدر پکا ارادہ کرنا یقال اجمعت المسیر والامر واجمعت علیہ یتعدی بنفسہ وبالحرف عزمت علیہ فی الحدیث من لم یجمع الصیام قبل الفجر فلا صیام ای من لم یعزم علیہ فینویہ ضوضاء شور المعنے رات کو انہون نے اپنی ارادہ کو پختہ کیا اور جب صبح کی تو انکے لیئے شور ہو گیا۔ اور چلانی لگے رات مین جسے ارادہ کر نیکو ٹہہرا وہ اچہا نہین سمجہتے تہے بلکہ انکا یہہ خیال تہا کہ وہ کام بالکل سنورتا ہی نہین چنانچہ ایک شاعر کہتا ہے ؎ لاذت هنالك بالاشعاف عاملة + ان قد لطاعت بلیل امر غاویها +

الاعراب عشاء اجمعوا کا مفعول فیہ ہے اور اصبحوا تامہ ہے اصبحت ناقصہ جسکا اسم ضوضاء ہے اور لہم خبر مقدم ہے

۲۰	مِنْ مُنَادٍ وَمِنْ مُجِيْبٍ وَمِنْ تَصْـ	ـهَالِ خَيْلٍ خِلَالَ ذَاكَ رُغَاءُ

اللغات مناد بصیغہ اسم فاعل باب مفاعلہ ندا و منادات مصدر پکارنا مجیب بصیغہ اسم فاعل اجابتہ مصدر باب افعال جواب دینی والا تصہال تا مفتوحہ سے تکرار کے وزن پر ایک مصدر ہے باب ضرب و منع سے بمعنے ہنہنانا خلال بروزن جبال خلل بروزن جبل کا اسم جمع ہے جسکی معنی بیچ کے ہین جو قریب ہیں قولہ تعالی فتری الودق یخرج من خلالہ وخللہ وهی قرأة فی السحاب یخرج منہا المطر رغاء بروزن غراب اونٹون کی آواز قال عفوا ناقة المعنے بلانے والا اور جواب دینی والیکی شور اور گہوڑون کے ہنہنانی جسکے بیچ اونٹون کی آواز تہی یعنی سخت شور برپا تہا الاعراب من مناد اپنی متعلق کے ساتہہ ملکر ضوضاء کا صفت ہے ای ضوضاء کائنة من مناد من بیانیہ ہو اسکے بعد بلحاظ قرینہ مقام مضاف محذوف ماننا ہوگا ای نداء مناد وجواب مجیب فقط

عنوان

۲۱	اَیُّھَا النَّاطِقُ الْمُرَقِّشُ عَنَّا		عِنْدَ عَمْرٍو وَھَلْ لِذَاکَ بَقَاءُ

اللغات مرقش بصیغہ اسم فاعل ترقیش مصدر جہوٹی باتین بنانا۔ جہوٹہہ کو سانچ بناکر دکہانا مثلہ قول رؤبہ

ے عاذل قد اولعت بالترقیش + الیّ سرا فاطرقی ومیشی +

المعنے او بولنے والے ہماری نسبت عمر بن ہند بادشاہ کی پاس جاکر جہوٹہہ کو اسکی سچ بنانیوالے کیا تیری اس بات کو اس کے قیام ہے یعنی نہین کیونکہ جب بادشاہ کو تفتیش کے بعد اصل حالت سے واقفیت ہوگی تو وہ تمہاری بات کو ہبا منثورا سمجہیگا اور جسقدر ہماری حالت ظاہر ہوگی اسیقدر ہماری عزت ہوگی مراد اس سے عمر بن کلثوم ہے۔

الاعراب جملہ ہل لذالک بقاء استفہام انکاری ہے اور ذاک کا مشار الیہ نطق اور ترقیش ہے جو ناطق اور مرقش سے مفہوم ہوتا ہے جیسے اعدلوا ہو اقرب للتقوی مین اور اسم اشارہ یہان ضمیر کی جگہہ لایا ہے تاکہ غیر محسوس کو محسوس کا مرتبہ دیوے جیسے تعالی اللہ کی

۲۲	لَا تَخَلْنَا عَلٰی غَرَاتِکَ اِنَّا		طَالَمَا قَدْ وَشٰی بِنَا الْاَعْدَاءُ

اللغات لا تخلنا بصیغہ واحد مذکر مخاطب نہی معلوم ہے نا ضمیر متکلم مفعول ہے یعنی لا تظننا غراء بروزن سماء باب اغراء کا حاصل مصدر ہے جسکے معنی بہڑکانے کے ہین۔

ما۔ یہان زائدہ ہے جو رفع کی عمل سے طال کو روکنے کیلئے آیا ہے قال بعض لا فاصل ولا متصل الا بثلثۃ افعال قل وکثر وطال۔ وشی بصیغہ واحد مذکر ماضی معلوم وشی وشایۃ مصدر بصلہ بار حغلے کہانا اور بصلہ فی جہوٹہہ بولنا یقال وشی بہ عند السلطان وشیا ایضا سعی بہ و وشی فے کلامہ شیئا کذب انتہی اعداء جمع عدو مفرد تعدی کرنے والا۔ تجاوز کرنے والا۔

المعنے بادشاہ کی بہڑکانے پر ہمین ذلیل نہ سمجہنا کیونکہ پہلے ہی دشمنون نے ہماری چغلیان کہائی ہین

الاعراب لا تخلنا کا دوسرا مفعول متذللین ہے جسکی متعلق علی غرائک ہے اور جملہ طالما قد وشی بنا الاعداء انکی خبر ہے

۲۳	بَقِیْنَا عَلَی الشَّنَاءَۃِ تَنْمِیْنَا		حُصُوْنٌ وَعِزَّۃٌ قَعْسَاءُ

اللغات شناءۃ باب علم سے حاصل مصدر ہے بمعنی خفگی۔ وغضب تنمینا بصیغہ واحد مؤنث غائب انما مصدر باب افعال بڑہانا۔ رفیع القدر کرنا قعساء اقعس کا مؤنث ہے بمعنی قائم وثابت فی القاموس ولاقعس من اللیالی الطویلۃ وعزۃ قعساء اے ثابتۃ کذا فی الصحاح۔

المعنے سو ہماری یہہ حالت ہوئی کہ باوجود دشمنی کے قلعے اور مقیمی عزت ہمین بڑہاتی رہے اور ہمین رفیع الشان بنا دیا ہے

الاعراب جملہ تنمینا الخ بقینا کی ضمیر فاعل سے حال واقع ہے اور علے بمعنے مع ہے۔

۲۴	قَبْلَ مَا الْیَوْمِ بَیَّضَتْ بِعُیُوْنِ		النَّاسِ فِیْھَا تَغَیُّظٌ وَاِبَاءُ

اللغات بیضت بصیغہ واحد مؤنث غائب معلوم تبییض مصدر سپید کرنا۔ آنکہون کے سپید کرنے سے مراد اندہا

اذا جمعا ایتا علاءۃ + زید بن کلثوم قبل ذلک مرتبت بنت السلطان

الاعراب مکفہراً عن کا وصف ہے جیسے جملہ لا ترقوہ آہ اور اللہ ھو مؤید جملہ ہے حال مقدم ہے

۲۷	إرَمِيٌّ بِمِثْلِهِ جَالَتِ الْخَيْلُ		وَتَأْبَى لِخَصْمِهَا الْإِجْلَاءُ

اللغۃ ارمی ارم بن سام بن نوح کیطرف منسوب ہے جو عاد بن عوص کا دادا تھا ہر ایک قدیم چیز کو ارم کیطرف منسوب کردیتے ہیں جیسی پرانے خیالات کے دقیانوسی خیالات سے تعبیر کرتے ہیں اور اس لفظ سے اشارہ عمرو بن ہند کیطرف ہے جسکا سلسلہ ارم تک پہونچتا ہے مراد اس سے یہہ ہے کہ وہ قدیمی اور خاندانی ہے تأبی بصیغہ واحد مؤنث غائبہ اباء مصدر بمعنی ظاہر ہونا سرکش ہونا یقال ابی الرجل یابی اباءً امتنع فھو آب انتہی خصم دشمن مذکر مؤنث مفرد جمع میں یکسان مستعمل ہے کیونکہ اصل میں یہہ مصدر ہے اجلاء شہر سے نکلنا۔ شہر سے نکالنا فارابی کے نزدیک بلا صلہ کے مستعمل ہوتا ہے جب کہ ڈر کر اپنی گھروں کو چھوڑدے اور اگر یون ہی اپنی مرضی سے چھوڑے تو وہاں بلا عن مستعمل ہوتا ہے کما قال فالکان بغیر خوف تعدٰی بالحرف وقیل عن منزلھم انتہی۔

المعنے یہہ بادشاہ ارم بن سام بن نوح کی اولاد ہے یعنی خاندانی ہے ایسی کے ساتھ ہی گھوڑے دوڑتے ہیں اور محفوظ رہتے ہیں خدا کی پناہ انکی دشمنوں کیلئے شہر سے نکلنا یا نکالنا ہو

الاعراب جملہ تابی پہلے پر معطوف ہے اور لخصمھا مع اپنی متعلق الاجلاء کی جملہ اسمیہ ہوکر دعا کی معنی دیتا ہے

۲۸	مَلِكٌ مُقْسِطٌ وَأَفْضَلُ مَنْ يَمْشِي		وَمِنْ دُونِ مَا لَدَيْهِ الثَّنَاءُ

اللغۃ ملك کتف کی وزن پر بمعنی حاکم اور بادشاہ کی آیا ہے بولتے ہیں ملک علی الناس امرھم اذا تولی سلطنتہ فھو ملك بکسر اللام باب ضرب سے لغت مشہور ہے مقسط بصیغہ اسم فاعل باب افعال اقساط مصدر ظلم کا دور کرنا ہمزہ سلب کے لئے ہے فی النہایۃ المقسط العادل من اقسط اذا عدل وقسط اذا جار والھمزۃ للسلب دون فوق کی نقیض ہے قال الجوھری ومعناہ التقصیر عن الغایۃ لدی اور عند میں یہہ فرق ہے کہ لدی ضمیر شرط ہے جب یہہ ضمیر کیطرف مضاف ہوتا ہے تو بنی حارث اسکی الف کو یا سے نہیں بدلتی اور دیگر عام عرب کے زبان میں ضمیر کیطرف مضاف ہونیکی حالت میں اسکا الف یا سے بدل جاتا ہے کیونکہ ضمیر مستقل نہیں ہوتا اور لدی جامدیت کی باعث گردان اور اشتقاق سے رد گردان ہے لہذا عرفی مشابہت کے لحاظ سے علی کا حکم رکھیگا دما اور عصا میں جو الف نہیں بدلتا اسمیں تو ایک خارجی وجہ ہے کیونکہ پہلے آئین بدل ہوچکی ہے اب اگر بار دیگر ضمیر کے لحاظ سے یا سے بدل جائے تو اجتماع اعلالین لازم آیگا فتدبر ثنا باب افعال سے حاصل مصدر ہے مدح و ذم دونون معنون میں مستعمل ہے مگر بہ نسبت ذم کی مدح کی معنون میں زیادہ مستعمل ہے قال الفیومی الثناء بالفتح والمد واستعمالہ فی الذکر الجمیل اکثر من القبیح۔

المعنے یہہ بادشاہ انصاف پرست حاکم اور سب چلنے والون (یعنی آدمیون) سے اچھا ہے اور وہ کمالات جو اسکی ذات بابرکات مین پائے جاتے ہین تعریف وہان تک نہین پہونچ سکتے ـ

الاعراب ملک مسقط مع اپنے معطوف فتنل من یمشی کے مبتدا محذوف کے خبر واقع ہے اور جملہ اسمیہ الثناء جسمین والثناء مبتدا ہے اور من دون مالدیہ خبر مقدم پہلے جملہ پر معطوف ہے ـ

٢٩	أَيَّمَا خُطَّةٍ أَرَدْتُمْ فَأَدُّوهَا	إِلَيْنَا تُشْفَى بِهَا الْأَمْلَاءُ

اللغات ای شرط ـ استفہام ـ موصول تینون طرح مستعمل ہوتا ہے مضاف الیہ کا بعض اور مجہول عند المتکلم ہوتا ہے جب استفہام کی طور پر مستعمل ہو اور ای رجل جاء یا ای امرءة قامت سوال مین کہا جاوے تو چونکہ اس حالت مین تعیین مطلوب ہوتی ہے لہذا جواب مین تعیین ضروری ہے شرط کی حالت مین جب ایہم تضرب اضرب کہا جاوے تو اسصورت مین اسکی معنی یہہ ہونگی ان تضرب رجلا اضربہ اور عموم مراد نہین ہوگی چنانچہ اگر کوئی کہے ای رجل جاء ناکرمہ تو یہان اکرام کے لیئے صرف پہلے ہی رجل کو خصوصیت ہوگی یہہ نہین کہ ہر ایک شخص اکرام کیئے والے پر واجب ہو اور کبھی عموم کے معنو نمین بھی مستعمل ہوتا ہے بشرطیکہ عموم کی نفی کوئی قرینہ پایا جائے جیسے ای صلوة وقعت بغیر طہارة فقد وجب قضاءہا و ای امرءة خرجت فہی طالق اور کبھی اسپر ما بھی زائد کردیتے ہین جیسے ایما اہاب دبغ فقد طہر اضافت اسکے ہر حال لازم ہے خواہ لفظی ہو خواہ معنوی اگر مضاف الیہ مفعول ہو تو یہہ بھی مفعول کے حکم مین ہے اور اگر ظرف ہے تو یہہ بھی مفعول فیہ ہے شرط اور استفہام مین اسکا ٹھیک استعمال یہی ہے کہ بلا تمیز مذکر مونث مین مستعمل ہو وعلیہ قولہ تعالی فای ایات اللہ تنکرون وبای ارض تموت اور جیسے کہ عمرو بن کلثوم کے شعر بای مشیئة الخ مین ذکر ہوئے اور کبھی مطابقت بھی کردیتے ہین جیسے ای رجل و ایة امرءة اور قراءة شاذہ مین بایة ارض تموت موصول ہونیکی حالت مین بھی مساوات ہی افصح ہے مگر مطابقت بھی جائز ہے جیسے مررت بایہم قام و بایتہن قامت اور کبھی بطریق وصف بھی مستعمل ہوتا ہے اسحالت مین مطابقت شرط ہے جیسے مررت برجل ای رجل و امرءة ایة امرءة یہان کن مستعمل ہے اور چونکہ مقام مبالغہ ہے لہذا یہان تخصیص مراد نہین بلکہ تعمیم مراد ہے خطة خا کی ضمہ سے بہاری حادثہ کو کہتے ہین حدیث مین ہے ایلام ین ہذا ان یفصل الخطة قیل فی ترجمہ الخطة الحال و الامر والخطب ادوا بصیغہ امر حاضر جمع مذکر تادیة مصدر کامل طور پر پہونچانا یقال ادی الامانة الی اہلہا اذا اوصلہا فیہی تشفی بصیغہ واحد مونث غائب شفاء مصدر باب علم غصہ کا جاتے رہنا بھی مستعمل ہے قال الفیومی واشتفیت من العدو وشفیت بہ من ذلک لان الغضب الکامن کالداء فاذا زال بما یطلبہ الانسان من عدوہ فکانہ بری من دائہ انتہی اقول ومنہ قولہ تعالی لما ہجا کفار قریش

واستنشفے ای شفا حسّان المؤمنین ہو ملاء بہلے آدمی اشراف کا رسی اخوذ ہی جسکی معنی پر کرنیکے ہین چونکہ اعلیٰ رای اور نیک نیتی سی بہرپور ہوتی ہین لہذا انہین ملا کہتے ہین یا اسلیئے کہ سینی انکے ہیبت و تعظیم سے پر ہوتی ہین قال القبریزی الملاء ہم یا لیتمس عندہم من المعروف وجودۃ الرای اولانہم یملئون العیون ابہۃ والصدور ہیبۃ المعنے یہ حادثہ یا اشتم جا ہو اسی ہمارے سامنے پیش کرو شریفوں کے غصے جاتی رہینگی اور عام کامیابی کے باعث غضب کی بیماری سے انہین نجات حاصل ہو جائیگی یا جو انکے دلمین شک ہین وہ سب کے سب جاتی رہینگے اور ہماری شجاعت کا انہین حق الیقین علم حاصل ہو جائیگا۔

الاعراب ایما خطۃ یا ارادتم کا مفعول مقدم ہے یا بر تقدیر ضمیر مفعول کے محذوف ہونیکی جوابا کیطرف راجع ہے مبتدا موصوف ہے جسکا جملہ فعلیہ اردتم وصف ہے اور جملہ فادوھا اہ خبر اور یہ کی ذکر ضمیر تادیتہ کیطرف پہرتی ہے یا اردوا سے مفہوم ہے اور جملہ تشفے بہ الاملاء مستانفہ ہے ادوا کا جواب نہین ہے یہی وجہ ہے کہ مجزوم نہین ہے

۵	اِنْ نَبَشْتُمْ مَا بَيْنَ مِلْحَةَ فَالصَّا + قِبِ		فِيهَا الْأَمْوَاتُ وَالْأَحْيَاءُ

اللغات ان حرف شرط ہی جسکا استعمال ان امور مین ہے جو ممکن الوقوع ہین اور اذا انکے امور مین جنکا وقوع یقینی ہو قال الازہری سئل ثعلب عمن قال الامرأتہ انت طالق ان احمر البسر فقال لا یدان تحمر فالشرط فاسد فقیل لو قال اذا احمر البسر قال نطلق لانہ شرط صحیح ففرق بین ان واذا فجعل ان للممکن واذا للمحقق فیہما اذا جاء راس الشہر وان جاء زید نبشتم بصیغہ جمع مذکر مخاطب نبش مصدر از باب نصر ینصر زمین سے کسی پوشیدہ چیز کا نکالنا۔ قبر کہودنا۔ بہید کا ظاہر کرنا ملحۃ میم کی کسرہ سے دراصل ملح کی جمع ہے جسکی معنی نمکین پانی کے ہین یہان ایک خاص وادی سی مراد ہے جو مشہور ہے صاقب بروزن فاعل ایک مشہور پہاڑ ہے اور فا بمعنی الی ہے جیسی مطرنا ما بین کوفۃ فالزبالۃ مین اموات جمع میت بالتخفیف مفرد جیسی ابیات بیت میت بالتشدید بہی انہین معنون مین ہے اور بعض کا یہ خیال ہے کہ میّت تشدید سی ہر ایک زندہ کو باعتبار مایؤل الیہ کہدیتے ہین اور میت صرف مردہ ہونیکی حالت مین کہتے ہین احیاء جمع حی مفرد زندہ۔

المعنے اگر تم ملحہ اور صاقب کے بابینی زمین کو کہودو گی تو اسمین مردی اور زندہ نکلینگے چونکہ عرب کا زعم تہا کہ جس مقتول کا خونبہا لیا جا تو وہ زندہ رہتا ہے اور جو یونہی چہوڑا جائی وہ بیجان ہوتا ہے لہذا کہتا ہی کہ ہمارا ایک ہی مقتول ایسا نہین جسکا خونبہا نہ لیا گیا ہو۔

الاعراب فیہا الاموات والاحیاء یا ان نبشتم کی جزا ہے اور فا اسمین ضرورت شعری کے لئی حذف کی گئی ہی جیسی کہ ہذلی کے اس شعر مین ؎ صطیعۃ من یاتہا لا یضیرہا ای فلا یضرہا یا ما بین سے حال واقع ہے اور جزا بغرض تفظیع شان مخاطبین محذوف ہے جیسے اس شعر مین فانک لو رایت ولن تراہ + اکف الناس تخرق بالقینا

۳۱	اَوْ نَقَشْتُمْ فَالنَّقْشُ يَجْشَمُهُ النَّاسُ	وَفِيهِ الْإِسْقَامُ وَالْإِبْرَاءُ

اللغات نقشتم بصیغہ جمع مذکر مخاطب نقش مصدر از باب نصر منقیر کا نٹا نکالنا مراد تفتیش کرنا یجشم بصیغہ واحد مذکر غائب جشم مصدر از باب علم یعلم کسی امر کی تکلیف اٹھانا یقال جشمت الامر جشما تکلفتہ علی مشقۃ اسقام یا سقم کی جمع ہے یا باب افعال کا مصدر ہے ایسے ہی ابراء یا برء کی جمع ہے یا باب افعال سے مصدر ہے
المعنی یا تم اچھی طرح سے تحقیق کرنا چاہو سو تحقیق کے مشقت لوگ اٹھایا کرتے ہیں اور اس میں بعضوں کے لیے بیماری اندوہ تنہائی ہوتا ہے اور بعض کے لیے خوشی اور راحت ہوتی ہے اسلیے یہ بھی تمہیں مناسب نہیں ہے۔

۳۲	اَوْ سَكَتُّمْ عَنَّا فَكُنَّا كَمَنْ اَغْمَضَ	عَيْنًا فِي جَفْنِهَا الْاَقْذَاءُ

اللغات سکتم بصیغہ جمع مذکر مخاطب معلوم سکوت مصدر از باب نصر ینصر خاموش ہونا۔ رک جانا یہی سیر کرنا بصلہ عن مستعمل ہے اغمض بصیغہ واحد مذکر غائب معلوم اغماض مصدر آنکھوں کا ڈھانپنا جفن جیم کے فتح اور فا کی سکون سے معنی پپوٹا مذکر ہے عین آنکھ مؤنث ہے عیون اعیان اعین جمع وہا اصلہ من مال خیر المال عین ساہرۃ لعین نائمۃ اقذاء جمع قذاء جمع قذاۃ میل کچیل یا تنکہ وغیرہ جو آنکھ یا پانی شربت وغیرہ میں
المعنی اگر تم ہماری نسبت خاموشی اختیار کرو تو ہم اس شخص کی طرح ہونگی جو آنکھ سے حالت سے چپ کرا سکے پپوٹے میں خس و خاشاک ہو یعنی عداوت کا دور ہونا پھر بھی ایک مشکل امر ہے آنکھوں میں تنکہ پڑنا دلی فساد سے کنایہ ہے حدیث میں ہے ہدنۃ علی دخن وجماعۃ علی اقذاء قال صاحب النہایۃ اراد ان اجتماعہم یکون علی فساد فی قلوبہم

۳۳	اَوْ مَنَعْتُمْ مَا تُسْاَلُوْنَ فَمَنْ حُدِّثْتُمُوْهُ	لَهُ عَلَيْنَا الْعَلَاءُ

اللغات منعتم بصیغہ جمع مذکر مخاطب منع مصدر از نہ دینا فی الحدیث اللہم من منعتہ فہو ممنوع ای من حرمتہ فہو محروم لا یعطیہ احد غیرہ تسألون بصیغہ جمع مذکر مخاطب مجہول سوال مصدر مانگنا فمن یہاں استفہامیہ ہے اور استفہام انکاری ہے حدثتم بصیغہ جمع مذکر مخاطب مجہول تحدیث مصدر دو مفعول کی طرف متعدی ہوتا ہے پہلا ضمیر مفعول ہے
المعنی یا اگر تم انہیں جس امر کی درخواست کیجاتی ہے ہو نہ دو یعنی ہمارا کہا نہ مانو پھر کسکی نسبت تم خبر دیئے گئے ہو کہ اسی ہمپر بلندی حاصل ہے

۳۴	هَلْ عَلِمْتُمْ اَيَّامَ يُنْتَهَبُ النَّاسُ	غِوَارًا لِكُلِّ حَيٍّ عُوَاءُ

اللغات ہل یہاں معنی قد ہے کیونکہ یہ شعر مخاطبین پر بمنزلہ دلیل اور حجت کی ہے ینتہب بصیغہ واحد مذکر غائب معلوم انتہاب مصدر لوٹنا غوار باب مفاعلہ کا مصدر ہے حی عربی قبیلہ عواء بھونکنا۔
المعنی تمہیں ان دنوں کا حال خوب معلوم کر لینا تھا جبکہ لوگ ادھر ادھر لوٹتے پھرتے تھی اور ہر ایک قوم کی چیخ چلانا اور زاری تھا ان دنوں سے اس طوائف الملوکی زمانہ کی طرف اشارہ ہے جو حارث بن عمرو بن حجر کندی بادشاہ کے مرنے کی بعد آیا تھا
الاعراب علمتم کا مفعول مبالغۃ محذوف ہے اور غوارا ینتہب سے مفعول مطلق من غیر لفظہ ہے اور جملہ لکل

حجآۃ تا سے حال واقع ہے اور یہا یا یہم اس سے محذوف ہے

۳۵	اذ رفعنا الجمال من سعف البحرین		سیرا حتی نہا فالحساء

اللغات فعنا الجمال سی مراد اونٹ کو چلنی پر برانگیختہ کرنا ہے سعف بروزن جبل کہجور کے شاخین جبتک اسکی پتے ہون اور جب پتی جہاڑ جائین تو اسوقت جرید کہتے ہین سعف نہین کہتے نیز اچہا غلام یا لائق تعریف گہر اور کوئی چیز جو دلچسپ ہو بحرین ایک مشہور شہر ہے جسکی نسبت کیوقت بحرانی کہتے ہین تاکہ بحری سی تمیز ہوجاے جو بحر کیطرف منسوب ہے نص علیہ الیزیدی نہا تا بصیغہ واحد مذکر معلوم ضمیر مفعول نہی سی یا خود ہی جسکی معنے منع کرنیکے ہین حساء کتاب کے وزن پر شام مین ایک جگہ ہے قال الشاعر ؎ اذا بلغتنے وحملت رحلی بصیرۃ اربع بعد الحساء

المعنے جبکہ ہمنی اپنی اونٹون کو بحرین کے آبادی یا اسکی کہجور دن سے اٹہایا اور چلتی ہوئی یا اونٹون کی چلنی کے لئی یا اپنی چلنی کی لئے یا دراینحالیکہ ہم چلنی والی تہی یہانتک مقام حسا نی ہمین چلنے سی روکا یعنی وہان پہنچکر ہم ٹہیر

الاعراب یہہ شعر ایام سی جو پہلے شعر مین واقع ہے بدل واقع ہے اور سیرا فعل محذوف سی مفعول مطلق واقع ہے یا دفعنا سی مفعول واقع ہے اور چلنی سی اونٹون کا چلنا مراد لیکر پہر ہی مفعول لہ بنانا جائز ہے جیسے صبابتہ مین پہلے ہم ذکر کرآئی ہین یا سیرا اپنی فعل کے ساتہہ ملکر رفعنا کی ضمیر فاعل یا جمال سے حال واقع ہے۔

۳۶	ثم ملنا علی تمیم فاحرمنا		وفینا بنات مرّ اماء

اللغات ملنا بصیغہ جمع متکلم میل مصدر باب ضرب جہکنا اور جب بصلہ علی مستعمل ہو تو اس حالت مین ظلم کے لئی جہکنے مین مستعمل ہوتا ہی قال الجوہری ومال علیہ فی الظلم احرام ان مہینو نمین داخل ہونا جنمین لڑائی حرام ہی جو شوال ۔ ذیقعد ۔ ذی الحج ۔ محرم ہین قال اللہ تعالی ومنہا اربعۃ حرم ان مہینو نمین عرب کے نزدیک لڑائی حرام تہے مرّ تمیم کا باپ ہے اماء جمع امۃ مفرد لونڈی اصل مین اموۃ تہا کیونکہ اسم تصغیر اسکا امیۃ آتا ہی آم قرآن قافین امواں بروزن اسلام ۔ امواث بروزن ہنوات بہی سکے جمعین ہین

المعنے پہر ہم بنی تمیم پر جہکے اور حرام مہینون مین ایسی حالت مین داخل ہوئے کہ مر کی لڑکیان ہم مین لونڈیان تہین

الاعراب جملہ وفینا بنات مر اماء ۔ احرمنا کے ضمیر متکلم سے حال واقع ہے ۔

۳۷	لا یقیم العزیز بالبلد السہل		ولا ینفع الذلیل النجاء

اللغات عزیز باب علم سی صیغہ صفت ہی معنی قوی و توانا ۔ اعزہ جمع بلد یا بلدۃ ہر ایک قطعہ زمین کو بہی کہتے ہین آباد ہو یا غیر آباد فی التنزیل الی بلد میت ای الی ارض لیس فیہا نبات ولا مرعی یہان سے مطلق قطعہ زمین مراد ہی سہل ابن فارس کے نزدیک حزن کے ضد ہی یعنی نرم زمین اور جوہری کے نزدیک جبل کے ضد ہی یعنی وہ زمین جو پہاڑی نہو نجاء دوڑنا حدیث مین ہے انا النذیر العریان فالنجا النجا۔

المعنے جبکہ قوی آدمی ایسی جگہہ مین جو پہاڑ کے ہو نہین ٹہیر سکتا تہا اور ضعیف آدمی کو پہاگنا نفع نہین دیتا تہا

الاعراب یہہ شعر پہلے شعر مین جو ضمیر متکلم لَقِیْنَا ہے اس سے حال واقع ہے یا مستقل ہے اور بطور مثل کے واقع ہوا ہے

۳۸	لَيْسَ يُنْجِي الَّذِي يُوَائِلُ مِنَّا		رَأْسُ طَوْدٍ وَحَرَّةٌ رَجْلَاءُ

اللغات لیس کے نسبت مشہور تو یہی ہے کہ فعل ہے جو اصل مین لَیِسَ بروزن عَلِمَ تہا اور تخفیف کی بعد لَیْسَ رہ گیا اور بعض کا یہہ خیال ہے کہ لا اَیْسَ کا مخفف ہے والدلیل قولہم ائتنی من حیث اَیْسَ و لَیْسَ من حیث ہو لا ہو یوائل بصیغہ واحد مذکر مواءلۃ مصدر نجات ڈہونڈہنا قال الجوہری وائل منہ علی فاعل ای طلب النجاۃ طود بڑا پہاڑ اطواد جمع حرۃ بفتح حا کالی پتہرون والی زمین حرار جمع جیسی کلبۃ و کلاب رجلاء بہت پتہرون والی ہموار زمین جسمین چلنا دشوار ہو قال الجوہری وحرۃ رجلاء ای مستویۃ کثیر الحجارۃ یصعب المشی فیہا

المعنے جو کوئی ہم سے بچکر نجات ڈہونڈہنا چاہے اسی کسی پہاڑ کی چوٹی اور کالی پتہرون والی ہموار زمین جسمین چلنا دشوار ہو

الاعراب چونکہ یہان لیس جملہ فعلیہ پر داخل ہے اسلئے یا بمعنی نفی ہے یا اسمین ضمیر شان مقدر ہے اور یہہ کل جملہ خبر جیسے لیس خلق اللہ مثلہ نص علیہ صاحب المغنے۔

۳۹	مَلِكٌ أَضْرَعَ الْبَرِيَّةَ لَا يُوجَدُ		فِيهَا لِمَا لَدَيْهِ كِفَاءُ

اللغات اضرع بصیغہ ماضی معلوم اضراع مصدر ذلیل کرنا اور مطیع بنانا یقال اضرع فلانا اذلہ بریۃ فعیلۃ بمعنی مفعولہ ہے اور بری سے ہے جو برء ہی سے ہے جسکے معنی پیدا کرنیکے ہین اسصورت مین ہمزہ ہے فرا کہتا ہی اگر بریۃ کو بری سے لیا جاوے جسکے معنی مٹی کے ہین تو اسحالت مین معتل ہوگا و منہ براہ اللہ یبروہ بروا ای خلقہ کفاء سحاب کے وزن پر بمعنی نظیر اور مثال کے ہی قال حسان رضی اللہ عنہ و روح القدس لیس لہ کفاء

المعنے یہہ وہ بادشاہ ہے جسنے ساری مخلوقات کو اپنا مطیع بنایا ہے اور جو علی و صفات اسکی ہین ساری مخلوقات مین انکا نظیر نہین ہے

الاعراب ملک مبتدا محذوف کے خبر واقع ہے جو ہو یا ہذا ہے اور جملہ فعلیہ اضرع البریۃ اس سے صفت واقع ہے جیسے جملہ فعلیہ لا یوجد فیہا آہ اور فیہا کی ضمیر بریۃ کیطرف راجع ہے۔

۴۰	كَتَكَالِيفِ قَوْمِنَا إِذْ غَزَا الْمُنْذِرُ		هَلْ نَحْنُ لِابْنِ هِنْدٍ رِعَاءُ

اللغات تکالیف جمع تکلفہ مفرد مشقت مصیبت غزا بصیغہ ماضی معلوم غزو مصدر لڑنا رعاء جمع راعی کے مفرد چرواہا۔ گڈریا۔

المعنے اسی بادشاہ کی حمایت اور حفاظت مین کیا ہمارے لوگون کے سی تمنی تکلیفین اٹہائین کہ جب منذر بن ماء السماء نے لڑائی کی کیا ہم ہی ابن ہند کے گڈریے اور چرواہے ہین اگر تم نہین ہو۔ اغانی مین ہے کہ عمرو بن ہند نے منذر کی مقتول ہونیکے بعد تغلبیون سے درخواست کہ وہ اسکی ساتہہ ہون اور غسانیون سے بدلہ لینیکے لئے اسکی اعانت

نہین انہون نے خشک سا جواب دیا اور نہایت درشتی سی کہا کہ ہم منذر کی متعلقین سی متعلق نہین ہونگے
کیا ابن ہند یہہ خیال کر رہا ہی کہ ہم اسکی گذریتی اور چیرواہی ہین جس سے عمرو بن ہند نہایت طیش مین آگیا
اور قسم کہا کہ پہنچنی لگا کہ اب سب سے پہلے تغلبیون سے لڑائی ہوگی چنانچہ سخت لڑائی ہوئی اور تغلبیون کے
بہت آدمی مارے گئی بعد مین انہون نے کمال منت اور سماجت سی معافی چاہی مگر انکی خون بلا قصاص رہے
چنانچہ اگلے شعر مین اس امر کیطرف اشارہ ہے ھل نحن لابن ھند رعاء تعریض کرتا ہی اور کہتا ہی کہ تم
ہی ہو جنہون نے بادشاہ کی ساتہہ اچہا سلوک نہین کیا اور وفا داری سے پیش نہین آئی حالانکہ وفاداری اور
منعم شناسی نہین چاہتی کہ ذلیل حالت ہونیکی وقت ہی اپنا اثر دکہلائے ۔
الاعراب کتکالیف پر کاف اسمیہ ہے اور محل نصب مین ہے کیونکہ یہہ اصل مین صفت تکالیف محذوف کی ہی جو قائم مقام محذوف

۴۱	مَنْ اَصَابُوا مِنْ تَغْلِبِيٍّ فَمَطْلُو + لٌ		عَلَيْهِ اِذَا اُصِيبَ الْعَفَاءُ

اللغة مطلول وہ خون جو ضایع ہو اور اسکا خون بہانہ لیا جاوے عموما مجہول ہی مستعمل ہوتا ہے قال ابو زید طل
دمہ فہو مطلول قال الشاعر دماء ہم لیس لہا طالب + مطلولۃ مثل دم العذرہ عفاء بروزن سحاب
مٹی نیز یعنی کہنہ ہو جانیکی بہی آیا ہی ۔
المعنے جس تغلبی کو انہون نے مصیبت پونچائی اسکا خون ضایع گیا اور مصیبت پونچانی کیوقت ہی اسپر مٹی ہو
یا قلم محو ہو گیا مصیبت پونچانی والون سے مراد عمرو بن ہند اور اسکے متعلقین ہین چنانچہ پہلے شعر مین اسکا ذکر ہو چکا ہے
الاعراب من موصولہ مبتدا ہی اصابوا مع ضمیر مفعول محذوف کے صلہ ہی اور من تغلبی ضمیر مفعول کا بیان ہے
صلہ مع اپنی موصول کے مبتدا ہے مطلول خبر ہے اور جملہ علیہ الخ خبر بعد خبر ہے

۴۲	اِذْ اَحَلَّ الْعَلْيَاءَ قُبَّةَ مَيْسُو + نَ		فَاَدْنٰى دِيَارِهَا الْعَوْصَاءُ

اللغة احل بصیغہ ماضی معلوم احلال مصدر اتارنا علیا ہر ایک اونچی زمین یا جگہہ کو کہتے ہین مگر زوزنی کی
تحریر سی ثابت ہوتا ہی کہ ایک جگہہ ہے قبۃ خیمہ نیز ایک مدوّر بنا اعتکاف کی حدیث مین ہے فرای قبۃ
مضروبۃ فی المسجد قال بعض الشارحین ھی من الخیام بیت صغیر ومن بیوت العرب میسون قبیلہ غسان
کی بادشاہ کی لڑکی تہی آغانی مین ہے کہ ایکدفعہ قبیلہ بکر بن وائل نے شام کی بعض اطراف پر غارت کی تہی اور
ایک غسانی بادشاہ کو مارڈالا تہا جسکی لڑکی عمرو بن ہند کی تصرف مین آئی عوصاء زوزنی کے تحریر سے
معلوم ہوتا ہی کہ عوصاء ایک جگہہ ہے مگر صحاح قاموس وغیرہ کتب لغت مین اسکا ذکر نہین ہے یہی وجہ ہے
اس سے اعوص مراد لی ہے جو دیار باہلہ مین ایک جگہہ ہے اور ضرورت کیوقت شاعر ایسا کر لیا کرتے ہین
المعنے جبکہ اس بادشاہ نی شاہ غسان کی بیٹی میسون کا ڈولا علیا مین اتارا بعد مین عوصاء یا اعوص مین جو میسون کے

قال الخفاجی یحتمل من منہ اذا ضربہ بالسیف کما قالہ ابن السکیت فی کتاب الحلل ومن اذا ماس

سب گہرون سے بادشاہ کی بادہ نزدیک تہا یا یہہ خصوص ہین جو علیا کی سب گہرون سے بادشاہ کی بادہ نزدیک تہا

الاعراب ذظرف ہے جو فعل محذوف اذکر کے متعلق ہے اور رفادنی بر فاترتیب کے لیئے ہے ۔

۴۳ فتاوت لہ قراضبۃ من ۔ کل حی کانہم القاء

اللغات تاوت بصیغہ واحد مؤنث غائب تاوی مصدر جمع ہونا یقال تاوت الطیر تجمعت قراضبۃ جمع

قرضوب بروزن عصفور مفرد جور درویش فقیر القاء جمع لقی بروزن عصا مفرد ہر ایک ایسی چیز جو کمال

ذلت کے باعث پہینکدی جائے قال الشاعر ہ وکنت لقی تجری علیک السوائل یا القاء قاف سے ہے اور لقوہ کے

جمع ہے بمعنی مادہ عقاب قال ابو عبید سمیت بذلک لسعۃ اشداقہا ۔

المعنے پہر اس بادشاہ کی لیئے ہر ایک قبیلہ سے بہوکہی لٹیری اکٹہی ہوئے جو کمال غریب تہے یا شجاعت مین عقابون

کی مانند تہے یہان عمرو بن ہند کی چڑہائی کا ذکر کرتا ہے جو تغلبیون پر اسنے کی تہی ۔

الاعراب جملہ کانہم القاء قراضبۃ کا وصف ہے ۔

۴۴ فہداہم بالاسودین وامر اللہ ۔ بلغ تشقی بہ الاشقیاء

اللغات ہدا بصیغہ معلوم ہدی مصدر باب ضرب آگی آگے ہونا اسودین سے مراد کہجورین اور پانی ہے

چنانچہ حدیث مین ہے ولقد اتینا ومالنا طعام الا الاسودان اور صاحب محکم فرماتی ہین کہ اسودین سے

رات اور سیاہ پتہرون والی زمین بہی مراد لی سکتے ہین لے انتہی الحال الی ان لم یکن معہ الا اللیل والحرۃ وھو

اذھب الاحال سوء من التمر والماء بلغ مصدر ہے جو یہان مبالغۃ مستعمل ہے تشقی بصیغہ معلوم شقاوۃ مصدر باب علم بدبخت

المعنے سو وہ بادشاہ انکی آگے بڑہا ۔ یا انہین بادشاہ نی آگے کیا ۔ بحالیکہ بادشاہ یا انکے پاس کہجورین اور پانی

تہا ۔ یا بحالیکہ وہ کمال مشقت سے سیاہ رات اور سیاہ پتہریلے زمین ہی رکہتی تہے اور خدا کا حکم پورا ہونیوالا ہے

بدبخت جس سے بدبخت ہوتی ہین اور یہہ بعینہ حدیث شریف کا مضمون ہے کہ الشقی من شقی فی بطن امہ

ای من قدر اللہ علیہ فی اصل خلقتہ ان یکون شقیا فہو الشقی بحقیقۃ لا من عرض بعد ذالک جو بطور جملہ معترضہ واقع

الاعراب بالاسودین اپنے متعلق کے ساتہہ ملکر ہم یا ہدا کا فاعل سے حال واقع ہے اور بہ کی ضمیر امر کیطرف راجع ہے

۴۵ اذ تمنونہم غرورا فساقتہم ۔ الیکم امنیۃ اشراء

اللغات تمنون بصیغہ جمع مذکر مخاطب معلوم تا مضارع محذوف ہے تمنی مصدر باب تفعل مرغوب امر کی خواہش

کرنا متعدی بنفسہ ہے حدیث شریف مین ہے لا یتمنی احدکم الموت غرور غین کے ضم سے باب نصر سے مصدر ہے

دہوکہا دینا یہان بمعنی فاعل یا مفعول ہے یا مبالغہ کا صیغہ ہے اور غین مفتوح ہے ساقت بصیغہ واحد

مؤنث غائب سوق مصدر ہانکنا امنیۃ آرزو امانی جمع کعب کہتا ہے فلا یغرنک ما منت وما وعدت

ان الاماني والاحلام تضليل اشراء فعلاء کی وزن پر صیغہ صفت ہے - اترانے والے -

المعنے جب کی بات یاد کرو کہ تم انہیں ایسی حالت میں چاہتی تہے کہ وہ دہوکہا دیتی آوین تاکہ لوگوں کے سامنے تمہاری بیعزتی ہو اور کافی عذر ہو جائے کہ انکی فریب دینے سے ہمیں شکست ہوئی) یا تم انہیں ایسی حالت میں چاہتی تہی کہ وہ دہوکہا کہاتی آوین یا تم دہوکہا کہانی والی تہے یا تم انہیں ایسی خواہش سے چاہتی تہے جو دہوکہا دینی والی تہے اور اس سے خیال ہوتا تہا کہ ضرور یہہ کامیابی حاصل کرنیوالی خواہش ہے سو تمہارے اترانی والی آرزونی جو کمال خفت پر مبنی تہی انہیں تمہارے طرف ہانک دیا -

الاعراب غرورا تمنوت کی فاعل یا تم ضمیر مفعول سے حال واقع ہے یا تمنی مفعول مطلق کا صفت ہے ای تمنیا غرورا اور اذ اذکروا محذوف کا مفعول فیہ ہے -

٤٦	لم یغروکم غرورا ولکن		ترفع الآل شخصہم والضحاء

اللغات الآل ریتی کی وہ چمک جو ابتدا اور آخر دن میں ایسی کہائی دیتی ہے کہ گویا وہ چیزوں کو اٹہاتی ہے اور یہہ سراب نہیں ہے جعدی کہتا ہے حتی لحقناهم تعدی فوارسنا + کاننا رعن قف یرفع الال بالنقب ضحوۃ ضحی ضحاء میں یہہ فرق ہے کہ ضحوۃ بمجرد دن چڑہنے کی کہا جاتا ہی اور جب آفتاب خوب چمکنے لگے تو اسوقت ضحی اور جب خوب زوال کا وقت آجائے تو اسوقت ضحاء کہتے ہیں -

المعنے انہوں نے تمہیں دہوکہا نہیں دیا بلکہ چلتی ریتی نے اور دوپہر نے انکے جسموں کو اونچا کر دکہایا اور تمہاری ہوشیاری کیوقت وہ تمہارے پاس آ پہونچے - ان معنوں کے لحاظ سے یہہ شعر پہلے شعر سے متعلق ہے اور اغانی میں ہے کہ جب منذر نے تغلبیوں (یعنی بنی تغلب) اور بکریوں (یعنی بنی بکر) میں صلح کرادی تو اس خوف سے کہ کہیں پہر شرارت نکرین فریقین کے معزز لوگ بطور قید یوں کے اپنی پاس رکہہ لیئے ایکدفعہ نعمان بن منذر نے کسی ضروری امر کے لیئے بنی تغلب میں سے چند اشخاص بنی طی کیطرف بہیجی راستی میں بنی بکر انسی خدمت اور مدارات سے پیش آئے اتفاقا جب وہ انسے علحدہ ہوئے تو راستہ بہولکر کہیں اور جگہہ چلے گئے اور ایسے سنسان جنگل میں پہونچنے کے باعث جہاں آب و دانہ میسر ہو سکتا تہا بہوکہی پیاسے مر گئے - بنی تغلب نے انکی دیت بنی بکر سے مانگی اور ظاہر کیا کہ یہہ سب دغا ہے - بنی بکر کے دہوکہی سے ہوا ہے شاعر کی قوم نے جواب دیا لقد سقیناهم اذ وردوا وحملناهم علی الطریق اذ خرجوا فہل علینا اذ حار القوم وضلوا یعنی راستے میں جہاں جہاں انکا ہمارے لوگوں کے پاس سے گذر ہوتا گیا وہ مدارات پیش آتی رہے رستہ بہولنا یہہ انکا قصور ہے ہمارا نہیں اور یہہ شعر بہی اس امر کی تصدیق میں ہے کہ انہوں نے تمہیں دہوکہا نہیں دیا (یعنی بنی بکر نے) بلکہ دوپہر میں انہیں حفاظت کیا اور دن چڑہے پیشتر گہر وں سے وداع کیا اب الزام لگانا

الاعراب عنوداً لم یغفروا کا مفعول مطلق ہے۔

۴۷	اَیُّھَا النَّاطِقُ الْمُرَقِّشُ عَنَّا	عِنْدَ عَمْرٍو وَھَلْ لِذَاکَ انْتِہَاءُ

اللغات ناطق یہاں مبالغہ کی لیے مستعمل ہے مرقش بصیغہ اسم فاعل ترقیش مصدر چغلی کہانا جہوٹی باتیں بنانا فی الصحاح رقش الکلام زخرفہ وزورہ و مترقش لی روتیہ عاذ لقذا ولعب بالترقیش
المعنے او بکواسی ہماری طرف سی جو عمرو بن ہند بادشاہ کی خدمت میں جہوٹی باتیں بناتا ہے کیا اس سے رکنا بہی ہے یا کیا اسکی حد بہی ہے یہہ خطاب عمرو بن کلثوم کیطرف ہے
الاعراب ھل یہاں نفی کے لیے ہے اور ذا کا مشار الیہ ترقیش اور نطق ہے جو ناطق اور مرقش سے مفہوم ہے اور ضمیر کے بجائی یہاں اسم اشارہ مستعمل ہے۔ کما ذکرنا۔

۴۸	مَنْ لَنَا عِنْدَہٗ مِنَ الْخَیْرِ آیَاتٌ	ثَلٰثٌ فِیْ کُلِّھِنَّ الْقَضَاءُ

اللغات من موصولہ ہے آیات جمع آیۃ مفرد اصل میں اَوَیۃ تہا کیونکہ سیبویہ کے نزدیک عین کلمہ کا واو اور لام کلمہ کا یائی ہونا دونوں کے یائی ہونیسے زیادہ ہے جیسے شویت جو حییت سی زیادہ ہے جسکے دلیل و علامت قضاء باب ضرب کا مصدر ہے فیصلہ کرنا۔ کامیاب ہونا۔
المعنے جسکے پاس تین اچہی دلیلیں ہماری ہیں جنمیں ہر ایک میں ہمارا حق فیصلہ یا ہماری کامیابی ہے
الاعراب من یا عمر کا بدل ہے یا مبتدا محذوف سے خبر واقع ہے۔

۴۹	آیَۃٌ شَارِقُ الشَّقِیْقَۃِ اِذْ جَاءُوْا	جَمِیْعًا لِکُلِّ حَیٍّ لِوَاءُ

اللغات شارق شرقی جانب آفتاب چمکنے والا شقیقہ حقیقۃ کی وزن پر عباد بن زید بن عمرو بن ذہل بن شیبان کے لڑکی کا نام ہے جو اسعد بن ہمام بن مرہ بن ذہل بن شیبان کے بیٹوں سیار سمیر عبداللہ عمر کی ماں ہے بنی شیبان کے ایک شاخ اسی سمجہنا چاہیے یہہ قبیلہ نہایت زور آور اور سرکش تہا۔ ابو محمد اعرابی اسکی تعریف میں فرماتی ہیں کہ ہم مردۃ لیس یاتون علی شیء الا افسدوہ نیز وہ پہاڑ کے [illegible] فاصلہ کو بہی کہتے ہیں اور حقیقہ کی وزن پر ایک گانو ہے آغانی میں ہے کہ ان آیات سی ان سب لڑائیوں کیطرف اشارہ ہے جنمیں بکر نے منذر کی حمایت کی تہی لڑائی کا بیان جسے یوم الشقیقہ کہتے ہیں اس شعر میں ہے اور شقیقہ قیس بن معدیکرب کی سپہ سالاری میں بہت سی یمنیوں کو ساتھ لیکر عمرو بن ہند کی اونٹوں کو لوٹنے کے لیے آئی تہے بنی بکر بڑی ہمت اور شجاعت سے لڑے اور انہیں نہایت ذلت سے
المعنے ایک انمیسے ہمارا گواہ قبیلہ شقیقہ کی لڑائی کا دن ہے یا قبیلہ شقیقہ میں چمکتا جنگ یا آفتاب ہے جبکہ وہ اکٹہی ہو کر آئی اور بادشاہ کی اونٹوں کے غارت کا ارادہ کیا اور حال یہہ تہا کہ ہر ایک قوم کے لیے الگ الگ جہنڈا

الاعراب شارق الشقیقة یا منصوب بنزع خافض ہے یا آیة سے بدل ہے

۵۰ تحول قیس مستلئمین بکبش ۔۔۔ قرظی کانہ عبلاء

اللغات مستلئمین بصیغہ جمع مذکر استلام مصدر ہتھیار پہننا ومنہ الحدیث یستلئم للقتال ای یلبس اللامة کبش سردار یقال ھو کبش القوم ای سیدھم قرظی بروزن عربی یمنی آدمی کو کہتے ہیں اسلیئے کہ یمن میں قرظ بہت ہوتا ہے عبلاء سپید پتھر کو کہتے ہیں

المعنی قیس بن معدیکرب کی گرد زرہ پہنے ہوئے ایسے یمنی سردار کے ہمراہ جو درشتی اور رنگت میں سپید پتھر تھا یہاں یمنی سردار سے مراد وہی قیس ہے جو حلی سبیل التجرید یہاں مذکور رہے ۔

الاعراب حول قیس کا مفعول فیہ ہے ۔

۵۱ وصنیت من العواتک لا تنہاہ ۔۔۔ الا مبیضة رعلاء

اللغات صنیت بروزن شریف گروہ حدیث میں ہے فاموا صنیبین جماعتین عواتک جمع عاتکہ مفرد اصل میں اس عورت کو کہتے ہیں جو خوشبوئی کثرت لگائی اور چونکہ یہہ کام شریف عورتیں ہی کیا کرتی تھیں لہذا عورت کو عاتکہ کہنے لگ گئی ومنہ الحدیث انا ابن العواتک من سلیم عتک سے ماخوذ ہے جسکی معنی خوشبو لگنے کے ہیں بولتے ہیں عتک بہ الطیب لزق مبیضة بصیغہ اسم فاعل ابیضاض مصدر سپید ہونا ۔ رعلاء یا تو بمعنی بیہودہ کے ہے یعنی ایسا لشکر جو انجام نہ سوچے اور فی الواقع ایسی ہے جرار اور بہادر ہوتے ہیں ۔ جیسے سعد بن ثابت کہتا ہے سہ فان تخدموا بالعذر دار فانہا ۞ تراث کریم لایبالی العواقبا یا رعلا کی معنے لینے کی ہیں جیسے عسکر جرار وغیرہ اسحالت میں رعلاء کا لفظ کثرت پر دال ہوگا

المعنی اور اچھی مانبوں کے پوتوں کے گروہ کی ہمراہ سوا ایسی لشکر کے جو بہت بہادر یا انجام نہ سوچی کوئی روک نہیں سکتا تھا

الاعراب صنیت کبش پر معطوف ہے نیکی لیئے مکسور ہے ای مستلئمین بکبش وصنیت من العواتک یہاں بہی صنیت بہی علی سبیل التجرید وہی مراد ہے جو مستلئمین کے فاعل ہے ہی اور جملہ لا تنہاہ الخ صنیت کا وصف ہے

۵۲ فرددناھم بطعن کما یخرج ۔۔۔ من خربة المزاد الماء

اللغات خربة ہر ایک گول چھید خرب سے ماخوذ ہے جسکے معنی چھید کرنیکے ہیں ومنہ الحدیث کانی بحبشی مخرب علی ہدمہ الکعبة یرید مثقوب الاذن خرم کے معنی میں ہے مزاد جمع مزادہ مفرد قیاس تو اسمیں کسرہ ہے کیونکہ آلہ کا صیغہ ہے مگر مشہور بالفتح ہی ہے ۔

المعنی پھر ہمنے انہیں ایسی نیزہ زنی سے پس پا کیا کہ خون اسکے باعث ایسا نکلتا تھا جیسے مشک کی سوراخ سے پانی

الاعراب کما یخرج فعل محذوف کی متعلق ہے جسپر یہہ دال ہے ای یخرج منہ الدم کما یخرج الماء قدرنا

ذلک لقول من ھو مغنٍ من الاسفار الکبار ینبغی ان یکون الحد ونحو من لفظ المذکور مہما امکن

۵۳	وحملناھم علیٰ خزم ثہلان		شلالاً ودُمّی الانساءُ

اللغات حمل بصلہ علیٰ مجرد رعلے پر برانگیختہ کرنا حزم زوزنی نے اس لفظ کو حاء مہملہ اور زاء معجمہ سے روایت کیا ہے وہ زمین جو بہ نسبت حزن کے زیادہ سخت ہو لبید کہتا ہے ۔ وکان ظعن الحی لما اشرفت + فی الآل وارتفعت بہن حزوم + اور خرم خاء معجمہ اور راء مہملہ سے بھی ہو سکتا ہے جسکے معنی پہاڑ کی چوٹی کے ہیں ثہلان ایک پہاڑ کا نام ہے بسبب علمیت اور زیادتی الف نون کے غیر منصرف ہے شلالاً شین کے کسرہ سے بمعنی متفرق و پراگندہ فی الصحاح الشلال القوم المتفرقون قال الشاعر ۔ اما والذی حجت قریش قطینہ + شلالاً ومولی کل باق وھالک + دُمّی بصیغہ ماضی مجہول تدمیہ مصدر خون آلودہ کرنا انساء جمع نسا مفرد ٹانگ میں ایک رگ ہے جسکو صدمہ پہنچنے سے انسان لنگڑا ہو جاتا ہے ۔

المعنے اور انہیں ہمنے کوہ ثہلان کے چوٹی پر پناہ لینے پر مجبور کیا درانحالیکہ وہ متفرق اور پراگندہ تھے اور انکی ٹانگوں کی رگیں خون آلودہ تہیں ۔

الاعراب شلالاً حملنا کی ضمیر مفعول سے حال واقع ہے اور الانساء پر الف لام مضاف الیہ کے عوض ہے ای انساءھم

۵۴	وفعلنا بھم کما علم اللہ		وما ان للحائنین دماء

اللغات فعلنا بصیغہ جمع متکلم فعل مصدر بصلہ باء بری طرح سے پیش آنا حدیث میں ہے اللھم افعل بہذا الشیخ یدعو علیہ حائن مقتول بیوقوف ۔ گمراہ خواہ مخواہ اپنی آپ کو ہلاکت میں ڈالنی والا دماء جمع دم مفرد خون ۔ خونبہا ۔

المعنے اور ہم ایسے بری طرح پیش آئے جیسے کہ خدا جانتا ہی اور بیوقوفوں یا گمراہوں کے لئی جو دانستہ اپنی کو تباہی میں ڈالتی ہیں خونبہا میں نہیں ہوتا یا درانحالیکہ انکے مقتولوں کا قصاص نہیں لیا گیا تہا ۔

الاعراب جملہ وما ان آہ یا مستقل ہے یا ھم سے حال واقع ہے ۔

۵۵	وجبھناھم بطعن کما تنھز		فی جمۃ الطوی الدلاءُ

اللغات جبھنا بصیغہ جمع متکلم جبہہ مصدر باب منع یمنع سختی سے پیش آنا واصلہ من اصابتنا لجبہۃ من جبہۃ اصبتا جبہتہ تنہز بصیغہ واحدہ غائبہ مضارع مجہول نہز مصدر باب ضرب ڈول کو کنوئیں میں اس غرض سے ہلانا کہ خوب بہر جائے جمۃ کنوئیں کے وہ جگہ جسمیں پانی بہت ہو جمام جمع طوی وزن فعیل وہ کنواں جو پتھر اور اینٹوں سے خوب درست کیا گیا ہو اطواء جمع بدر کی حدیث میں ہے فقذفوا فی طوی من اطواء بدر ای بیر مطویۃ من ابارھا ۔

المعنی اور انہین ہم ایسی سخت نیزہ زنی سے پیش آئے کہ اپنی لگتی کے جگہون مین ایسے ہلائی جاتی تھے جیسے کہ کنوین سے کہرے پانی مین ڈول ہلائے جاتے ہین۔

الاعراب ایکا پچھلے شعر کیطرح منفذ رسی متعلق ہے ای جمعنا ہم یطعن تہز بہ الرماح فی منافذہا

۵۹	ثم حجراً	اعنی ابن ام قطام	-	وله فارسية خضراء

اللغات حجر بن ام قطام سے مراد حجر بن حارث بن عمر کندی ہے جو امرء القیس شاعر کا باپ تہا۔ قصہ اسکا اغانی مین اور یہ ہے کہ حجر ایک بہت سا لشکر لیکر ابو اسما بن منذر پر چڑہ آیا۔ بنی بکر نے کمال شجاعت سے مقابلہ کیا اور اسی بین پا کیا اور اسکا لشکر قتل کر دیا فارسیۃ پارسی زرہ قال الشاعر، ع سرابیلہم فی الفارسی المسرد یا پارسی لشکر خضراء یعنی سیاہ یقال کتیبۃ خضراء للتی علیہا سواد الحدید یا بہت بہاری ہو من قولہم اباد اللہ خضراءہم ای معظمہم وسوادہم۔

المعنی پہر حجر بن حارث کندی یعنی ام قطام بنت سلمہ کا بیٹا جسکی لیئے سیاہ پارسی زرہ تہی جسکا بہاری لشکر یا ہتہیار ودرع یا عث کالی گہٹا معلوم ہوتا تہا۔

الاعراب حجرا پہ معطوف ہونی کے لیئے منصوب ہے۔

۶۰	اسد فی اللقاء ورد هموس		وربيع ان شمرت غبراء

اللغات اسد بفتحتین شیر مذکر و مؤنث مین برابر مستعمل ہے اسود و آساد بروزن افعل جمع اور کبہی مؤنث کیواسطے مین تاء تانیث بہی لاحق کر دیتے ہین ورد گلابی رنگ ہموس فعول کے وزن پر وہ شیر جسکے چلنی کا پچہہ آہسطہ سے سنائی دے یعنی اچہی طرح سی چلنے کی آواز معلوم نہو ہمس سے ماخوذ ہے جسکی معنی آہستگی ہین قال اللہ تعالی فلا تسمع الا ہمسا رؤبہ اپنی تعریف مین کہتا ہے ع لیث یدق الاسد الہموسا والاقہبین الفیل والجاموسا۔ شمرت بصیغہ واحد مؤنث غائب تشمیر مصدر دامن چڑہانا غبراء شمار کنہ از اوشت دو قحطنا کہ سال قحط مین میسر ہا اور بارش کے نہونی سے بہت گرد و غبار اٹھے وسمیت بہذا الاسم لما یجتمع فی السنین الاغبر والموت الاحمر فان الجوع ابدا یکون فی السنین المجدبۃ المغبرۃ فانہا من قلۃ المطر واراضیہا من عدم النبات۔

المعنی وہ لڑائی مین گلابی رنگ آہستہ آہستہ چلنی والا شیر تہا اور جب سخت قحط والا سال دامن اٹہاکر آوی تو موسم بہار تہا۔

الاعراب اسد مبتدا محذوف خبر واقع ہے ای ہو اسد اور فی اللقاء اسکا صفت ہے اور ان یہان بمعنی اذ ہے قال الکوفیون وقد یکون بمعنی اذ اور ربیع کی متعلق ہے لا فادتہ معنی المشتق لہ مقیض ہم وقت تشمیر الغبراء کتعلق قولہ من ام اکون بت بابک۔

۵۸	وَفَكَكْنَا غُلَّ امْرِئِ الْقَيْسِ عَنْهُ	بَعْدَ مَا طَالَ حَبْسُهُ وَالْعَنَاءُ

اللغات فککنا بصیغہ جمع متکلم فک مصدر باب نصر بمعنی چھوڑانا یقال فککت الرهن اخلصته غل لوہے کی زنجیر جو گلے میں ڈالی جائی اغلال جمع امرا القیس منذر کی بیٹی کا نام ہے جس کو ماء السماء بھی کہتے تھے قبیلہ غسان نے منذر اسکے باپ کے قتل کرنے کی بعد گرفتار کر لیا تہا - بنی بکر نے شام کی بعض قطعات پر حملہ کرکے اسی چھڑا لیا بلکہ شاہ غسان کے بیٹی حیسون کو بھی گرفتار کر لیا تہا عناء حاصل مصدر ہے بمعنی مشقت و رنج
المعنی اور امرا القیس کے گلے سے زنجیر اتار ہا اور اسی چھڑا لیا بعد اسکے کہ وہ مدت تک قید رہا اور رنج برداشت کیا
الاعراب بعد ما طال میں ما مصدریہ ہے اور یہ ظرف فککنا کے متعلق ہے

۵۹	وَمَعَ الْجَوْنِ جَوْنِ آلِ بَنِي الْأَوْسِ	عَنُودٌ كَأَنَّهَا دَفْوَاءُ

اللغات جون سے مراد یہاں معاویہ بن حجر آکل المرار ہے جو کالی رنگت کی لئے اس نام سے نامزد ہوا اور قیس بن معدیکرب کا چچازاد بھائی تہا آل کا لفظ یہاں زائد ہے جیسے حرث بن اوس کے اس شعر میں ہے ۔ انا ندین یا بنت آل زید + امین بما اجن الیوم صدر عنود یا عنادسی مبالغہ کا صیغہ ہے یا وہ بادل جو بہت برسنے والا ہو اور لشکر کو بادل سے تشبیہ دیا کرتے ہیں جیسے ۔ سحابنا تشح اسر بادما دفواء کی معنی زور نے پہاڑ کے سیکھے ہیں اور بہت شاخون والی درخت کو کہتے ہیں حدیث میں ہے ابصر شجرة دفواء ای العظیمة الظلیلة الکثیرة الاغصان اور عقاب کو بھی کہتے ہیں کیونکہ اسکے جو پنجہ ٹیڑہی ہوتے ہے
المعنی اور بنی اوس کے جون کے ساتھ ایک سخت عناد رکھنے والا لشکر یا بہت برسنے والا بادل تہا جو کثرت کو یا بہت شاخون والا درخت یا بلحاظ دفعتاً ٹوٹ پڑنے کے عقاب تہا۔
الاعراب دوسرا جون پہلے جون سے بدل ہے جیسے موسیٰ بن جابر کی اس قول میں ہے وجدنا ابانا کان حل ببلدة + سوی بین قیس قیس

۶۰	مَا جَزِعْنَا تَحْتَ الْعَجَاجَةِ إِذْ	وَلَّوْا شِلَالًا وَإِذْ تَلَظَّى الصِّلَاءُ

اللغات عجاجہ غبار ولوا بصیغہ جمع مذکر غائب ماضی معلوم تولیہ مصدر پیٹھ پھیرنا تلظی بصیغہ واحد مؤنث غائب باب تفعل اصل تتلظی تہا ایک تا حسب قاعدہ محذوف ہے تلظی مصدر بھڑکنا تتلظی المنیة فی دماءهم ای تلتهب وتضطرم من لظی من اسماء النار صلاء بروزن کتاب آگ
المعنی جب جون اور اسکی ساتھی تتر بتر ہو گئی اور جب لڑائی کے آگ خوب بھڑکی تو ہم اس وقت بھی نہ گھبرائے خوب جمے رہے
الاعراب اذ ولوا جزعنا سے ظرف واقع ہے جیسے جملہ اذ تلظی

۶۱	وَأَقَدْنَاهُ رَبَّ غَسَّانَ بِالْمُنْذِرِ	كَرْهًا إِذْ لَا تُكَالُ الدِّمَاءُ

اللغات اقدنا بصیغہ جمع متکلم۔ اقادہ مصدر۔ قتیل کے بدلے قاتل کو مارنا تو کہتے ہین اقدت القاتل بالقتیل ای قتلتہ بہ غسان بافعلان ہے بمعنی ضعیف یا فعال بمعنے چست چالاک اصل مین ایک چشمہ تھا جہان ازد ون فی ڈیرا کیا تھا بعلت جاورت یہی نام انکا پڑ گیا بنو جفنہ بہی انہین سے ہین اور بعض کا یہہ خیال ہے کہ پہلے ہی اسی نام سے موسوم تہی لا تکال بصیغہ مضارع مجہول غائبہ مؤنث کیل مصدر باب ضرب ناپنا اور خون کا ناپنا کنایہ ہے بدلہ لینے سے ویسے کی ویسی۔

المعنے اور ہمنے منذر کے بدلے غسان بادشاہ کو جبراً قتل کیا جبکہ خون ناپے جاتے نہین تہے

الاعراب رب غسان ضمیر غائب سے جو اقدناہ مین واقع ہے بدل کل ہے قال الحاجب علیہ غفران اللہ ولا یبدل ظاہر من مضمر بدل الکل الا من الغائب نحو ضربتہ زیداً۔

۶۲	وَ اٰتَیْنَاھُمْ بِتِسْعَۃِ اَمْلَاکٍ	کِرَامٍ اَسْلَابُھُمْ اَغْلَاءُ

اللغات املاک جمع ملک مفرد بادشاہ۔ حاکم اسلاب جمع سلب مفرد بروزن سبب مقتول کا سارا اسباب جسمین ہتہیار کپڑے اور گہوڑے بہی داخل ہین اغلاء جمع غالی مفرد گران قیمت۔

المعنے اور نو معزز حاکم قصاص مین انہین دئیے جنکے ہتہیار اور کپڑے قیمتی اور گران تہے اغانی مین ہے کہ ان نو حاکمون سے حجر آکل المرار کے آدمی مراد ہین اصل قصہ یہہ ہے کہ ایک دفعہ منذر نے بنی بکر کو حجر کے مقابلہ مین بہیجا سخت لڑائی کے بعد حجر اور اسکے کنبہ کے اور آدمی بنی بکر کے قید مین آگئے اور بادشاہ کی حکم سے ایک جگہ بن جو بعد مین جفر الاملاک کی نام سے مشہور ہو گئے یکے بعد دیگرے ذبح ہوئے۔

الاعراب جملہ اسمیہ اسلابہم اغلاء املاک کا وصف ہے جیسے کرام

۶۳	وَ وَلَدْنَا عَمْرَو بْنَ اُمِّ اَیَاسٍ	مِنْ قَرِیْبٍ لَمَّا اَتَانَا الْحِبَاءُ

اللغات حباء کتاب کے وزن پر بمعنی عطیہ و بخشش ہے فعل بمعنے مفعول ہے جیسے کتاب بمعنی مکتوب و لباس بمعنے ملبوس۔ یہان کنایہ مہر سے ہے۔

المعنے اور عنقریب ہمنے عمر بن ایاس کو جنا جبکہ ہمارے پاس مہر آیا۔ جننے سے مراد یہہ ہے کہ وہ شخص اسکے عورتون کے اولاد سے ہوجننی والا اسکی ماؤن سی اور مہر سے اس امر کیطرف اشارہ ہے کہ بادشاہ سے جو ہمارے قرابت ہو وہ ایسی نہین جس سے فخر نہو اور ناجائز طور پر ہو مثلاً جبر یا قید وغیرہ سے بلکہ ہمارے مرضی سے نکاح ہوا اور مہر ہمنے لیا الغرض ہم بادشاہ کے مامون ہین۔

۶۴	مِثْلُھَا تُخْرِجُ النَّصِیْحَۃَ لِلْقَوْمِ	فَلَاۃٌ مِنْ دُوْنِھَا اَفْلَاءُ

اللغات نصیحہ ایک ایسا کلمہ ہے جس سے اعلی درجہ کی خیر خواہی مراد لیتے ہین نصح سی ماخوذ ہے جسکے معنے

خلوص اور سچی موافقت کے ہیں بعد لام مستعمل ہے حدیث میں ہے الدین النصیحۃ للہ و رسولہ ولکتابہ
قال بعض الافاضل ہی کلمۃ یعبر بہا عن جملۃ ہی ارادۃ الخیر للمنصوح لہ فلاۃ مفرد فلاۃ
افلاء جمع الجمع وہ جنگل جسمیں پانی نہو۔

المعنی ایسی قرابت ہے اپنی لوگوں کی خیرخواہی ظاہر کرتی ہیں اور یہ ایک ایسا وسیع ہے جسکے پاس جنگل میں اپنی بہت قرابت
الاعراب مثلہا کی ضمیر تلاوت کیطرف راجع ہی جو ولدنا سے مفہوم ہے جیسے اعدلوا ھو اقرب للتقوی میں اور قرابۃ
مع اپنی وصف من دونہا افلاء کی مبتدا محذوف کی خبر واقع ہے ای ھی قرابۃ دونہا افلاء اور کل جملہ مثلہا کی ضمیر سے حال واقع

۶۵	فاترکوا الطیخ والتعدی واما		تتعاشوا ففی التعاشی الداء

اللغۃ طیخ تکبر کرنا باب ضرب سے مصدر ہے ویمکن ان یکون بمعنی التلطخ بالقبیح تعاشی اندھا ہو جانا اما اصل
میں ان شرطیہ اور ما زائدہ سے مرکب ہے نون میم سے بدل کر میم میں مدغم ہوا۔

المعنی سو تکبر اور اندھا پن چھوڑ دو اور اگر تم اندھے ہو گی تو اندھاپن میں بیماری ہے۔

الاعراب واما تتعاشوا شرط ہے جملہ اسمیہ ففی التعاشی الداء جزا ہے

۶۶	واعلموا اننا وایاکم فیما		اشترطنا یوم اختلفنا سواء

اللغۃ اعلموا بصیغہ جمع مذکر امر حاضر ان ... بدخول اسکا مفرد یعنی مفعول
کی تاویل میں ہے جیسی آیہ واعلموا ان اللہ شدید العقاب میں یوم یہاں مطلق وقت کے معنو میں ہے
سواء فعال کے وزن پر بمعنی برابر کے ہے واحد تثنیہ جمع پر برابر اطلاق پاتا ہے اور کبھی تثنیہ کے
موقع پر سواءان یا سواران اور جمع کیحالت میں اسواء یا سواسیہ بھی کہدیتے ہیں۔

المعنی اور یقین کر لو کہ ہم تم ان شرطوں میں برابر ہیں جو قسم کے وقت ہمنی ٹہرائیں اس شعر کی
اس عہدنامہ کیطرف اشارہ ہے جسکی تصریح آیندہ شعر میں کرتا ہے۔

الاعراب فیما اشترطنا اصل میں فیما اشترطنا علیہ تھا صلہ اسکا محذوف ہے اور یوم اختلفنا اسیطرح سواء کی متعلق ہے

(حلف) ۶۷	واذکروا حلف ذی المجاز وما قدم		فیہ العہود والکفلاء

اللغۃ حلف حا کی کسرہ اور لام کے سکون سے معنی عہد اور پیمان کے ہی قال الغنوی وبینہما حلف وحلفۃ
بالکسر ای عہد ذوالمجاز عرفا کی پاس ایک مشہور جگہ ہے جہاں ایام جاہلیت میں بازار لگا کرتا تھا اور منذر
بن ماء السماء نے وہاں بنی تغلب اور بنی بکر میں حلفیں لیکر باہم صلح کرائی تھی مضمون اس عہدنامہ کا یہ تھا
کہ ہر ایک مقتول کی دیت قاتل کی نہ معلوم ہونیکی وقت اس قبیلہ پر پڑیگی جو اسکے پڑوس میں ہو
اور اگر دو محلوں کے وسط میں وہ قتیل پایا جاوے تو ناپ کر دیت لی جائیگی یعنی جو گھر مقتول کے متصل ہو

قریب پایا جائیگا وہی ذمہ دار ٹھیرایا جائیگا اس عہد کی درستی کے لئے حسب روایت اصمعی دونون قبیلون مین سے اسی اسی نوجوان بطور رہن کے لئے گئے اور قسم کے پختگی کے لئے دونو کنبون کے معززین کو مکہ مین بھیجا گیا اور اپنی طرف سے بادشاہ نے بنی تمیم کا ایک سردار علاق نامی بہیجے ساتھہ مین کیا چنانچہ حارث اشعار ذیل مین اسکی طرف خطاب کرکے کہتا ہے ؎ فہلا سعیت لصلح الصدیق + کصلح ابن ماریۃ الافقم + وقیس تدارک بکر العراق + وتغلب من شرہا الاعظم + وبیتہ شراحیل فی وائل + مکان الثریا من الانجم + فاصلح ما افسد وابیہم + کذلک فعل الفتی الاکرم + ابن ماریۃ ہو قیس بن شراحیل بن ہمام بن مرۃ وکان ولی واحتمی لبنی تغلب مدت تک صلح رہی بعد اسکے پھر تنازع ہوگیا جسکا اشارہ ہمنے شعر نمبر ۴۶ مین کیا ہے -

المعنی ذی المجاز کے عہد کو یاد کرو اور جو عہد اور ضمانت اسمین لئے گئے تھے

الاعراب ما تلم فیہ العہود والکفلاء عہد پر معطوف اور عہد کیطرح اذکروا کا مفعول ہے

۶۸	حَذَرَ الْجَوْرِ وَالتَّعَدِّي وَهَلْ		يَنْقُضُ مَا فِي الْمَهَارِقِ الْأَهْوَاءُ

اللغات جور باب نصر سے مصدر ہے ظلم کرنا اصل معنے اسکے جہکنے اور میل کرنیکے یعنی حق سے انحراف کرنا مہارق جمع مہرق فارسی ہے مہرہ کردہ کا معرب عرب مین دستور تہا کہ کپڑے کو خوب مانڈ لگا کر صاف کرکے عہد نامے وغیرہ اس پر لکہتے اہوا جمع ہوی مفرد نفسانی خواہش -

المعنی جو فریقین نے ظلم اور تعدی سے بچنے کے لئے باندہی تہی اور کیا جو کچھہ عہد نامون مین ہے اسے نفسانی خواہشین توڑ سکتے ہین

الاعراب حذر الجور حذر الموت کیطرح مفعول لہ ہے اور حلف کے متعلق ہے یعنی ذی المجاز کا عہد جو بخوف ظلم و تعدی فریقین باندہا گیا تہا اور اذکروا کا مفعول لہ بھی ہو سکتا ہے یعنی تعدی اور ظلم سے بچنے کے لئے یاد کرو

۶۹	عَنَتًا بَاطِلًا وَظُلْمًا كَمَا تُعْتَرُ		عَنْ حَجْرَةِ الرَّبِيضِ الظِّبَاءُ

اللغات عنت باب سمع سے حال مصدر ہے بری طرح سے پیش آنا نیز مصدر ہے بمعنی پیش آنیکے تعتر بصیغہ واحد مونث غائب مجہول عتر مصدر عتیرہ فرع کا ذبح کرنا اور عتیرہ اس قربانی کو کہتے ہین جو ماہ رجب مین بعد کسی مطلب برآری کی اپنی بتون کے لئے کرتے صحاح مین ہے کبھی یہہ بھی نذر مانی جاتی تہی کہ اگر میری مراد برآئی تو مین ایک بکری یا بہیڑ بت کی نام ذبح کرونگا جب وہ حاجت پوری ہو جاتی تو وہ نذر دینے سے جی چرا جاتا اور بجائے بکری کے ہرن کے ذبح پر کفایت کیجاتی حارث بن حلزہ کا اشارہ انہی مضمون کیطرف ہے انتہی حجرۃ حا مہملہ اور جیم سے غرفہ کی وزن پر بمعنی کنارہ کی ہے حجر سے ماخوذ ہے جسکے معنی اردو مین روکنے کے ہین چونکہ بکریون کے روک لئے بنایا جاتا ہے لہذا اسی حجرہ

کہتے ہین رَبیض فعیل کے وزن پر بمعنی بکریون کے جو حظیرہ مین ہون مثل الشاة بین الربیضین ظلماً جمع ظلمی مفرد ہو
المعنے تم ہماری مقابلہ مین ظلم کی طرح پیش آتے ہو اور تعدی سے تعرض کرتے ہو اور خواہ مخواہ دوسرے کا
قصور ہم پر لگا کر قتل کرنا چاہتے ہو جیسے بکریون کے بریری جانے کے عوض ہرن ذبح کیئے جاتے ہین
الاعراب عنتاً باطلاً فعل محذوف کا مفعول مطلق ہے ای تعنون عنتاً باطلاً جیسے ظلماً ای تظلمون ظلماً

۷۰	أعلینا جناح کندة أن یغنم		غازیهم ومنا الجزاء

اللغات کندة ثور بن عفیر کا لقب ہے چونکہ اسنے باپ سے ناشکری کی تہی لہذا اسکا نام کندہ پڑ گیا تہا-
یہان قبیلہ یعنی بنی کندہ مراد ہے اصمعی فرماتے ہین کہ کندہ نے بادشاہ کی خراج دینی مین کوتاہی کی
جسپر بنی تغلب کو اسنے خراج وصول کرنے کے لئے بہیجا جسکے سبب مقتول ہو گئے اور انکی کچہہ بہی
پرواہ نکی گئی یہانتک کہ بادشاہ نے انکا قصاص ہے نہ لیا اس شعر مین انہین ہنسا دیا ہے اور بعض کا
یہہ خیال ہے کہ کندہ نے بنی تغلب پر چڑہائی کی تہے اور انکا مال اسباب لوٹنے کے بعد انہین قتل ہے کیا تہا-
مگر ان سے بخیرتون نے نہ بوجہی حرکت ہی نہ کی اور چپکے ہو رہے
المعنے کیا بنی کندہ کا گناہ ہمپر لازم آتا ہے - انکا غازی لوٹے اور ہم سے بدلہ ہو-
الاعراب جملہ ان یغنم آہ مصدر کی تاویل ہو کر کندہ سے بدل اشتمال واقع ہے یا جناح کا بدل ہے

۷۱	أم علینا جرّی إیاد کما نیـ		ـط بجوز المحمل الأعباء

اللغات جری فعلی کی وزن پر بمعنے گناہ اور جنایت کے آتی ہے ما یلیه الانسان من ذنب وبلیة
ایاد بن نزار بن معد ایک قبیلہ تہا جو عراق مین رہا کرتا تہا اور بنی تغلب کے اونٹ اس نے لوٹ لیے تہے
نیط بصیغہ ماضی مجہول بروزن قیل نوط مصدر باب نصر تعلیق کرنا آویزان کرنا جوز کہتا
ہین وسط اور بیچ کی ہے اجواز جمع محمل بصیغہ اسم مفعول تحمیل مصدر لادنا لادو اونٹ
اعباء جمع عب بروزن حمل مفرد بوجہہ-
المعنے کیا ہمپر نے ایاد کا گناہ ہے جسی تم ایسی رکہتے ہو جیسے لادو اونٹ کی پیٹہ پر بوجہہ رکہہ جاتے
ہین یعنی جیسے کبہی اور کا بوجہہ اونٹ کی مرضی کے خلاف اسپر لاد دیتے ہین ویسے ہی تم بہی ہمارے
خواہ مخواہ کسی اور کا گناہ لگا دیتے ہو اور یہہ مضمون اس شعر سے مشابہ ہے وکنت وصیا نیط فی اخاثه
الاعراب کما نیط فعل متعلق کے ساتہہ متعلق ہے جسپر سیاق دلالت کرتا ہی ای نظلمونا علینا کما نیط الخ المحمل الاعباء

۷۲	لیس منا المضربون ولا قیـ		ـس ولا جندل ولا الحذاء

اللغات مضربون بصیغہ اسم فاعل تضریب مصدر بہڑکانا فی الصحاح التضریب بین القوم الاغراء

تلوار ہی مارنا قیس سے مراد وہ مصلح ہے جسکا ذکر پہلی شعر نمبر ۶ مین کیا جندل اور حذاء دونو نام ہین
المعنے قتل کیے جانیوالی یا فتنہ فساد ڈالنے والے ہم مین سے نہین تھے دجیسی کہ تم خیال کررہے ہو) اور نہ قیس اور نہ جندل اور نہ حذاء جو اخیر صلح کے باعث ہوئے یعنی جب یہہ لوگ ہم مین سے نہین تھے بلکہ تمہارے طرفدار تھے تو پھر کیا وجہ ہے کہ اب تم ہمین ناحق طعن دیتے ہو اور اورون کے گناہ ہمارے ذمہ لگاتے ہو
الاعراب ضربون ہم اپنی معطوف قیس جندل حذاء کے لیس کا اسم ہے منا مع اپنی متعلق کے خبر مقدم ہے

۴۷	ام جنایا بنی عتیق فمن یغد		ر فانا من حربهم براء

اللغات جنایا جمع جنیہ بمعنے گناہ بنی عتیق کوئی قبیلہ ہوگا جسنے بنی تغلب کو کسی قسم کی تکلیف پونچائی ہوگی غدر عہد کا توڑنا براء بروزن جبان بری واحد تثنیہ مذکر مؤنث جمع مین مساوی ہے
قال بعض الافاضل تحت قولہ انا منک براء یستوی فیہ الواحد وغیرہ با کی کسرہ سے بھی بن سکتا ہے ظراف کی وزن پر اسحالت مین بری کی جمع ہوگا اور شجاع کے وزن پر بھی آیا ہے
المعنے کیا بنی عتیق کے گناہ ہمپر ہین دنہین) سو ہم تم سے اگر تم عہد شکنی کروگی بری ہین یا چونکہ تمہارے عہد شکنی کیحالت مین ہمین کوئی نہین پوچھہ سکتا کیونکہ تمہارے ساتھہ ہمارے تعلقات مربوط نہین ہین ویسے ہی اگر عتیق نے کوئی تم سے بری طرح معاملہ کیا تو ہم بہی اس گناہ کی نیچے نہین آسکتے اسحالت مین فانا جملہ مستانفہ ہوگا اور اگر بنی عتیق مخالفین سے سمجھے جائین اور انکی عہد شکنی بہی ثابت ہو جائے تو اسحالت مین یہہ معنی بہی ہوسکتی ہین کہ کیا ہم پر بہی عتیق کے گناہ پڑ رہیں گے جبکہ انہون نے بیوفائی کی نہین بلکہ ہم تو تم سے اگر تم بیوفائی کرو بیزار ہین۔

۴۸	وثمانون من تمیم بایدیهم		رماحهم صدورهن القضاء

اللغات تمیم ایک مشہور قبیلہ ہے ماخوذ من تم الشیٔ اذا اشتد وصلب قضاء مرنا یعنی قتل کرنا یہان
المعنے اور انکے ساتھہ اسی بنی تمیم لڑے جنکے ہاتھہ مین ایسی نیزے تھے جنکے پہل موت یا قتل ہے یہان اس قصہ کیطرف اشارہ ہے جسکا ذکر اغانی جلد ۹ مین ہے کہ ایکدفعہ عمر جو قبیلہ بنی سعد مناۃ مین تھا تغلبیون کے ایک قبیلہ پر جو بنی قطن کہلاتا تھا چڑہ آیا اور اسکی ہمراہی مین قبیلہ بنی تمیم کے اسی سوار تھے یہہ قبیلہ تغلبیون کا بنی رزاح کہلاتا تھا اور بحرین کے قریب ایک قطعہ زمین پر جو اسوقت نطاع کے نام سے مشہور تھا سکونت رکھتا تھا ان اسی سوارون نے بنی رزاح کی خوب خبر لی اور کئی ایک انمین قتل کیے کسی نے بھی انکا بدلہ نلیا۔
الاعراب ثمانون فعل محذوف کے فاعل ہونیکے لیے مرفوع ہے اور یہہ بہی ہوسکتا ہے کہ ثمانون مع اپنی تمیم فارسا اور وصفہ بایدیہم رماحہم کی مبتدا ہو۔ اور دوسرا شعر خبر ہو۔

اللغات قضاعہ عمر بن مالک بن حمیر کا لقب ہے جو اصل مین بمعنی چیتے کے ہے شجاعت کیلئے یہی یہی اسکا نام ہو گیا۔ یا اسلیئے کہ وہ اپنی قوم سے بہت دور چلا گیا تھا قال المجد اولا تقضاعہ عن قومہ انتہٰی اس قبیلہ نے بنی تغلب پر چڑہائی کرکے قبیلہ کندہ کیطرح اسی اچھی طرح سے لوٹا کھسوٹا تھا مگر ان بے غیرتون نے کچھہ بھی تلافی نکے اور کسی قسم کا بدلہ نلیا انداء جمع ندی مفرد تری مراد آلودگی وغیرہ۔

المعنے کیا بنی قضاعہ کا جرم ہمارا جرم ہے نہین بلکہ ان کے جرمون کا ہم پر کچھہ بہی نشان یا دہبہ نہین۔

الاعراب دوسرا آم ا کے معنون مین ہے

۷۸	ثم جاؤا یسترجعون فلم ترجع	لھم شامۃ ولا زھراء

اللغات جاؤا بمعنے صاروا بہی ہوسکتا ہے یسترجعون بصیغہ مضارع معلوم استرجاع مصدر لوٹانا۔ لم ترجع بصیغہ واحدہ مؤنث غائبہ مجہول رجع متعدی سی ماخوذ ہے بمعنے لوٹانا شامۃ کالی اونٹنی زہراء سپید رنگت والی اونٹنی بولتے ہین ما لہ شامۃ ولا زہراء ای فقیر معدم۔

المعنے پہر بنی تغلب بنی قضاعہ سی اپنا مال وغیرہ واپس مانگنے لگے دیگر کچھہ فائدہ نہوا اور کالی یا سپید رنگت والی کوئی اونٹنی بہی انکی لیئے واپس نکے گئے۔

الاعراب اگر جاؤا بمعنے صاروا لیا جاگے تو اسحالت مین یسترجعون خبر ہے والا جاؤا کی ضمیر فاعل سے حال واقع ہے

۷۹	لم یحلوا بنی رزاح ببرقا ء	نطاع لھم علیھم دعاء

اللغات لم یحلوا بصیغہ جمع مذکر جحد غائب معلوم احلال مصدر اتارنا بنی رزاح نطاع کی تشریح گذر چکی ہے برقاء وہ زمین جو بسبب ریتی اور پتہرون کے چمکتے ہو دعاء کا صلہ جب علی ہوتا ہے تو اسوقت اسکی معنے بددعا کی ہوتے ہین اور جب لام تو اسوقت بمعنی اچھی دعا کی آتا ہے۔

المعنے بنی رزاح کو انہون نے نطاع کی پتہریلے ریتی والی زمین مین ایسی حالت مین نہین اتارا کہ بنی رزاح انہین بددعا دیتے ہون یعنی ایسی حالت مین انکے غارت کرنیوالون نے انہین رہنے ہی نہین دیا تا کہ کوئی کلمہ انکے موںہہ سی نکلے بلکہ بالکل مردیا اور مقتول کر دیئے گئے۔

الاعراب جملہ اسمیہ لھم علیھم دعاء بنی رزاح سی حال واقع ہے اور ببرقاء نطاع لم یحلوا کی متعلق ہے

۸۰	ثم فاؤا منھم بقاصمۃ الظہر	ولا یبرد الغلیل الماء

اللغات فاؤا بصیغہ جمع مذکر غائب فیئ مصدر لوٹنا قاصمۃ بصیغہ اسم فاعل مؤنث قصم مصدر باب ضرب توڑنا ظہر پیٹہہ ظہور جمع قاصمۃ الظہر سی کمر توڑنیوالی مصیبت مراد ہے لا یبرد بصیغہ نفی معلوم برد مصدر باب ضرب ٹھنڈا کرنا متعدی بہی آگیا ہے یقال برد الماء وبردنہ فہو بارد ومبرود غلیل سوزش

المعنے پہر وہ کمر توڑنے والی مصیبت کے ساتہہ واپس ہوئی بجالیکہ انکے دل جلن کو پانی ٹہنڈا نہین کرسکتا تہا		
الاعراب جملہ لایبرد الغلیل آہ فاؤا کی ضمیر فاعل سے حال واقع ہوا اور تعلیل پر الف لام عوض مضاف الیہ کے ہے ای غلیلہم		
۸۱	ثم خیل من بعد ذاک مع الغلاق	لا رافۃ و لا ابقاء

اللغات غلاق بنی حنظلہ مین سے ایک شخص تہا جو نعمان بن منذر کے اونٹنیون پر تعینات تہا
جب بنی تغلب سے عمرو بن ہند نے بمقابلہ قبیلہ غسان کے مدد چاہی تہی تو وہ نہایت سختی سے
پیش آئے جسپر علاق بنی تغلب کی گوشمال کے لیئے بہیجا پڑا علاق نے انسے نہایت ہی سخت برتاؤ
کیا اور مال لوٹنے کے علاوہ غون سے کبہی نہ دافۃ مہربانی ابقاء بصلہ علی مہربانی کرنا - بدون صلہ باقی رکہنا
المعنے اسکے بعد علاق مع اور سوار دیکے تم پر چڑہ آیا بجالیکہ اسے تمہارے حالت پر شفقت یا مہربانی نہین تہی
الاعراب لا رافۃ ولا ابقاء مین پانچ وجہین جایز ہین اور اسمین ضمیر مع صلہ محذوف ہے ای لا رافۃ لہ علیکم

۸۲	وهو الرب والشهيد على يوم	الحيارين والبلاء بلاء

اللغات رب صفۃ مشبہ کا صیغہ ہے جسکے معنے مربی اور آقا کے ہین معرف باللام کی حالت مین
اسکا اطلاق خدا پر ہی آتا ہے اور جب غیر ذوی العقول کیطرف مضاف ہو تو اسوقت ہر ایک
مالک کو رب کہہ سکتے ہین جیسے رب الدین - رب المال اور اسی سے ہے حتی یلقاھا ربہا اور جب
عاقل کیطرف مضاف ہونیکی حالت مین بہی بمعنی مطلق سردار اور آقا کی آجاتا ہے جیسے حدیث حتی تلد الامۃ
ربہا مین ہے اور ربنا اتنا فی الدنیا حسنۃ مین قرآن مین ہے فیسقی ربہ خمرا الغرض سب متفق ہین کہ
معرف باللام ہونیکی حالت مین اسکا اطلاق مخلوق پر نہین ہوتا ہان جب لام عوض اضافت کے ہو
تو اس حالت مین بمعنی سردار کے آجاتا ہے جیسے اس شعر مین شہید شہادت دینے والا بصلہ علی
مستعمل ہے جیسے آیہ وہو علی کل شئی شہید - حیارین ایک خاص مقام ہے جہان بنی بکر
عمرو بن ہند کی ساتہہ رہے اور کمال وفاداری اور شجاعت سے دشمن کے مقابلہ پر جمے رہے بلاء آزمانا امتحان کرنا
المعنے یہی بادشاہ یعنے عمرو بن ہند ہمارا مربی اور آقا ہے اور حیارین کی لڑائی پر ہمارے
وفاداری کا سچا شاہد جسکہ امتحان ایک سخت امتحان تہا -
الاعراب البلاء مین لام عوض اضافت کی ہے ای بلاءہ اور یہہ جملہ یوم الحیارین
سے حال واقع ہے -

تمت

خاتمۃ الکتاب

الحمد للہ کہ میری تمنا برآئی اور یہہ شرح میری جیتے جی نہایت ہی جلدی سی ختم ہوی حقیقت یہہ ہے کہ خدا کی جو مرضی ہوتی ہے وہ ظہور مین آئی بغیر نہین رہ سکتے جیسے خداوند ہمارے کے فضل وکرم سے یہہ شرح ختم ہوگئی ہے ویسی ہی امید ہے کہ منطبع بھی ہو جائیگے چونکہ انسان ہمیشہ سے گنہگار ہے اور خدا پاک کی ذات پر بہروسا کرنا اسکے نیچر مین داخل ہے لہذا امید ہے کہ اسکا حسن ظن اسکے لیے شفیع ہوگا۔ اور یہہ کتاب اسکے فضل سے علوم دینیہ کے حصول کا آلہ اور مقدمہ سمجھی جائیگی۔ آیندہ بحکم ؎ بضاعت نیاوردم الا امید + خدایا ز رحمت مکن نا امید + نیاز مند کے پاس تو کوئی بھی ایسا عمل نہین ہے جسے اس پاک ذات کی درگاہ مین پیش کرے البتہ دنیا کی جیل خانہ مین جس کام کے کوئی لائق ہوتا ہے وہی خدمت اس سے لی جاتی ہے مجھہ ناچیز سے یہی خدمت سہی ربنا لا تؤاخذنا ان نسینا او اخطانا۔ ربنا فاغفر لنا ذنوبنا وکفر عنا سیاتنا وتوفنا مع الابرار۔ وانا الراجی الی رحمتک وغفرانک العبد المنہمک فی السیات والخطیات ظفر الدین جعل اخراہ خیرا من اولاہ ولا حول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم وصلی اللہ علی سیدنا محمد والہ وصحبہ وسلم کتبتہ بیمینہ یوم الخمیس ثانی عشرین من رجب سنۃ الف وثلثمایۃ واربع من الہجرۃ النبویۃ علی صاحبہا الصلوۃ والتحیۃ علی طبق رابع عشر من شہر افریل سنۃ الف وثمان مایۃ وسبع وثمانین فی بلدۃ لاہور صانہا اللہ تعالی عن الحور بعد الکور وانا ملازم فی بیت العلوم فیجاب حملنی علی ذلک الحاج اخی الفاضی نظیر حسن حفظہ اللہ عن طوارق الزمن ولا ارجوا الا ان یقبل فی حیاتی ویغفر لی بعد مماتی وعلیہ توکلنا وھو حسبنا ونعم الوکیل۔

نتیجہ قلم جواہر رقم جناب مولوی محمد حسین صاحب آزاد شمس العلماء پروفیسر عربی اورینٹل کالج لاہور

بادہ آزاد ابتدا سے عرب کی علم ادب کا شائق۔ اور اب تک تحقیق کا طالب ہے۔ پہلے بھی سبعہ معلقہ کی کئی شرحین لکھی ہین۔ ایسی مفصل شرح اب تک نہین لکھی گئی۔ ماہر مصنف نے ہر شعر کے بعد اول الفاظ کو کہولا ہے۔ کہ ماخذ کیا ہے؟ صیغہ کیا ہے؟ لفظی معنے کیا ہین؟ اور یہان مراد کیا ہے؟ اور جس لغت کی کتاب سے درج کیا ہے اسکا حوالہ دیا ہے۔ بعد اسکو ترجمہ لکہا ہے اور اسطرح لکہا ہے کہ لفظی معنون سے ہر لفظ کر معنے جدا جدا معلوم ہوتے ہین۔ بعد اسکو اعراب کی توضیح کی ہے کہ قاعدہ نحوی کی تعلیم ہو جائے۔ مواقع پر ایسی تحقیقین لکھی ہین جنسے عرب کے قدیم لوہ مجہ رسوم و رواج سے آگاہی حاصل ہوتی ہے۔ طلبای ہند کی استعداد بڑہانے اور آسان سمجہ مین آنے کو لیے یہ کتاب ایک عمدہ تصنیف ہے۔ کیونکہ انہین کی زبان مین ہے۔ ۱۹ فروری ۱۸۸۸ء

بسم اللہ الرحمن الرحیم

تقریظ خامۂ عنبر شمامہ جامع معقول و منقول حاوی فروع و اصول مولانا مولوی محمد عبد اللہ صاحب ناظم متوطن ٹونک حال پروفیسر عربی اورینٹل کالج لاہور

سچ پوچھیے تو بقائی روحانی اور حیات جاودانی خاص مصنفین کا حصہ ہے جو اپنے انفاس مسیحی سے شائستہ مضامین کو دلچسپ لفظوں کا لباس پہنا کر نئی زندگی بخشتے ہیں اور اپنی بنی نوع کے رفاہ اور تہذیب عام کے لیے اپنی عمر گران بہا کے قیمتی حصوں کے میدانوں کو دلی کوشش کی تخم ریزی اور سچی محنت کی آبیاری سے سرسبز و سیراب کرتے ہیں چنانچہ حال میں ایک کتاب تو مطبوع جسکا نام یا عنوان علق نفیس ہے اور جسکی نسبت دو پوچھا گیا ہے میری نظر سے گذری اس کتاب میں قصائد سبعہ معلقہ کے (جو ایام جاہلیت کے ان مشہور اور نامی قصیدوں میں سے ہیں جو بڑے بڑے فاضل اور ادیبوں کے منبروں پر نہایت فخر اور عزت کی نگاہ سے دیکھے جاتے ہیں) پوری تشریح اور کافی توضیح اُردو زبان میں کی گئی ہے۔ میں اگر غلطی پر نہیں ہوں تو میری رای میں مصنف نے اس کتاب میں شرح نویسی کا پورا پورا حق ادا کر دیا ہے اور فخر و نازش کا کافی سرمایہ حاصل کیا ہے۔ مصنفین قصائد کے تاریخی حالات عہد جاہلیت کے رسوم و رعوم مشکل ترکیبوں کے بیانات کی آب شیریں سے اس چمن سخن کو تازگی اور طراوت دی گئی ہے لغات اور محاورات کی تحقیق و تنقیح میں بھی اشعار اساتذہ کے شگفتہ پھول جابجا کھلے ہوئے ہیں اشتقاق و صلات کے بیان پر بھی جو علم ادب کی جان ہے مصنف نے کافی توجہ کی ہے۔ میرا قیاس صحیح ہے تو بحیثیت مجموعی اس کتاب کو ان شروح کی نسبت جو اس سے پہلے تصنیف ہو چکی ہیں کل سے سبقت تشبیہ دینا یا زیادہ مفید کہنا نازیبا نہ ہوگا۔ ملک اور والیان ملک نے قدر شناسی کی نگاہ سے دیکھا تو ہمکو امید ہوگی کہ عرب کی زبان کا کملایا ہوا باغ اب ہم بہت جلد شاداب اور لہلہاتا ہوا دیکھیں گے۔ آمین و الصلوۃ علی النبی الامین و آلہ الطیبین الطاہرین

مفتی محمد عبد اللہ عفا اللہ عنہ

قطعہ تاریخ طبع از نتایج افکار رکار منشی محبوب عالم صاحب ابن قاضی شمس الدین متوطن ضلع گوجرات

مژدہ بادا ای ساکنان خطہ اقلیم ہند
چشمۂ آب زلال اندر جہان آمد پدید
از کمال فکر خود شرح قصائد کردہ است
محملی زین خوب در عالم کسی ہرگز ندید
یارب از عین الکمال حاسد انش دور دار

گر بہارستان معنی باد عنبر بو وزید
خوان معنی بہن در صحن جہان گستردہ شد
آنکہ او را جان معنی میتوان گفتن ای شنید
حرف گیر بیای حاسد چون اثر دارد در و
تا قیامت باد در عالم قبولش بر مزید
از نہ آبا ز فلک آواز بخ بخ ہا شنید

از برای تشنگان آب کوثر این نشان
کاسۂ لبیان عرب را من و ہم سلوا رسید
ناقۂ علم ادب المحمل عالی نہ لبست
ہیچ بشنیدی کہ از سنگ حلہ میگردد پلید
۱۸۸۸
سال طبعش را شہید اتم غو بصر نام کرد

اصلاح

صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۱۱۱	۱۳	جو بات دل مین نہانی چاہیے	سوت
″	۱۶	دلی جانبین	موتین
۱۵۱	۱۰	فَلَمْ یَفْخَرْ	وَلَمْ یَفْخَرْ

نیز قصیدہ لبید نمبر ۶ مین صبوح کے معنے صبوحی شراب کے ہی مناسب ہین وان ذکرت عمن ذکرت خلافہ اور شمال کے معنے بایان ہاتھ لینا بہ نسبت دوسری معنوں کے زیادہ شایع ہے لہذا عنترہ کے شعر قرنت بازہر بالشمال مقدم مین اسے مقدم سمجھنا چاہیے فان تقدیم الظرف وان کان متوسعًا فیہ والضرورۃ الشعریۃ ہناک تؤیدہ لکن یرجح الاولی بما فی بعض النسخ فی الشمال —

To

T. C. LEWIS, M. A.,

Principal, Government College,
Lahore.

THIS BOOK

IS MOST RESPECTFULLY

DEDICATED

BY

HIS OBLIGED AND GRATEFUL SERVANT

THE AUTHOR.

ILQ-I-NAFEES,

OR

KEY

TO THE

HISTORY AND WORKS OF THE SEVEN MOST ILLUSTRIOUS POETS OF ANCIENT ARABIA, WITH COPIOUS NOTES, EXPLANATORY, BIOGRAPHICAL, PHILOLOGICAL, &c., &c.

BY

QAZI ZAFARUDDIN, MAULVI FAZIL, &c.,

ASSISTANT PROFESSOR OF ARABIC,

Oriental College, Lahore.
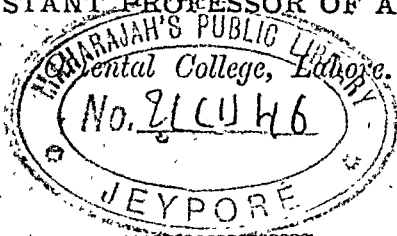
Lahore:

PRINTED AT THE NEW IMPERIAL PRESS, BY SAYYAD RAJAB ALI SHAH.

1888.